حدیث نمبر 4972 سے 6499 تک

کتاب الصید والذبائح - کتاب فضائل الصحابة

صحیح مُسلم (اُردو)

4

امام مُسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح مسلم

(اُردو)

4

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی مرکز

© مكتبة دار السلام ،١٤٣٥هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
مكتبة دار السلام
صحيح مسلم ج ٤: باللغة الاردية. / مكتبة دار السلام- الرياض ١٤٣٥ هـ
ص٧٠٤،مقاس ١٧ x ٢٤ سم
ردمك: ٥-٢٨٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١-الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥ ١٤٣٥/٣٤١٠

رقم الإيداع: ١٤٣٥/٣٤١٠
ردمك: ٥-٢٨٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

ہیڈ آفس سعودی عرب **شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ** پوسٹ بکس:22743 الریاض :11416 سعودی عرب
فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا-فون :4614483 1 00966 فیکس :4644945 • الملز فون :4735220 1 00966 فیکس :4735221
• سویدی فون :4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس :2860422 1 00966
جدہ فون :6879254 2 00966 فیکس :6336270 مدینہ منورہ فون :8234446,8230038 4 00966 فیکس :8151121 04
الخبر فون :8692900 3 00966 فیکس :8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس :2207055 7 00966
ینبع البحر فون :0500887341 فیکس :8691551 قصیم (بریدہ) فون :0503417156 فیکس :3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون :5925 625 718 001 • ہوسٹن :0419 722 713 001 کینیڈا • نصیرالدین الخطاب فون :4186619 416 001
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون :77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دار مکہ انٹرنیشنل :7739309 0121 0044
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون :5632623 6 00971 فیکس :5632624 فرانس فون :52928 480 01 0033 فیکس :52997 480 01 0033
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون :45566249 44 0091 موبائل :12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون :4180 2373 22 0091
• ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون :4892 2451 40 0091 موبائل :30850 98493 0091 • ایم ایس براک انٹرپرائزز فون :42157847 44 0091
سری لنکا • دارالکتاب فون :358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون :2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون :00 4 32 24,372 400 34,372 240 373 42 0092 فیکس :72 540 373 042
• غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون :54 200 371 42 0092 فیکس :03 207 373 042
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون :10 926 356 42 0092
کراچی مین طارق روڈ. ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دُوسری گلی کراچی فون :36 939 343 21 0092 فیکس :37 939 343 21 0092
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس :13 815 22 51 0092
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مسلم (اردو)

کتاب الصید والذبائح 4972 (1929) * کتاب فضائل الصحابة 6499 (2547)

4

تالیف

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی

مولانا محمد آصف رشید

حافظ محمد انس طلحہ

دارالسلام
DARUSSALAM

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَطِيعُوا اللَّهَ

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ﷺ

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

"اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور (ان کی خلاف ورزی کر کے) اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔" (محمد 47:33)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

”کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔“

(آل عمران 3:31)

فہرست مضامین (جلد چہارم)

٤٤-كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب 531

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

”اور وہ (محمد ﷺ اپنی) مرضی سے نہیں بولتے۔ وہ وحی ہی تو ہے

جو (ان کی طرف) بھیجی جاتی ہے۔“

(النجم 53:3،4)

ارشادِ باری تعالیٰ

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ
لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ ٱلْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ ٱللَّهُ ۖ فَكُلُوا۟ مِمَّآ
أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ۖ
وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ۝

’’آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دیجیے: تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جو تم نے سدھائے ہیں (جنھیں تم) شکاری بنانے والے ہو، انھیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے تو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمھاری خاطر روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔‘‘ (المآئدة 5:4)

تعارف کتاب الصید والذبائح

جہاں کھیتی باڑی کثرت سے نہ ہو، وہاں لوگوں کی غذائی ضروریات کا ایک حصہ شکار سے پورا ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر صحرائی، برفانی اور ساحلی علاقوں میں ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اس کے گھر کے پاس بے آب و گیاہ علاقے میں لا بسایا تو بڑے ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گزر اوقات تیر کمان سے شکار کیے ہوئے جانوروں کے گوشت پر ہوتی تھی جو زمزم کے پانی کے ساتھ مل کر مکمل اور قوت بخش غذا بن جاتی تھی۔

عربوں کے ہاں شکار کے متعدد طریقے رائج تھے، زیادہ تر تیر کمان سے شکار ہوتا تھا اور بعض لوگ سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے سے بھی شکار کرتے تھے۔ سمندر کے کناروں پر بسنے والے مچھلی کے شکار کے عادی تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے شکار کے حوالے سے جو بے مثال احکام دیے ان میں زیادہ زور پاکیزگی، جانوروں پر شفقت اور عدل پر ہے۔ سدھایا ہوا شکاری کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا مارا ہوا حلال جانور حلال ہے، شرط یہ ہے کہ اس نے اس جانور کو صرف آپ کے لیے شکار کیا ہو۔ اگر شکار کیے ہوئے جانور سے تھوڑا سا بھی اس نے خود کھا لیا ہے تو وہ انسان کے لیے حلال نہیں کیونکہ یہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ وہ خالصتاً انسان کا ذریعۂ شکار نہ تھا۔ اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی اور کتا بھی شکار کرنے میں شامل ہو گیا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ صرف اور صرف سدھائے ہوئے کتے نے شکار کیا ہے تو آپ نہیں کھا سکتے، اگر کسی طرح کے کتے کا شکار زندہ مل گیا ہے اور اسے ذبح کر لیا گیا ہے تو حلال ہے۔

اگر بسم اللہ پڑھ کر تیر چلایا ہے اور اس کے تیز حصے نے زخمی کر کے شکار کو مار دیا ہے تو حلال ہے۔ اگر تیز حصے کے بجائے کوئی اور حصہ شکار کو لگا ہے اور وہ زندہ آپ کے ہاتھ میں نہیں لگا کہ آپ خود اسے ذبح کر لیتے تو پھر وہ حرام ہے کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہے۔ اگر تیر لگنے کے بعد وہ پانی میں جا گرا ہے یا سدھائے ہوئے کتے نے اس کا شکار کیا ہے اور وہ آپ کو پانی میں پڑا ہوا ملا ہے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ زخمی حالت میں گرا ہو اور غرق ہو کر مرا ہو۔ ایسا شکار بھی حلال نہیں۔ اگر تیر کا نوکیلا حصہ لگنے کے بعد شکار آپ کو لمبے وقفے کے بعد ملا ہے تو جب ملے اسے کھایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں تعفن پیدا نہ ہوا ہو۔

اب اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ شکار کن جانوروں اور کن پرندوں کا کیا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر بنیادی اصول بتایا اور اس کا اعلان بھی کروایا۔ اصول یہ ہے کہ کچلیوں والے گوشت خور جانور اور پنجوں سے شکار کرنے والے (گوشت خور) پرندے حرام ہیں۔ اس حکم کے اعلان کے باوجود حجاز کے لوگ عام طور پر اس حدیث سے بے خبر رہے۔ اتفاق یہ ہوا

کہ جن صحابہ نے یہ حکم سنا اور آگے بیان کیا، جہاد کی ضرورتوں کی بنا پر وہ شام چلے گئے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ شام جانے سے پہلے ہمیں اس حدیث کا بالکل پتہ نہ تھا۔ (حدیث:4988) اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بعض علاقوں میں جاہلی دور سے شکار کیے جانے والوں جانوروں میں سے ضبع (لگڑ بھگڑ Hyena) کیوں حلال سمجھا جاتا رہا حالانکہ اس کی کچلیاں ہیں، اس لیے وہ درندہ ہے اور مردار خور ہے۔ آبی جانور جو صرف پانی میں زندہ رہ سکتے ہیں اور جن کی شبیہ خشکی پر حرام نہیں، وہ سب حلال ہیں۔ ان کو ذبح کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ سمندر سے نکال لیے جائیں تو وہ مر جاتے ہیں، یا مردہ حالت میں ملیں تو حلال ہیں، چاہے بہت بڑے سائز کے ہوں۔ ان میں وہیل مچھلی کی تمام اقسام بشمول عنبر، سب حلال ہیں۔ اس اصول کے تحت شارک بھی حلال ہے۔

گوشت عام ذبیحے کا ہو، شکار کا ہو یا پانی کے جانور کا، اس کو سنبھالنے کے متعدد طریقے دنیا میں رائج رہے۔ ایک مؤثر اور قدیم طریقہ پہلے گوشت کو آگ پر پانی کے ساتھ یا اس کے بغیر پکانا اور اسی طرح اس کا پانی خشک کر لینا اور پھر دھوپ میں سکھا لینا بھی تھا۔ مچھلی بھی کئی طرح سے خشک کی جاتی تھی بلکہ اب بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح محفوظ کیا ہوا گوشت جب تک درست رہے، کھانا جائز ہے۔

امام مسلم ؒ نے پالتو گدھوں کی حرمت کے بارے میں متعدد احادیث بیان کی ہیں۔ گھوڑے کے گوشت کی حلت پر روایت لائے ہیں۔ وسط ایشیا کے علاقوں میں گھوڑا عام ترین جانور ہے جس کا دودھ اور گوشت استعمال ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے اس کو مکروہ کہا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ جو عادی نہ ہوں وہ اس کے گوشت اور دودھ سے کراہت کرتے ہیں۔ اسی طرح کے بعض اور جانور بھی ہیں۔ ان کی ایک مثال ''ضب'' ہے، یہ بالشت ڈیڑھ کا ایک گھاس کھانے والا جانور ہے۔ بعض لوگوں نے ''ضب'' کا ترجمہ ''گوہ'' کیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ گوہ کو عربی میں ''وَرَل'' کہتے ہیں۔ یہ ضب یا سانڈا سب صحرائی علاقوں میں کھایا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا ضب پیش کیا گیا تو آپ نے یہ فرماتے ہوئے اسے کھانے سے انکار کر دیا کہ یہ جانور آپ کے علاقے میں نہیں ہوتا، اس لیے آپ اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں، لیکن آپ نے فرمایا: ''میں اسے حرام نہیں کرتا۔'' آپ ہی کے دسترخوان پر بیٹھے حضرت خالد بن ولید ؓ نے اسے اپنے آگے کر کے کھا لیا۔ حضرت عمر ؓ نے بھی اسی بات پر زور دیا کہ یہ صحرائی چرواہوں کی عام غذا ہے اور حلال ہے۔ جو اس کو کھانے کے عادی ہیں وہ آرام سے کھائیں۔

ضب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبعی ناپسندیدگی کی یہ وجہ بھی بتائی کہ بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہو کر اسی قسم کے جانوروں میں تبدیل ہو گئی تھی، اس لیے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ مسخ ہو کر ''ضب'' ہی میں نہ تبدیل ہوئی ہو۔ ایسے ہی جانوروں میں ''جراد'' ٹڈی (دل) ہیں۔ صحرائی باشندے اسے کھاتے تھے۔ سفر کے دوران میں صحابہ کرام نے بھی اسے کھایا، یہ حلال ہے لیکن بعض طبائع کو اس سے گھن آتی ہے۔ امام مسلم ؒ نے خرگوش کی حلت کے حوالے سے بھی حدیث پیش کی۔ یہ ذی ناب یا کچلیاں رکھنے والا جانور نہیں، خالص گھاس اور سبزی کھانے والا جانور ہے اور حلال ہے۔

شکار کے طریقوں میں سے ایک طریقہ پتھر مار کر شکار کرنا بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور اس بات کا حکم دیا کہ شکار کے یا دوسرے جانور کو تیز چھری کے ساتھ احسن طریقے سے ذبح کرنا چاہیے تا کہ وہ اذیت میں نہ رہے۔ امام مسلم نے آخر میں جانوروں پر شفقت کے حوالے سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ کسی جانور کو باندھ کر بھوکا پیاسا مارنا سخت گناہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٤ - كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

شکار کرنے، ذبح کیے جانے والے اور ان جانوروں کا بیان جن کا گوشت کھایا جا سکتا ہے

(المعجم ١) - (بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ وَالرَّمْيِ) (التحفة ١)

[٤٩٧٢] ١-(١٩٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ، وَأَذْكُرُ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا» قُلْتُ لَهُ: فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ، فَأُصِيبُ، فَقَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ، فَكُلْهُ، وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ، فَلَا تَأْكُلْهُ».

[٤٩٧٣] ٢-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

باب: 1- سدھائے ہوئے کتوں اور تیراندازی کے ذریعے سے شکار کرنے کا حکم

[4972] ہمام بن حارث نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں، وہ میرے لیے شکار کو قابو کر لیتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی لیتا ہوں (بسم اللہ پڑھتا ہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو پھر اس کو کھا لو۔“ میں نے کہا: خواہ وہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خواہ وہ شکار کو مار ڈالیں، جب تک کوئی اور کتا، جو ان کے ساتھ نہیں (بھیجا گیا) تھا، اُن کے ساتھ شریک نہ ہو جائے۔“ میں نے عرض کی: میں شکار کو موٹی لکڑی کے نوکدار بغیر پروں کے تیر کا نشانہ بناتا ہوں اور اسے مار لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم بغیر پروں والا تیر مارو اور وہ اس کے جسم کو چھید دے (خون نکل جائے) تو اس کو کھا لو اور اگر وہ اسے چوڑائی کی طرف سے نشانہ بنائے اور مار ڈالے تو مت کھاؤ۔“

[4973] بیان نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَّصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا، فَلَا تَأْكُلْ».

بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر بسم اللہ پڑھو تو جو (شکار) وہ تمھارے لیے پکڑیں چاہے وہ اسے مار دیں، تم اسے کھا لو، الا یہ کہ کتا (اس میں سے) کچھ خود کھا لے۔ اگر وہ کھا لے تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے (شکار) پکڑا ہوگا۔ اگر دوسرے کتے ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں تو مت کھاؤ۔''

[٤٩٧٤] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ، فَإِنَّهُ وَقِيذٌ، فَلَا تَأْكُلْ»، وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ» قُلْتُ: فَإِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ، فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4974] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پَر والے تیر کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب اس نے اپنے (چھیدنے والے) تیز حصے کے ذریعے سے نشانہ بنایا ہو تو کھا لو اور اگر اپنی چوڑائی سے نشانہ بنا کر مار دیا ہو، تو وہ چوٹ لگنے سے مرا ہوا (شکار) ہے، اسے نہ کھاؤ'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے (شکار کے بارے) میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اس کو کھا لو، اگر کتے نے اس (شکار) میں سے کچھ کھا لیا ہے تو اس کو مت کھاؤ، کیونکہ کتے نے اس (شکار) کو اپنے لیے پکڑا ہے۔'' میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو بھی دیکھوں اور مجھے پتہ نہ چلے کہ دونوں میں سے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تم نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔''

فائدہ: اگر شکاری کے اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ اور کتا بھی مل جائے تو اس صورت میں شکار کو کھانے سے منع کیا گیا ہے، اس لیے کہ دوسرا کتا نہ سدھایا ہوا ہے، نہ اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے اور پھر اس نے شکار بھی اپنے لیے کیا ہوگا۔

[٤٩٧٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[4975] ابن علیہ نے کہا: مجھے شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے شعبی کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے متعلق سوال کیا، پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٤٩٧٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

[4976] غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبداللہ بن ابی سفر سے، انھوں نے اور کچھ دیگر لوگوں نے جن کا شعبہ نے ذکر کیا، شعبی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے متعلق سوال کیا، اسی کے مانند۔

[٤٩٧٧] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ». وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ، فَإِنْ وَجَدْتَّ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ، فَلَا تَأْكُلْ، إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4977] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں زکریا نے عامر (شعبی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر والے تیر کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''جس شکار کو اس کے تیز حصے نے نشانہ بنایا ہو اسے کھا لو اور جسے چوڑائی کے بل لگا ہو تو وہ جانور چوٹ سے مرا ہوا ہے۔'' اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''جسے اس نے تمھارے لیے پکڑا ہو اور اس میں سے خود نہ کھایا ہو تو اسے کھا لو کیونکہ اس کا شکار کرنا ہی اس کا ذبح ہے۔ (سدھائے ہوئے کتے کا شکار زخمی ہوتا ہے اور اس کا خون نکلتا ہے اور اس نے شکار کو صرف اور صرف اپنے مالک کے لیے پکڑا ہوتا ہے۔) اور اگر تمھیں اس کے پاس ایک اور کتا ملے اور تمھیں یہ خدشہ ہو کہ اس دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ شکار کیا ہوگا اور اسے مار ڈالا ہوگا تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔''

[٤٩٧٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[4978] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٤٩٧٩] ٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَّكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيلًا وَّرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ، فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ، قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ».

[4979] سعید بن مسروق نے کہا: شعبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نَہرین (کے قصبے) میں ہمارے ہمسائے اور ہمارے پاس آنے جانے والے قریبی ساتھی تھے۔ انھوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال کیا کہ میں شکار پر اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا بھی دیکھتا ہوں کہ اس نے اس کو شکار کر لیا ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ (اصل میں) ان دونوں میں سے کس نے شکار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم (اس کو) مت کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی۔''

[٤٩٨٠] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[4980] حکم نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٨١] ٦-(. . .) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ وَّجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ، وَإِنْ رَّمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ، فَكُلْ إِنْ

[4981] علی بن مسہر نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا (شکار پر) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو، اگر وہ تمھارے لیے شکار کو جکڑ لے اور تم اس (شکار) کو زندہ پاؤ تو اس کو ذبح کر دو، اور اگر تم شکار کو اس حالت میں پاؤ کہ کتے نے اسے مار ڈالا ہو اور اس میں سے کچھ کھایا نہ ہو تو اس کو بھی کھا لو، اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو پاؤ اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو، تو اس کو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے ان دونوں میں سے کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم تیر مارو تو بسم اللہ پڑھو، پھر

شِئْتَ، وَإِنْ وَّجَدْتَّهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ، فَلَا تَأْكُلْ».

اگر ایک دن تک وہ (شکار) تمھیں نہ ملے (بعد میں ملے) اور تمھیں اس میں اپنے تیر کے علاوہ کسی اور چیز کا نشان نہ ملے تو تم چاہو تو اس کو کھا لو، اور اگر وہ تمھیں پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو مت کھاؤ۔''

[٤٩٨٢] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ وَّجَدْتَّهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ، إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي، الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ».

[4982] عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہمیں عاصم نے شعبی سے خبر دی، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھو، پھر اگر تم کو اس طرح ملے کہ تیر نے اسے مار ڈالا ہو تو اس کو کھا لو، اور اگر وہ (شکار) تم کو پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو مت کھاؤ کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ وہ پانی سے مرا ہے یا تمھارے تیر سے۔''

[٤٩٨٣] ٨-(١٩٣٠) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ، أَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَّجَدْتُّمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ، فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ

[4983] ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی کو کہتے ہوئے سنا: مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں، وہ شکار کا علاقہ ہے۔ میں اپنی کمان سے (تیر چلا کر) شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے اور اپنے بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے سے بھی ان کا شکار کرتا ہوں۔ مجھے یہ بتائیے کہ ان میں سے کون سا شکار ہمارے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تمھیں ان کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ مل سکیں تو پھر ان (کے برتنوں) کو دھو کر ان میں کھا لو، اور تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم ایک شکار کے علاقے میں ہو (ذریعۂ معاش شکار

كُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ، فَكُلْ».

ہے) تو تم جو اپنی کمان سے (تیر چلا کر) شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو، پھر کھا لو اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اس پر بسم اللہ پڑھو، پھر کھا لو اور جو شکار تم نے بغیر سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہے تو اگر تمھیں اس کو ذبح کرنے کا موقع ملا ہے تو کھا لو (ورنہ نہیں۔)''

[٤٩٨٤] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَّمْ يَذْكُرْ فِيهِ: صَيْدَ الْقَوْسِ.

[4984] زہیر بن وہب اور مقری دونوں نے حیوہ سے اسی سند کے ساتھ ابن مبارک کی حدیث کی طرح روایت کی، البتہ ابن وہب نے اپنی روایت میں کمان کے شکار کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ) (التحفة ٢)

باب:2-جب شکار غائب (گم) ہو جائے، پھر اسے پا لے (تو کیا حکم ہے؟)

[٤٩٨٥] ٩-(١٩٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ، فَغَابَ عَنْكَ، فَأَدْرَكْتَهُ، فَكُلْهُ، مَا لَمْ يُنْتِنْ».

[4985] ابوعبداللہ حماد بن خالد خیاط نے معاویہ بن صالح سے، انھوں نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''جب تم (شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ تم سے غائب ہو جائے، پھر تم کو مل جائے تو کھا لو جب تک بدبودار نہ ہو۔''

[٤٩٨٦] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ».

[4986] معن بن عیسیٰ نے کہا: مجھے معاویہ نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں، جسے تین دن کے بعد اپنا شکار ملے، روایت کی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''جب تک بدبودار نہ ہو اسے کھا سکتے ہو۔'' (سخت ٹھنڈے علاقوں میں دیر تک

صحیح سلامت رہے گا۔)

[٤٩٨٧] ١١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ، وَقَالَ فِي الْكَلْبِ: «كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ، فَدَعْهُ».

[4987] محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء سے، انھوں نے مکحول سے، انھوں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے شکار کے بارے میں اپنی حدیث بیان کی، پھر ابن حاتم نے کہا: ہمیں ابن مہدی نے معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابوزاہریہ سے، انھوں نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے علاء کی حدیث کے مانند روایت کی، اور اس کی بدبو کا ذکر نہیں کیا اور کتے (کے شکار) کے بارے میں فرمایا: ''تین دن کے بعد بھی اس کو کھا سکتے ہو، لیکن اگر اس سے بدبو آئے تو اس کو چھوڑ دو۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ) (التحفة ٣)

باب:3- کچلیوں والے ہر درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو کھانے کی ممانعت

[٤٩٨٨] ١٢-(١٩٣٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ. زَادَ إِسْحٰقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ.

[4988] ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوادریس سے، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے کچلیوں (نوک دار دانت) والے ہر درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: زہری نے کہا: شام میں آنے تک ہم نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث اور بھی کئی لوگوں نے نہیں سنی ہوئی تھی۔ اس کا اعلان جنگ خیبر کے موقع پر کرایا گیا تھا اور جنگی مصروفیتوں کی وجہ سے سب شرکاء اسے سن نہ سکے۔ جنھوں نے یہ حدیث سن کر یاد رکھی تھی وہ جہاد کے لیے شام اور مغرب چلے گئے۔ اس

حدیث کے مطابق، ضبع (لگڑ بھگڑ) سمیت تمام درندے حرام ہیں۔ درندہ وہی ہوتا ہے جو شکار کا گوشت کھاتا ہے اور جس کی کچلیاں ہوتی ہیں۔

[٤٩٨٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

[4989] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوادریس خولانی سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ، حَتّٰى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ.

ابن شہاب زہری نے کہا: ہم نے حجاز میں اپنے علماء سے یہ حدیث نہیں سنی تھی، یہاں تک کہ ابوادریس نے، جو شام کے فقہاء میں سے ہیں، مجھے یہ حدیث بیان کی۔

[٤٩٩٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ.

[4990] عمرو بن حارث نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں ابوادریس خولانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٩٩١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا

[4991] امام مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید وغیرہ نے اور معمر، یوسف بن ماجشون اور صالح سب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی حدیث کے مانند روایت کی، سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، سوائے صالح اور یوسف کے۔ ان دونوں کی حدیث یہ ہے: آپ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔

الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو، كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحٌ وَيُوسُفُ، فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا: نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ.

[٤٩٩٢] ١٥-(١٩٣٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، فَأَكْلُهُ حَرَامٌ».

[4992] عبدالرحمٰن بن مہدی نے مالک سے، انھوں نے اسماعیل بن ابی حکیم سے، انھوں نے عبیدہ بن سفیان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''ہر کچلیوں والا درندہ، اس کو کھانا حرام ہے۔''

[٤٩٩٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4993] ابن وہب نے کہا: مجھے امام مالک بن انس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٩٤] ١٦-(١٩٣٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

[4994] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے، انھوں نے میمون بن مہران سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور ناخنوں والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔

[٤٩٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ: قَالَ شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[4995] سہل بن حماد نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٤٩٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ

[4996] ابوعوانہ نے کہا: ہمیں حکم اور ابوبشر نے میمون بن مہران سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے (کو

كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

کھانے) سے منع فرمایا۔

[٤٩٩٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَبُو بِشْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مَّيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.

[4997] ہشیم اور ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے میمون بن مہران سے روایت کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، حکم سے شعبہ کی روایت کردہ حدیث کے مانند۔

(المعجم ٤) - (بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ) (التحفة ٤)

باب: 4- سمندر کے مرے ہوئے جانور (کھانے) کا جواز

[٤٩٩٨] ١٧-(١٩٣٥) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ، نَتَلَقّٰى عِيرًا لِّقُرَيْشٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَّمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ: فَقُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ: نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ، قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ

[4998] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (جہاد کے لیے) روانہ فرمایا اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا سالار مقرر کیا کہ ہم قریش کے تجارتی قافلے کو جالیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں کھجوروں کی ایک بوری بطور زادِ راہ عنایت فرمائی، اس کے علاوہ آپ کو اور کوئی چیز نہیں مل سکی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے (ابوزبیر نے) کہا: آپ لوگ اس (ایک کھجور) کا کیا کرتے تھے؟ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم اس کھجور کو اس طرح چوستے تھے جس طرح ایک بچہ چوستا ہے۔ پھر اس کے اوپر کچھ پانی پی لیتے تھے تو وہ (ایک کھجور) ہمیں پورا دن رات تک کافی ہو جاتی تھی، اور ہم اپنے ڈنڈے درخت کے پتوں پر مارتے تھے (پتے گرتے اور) ہم ان کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے۔ کہا: پھر ہم ساحل سمندر پر گئے تو ہمیں وہاں

الضَّخْمِ، فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ. قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، قَالَ: فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ، بِالْقِلَالِ، الدُّهْنَ، وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ - أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ - فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ، وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ، فَأَقَامَهَا، ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا، فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا؟» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْهُ، فَأَكَلَهُ.

کنارے پر ایک بڑے ٹیلے کے مانند کوئی چیز ابھری دکھائی دی، ہم اس کے پاس گئے، دیکھا تو وہ ایک (سمندری) جانور ہے جس کو عنبر کہا جاتا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے، پھر کہنے لگے: نہیں! ہم رسول اللہ ﷺ کے نمایندے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں، اور تم لوگ حالت اضطرار میں ہو، سو اس کو کھا لو۔ کہا: ہم نے اس (کھانے کے بل بوتے) پر (تقریباً) ایک مہینہ قیام کیا، ہم تین سو تھے، یہاں تک کہ ہم (سب خوب) موٹے ہو گئے، ہم نے خود کو (اس حالت میں) دیکھا کہ ہم اس کی آنکھ کے ڈھیلے سے مشکیزے بھر بھر کر تیل نکالتے تھے اور اس میں سے بیل کے جتنے بڑے بڑے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے، تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لیے اور اس کی آنکھ کے حلقے میں بٹھا دیے اور اس کی ایک پسلی (پشت کے کانٹے) کو لیا، اسے کھڑا کیا اور ہمارے پاس جو سب سے بڑا اونٹ تھا اس پر کجاوہ کسا اور اس کے نیچے سے گزار لیا اور اس کے اُبال کر خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں سے ہم نے زادِراہ تیار کر لیا، جب ہم مدینہ آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا، تمھارے پاس اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے اس میں سے کچھ گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اس کو تناول فرمایا۔

[٤٩٩٩] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةِ رَاكِبٍ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَقَمْنَا

[4999] عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے تین سو سواروں کے ساتھ ہمیں مہم پر روانہ فرمایا، ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں قریش کے قافلے کی گھات لگانا تھی، ہم (تقریباً) آدھا مہینہ ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے، ہمیں شدید

بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ، حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُّقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ، ثُمَّ نَظَرَ إِلٰى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ، وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ، فَمَرَّ تَحْتَهُ، قَالَ: وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ، قَالَ: وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَّقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ، قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً، ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

بھوک کا سامنا تھا، حتی کہ ہم نے درختوں سے جھاڑے ہوئے پتے کھائے اور اس لشکر کا نام ہی ''جھڑے ہوئے پتوں کا لشکر'' پڑ گیا، تو سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ ہم نصف ماہ تک اس کو کھاتے اور اس کی چکنائی سے مالش کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم اصل حالت میں لوٹ آئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی (پیٹھ کا کانٹا) لے کر اسے نصب کرایا، پھر لشکر میں سب سے لمبا آدمی اور سب سے اونچا اونٹ ڈھونڈا اور اس آدمی کو اس پر سوار کیا، تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ اور اس (عنبر) کی آنکھ کے حلقے میں ایک جماعت بیٹھ گئی۔ کہا: ہم نے اس کی آنکھ کے ڈھیلے سے اتنے اتنے مٹکے چربی نکالی۔ (سفر کے آغاز میں) ہمارے ساتھ ایک بورا (برابر) کھجوریں تھیں۔ (پہلے) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے۔ جب (یہ بھی ملنا) بند ہو گئیں تو ہم نے سمجھ لیا کہ وہ ختم ہوگئی ہیں۔

فائدہ: وہاں اقامت کی مدت کتنی لمبی تھی؟ اس کا بیان اپنے اپنے اندازے سے کیا گیا ہے۔ بعد کے مختلف راویوں نے بھی اصل میں یہی سمجھا ہے کہ مدت خاصی لمبی تھی۔ بیان کرتے ہوئے اپنے اپنے اندازے کے مطابق بیان کیا ہے۔ وہ مدت اٹھارہ دن (حدیث: 5003) سے لے کر ایک ماہ تک کے کسی عرصے پر محیط ہو سکتی ہے۔

[٥٠٠٠] ١٩- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ، فِي جَيْشِ الْخَبَطِ: إِنَّ رَجُلًا نَّحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

[5000] عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو پتوں والے لشکر کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ (جب زادِ راہ ختم ہو گیا تو ابتدا میں) ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا (کہ سواری کے جانور ختم ہونے لگے تھے۔)

[٥٠٠١] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

[5001] ہشام بن عروہ نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک مہم میں) روانہ کیا۔ اس وقت ہم تین سو تھے،

عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

ہم نے اپنا اپنا زادِراہ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ (اور آخر میں سب کا زادِراہ ملا کر ایک بورے کے برابر ہوا۔)

[٥٠٠٢] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، ثَلَاثَمِائَةٍ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَفَنِيَ زَادُهُمْ، فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا، حَتّٰى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ.

[5002] امام مالک بن انس نے ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو کا ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر بنایا، ان کا زادِراہ ختم ہونے کو آیا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے زادِ راہ کو زادِ راہ والے ایک تھیلے میں جمع کیا اور ہم کو زندہ رہنے کی خوراک دیتے تھے، یہاں تک کہ آخر میں روزانہ ایک کھجور ملتی تھی۔

[٥٠٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً، أَنَا فِيهِمْ، إِلٰى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ، كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ: فَأَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

[5003] ولید بن کثیر نے کہا: میں نے وہب بن کیسان کو کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا، میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جس طرح عمرو بن دینار اور ابوزبیر کی حدیث ہے، البتہ وہب بن کیسان کی روایت میں ہے کہ لشکر نے اٹھارہ دن تک اس (بڑی مچھلی) کا گوشت کھایا۔

[٥٠٠٤] (...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ، كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا إِلٰى أَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

[5004] عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارض جہینہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک شخص کو اس کا امیر بنایا، اور (اس کے بعد) ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

حَدِيثِهِمْ.

(المعجم ٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ) (التحفة ٥)

باب:5- پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت

[٥٠٠٥] ٢٢-(١٤٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.
[راجع: ٣٤٣١]

[5005] امام مالک بن انس نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن علی (ابن حنفیہ) کے دو بیٹوں عبداللہ اور حسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

[٥٠٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[5006] سفیان، عبیداللہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور یونس کی حدیث میں ہے: اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے (منع فرمادیا۔)

[٥٠٠٧] ٢٣-(١٩٣٦) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5007] حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر دیا۔

[٥٠٠٨] ٢٤-(٥٦١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَّسَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[انظر: ١٢٤٨]

[5008] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

[٥٠٠٩] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا إِلَيْهَا.

[5009] ابن جریج اور امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا، حالانکہ لوگوں کو (بھوک کے سبب) اس کی (سخت) ضرورت تھی۔

[٥٠١٠] ٢٦-(١٩٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَّوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِّنَ الْمَدِينَةِ، فَنَحَرْنَاهَا، فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي، إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ، وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ.

[5010] علی بن مسہر نے شیبانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے کہا: خیبر کے دن ہم بھوک کا شکار تھے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہمیں ان لوگوں (یہودیوں) کے گدھے شہر سے باہر نکلتے ہوئے مل گئے۔ ہم نے ان کو ذبح کر لیا، ہماری ہانڈیاں (ان کے پکتے ہوئے گوشت سے) ابل رہی تھیں کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا: ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے کوئی چیز نہ کھاؤ۔ میں نے پوچھا: آپ نے ان کو کیسا حرام کیا تھا (قطعی یا غیر قطعی؟) انھوں نے کہا: (اس حوالے سے) ہماری آپس میں بات چیت ہوتی تھی تو ہم (باہم یہی کہتے کہ آپ نے ان کو قطعی طور پر حرام کیا اور اس وجہ سے (انھیں ہمیشہ کے لیے) حرام کیا تھا کہ ان کے پانچ حصے نہیں کیے گئے تھے (خمس الگ نہیں کیا گیا تھا۔)

فائدہ: صحیح مسلم کی اس حدیث کے متن میں اجمال ہے، اس لیے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما یہ فرما رہے ہیں کہ پالتو گدھے ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیے گئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ اس موقع پر ان کا خمس الگ نہیں کیا گیا تھا۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث شیبانی ہی کی روایت سے اجمال کے بغیر موجود ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: «قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى: فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ» ''حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے کہا: یہ اس لیے حرام کیے گئے ہیں کہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ تو اُن (موجود) لوگوں میں سے بعض نے کہا: یہ مستقل طور پر حرام کیے گئے ہیں اور اس لیے حرام کیے گئے ہیں کہ یہ غلاظت کھاتے ہیں۔'' (صحيح البخاري، حديث: 4220) تقریباً یہی الفاظ صحیح مسلم کی اگلی روایت کے بھی ہیں، خمس نہ نکالنے کی بات فوری طور پر بعض لوگوں نے محض اندازے سے کی۔ دوسری رائے مدلل تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کیے جانے والے اعلان کی رو سے یہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیے گئے (یعنی خمس نہ نکالنا مستقل حرمت کا سبب نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بات ہو تو خمس نکالنے کی صورت میں انھیں حلال ہونا چاہیے۔) اس کا زیادہ معقول سبب یہ ہے کہ یہ گندگی کھانے والا جانور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں شیبانی کی روایت سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: «قَالَ (يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ) فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ» ''شیبانی نے کہا: میں حضرت سعید بن جبیر سے ملا، اس کے بارے میں ان سے پوچھا اور (ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی روایت سے) انھیں آگاہ کیا، تو انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کو ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ غلاظت کھاتے ہیں۔'' (فتح الباري: 603/7) یہ نقطۂ نظر فوری اندازے پر مبنی نہیں، حالات کی وضاحت کے بعد کا ہے اور مبنی بر حقیقت ہے۔

[٥٠١١] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُا الْقُدُورَ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا، قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ آخَرُونَ: نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ.

[5011] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: جنگ خیبر کی راتوں میں ہم بھوک کا شکار ہو گئے۔ جب خیبر کی جنگ کا دن آیا تو ہم پالتو گدھوں پر ٹوٹ پڑے، جب ہماری ہانڈیاں ان کے گوشت سے ابلنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹ دو، پالتو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ اس وقت بعض لوگوں (صحابہ) نے کہا کہ ان سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان سے قطعی طور پر منع کیا ہے۔

[٥٠١٢] ٢٨-(١٩٣٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولَانِ: أَصَبْنَا حُمُرًا، فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُا الْقُدُورَ.

[5012] عدی بن ثابت نے کہا: میں نے حضرت براء اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے سنا، دونوں کہتے تھے کہ ہم نے گدھے پکڑے، ان کو پکانے لگے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ (ان) ہانڈیوں کو الٹ دو۔

[٥٠١٣] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ: أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنِ اكْفَؤُا الْقُدُورَ.

[5013] ابواسحاق نے کہا: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن ہم نے گدھے پکڑ لیے، پھر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹ دو۔

[٥٠١٤] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: نُهِينَا عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5014] ثابت بن عبید نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں پالتو گدھوں کے گوشت (کھانے) سے منع کر دیا گیا۔

[٥٠١٥] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُّلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، نِيئَةً وَّنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ.

[5015] جریر نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دیں، کچا ہو یا پکا ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے کبھی ہمیں ان کو کھانے کی اجازت نہیں دی۔

[٥٠١٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5016] حفص بن غیاث نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠١٧] ٣٢-(١٩٣٩) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[5017] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا:

يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا أَدْرِي، إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ، فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ، لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

مجھے پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (پالتو گدھوں کا گوشت کھانے) سے اس بنا پر منع فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے ہیں اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ ان کا بوجھ اٹھانے کا ذریعہ ختم ہو جائے یا آپ نے (ویسے ہی) جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ (یعنی ایسی کسی خاص مناسبت کے بغیر، جب دیکھا کہ لوگ اسے کھانا چاہتے ہیں تو اس کی حرمت کا اعلان کرا دیا۔)

[٥٠١٨] ٣٣-(١٨٠٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ، الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ. قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا. قَالَ: «أَوْ ذَاكَ». [راجع: ٤٦٦٨]

[5018] حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابی عبید سے، انھوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے خیبر فتح کر دیا۔ جس دن فتح ہوئی اس کی شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیسی آگ (جل رہی) ہے؟ تم کس چیز پر (کیا پکانے کے لیے) آگ جلا رہے ہو؟'' لوگوں نے کہا: گوشت پر۔ آپ نے پوچھا: ''کون سے گوشت پر؟'' لوگوں نے کہا: پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہانڈیاں الٹ دو اور ان کو توڑ دو۔'' ایک شخص نے عرض کی: (آپ اجازت دیں تو) ہم ہانڈیاں انڈیل دیں اور انھیں دھو لیں؟ آپ نے فرمایا: ''یا اس طرح کر لو۔''

فائدہ: ہانڈیاں توڑ دینے یا کم از کم انھیں دھو لینے کے حکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ گدھے کا گوشت فی نفسہ حرام اور پلید ہے۔ اسے صرف اس بنا پر کھانے سے نہیں روکا گیا تھا کہ خمس کا حصہ نہیں نکالا گیا تھا۔

[٥٠١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

[5019] حماد بن مسعدہ، صفوان بن عیسیٰ اور ابو عاصم نبیل سب نے یزید بن ابی عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

عُبَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٠٢٠] ٣٤-(١٩٤٠) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ، فَطَبَخْنَا مِنْهَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَأُكْفِيَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا، وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا.

[5020] ایوب نے محمد (ابن سیرین) سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا تو ہم نے بستی سے باہر نکلنے والے گدھے پکڑ لیے اور ان کا گوشت پکانے لگے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا: سنو! اللہ اور اس کا رسول تم کو ان (گدھوں کا گوشت پکانے، کھانے) سے منع کرتے ہیں، کیونکہ یہ نجس ہے اور شیطان کا عمل ہے۔ پھر ہانڈیوں کو گوشت سمیت الٹ دیا گیا جبکہ وہ اس کے ساتھ ابل رہی تھیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اعلان کی تفصیل ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنی اور بیان کی۔ اس تفصیل سے حرمت کی وجوہ کے حوالے سے وہ سب اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں جو مختلف لوگوں نے اپنے اپنے طور پر قائم کیے تھے، اور قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ پالتو گدھوں کا گوشت رِجس (پلید) ہونے کی بنا پر اور شیطان کی پسندیدہ چیز ہونے کی بنا پر حرام قرار دیا گیا۔

[٥٠٢١] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُكِلَتِ الْحُمُرُ. ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجَسٌ.

قَالَ: فَأُكْفِيَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

[5021] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جس دن خیبر کی جنگ ہوئی، ایک آنے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! گدھے کھا لیے گئے، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور کہا: اللہ کے رسول! گدھے ختم کر دیے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تم کو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہیں یا (فرمایا:) ناپاک ہیں۔

کہا: پھر ہانڈیاں اس سب کچھ سمیت، جو اُن میں تھا، الٹ دی گئیں۔

فائدہ: جس طرح حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں پالتو گدھوں کے گوشت کی حرمت کا اعلان کرنے کا حکم دیا، یہ حکم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیا جو انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد تھے۔ انس رضی اللہ عنہ ان کی معیت میں، انھی

کی سواری پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان کردہ تفصیلات درست اور امر واقع کے مطابق ہیں۔

(المعجم ٦) - (بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ) (التحفة ٦)

باب:6- گھوڑوں کا گوشت کھانا جائز ہے

[٥٠٢٢] ٣٦-(١٩٤١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى، يَوْمَ خَيْبَرَ، عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

[5022] محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت عطا کی۔

[٥٠٢٣] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ، وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ.

[5023] محمد بن بکر نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: خیبر کے زمانے میں ہم نے جنگلی گدھوں (گورخر، زیبرا) اور گھوڑوں کا گوشت کھایا اور نبی ﷺ نے ہم کو پالتو گدھے کے گوشت سے منع فرما دیا۔

فائدہ: مجاہدین بھوک کے ستائے ہوئے تھے، انھوں نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا، اسے پکانے میں لگے ہوئے تھے، اسی اثنا میں بھوک سے تنگ آئے ہوئے کچھ لوگوں نے غالباً گھوڑے کا گوشت بھی پکانا شروع کر دیا۔ اس پر گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا گیا اور گھوڑوں کے گوشت کو حلال۔

[٥٠٢٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

[5024] ابن وہب اور ابو عاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٠٢٥] ٣٨-(١٩٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَكَلْنَاهُ.

[5025] عبداللہ بن نمیر، حفص بن غیاث اور وکیع نے ہشام سے، انھوں نے (اپنی اہلیہ) فاطمہ سے، انھوں نے (اپنی دادی) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے (پکا کر) کھایا۔

[٥٠٢٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5026] ابومعاویہ اور ابواسامہ دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ) (التحفة ٧)

باب: 7- سانڈے کے گوشت کا جواز

[٥٠٢٧] ٣٩-(١٩٤٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ».

[5027] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے سانڈے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔''

فائدہ: ''ضب'' عرب اور بعض دوسرے صحرائی اور نیم صحرائی علاقوں میں پایا جانے والا تقریباً بالشت بھر کا جانور ہے۔ گھاس کھاتا ہے، جسم میں چربی کی مقدار خاصی ہوتی ہے۔ عرب کے لوگ اس کا شکار کر کے کھاتے تھے۔ برصغیر میں اس کا تیل جوڑوں کے درد میں مالش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے ضب کا ترجمہ گوہ کیا ہے۔ گوہ اس کے مقابلے میں بہت بڑا اور گوشت کھانے والا جانور ہے۔ چونکہ ہیئتِ کذائی اور چلنے میں ضب کسی حد تک اس کے ساتھ مشابہ ہے، اس لیے بعض لوگوں کو کتابوں میں اس کی شکل وصورت اور چلنے کے انداز کو پڑھ کر غلط فہمی ہوئی ہے۔

[٥٠٢٨] ٤٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5028] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

سے سانڈا کھانے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں، نہ حرام کرتا ہوں۔''

[٥٠٢٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

[5029] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سانڈا کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔''

[٥٠٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5030] یحییٰ نے عبیداللہ سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَّافِعٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ. وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ: قَامَ

[5031] ایوب، مالک بن مغول، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سانڈے کے بارے میں نافع سے روایت کردہ لیث کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سانڈا (پکا کر) لایا گیا تو آپ نے اسے کھایا، نہ حرام قرار دیا۔ اسامہ کی حدیث میں، کہا: ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے۔

رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

[٥٠٣٢] ٤٢-(١٩٤٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ: سَمِعَ الشَّعْبِيَّ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ، وَّأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا، فَإِنَّهُ حَلَالٌ، وَّلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي».

[5032] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے توبہ عنبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ تھے، ان میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے، اتنے میں سانڈے کا گوشت لایا گیا، اس وقت نبی ﷺ کی کسی زوجہ نے یہ آواز دی کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ، بلاشبہ یہ حلال ہے لیکن یہ میرے کھانے میں (شامل) نہیں۔''

[٥٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَقَاعَدْتُّ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَّنِصْفٍ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ. بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[5033] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے توبہ عنبری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: شعبی نے مجھ سے کہا: تم نے حسن (بصری) کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ (مرسل) حدیث دیکھی (سنی اور لکھی ہوئی دیکھی، اور اس کے مرسل ہونے پر غور کیا؟) میں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ڈیڑھ یا دو سال تک (اٹھتا) بیٹھتا رہا لیکن میں نے انھیں اس حدیث کے علاوہ نبی ﷺ سے کوئی اور حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے (اس طرح) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بہت سے لوگ (موجود تھے) ان میں سعد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ معاذ کی حدیث کے مانند۔

[٥٠٣٤] ٤٣-(١٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَّحْنُوذٍ، فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُولُ

[5034] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، اتنے میں ایک بھنا ہوا سانڈا لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کا قصد کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ. فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ».

قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

کے گھر جو عورتیں تھیں ان میں سے کسی نے کہا: رسول اللہ ﷺ جو چیز کھانے لگے ہیں وہ آپ کو بتا دو، (یہ سنتے ہی) آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن یہ (جانور) میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا، اس لیے میں خود کو اس سے کراہت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔''

حضرت خالد (بن ولید) رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اس کو (اپنی طرف) کھینچا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

[٥٠٣٥] ٤٤-(١٩٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا، قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَقَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ، فَأَهْوٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ. قُلْنَ: هُوَ الضَّبُّ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي

[5035] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنھیں سیف اللہ کہا جاتا ہے، انھیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، وہ ان (حضرت خالد) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی خالہ تھیں۔ ان کے ہاں آپ ﷺ نے ایک بھنا ہوا سانڈا دیکھا جو ان کی بہن حُفیدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں۔ انھوں نے وہ سانڈا رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، ایسا کم ہوتا کہ آپ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے یہاں تک کہ آپ کو اس کے بارے میں بتایا جاتا اور آپ کے سامنے اس کا نام لیا جاتا۔ (اس روز) آپ نے سانڈے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو وہاں موجود خواتین میں سے ایک خاتون نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ آپ لوگوں نے انھیں کیا پیش کیا ہے۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سانڈا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اوپر کر لیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا ''نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتا، میں خود کو اس سے کراہت کرتے ہوئے پاتا

أَعَافُهُ».

قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَلَمْ يَنْهَنِي.

ہوں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اس کو (اپنی طرف) کھینچا اور کھا لیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا۔

[٥٠٣٦] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ، جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَّجْدٍ، وَّكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي جَعْفَرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَّيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حِجْرِهَا.

[5036] صالح بن کیسان نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے ان سے بیان کیا کہ انھیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، وہ ان کی خالہ تھیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانڈے کا گوشت پیش کیا گیا، اسے ام حفید بنت حارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں، یہ بنوجعفر کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کوئی چیز تناول نہ فرماتے تھے جب تک کہ آپ کو معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کیا ہے۔ پھر انھوں نے یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا اور انھیں (یزید) ابن اصم نے (بھی) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے (یہی) حدیث سنائی، انھوں نے ان (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں پرورش پائی۔ (ان کی والدہ برزہ بنت حارث ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔)

فائدہ: حفیدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی کنیت ام حفید تھی۔

[٥٠٣٧] (١٩٤٥) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ. بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَّيْمُونَةَ.

[5037] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں دو بھنے ہوئے سانڈے پیش کیے گئے جبکہ ہم سب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے، ان سب کی حدیث کے مانند، انھوں (معمر) نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ یزید بن اصم کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٠٣٨] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ، بِلَحْمِ ضَبٍّ. فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[5038] ابن منکدر سے روایت ہے کہ ابوامامہ بن سہل نے انھیں بتایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سانڈے کا گوشت لایا گیا، اس وقت آپ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، پھر زہری کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٥٠٣٩] ٤٦-(١٩٤٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمْنًا وَّأَقِطًا وَّأَضُبًّا، فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا، وَّأُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا أُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5039] سعید بن جبیر نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور سانڈے ہدیہ کیے۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا اور سانڈے کو کراہت محسوس کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ یہ (سانڈا) رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا۔ اگر یہ حرام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

[٥٠٤٠] ٤٧-(١٩٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا، فَآكِلٌ وَّتَارِكٌ، فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِّنَ الْغَدِ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ، حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا آكُلُهُ، وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ، وَلَا أُحَرِّمُهُ». فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِئْسَ مَا قُلْتُمْ، مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَّا مُحِلًّا

[5040] شیبانی نے یزید بن اصم سے روایت کی، کہا: مدینہ منورہ میں ایک دلھا نے ہماری دعوت کی اور ہمیں تیرہ عدد (بھنے ہوئے) سانڈے پیش کیے۔ کوئی (اس کو) کھانے والا تھا، کوئی نہ کھانے والا۔ دوسرے دن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی۔ ان کے اردگرد موجود لوگوں نے بہت سی باتیں کیں حتی کہ کسی نے یہ بھی کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میں اسے نہ کھاتا ہوں، نہ روکتا ہوں، نہ اسے حرام کرتا ہوں۔'' اس پر حضرت ابن عباس نے کہا: تم لوگوں نے جو کہا ناروا ہے۔ اللہ تعالیٰ

وَّمُحَرِّمًا؛ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرٰى، إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ، فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَكَفَّ يَدَهُ، وَقَالَ: «هٰذَا لَحْمٌ لَّمْ آكُلْهُ قَطُّ». وَقَالَ لَهُمْ: «كُلُوا» فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ.

نے جو نبی بھیجا وہ حلال کرنے والا اور حرام کرنے والا تھا (حلت وحرمت کے حکم کو واضح کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ، جس طرح تم سمجھ رہے ہو، غیر واضح بات نہیں کرتے تھے۔) رسول اللہ ﷺ جب حضرت میمونہ ؓ کے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ کے قریب فضل بن عباس اور خالد بن ولید ؓ تھے ایک اور خاتون بھی موجود تھی، تو ان کے سامنے دسترخوان لایا گیا جس پر گوشت تھا، جب نبی ﷺ نے اس کو کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ ؓ نے عرض کی: یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ آپ نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا: ''یہ ایسا گوشت ہے جو میں نے کبھی نہیں کھایا۔'' اور آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''کھاؤ۔'' سو اس گوشت میں سے فضل، خالد بن ولید ؓ اور اس خاتون نے کھایا۔

وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَّأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت میمونہ ؓ نے کہا: میں تو صرف اس کھانے میں سے کھاؤں گی جو رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

فائدہ: یہ حضرت میمونہ ؓ کی محبت تھی کہ انھوں نے اپنی مرضی اور پسند ناپسند کو بھی رسول اللہ ﷺ کے تابع کر لیا تھا۔ یہ ان کی دانائی بھی تھی۔ جو چیز خاوند کو ناپسند ہو، اس کے سامنے اسے کھانے سے اس بات کا امکان ہے کہ اس کے بارے میں خاوند کی پسندیدگی میں کمی آئے۔

[٥٠٤١] ٤٨-(١٩٤٩) [و]حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ، فَأَبٰى أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ، وَقَالَ: «لَا أَدْرِي، لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ».

[5041] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سانڈا لایا گیا۔ آپ نے اسے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ شاید یہ (سانڈا بھی) ان قوموں میں سے ہو جن میں مسخ ہوا تھا۔''

فائدہ: آگے حدیث: 5044 میں ہے، نیز ابن حبان اور طحاوی میں عبدالرحمان بن حسنہ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کی گئی ہے: ''بنی اسرائیل کی ایک قوم کو مسخ کر کے زمین میں رینگنے والے جانوروں میں تبدیل کر دیا گیا، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ بھی انھی میں سے نہ ہو (جن میں ان کو تبدیل کیا گیا تھا۔)'' (صحيح ابن حبان: 73/12 و شرح مشكل الآثار للطحاوي: 328/8) اگرچہ مسخ شدہ مخلوق

تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتی اور اس کی نسل آگے نہیں چلتی، لیکن مسخ کے ذریعے سے بطور سزا جس مخلوق میں انسانوں کو بدلا گیا اس سے بھی نفرت فطری بات ہے۔

[٥٠٤٢] ٤٩-(١٩٥٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا تَطْعَمُوهُ، وَقَذِرَهُ، وَقَالَ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ، فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ.

[5042] ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سانڈے کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: اسے مت کھاؤ۔ اور اس سے اظہار کراہت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اسے حرام نہیں کیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے (بھی) بہتوں کو نفع پہنچاتا ہے، یہ عام چرواہوں کی غذا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا:) اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔

[٥٠٤٣] ٥٠-(١٩٥١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ مَّضَبَّةٍ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ أَوْ فَمَا تُفْتِينَا؟ قَالَ: «ذُكِرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ» فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ.

[5043] داود نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سانڈوں سے بھری ہوئی سرزمین میں رہتے ہیں، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یا کہا: آپ ہمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا کہ بنواسرائیل کی ایک امت (بڑی جماعت) مسخ کر (کے رینگنے والے جانوروں میں تبدیل کر) دی گئی تھی۔'' (اس کے بعد) آپ نے نہ اجازت دی اور نہ منع فرمایا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَّإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ، إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت ابوسعید (خدری) نے کہا: پھر بعد کا عہد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ عزوجل اس کے ذریعے سے ایک سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ یہ عام چرواہوں کی غذا ہے، اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں اسے کھاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نامرغوب محسوس کیا تھا۔ (اسے حرام قرار نہیں دیا تھا۔)

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا صحیح مفہوم سمجھا اور اسی کی وضاحت کی۔

[٥٠٤٤] ٥١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ:

[5044] ابوعقیل دَورقی نے کہا: ہمیں ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی

حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فِي غَائِطٍ مَّضَبَّةٍ، وَّإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي. قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقُلْنَا: عَاوِدْهُ. فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثَلَاثًا، ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «يَا أَعْرَابِيُّ! إِنَّ اللهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلٰى سِبْطٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا، فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهٰى عَنْهَا».

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں سانڈوں سے بھرے ہوئے ایک نشیبی علاقے میں رہتا ہوں اور میرے گھر والوں کی عام غذا یہی ہے۔ آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اس سے کہا: دوبارہ عرض کرو، اس نے دوبارہ عرض کی، مگر آپ نے تین بار (دہرانے پر بھی) کوئی جواب نہ دیا، پھر تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: ''اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی گروہ پر لعنت کی یا غضب فرمایا اور ان کو زمین پر چلنے والے جانوروں کی شکل میں مسخ کر دیا۔ مجھے علم نہیں، شاید یہ انھی جانوروں میں سے ہو، (جن کی شکل میں ان لوگوں کو مسخ کیا گیا تھا) اس لیے میں نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں۔''

فائدہ: جب اللہ کے غضب کا شکار ہونے والوں کو کسی مخلوق کی شکل میں مسخ کر دیا جائے تو ایسی مخلوق سے بھی کراہت فطری بات ہے۔ آپ ﷺ نے واضح کیا کہ آپ اس کو حرام قرار دینا نہیں چاہتے، لیکن یہ بھی واضح کر دیا کہ آپ کو اس کا کھانا پسند نہیں۔ جو لوگ غلطی سے ضب کو ''گوہ'' قرار دیتے ہیں، پھر اسے خود کھانے کے علاوہ دوسروں کو بھی کھلاتے پھرتے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ کا یہ اشارہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

(المعجم ٨) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ) (التحفة ٨)

باب:8- ٹڈی کھانے کا جواز

[٥٠٤٥] ٥٢-(١٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَّأْكُلُ الْجَرَادَ.

[5045] ابوعوانہ نے ابویعفور سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شامل ہوئے (جن کے دوران میں) ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

[٥٠٤٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5046] ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر سب نے ابن عیینہ سے، انھوں نے ابویعفور سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ. وَقَالَ إِسْحٰقُ: سِتَّ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: سِتَّ أَوْ سَبْعَ.

ابوبکر نے اپنی روایت میں ''سات جنگیں'' کہا، اسحاق نے ''چھ'' اور ابن ابی عمر نے ''چھ یا سات'' کہا۔

[٥٠٤٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

[5047] شعبہ نے ابویعفور سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی اور انھوں نے ''سات غزوات'' کہا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ) (التحفة ٩)

باب:9- خرگوش کھانا جائز ہے

[٥٠٤٨] ٥٣-(١٩٥٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغِبُوا، قَالَ: فَسَعَيْتُ حَتّٰى أَدْرَكْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا، فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَبِلَهُ.

[5048] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: (سفر کے دوران میں) گزرتے ہوئے مرالظہران کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک کر رہ گئے، پھر میں دوڑا یہاں تک کہ اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، انھوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پچھلا حصہ اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں، میں ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے قبول کر لیا۔

[٥٠٤٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

[5049] یحییٰ بن یحییٰ اور خالد بن حارث دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، یحییٰ کی حدیث میں: ''اس کا پچھلا حصہ یا اس کی دونوں رانوں'' کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ، وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ)

(التحفة ١٠)

باب:10- شکار میں اور دشمن (کونشانہ بنانے) کے لیے کسی چیز سے مدد لینا جائز ہے اور کنکر مارنا مکروہ ہے

[٥٠٥٠] ٥٤-(١٩٥٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ - أَوْ قَالَ - يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ، فَإِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ، وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ، وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ، ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ، أَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ، ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ! لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً، كَذَا وَكَذَا.

[5050] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں کہمس نے ابن بریدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو کنکر سے (کسی چیز کو) نشانہ بناتے ہوئے دیکھا تو کہا: کنکر سے نشانہ مت بناؤ، رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے۔ یا کہا۔ کنکر مارنے سے منع فرماتے تھے، کیونکہ اس کے ذریعے سے نہ کوئی شکار مارا جاسکتا ہے، نہ دشمن کو (پیچھے) دھکیلا جاسکتا ہے، یہ (صرف) دانت توڑتا ہے یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے اس شخص کو پھر کنکر مارتے دیکھا تو اس سے کہا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے یا (کہا:) آپ اس سے منع فرماتے تھے، پھر میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم کنکر مار رہے ہو! میں اتنا اتنا (عرصہ) تم سے ایک جملہ تک نہ کہوں گا (بات تک نہ کروں گا۔)

[٥٠٥١] (...) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ ابْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5051] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں کہمس نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٥٠٥٢] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ

[5052] محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے عقبہ بن صہبان سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکر مارنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''یہ نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے، نہ شکار مارتا ہے، بس دانت توڑتا ہے اور آنکھ

وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَفْقَأُ الْعَيْنَ.

چھوڑتا ہے۔'' اور ابن مہدی نے (اپنی روایت میں) کہا: ''یہ (کنکر، روڑا) دشمن کو ہلاک نہیں کرتا'' (انھوں نے) آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٠٥٣] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ قَرِيبًا لِّعَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ. قَالَ: فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَّلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَّلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» قَالَ فَعَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ! لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

[5053] اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ کے کسی قریبی شخص نے کنکر سے نشانہ لگایا۔ انھوں نے اس کو منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر کے ساتھ نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کسی جانور کو شکار کرتا ہے، نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے، البتہ یہ دانت توڑتا اور آنکھ پھوڑتا ہے۔'' (سعید نے) کہا: اس شخص نے دوبارہ یہی کیا تو حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے فرمایا: میں نے تم کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر کنکر مار رہے ہو! میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

[٥٠٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5054] ثقفی نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ، وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ) (التحفة ١١)

باب: 11- اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور (چھری کی) دھار تیز کرنے کا حکم

[٥٠٥٥] ٥٧-(١٩٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ،

[5055] اسماعیل بن علیہ نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابواشعث سے اور انھوں نے حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو باتیں ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ سب سے اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے جب تم

وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ».

(قصاص یا حد میں کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ایک شخص (جو ذبح کرنا چاہتا ہے) وہ اپنی (چھری کی) دھار کو تیز کر لے اور اپنے ذبح کیے جانے والے جانور کو اذیت سے بچائے۔"

[٥٠٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ.

[5056] ہشیم، عبدالوہاب ثقفی، شعبہ، سفیان اور منصور، سب نے خالد حذاء سے ابن علیہ کی سند سے اور اس کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ)
(التحفة ١٢)

باب: 12- جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت

[٥٠٥٧] ٥٨-(١٩٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ، فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا. قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

[5057] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ہشام بن زید بن انس بن مالک سے سنا، انھوں نے کہا: میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے ہاں آیا، وہاں کچھ لوگ تھے، انھوں نے ایک مرغی کو باندھ کر ہدف بنایا ہوا تھا (اور) اس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر مارا جائے۔

[٥٠٥٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

[5058] یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

حارث اور ابواسامہ، سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی۔

[٥٠٥٩] ٥٨م-(١٩٥٧) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا» .

[5059] عبیداللہ کے والد معاذ (عنبری) نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی (بن ثابت انصاری) سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی روح والی چیز کو (نشانہ بازی کا) ہدف مت بناؤ۔''

[٥٠٦٠] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلَهُ .

[5060] محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٠٦١] ٥٩-(١٩٥٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دُجَاجَةً يَّتَرَامَوْنَهَا ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا .

[5061] ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا چند لوگوں کے قریب سے گزر ہوا جو ایک مرغی کو سامنے باندھ کر اس پر تیراندازی کر رہے تھے، جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اسے چھوڑ کر منتشر ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کس کا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ایسا کام کرے۔

[٥٠٦٢] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ ، قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُونَهُ ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّبْلِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ

[5062] ہشیم نے کہا: ہمیں ابوبشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: (ایک بار) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوانوں کے قریب سے گزرے جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیراندازی کی مشق کر رہے تھے اور انھوں نے پرندے والے سے ہر چوکنے والے نشانے کے عوض کچھ

عُمَرَ تَفَرَّقُوا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ ، غَرَضًا .

دینے کا طے کیا ہوا تھا۔ جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام کس کا ہے؟ جو شخص اس طرح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو تختۂ مشق بنائے۔

[٥٠٦٣] ٦٠-(١٩٥٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا .

[5063] یحییٰ بن سعید، محمد بن بکیر اور حجاج بن محمد نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں سے کسی بھی چیز کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي
وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ
وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝

”کہہ دیجیے: بلاشبہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم ماننے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔“ (الأنعام 6:162,163)

کتاب الأضاحی کا تعارف

شکار اور ذبح کیے جانے والے عام جانوروں کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے قربانی کے احکام و مسائل بیان کیے ہیں جو بطور خاص اللہ کی رضا کے لیے ذبح کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے انھوں نے قربانی کے وقت کے بارے میں احادیث بیان کی ہیں کہ قربانی کا وقت نماز، خطبے اور اجتماعی دعا کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے جانور ذبح کر دیا جائے تو وہ قربانی نہیں، عام ذبیحہ ہے۔ اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے وضو سے پہلے نماز پڑھنے کی۔ وہ اٹھک بیٹھک ہے، تلاوت، تسبیح اور دعا بھی ہے مگر نماز نہیں۔ جن صحابہ نے لوگوں کو جلد گوشت تقسیم کرنے کی اچھی نیت سے نماز اور خطبے سے پہلے قربانیاں کر لیں تو انھیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ فقر کا زمانہ تھا۔ دوبارہ قربانی کرنا انتہائی مشکل تھا۔ مشکلات کے حل کے لیے قربان کیے جانے والے جانوروں کی عمروں میں کچھ سہولت اور رعایت دے دی گئی، لیکن قربانی دوبارہ کرنی پڑی۔ پھر قربانی کے جانوروں کی کم از کم عمر کے بارے میں شریعت کے اصل حکم کا بیان ہے، اس کے بعد پھر جن جانوروں کو اللہ کی رضا کے لیے ذبح کیا جا رہا ہے ان کو اچھے طریقے سے ذبح کرنے کی وضاحت ہے، پھر آلۂ ذبح کا بیان ہے۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ ہڈی یا کسی جانور کے دانت سے ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ تیز دھار والی کسی اور چیز سے ذبح کیا جا سکتا ہے، جس سے تیزی کے ساتھ اور اچھی طرح خون بہ جائے۔

قربانی کا گوشت کتنے دنوں تک کھایا جا سکتا ہے؟ اس کے حوالے سے احکام میں جو تدریج ملحوظ رکھی گئی ہے اس کو واضح کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے بھی یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے بعد بھی حکم سے ناواقف رہ گئے تھے اور ابتدائی حکم کی پابندی کرتے رہے۔ انسانی معاشرے میں یہ ایک فطری بات ہے۔ ہر کسی کو ہر ایک بات کا علم ہو جانا ممکن نہیں۔ معتبر انھی کی بات ہے جنھیں علم ہے۔ قربانیوں کے ساتھ کسی مادہ جانور کے پہلوٹھی کے بچے کو بڑا ہونے کے بعد اللہ کی رضا کے لیے ذبح کرنے (العتیرہ) اور ریوڑ کے جانوروں کی ایک خاص تعداد کے بعد کسی ایک جانور کو اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کا بیان بھی ہے۔ اس کے بعد قربانی کرنے والوں کے لیے ناخن اور بال نہ کٹوانے (احرام کی جیسی کچھ پابندیوں کو اپنانے) کا بیان ہے اور آخر میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی رضا کے لیے (یا اس کے نام پر) ذبح کرنے والا اللہ کی لعنت کا مستوجب ہے۔ العیاذ باللہ!

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٥ - كِتَابُ الْأَضَاحِي

قربانی کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ وَقْتِهَا) (التحفة ١)

[٥٠٦٤] ١-(١٩٦٠) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، سَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ - أَوْ نُصَلِّيَ - فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ».

باب:1- قربانی کا وقت

[5064] ابوخیثمہ زہیر (بن معاویہ) نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت جندب بن سفیان (بجلی) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ منائی، آپ نے نماز پڑھی اور آپ اس (نماز کے بعد خطبہ، دعا وغیرہ) سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ آپ نے قربانی کے جانوروں کا گوشت دیکھا جو نماز پڑھے جانے سے پہلے ذبح کر دیے گئے تھے، اس پر آپ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز پڑھنے سے ۔۔۔ یا (فرمایا:) ہمارے نماز پڑھنے سے ۔۔۔ پہلے اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔"

[٥٠٦٥] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ، نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ،

[5065] ابواحوص سلّام بن سلیم نے اسود بن قیس سے، انھوں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عیدالاضحیٰ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب آپ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر چکے تو آپ نے دیکھا کچھ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں، تو آپ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز سے

فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَّكَانَهَا. وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ».

پہلے (قربانی کی بھیڑ یا بکری) ذبح کر لی ہے، وہ اس کی جگہ ایک (اور) بکری ذبح کرے اور جس نے اب تک ذبح نہیں کی وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

[٥٠٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: عَلَى اسْمِ اللهِ، كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

[5066] ابوعوانہ اور ابن عیینہ نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ''اللہ کے نام پر (ذبح کرے)'' جس طرح ابواحوص کی حدیث ہے۔

[٥٠٦٧] ٣-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ أَضْحٰى، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ، فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ».

[5067] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عیدالاضحیٰ کے دن دیکھا، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے نماز پڑھنے سے پہلے (اپنی قربانی کا جانور) ذبح کر دیا تھا، وہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرے۔''

[٥٠٦٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5068] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٦٩] ٤-(١٩٦١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ضَحّٰى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ. فَقَالَ: «ضَحِّ بِهَا، وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ». ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ

[5069] مطرف نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گوشت کی ایک (عام) بکری ہے (قربانی کی نہیں۔)'' انھوں (حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی کر دو اور یہ تمھارے سوا کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے

الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ».

نماز سے پہلے ذبح کیا اس نے اپنے (کھانے کے) لیے ذبح کیا ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا ہے۔''

[٥٠٧٠] ٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ؛ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَّذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ، وَّإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعِدْ نُسُكًا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ، هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. فَقَالَ: «هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتِكَ. وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5070] ہشیم نے داود سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ان کے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ذبح کرنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت سے دل بھر جاتا ہے (اور اس کی چاہت باقی نہیں رہتی) اور میں نے اپنے بچوں، ہمسایوں اور گھر والوں (کو کھلانے) کے لیے قربانی کا جانور جلدی ذبح کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اور (جانور) ذبح کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سالہ دودھ پیتی (کھیری) بکری ہے۔ وہ گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمھاری بہترین قربانی ہے (تم اسی کی قربانی کرلو) اور تمھارے بعد کسی کی طرف سے بھی ایک سالہ بکری کی قربانی کافی نہیں ہوگی۔''

[٥٠٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى نُصَلِّيَ» قَالَ فَقَالَ خَالِي: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[5071] ابن ابی عدی نے داود سے، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''کوئی شخص بھی نماز سے پہلے ہرگز (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے۔'' تو میرے ماموں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت سے دل بھر جاتا ہے۔ پھر ہشیم کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٠٧٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

[5072] فراس نے عامر سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور

فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ» فَقَالَ خَالِي: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّي. فَقَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ» قَالَ: إِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ. قَالَ: «ضَحِّ بِهَا، فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ».

ہماری طرح قربانی کرے، وہ نماز پڑھنے سے پہلے ذبح نہ کرے۔" میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے ایک بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "یہ وہ (ذبیحہ) ہے جسے تم نے اپنے گھر والوں (کو کھلانے) کے لیے جلد ذبح کر لیا۔" انھوں نے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم اس کی قربانی کر دو، وہ بہترین قربانی ہے۔"

[٥٠٧٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا، أَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ، فَقَالَ: عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5073] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے زبید یامی سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج کے دن ہم جس کام سے آغاز کریں گے (وہ یہ ہے) کہ ہم نماز پڑھیں گے، پھر لوٹیں گے اور قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا، اس نے ہمارا طریقہ پالیا اور جس نے (پہلے) ذبح کر لیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو پیش کیا ہے۔ وہ کسی طرح بھی قربانی نہیں ہے۔" حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ (اس سے پہلے) ذبح کر چکے تھے، انھوں نے کہا: میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو دو دانتی بکری/ دو دانتا بکرے سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کو ذبح کر دو، اور تمھارے بعد یہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔"

[٥٠٧٤] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5074] عبید اللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے زبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی سے سنا، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٠٧٥] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛

[5075] منصور نے شعبی سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی

ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا، پھران سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٠٧٦] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ، فَقَالَ: «لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ» قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. قَالَ «فَضَحِّ بِهَا، وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5076] عاصم احول نے شعبی سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: ''کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے۔'' ایک شخص نے کہا: میرے پاس ایک سالہ دودھ پینے والی (کھیری) بکری ہے جو گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی کر دو، تمھارے بعد ایک سالہ بکری کسی کے لیے کافی نہ ہوگی۔''

[٥٠٧٧] ٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْدِلْهَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ - قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَالَ - وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[5077] محمد بن جریر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے میں دوسری قربانی کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سالہ بکری ہے ۔ شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا: ۔ اور وہ دو دانتی بکری سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِسے، اُس کی جگہ (ذبح) کر لو لیکن یہ تمھارے بعد کسی کے لیے کافی نہ ہوگی۔''

[٥٠٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[5078] وہب بن جریر اور ابو عامر عقدی نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور آپ ﷺ کے

إِبْرَاهِيمَ: أَخبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ: هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ.

فرمان ''یہ دو دانتی بکری سے بہتر ہے'' کے بارے میں کسی شک کا اظہار نہیں کیا۔

[٥٠٧٩] ١٠-(١٩٦٢) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعِدْ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيرَانِهِ، كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَدَّقَهُ. قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، أَفَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ. فَقَالَ: لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا؟ قَالَ: وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، فَقَامَ النَّاسُ إِلٰى غُنَيْمَةٍ، فَتَوَزَّعُوهَا - أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا -.

[5079] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے ایوب سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ پھر سے کرے۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ اس نے اپنے ہمسایوں کی ضرورت مندی کا بھی ذکر کیا۔ (ایسا لگا) جیسے رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی تصدیق کی ہو۔ اس نے (مزید) کہا: اور میرے پاس ایک سالہ بکری ہے، وہ مجھے گوشت والی دو بکریوں سے زیادہ پسند ہے، کیا میں اسے ذبح کر دوں؟ کہا: آپ نے اسے اس کی اجازت دے دی۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی دی ہوئی رخصت اس (شخص) کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ (پھر) کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھوں کا رخ کیا اور ان کو ذبح فرمایا۔ لوگ کھڑے ہو کر بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو آپس میں تقسیم کر لیا۔۔ یا کہا: اس کے حصے کر لیے۔۔

فائدہ: حدیث کے آخری حصے کا لفظی ترجمہ یہ ہے: لوگ کھڑے ہوئے، ایک چھوٹی سی بکری کا رخ کیا اور (اسے ذبح کر کے) اس کا گوشت آپس میں بانٹ لیا، یا (فرمایا:) اس کے حصے کر لیے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دو مینڈھے ذبح فرمائے اور اردگرد موجود لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے قربانی کرنے کا موقع دینے کے لیے اپنی طرف سے ایک بکری انھیں عنایت فرمائی جو ان لوگوں نے ذبح کر کے اس کا گوشت باہم بانٹ لیا۔ غُنَيْمَه سے مراد اگر چھوٹا سا ریوڑ ہے تو وہ بھی آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔

[٥٠٨٠] ١١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛

[5080] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب اور ہشام نے محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

دیا، پھر آپ نے حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ کرے، اس کے بعد ابن علیہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٠٨١] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحًى - قَالَ - فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ، فَنَهَاهُمْ أَنْ يَّذْبَحُوا، قَالَ: «مَنْ كَانَ ضَحّٰى، فَلْيُعِدْ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[5081] حاتم بن وردان نے کہا: ہمیں ایوب نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا، کہا: آپ ﷺ کو گوشت کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے ان کو ذبح کرنے سے منع کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (نماز سے پہلے) ذبح کر لیا ہے وہ دوبارہ (قربانی) کرے۔'' پھر (حاتم نے) ان دونوں (ابن علیہ اور حماد بن زید) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ سِنِّ الْأُضْحِيَةِ) (التحفة ٢)

باب:2- قربانی کے جانوروں کی عمریں

[٥٠٨٢] ١٣-(١٩٦٣) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ».

[5082] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف مسنہ (دو دانتا) جانور کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو تو ایک سالہ دنبہ یا مینڈھا ذبح کر دو۔''

فائدہ: مُسِنَّہ دو دانتا جانور کو کہتے ہیں۔ عموماً یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بھیڑ بکری میں دو دانتا کم از کم ایک سال سے زیادہ میں ہوتا ہے، گائے دو سال میں اور اونٹ پانچ سال میں۔ اصل یہی ہے کہ دانتوں کو غور سے دیکھا جائے۔ جب دو نئے دانت ظاہر ہو گئے ہوں، یا دودھ کے دانت ٹوٹ چکے ہوں تو وہ مسنہ (دو دانتا) ہی کہلائے گا۔ اس سے ذرا کم پورے سال کی عمر کا جانور جذعہ ہوگا۔ بھیڑ بکری کے جذعہ میں اختلاف ہے۔ احناف کے ہاں چھ ماہ کی بھیڑ بکری جذعہ ہے جبکہ مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ایک سال کی بھیڑ بکری جذعہ ہے اور یہی درست ہے۔

[٥٠٨٣] ١٤-(١٩٦٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[5083] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن مدینہ میں نماز پڑھائی، کچھ لوگوں نے جلدی کی اور قربانی کر لی،

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ، فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا، وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ، مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ، أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ، وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ.

ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کر لی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ (کے نماز اور خطبے سے فارغ ہونے) سے پہلے قربانی کر لی وہ ایک اور قربانی کریں۔ اور نبی اکرم ﷺ سے پہلے کوئی شخص قربانی نہ کرے۔

[٥٠٨٤] ١٥-(١٩٦٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ».

قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلٰى صَحَابَتِهِ.

[5084] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے، انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں عطا کیں کہ وہ ان کو آپ ﷺ کے ساتھیوں میں قربانی کے لیے تقسیم کر دیں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی قربانی تم کر لو۔'' قتیبہ نے: (أَصْحَابِهِ کے بجائے) عَلٰى صَحَابَتِهِ ''آپ کے صحابہ میں (تقسیم کر دیں۔)'' کے الفاظ کہے۔

[٥٠٨٥] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا، فَأَصَابَنِي جَذَعٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ. فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ».

[5085] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے بعجہ جہنی سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان قربانی کے کچھ جانور بانٹے تو مجھے ایک سالہ بھیڑ یا بکری ملی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حصے میں ایک سالہ بھیڑ یا بکری آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر دو۔''

[٥٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ

[5086] معاویہ بن سلام نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے بعجہ بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں قربانی کے جانور تقسیم کیے۔ اسی (سابقہ) حدیث کے ہم معنی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

(المعجم ٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْسَانِ الضَّحِيَّةِ، وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ، وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ) (التحفة ٣)

باب:3-اچھی قربانی کرنا، کسی کو وکیل بنائے بغیر خود ذبح کرنا مستحب ہے اور بسم اللہ اور تکبیر پڑھنا

[٥٠٨٧] ١٧-(١٩٦٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا.

[5087] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے دو سفید رنگ کے بڑے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، آپ نے انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی۔ آپ نے (قربانی کے وقت انھیں لٹا کر) ان کے رخسار پر اپنا قدم مبارک رکھا۔

[٥٠٨٨] ١٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ - قَالَ -: وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا - قَالَ -: وَسَمّٰى وَكَبَّرَ.

[5088] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو خوبصورت، سفید رنگ کے، بڑے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی۔ کہا: میں نے دیکھا کہ آپ انھیں اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے تھے اور میں نے دیکھا آپ نے ان کے رخسار پر قدم رکھا ہوا تھا، (اور) کہا: آپ نے اللہ کا نام لیا (بسم اللہ پڑھی) اور تکبیر کہی۔

[٥٠٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: ضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

قَالَ: قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[5089] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قتادہ نے بتایا، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے قربانی دی، اس (پچھلی حدیث) کے مانند۔

(شعبہ نے) کہا: میں نے (قتادہ سے) پوچھا: کیا آپ نے (خود) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ کہا: ہاں۔

[٥٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5090] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَقُولُ: «بِاسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ».

[٥٠٩١] ١٩-(١٩٦٧) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ، يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ. فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ. قَالَ لِعَائِشَةَ: «هَلُمِّي الْمُدْيَةَ». ثُمَّ قَالَ: «اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ» فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِاسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ! تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ» ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ.

(المعجم ٤) - (بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَسَائِرَ الْعِظَامِ) (التحفة ٤)

[٥٠٩٢] ٢٠-(١٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى. قَالَ ﷺ: «أَعْجِلْ أَوْ أَرْنِ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ» قَالَ: وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ

سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے مانند روایت کی مگر انھوں نے یہ کہا: آپ ﷺ بسم اللہ واللہ اکبر کہہ رہے تھے۔

[5091] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جو چلتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (پاؤں سیاہ تھے)، بیٹھتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (پیٹ سیاہ تھا) اور دیکھتا بھی سیاہ رنگ میں تھا (آنکھوں کے اردگرد حصے کا رنگ بھی سیاہ تھا۔) اسے آپ کی قربانی کے لیے لایا گیا۔ آپ نے حضرت عائشہ سے کہا: ''مجھے چھری لا دو۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کردو۔'' انھوں نے (تیز) کر دی، پھر آپ نے وہ پکڑ لی اور مینڈھے کو پکڑا، اسے لٹایا، پھر اسے ذبح کیا اور فرمایا: ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! اسے محمد ﷺ، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما!'' پھر اسے قربان کر دیا۔

باب:4- دانت اور ہر قسم کی ہڈی کے سوا ہر تیز چیز سے، جو خون بہانے والی ہے، ذبح کرنا جائز ہے

[5092] یحییٰ بن سعید نے سفیان (بن سعید) سے روایت کی، کہا: مجھے میرے والد (سعید بن مسروق) نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے (ان شاء اللہ ہمیں ان کے جانور بطور غنیمت حاصل ہوں گے) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جلدی کرنا اور جو چیز بھی تیزی سے خون بہائے (کوئی دھار والی چیز، خواہ دھار والا سخت پتھر ہو یا تلوار یا نیزے کا کنارہ وغیرہ)

وَّغَنَم، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا شَيْءٌ، فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا».

اسے تیزی سے چلانا، اور اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھالینا۔ (مگر وہ آلۂ ذبح) کسی جانور کا دانت (جس طرح شارک وغیرہ کا ہوتا ہے) یا ناخن نہ ہو۔ میں ابھی تمھیں (تفصیل) بتاتا ہوں۔ دانت ایک ہڈی ہے (اس لیے اس سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے (وہ بھی دانت کی طرح صحیح آلۂ ذبح نہیں۔)'' کہا: ہمیں غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، ایک آدمی نے اس پر تیر چلایا اور اسے روک لیا۔ (مزید نہ بھاگ سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بعض (انسانوں سے) بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں جس طرح جنگلی جانوروں میں بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز جب تم پر غالب آجائے (تم اسے نہ پکڑ سکو) تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔''

[٥٠٩٣] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا، فَعَجِلَ الْقَوْمُ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ، ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ. وَّذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

[5093] وکیع نے کہا: ہمیں سفیان بن سعید بن مسروق نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم تہامہ کے مقام ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ہمیں (غنیمت میں) بکریاں اور اونٹ حاصل ہوئے تو لوگوں نے جلد بازی کی اور (ان میں سے کچھ جانوروں کو ذبح کیا، ان کا گوشت کاٹا اور) ہانڈیاں چڑھا دیں۔ رسول اللہ ﷺ (تشریف لائے تو آپ ﷺ) نے حکم دیا اور ان ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے (سب کے حصے تقسیم کرنے کے لیے) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا۔ اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

فائدہ: ہانڈیاں الٹنے کا حکم اس لیے بھی ہوسکتا ہے کہ انھوں نے صحیح تقسیم کے بغیر جو اور جتنا کسی کے قبضے میں آگیا، اس پر قبضہ کرلیا اور اس میں سے پکانا شروع کر دیا تھا۔ یہ بطور سزا بھی ہوسکتا ہے، اس لیے کہ انھیں ابھی جنگ سے فراغت کا اشارہ نہیں دیا گیا تھا۔ انھوں نے جلد بازی میں اس بات کا خیال نہ کیا کہ دشمن پلٹ کر دھوکے سے ان پر حملہ کردے گا جس طرح اُحد میں ہوا

تھا۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے اجازت اور رہنمائی لیے بغیر ہی اپنے طور پر جنگ کو ختم قرار دیتے ہوئے جلدی کرتے ہوئے اگلے کام شروع کر دیے تھے۔

[٥٠٩٤] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ. ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَقَالَ: فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِّنْهَا، فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ.

[5094] اسماعیل بن مسلم اور عمر بن سعید نے سعید بن مسروق سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے، انھوں نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ہم دشمن کا سامنا کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کے چھلکے (یا تیز دھار کھپچی) سے ذبح کر سکتے ہیں؟ اور سارے واقعے سمیت حدیث بیان کی اور کہا: ایک اونٹ ہم سے بدک کر بھاگ نکلا تو ہم نے اس پر تیر چلائے یہاں تک کہ اس کو گرا لیا۔

[٥٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، الْحَدِيثَ إِلٰى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ: وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

[5095] زائدہ نے سعید بن مسروق سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث آخر تک پوری بیان کی اور اس میں کہا: (ہم نے عرض کی:) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانسوں (کی کھپچیوں) سے جانور ذبح کر لیں۔

[٥٠٩٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا، وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى. وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ. وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

[5096] شعبہ نے سعید بن مسروق سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا (ہم نے عرض کی:) اللہ کے رسول! کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، پھر حدیث بیان کی، البتہ اس میں یہ نہیں کہا: ''لوگوں نے جلد بازی کی اور ان کے گوشت سے ہانڈیاں ابالنے لگے، آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔'' اور انھوں نے باقی سارا قصہ بیان کیا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتٰى شَاءَ) (التحفة ٥)

باب:5-ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت تھی، پھر اسے منسوخ کر کے جب تک چاہے اس کو کھانا جائز کر دیا گیا

[٥٠٩٧] ٢٤-(١٩٦٩) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[5097] سفیان نے کہا: ہمیں زہری نے ابوعبید سے روایت کی، کہا: میں عید کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ ہم تین دن (گزر جانے) کے بعد اپنی قربانیوں کا گوشت کھائیں۔

[٥٠٩٨] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ؛ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَا تَأْكُلُوا.

[5098] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابن ازہر کے مولیٰ ابوعبید نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید پڑھی، کہا: اس کے بعد میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبے سے پہلے ہمیں نماز پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، اس لیے (تین راتوں کے بعد یہ گوشت) نہ کھاؤ۔ (ان تین دنوں میں کھا کر اور تقسیم کر کے ختم کر دو۔)

[٥٠٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ

[5099] ابن شہاب کے بھتیجے، صالح اور معمر، سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٥١٠٠] ٢٦-(١٩٧٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِّنْ لَّحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[5100] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے تین دن کے بعد (کچھ) نہ کھائے۔''

[٥١٠١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[5101] ابن جریج اور ضحاک بن عثمان دونوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥١٠٢] ٢٧-(...) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[5102] ابن ابی عمر اور عبد بن حمید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: عبدالرزاق نے کہا: معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع کیا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے۔

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ.

سالم نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین دن سے اوپر قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمر نے (تین دن سے اوپر کے بجائے) ''تین کے بعد'' کے الفاظ کہے۔

[٥١٠٣] ٢٨-(١٩٧١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ

[5103] عبداللہ بن ابی بکر نے حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے تین (دن/رات) کے بعد قربانیوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں نے یہ بات عمرہ (بنت

الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى، زَمَنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ادَّخِرُوا ثَلَاثًا، ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ» فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيُجْمِلُونَ فِيهَا الْوَدَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَقَالَ: «إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِّنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا».

عبدالرحمان بن سعد انصاریہ) کو بتائی، عمرہ نے کہا: انھوں نے سچ کہا، میں نے حضرت عائشہ ﷝ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بادیہ کے کچھ گھرانے (بھوک اور کمزوری کے سبب) آہستہ آہستہ چلتے ہوئے، جہاں لوگ قربانیوں کے لیے موجود تھے (قربان گاہ میں)، آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دن تک کے لیے گوشت رکھ لو، جو باقی بچے (سب کا سب) صدقہ کر دو۔“ دوبارہ جب اس (قربانی) کا موقع آیا تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ تو اپنی قربانی (کی کھالوں) سے مشکیں بناتے ہیں اور اس کی چربی پگھلا کر ان میں سنبھال رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا مطلب؟“ انھوں نے کہا: (یہ صورتحال ہم اس لیے بتا رہے ہیں کہ) آپ نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (وغیرہ) استعمال نہ کیا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تو تمھیں ان خانہ بدوشوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت بمشکل آپائے تھے، اب (قربانی کا گوشت) کھاؤ، رکھو اور صدقہ کرو۔“

[٥١٠٤] ٢٩-(١٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا».

[5104] ابوزبیر نے حضرت جابر ﷜ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ”کھاؤ اور زادِراہ بناؤ اور رکھو۔“

[٥١٠٥] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -:

[5105] ابن جریج نے کہا: ہمیں عطاء نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ کو یہ کہتے ہوئے سنا: (پہلے) ہم منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ اپنے اونٹوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی اور فرمایا: ”کھاؤ اور

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا».

ساتھ لے جاؤ۔ (اور صدقہ کرو جس طرح دوسری احادیث میں ہے۔)"

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ جَابِرٌ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

میں نے عطاء سے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ آ گئے؟ (مدینہ تک پہنچنے کے آٹھ دنوں تک بطور زادِراہ استعمال کرتے رہے؟) انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥١٠٦] ٣١-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا، وَنَأْكُلَ مِنْهَا - يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ-.

[5106] زید بن ابی انیسہ نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم تین دن سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس میں سے زادِراہ بنائیں اور اس سے کھائیں، یعنی تین سے زیادہ (دنوں تک۔)

[٥١٠٧] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5107] عمرو (بن دینار) نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قربانیوں کا گوشت زادِراہ کے طور پر مدینہ تک ساتھ لے جاتے تھے۔

[٥١٠٨] ٣٣-(١٩٧٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[5108] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے جریری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی: ہمیں سعید نے قتادہ سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

«يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ» - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

''مدینہ والو! قربانیوں کا گوشت تین (دنوں۔ راتوں) سے زیادہ نہ کھاتے رہو۔'' ابن مثنیٰ نے (صراحت سے) ''تین دن (سے زیادہ)'' کہا۔

فَشَكَوْا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَّخَدَمًا، فَقَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا». قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلٰى.

صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ شکایت کی کہ ہمارے بال بچے اور نوکر چاکر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کھاؤ اور کھلاؤ اور روک کر رکھو یا (فرمایا:) ذخیرہ کرو۔'' ابن مثنیٰ نے کہا: عبدالاعلیٰ کو (ان دو لفظوں میں) شک ہے (کہ آپ نے ''روک کر رکھو'' فرمایا، یا ''ذخیرہ کرو'' فرمایا۔)

[٥١٠٩] ٣٤-(١٩٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ، بَعْدَ ثَالِثَةٍ، شَيْئًا». فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ، فَأَرَدْتُّ أَنْ يَّفْشُوَ فِيهِمْ».

[5109] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں (اس گوشت میں سے) کوئی چیز نہ رہے۔'' جب اگلے سال (میں عید کا دن) آیا تو صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اسی طرح کریں جس طرح پچھلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، وہ ایسا سال تھا کہ اس میں لوگ سخت ضرورت مند تھے تو میں نے چاہا کہ (قربانی کا گوشت) ان میں پھیل (کر ہر ایک تک پہنچ) جائے۔''

[٥١١٠] ٣٥-(١٩٧٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: «يَا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ» فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

[5110] معن بن عیسیٰ نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے ابوزاہریہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے جبیر بن نفیر سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اپنے قربانی کے جانوروں میں سے) قربانی کا ایک جانور ذبح کر کے فرمایا: ''ثوبان! اس کے گوشت کو درست کرلو (ساتھ لے جانے کے لیے تیار کرلو۔)'' پھر میں وہ گوشت آپ کو کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ تشریف لے آئے۔

[٥١١١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ؛

[5111] زید بن حباب اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥١١٢] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ» قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

[5112] ابومسہر نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زبیدی نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا: ''اس گوشت کو (ساتھ لے جانے کے لیے) درست کرلو۔'' انھوں نے کہا: پھر میں نے اس کو تیار کیا اور آپ اس گوشت کو تناول فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

[٥١١٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[5113] محمد بن مبارک نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''حجۃ الوداع میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥١١٤] ٣٧-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَّقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ مُّحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُوسِنَانٍ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا. وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا

[5114] ابوسنان ضرار بن مرہ نے محارب بن دثار سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) تم زیارت کرلیا کرو اور میں نے (پہلے) تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، (اب) تمھارا جب تک کے لیے جی چاہے قربانی کا گوشت رکھو۔ اور میں نے تم کو مشک کے علاوہ (ہر قسم کے برتن میں) نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب تم ہر طرح کے برتنوں میں پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔''

بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [راجع: ٢٢٦٠]

[٥١١٥] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ» فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ.

[5115] علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے پہلے تمھیں منع کیا تھا۔'' پھر ابن سنان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ) (التحفة ٦)

باب:6- کسی مادہ جانور کا پہلوٹھا بچہ اور رجب کے شروع میں جانور ذبح کرنا

[٥١١٦] ٣٨-(١٩٧٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

[5116] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب نے ہمیں سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے روایت کی، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ جانور کا پہلوٹھا بچہ ذبح کرنا (واجب/جائز) ہے، نہ رجب کے شروع میں جانور قربان کرنا درست ہے۔''

زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ.

ابن رافع نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: فرع سے مراد پہلوٹھی کا بچہ تھا، جب وہ جنم پاتا تو وہ اسے ذبح کرتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① فرع کی مذکورہ بالا تعریف غالباً امام زہری کی طرف سے ہے جو ان کے شاگردوں نے آگے حدیث کے

ساتھ ہی بیان کر دی تا کہ مفہوم واضح ہو جائے۔ عتیرہ سے مراد رجب کے آغاز میں کی جانے والی قربانی ہے۔ ② ہم نے فرع کا ترجمہ ''پہلوٹھا بچہ ذبح کرنا واجب/ جائز'' دونوں طرح سے کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ میں اجمال ہے۔ صراحت نہیں کہ اس میں جواز کی نفی کی جارہی ہے یا وجوب کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ وجوب کی نفی کرتے ہیں۔ پہلوٹھا بچہ اگر اللہ کی رضا کے لیے ذبح کیا جائے، تو وہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ کتب سنن میں مِخْنَف بن سلیم سے مروی حدیث میں اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ مروی ہیں: «يَاأَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ، هَلْ تَدْرُونَ مَاالْعَتِيرَةُ؟ هِيَ: الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ» ''لوگو! ہر گھر والوں کے ذمے ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ ہے، جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کا نام دیتے ہو۔'' (جامع الترمذي، حديث: 1518) اسی طرح حارث بن عمرو سے یہ الفاظ مروی ہیں: ...... «فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ؟ قَالَ: مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ» ''ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! عتائر اور فرائع؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے اور جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے۔'' (سنن النسائي، حديث: 4231) بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ عتیرہ یا رجبیہ زمانۂ جاہلیت میں بتوں کے نام پر ذبح کیے جاتے تھے، اسلام کے بعد لوگوں نے اسے اللہ کے نام پر ذبح کرنا شروع کر دیا لیکن ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کبھی اس کے جواز کا اعلان نہ فرماتے۔ عتیرہ رجب کے مہینے میں کی جانے والی قربانی تھی۔ رجب بھی حرمت والا مہینہ ہے اور لوگ اس میں بکثرت عمرہ کرتے تھے اور قربانیاں کرتے تھے۔ اب اس حدیث کے بعد، جو اوپر مذکور ہوئی ہے، اس کا استحباب یا جواز جو کچھ بھی تھا منسوخ ہو گیا ہے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ، وَهُوَ يُرِيدُ التَّضْحِيَةَ، أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ شَيْئًا) (التحفة ٧)

باب: 7- جب ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ شروع ہو جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کے لیے بال اور ناخن کٹوانے کی ممانعت

[٥١١٧] ٣٩-(١٩٧٧) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا».

[5117] ابن ابی عمر مکی نے کہا: ہمیں سفیان نے عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے حدیث سنائی: انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب عشرہ (ذوالحجہ) شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے۔''

قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ. قَالَ:

سفیان سے کہا گیا کہ بعض راوی اس حدیث کو مرفوعاً

لٰكِنِّي أَرْفَعُهُ.

(رسول اللہ سے) بیان نہیں کرتے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول بتاتے ہیں)، انھوں نے کہا: لیکن میں اس کو مرفوعاً بیان کرتا ہوں۔

فائدہ: سفیان کا مطلب تھا کہ مجھے صراحت کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوعاً یہ حدیث پہنچی ہے اور اس روایت میں کوئی شک نہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد رایوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے جس طرح اگلی روایات میں واضح ہو جائے گا۔

[٥١١٨] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ، قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، وَعِنْدَهُ أُضْحِيَةٌ، يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا».

[5118] اسحاق بن ابراہیم نے کہا: سفیان نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے سعید بن مسیّب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عشرہ (ذوالحجہ) شروع ہو جائے تو جس شخص کے پاس قربانی ہو اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بال اتارے نہ ناخن تراشے۔''

[٥١١٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُوغَسَّانَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ».

[5119] یحییٰ بن کثیر عنبری ابوغسان نے کہا: ہمیں شعبہ نے مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو (نہ کاٹے) اپنے حال پر رہنے دے۔''

[٥١٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5120] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے مالک بن انس سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر یا عمرو بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٢١] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[5121] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو لیثی نے عمر

مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا، حَتّٰى يُضَحِّيَ».

بن مسلم بن عمارہ بن اُکیمہ لیثی سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجائے، وہ ہرگز اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، یہاں تک کہ قربانی کرلے (پھر بال اور ناخن کاٹے۔)“

[٥١٢٢] (...) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحٰى، فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا، أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ. فَلَقِيتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِّيَ وَتُرِكَ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو.

[5122] ابواسامہ نے کہا: مجھے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مسلم بن عمارہ لیثی نے حدیث بیان کی، کہا: عیدالاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام میں تھے، بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بال صاف کیے، اہل حمام میں سے کسی شخص نے کہا: سعید بن مسیّب اس فعل (عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور قربانی کرنے سے پہلے جسم پر سے بال وغیرہ کاٹنے یا مونڈنے) کو مکروہ قرار دیتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ میری سعید بن مسیّب سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا: بھتیجے! یہ حدیث بھلا دی گئی اور ترک کردی گئی ہے، (یہ پابندی ملحوظ نہیں رکھی جاتی ویسے) مجھے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... آگے محمد بن عمرو سے معاذ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٥١٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ؛ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ

[5123] سعید بن ابی ہلال نے عمرو بن مسلم جندعی سے روایت کی کہ حضرت سعید بن مسیّب نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا اور نبی اکرم ﷺ کا نام لیا (پھر) ان سب کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ. بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

(المعجم ٨) - **(بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ)** (التحفة ٨)

[٥١٢٤] ٤٣-(١٩٧٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ. قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ».

[٥١٢٥] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللهُ

باب:8- غیراللہ کے نام پر ذبح کرنے کی ممانعت اور ذبح کرنے والے پر لعنت

[5124] مروان بن معاویہ فزاری نے کہا: ہمیں منصور بن حیان نے حدیث بیان کی، کہا: ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا، کہا: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: نبی ﷺ آپ کو راز داری سے کیا فرماتے تھے؟ آپ ناراض ہوئے اور کہا: نبی ﷺ نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں سے چھپایا ہو، البتہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی تھیں۔ اس نے پوچھا: امیرالمومنین! وہ کیا باتیں ہیں؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیراللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ لعنت کرے اور جس شخص نے زمین (کی حد بندی) کا نشان بدلا اس پر اللہ لعنت کرے۔“

[5125] ابوخالد احمر سلیمان بن حیان نے منصور بن حیان سے، انھوں نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کی: ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیے جو رسول اللہ ﷺ نے راز داری سے آپ کو بتائی ہو۔ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے راز داری سے کوئی بات نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے غیراللہ کے نام پر ذبح کیا اس پر اللہ لعنت کرے، اور اللہ اس پر لعنت

مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ».

کرے جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی، اور اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اللہ اس پر لعنت کرے کرے جس نے (زمین کی حد بندی کا) نشان تبدیل کیا۔''

[٥١٢٦] ٤٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا - قَالَ -: فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَّكْتُوبٌ فِيهَا: «لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا».

[5126] شعبہ نے کہا: میں نے قاسم بن ابی بزہ کو ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر کوئی چیز آپ کو عطا فرمائی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی چیز خاص ہمارے لیے نہیں بتائی جو آپ نے تمام لوگوں میں عام نہ کی ہو، البتہ میری اس تلوار کی نیام میں کچھ احکام ہیں۔ پھر آپ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا: ''جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ لعنت کرے، اور جو شخص زمین کی (حد بندی کی) نشانی چرائے اللہ اس پر لعنت کرے، اور جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اللہ اس پر لعنت کرے، اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اللہ اس پر لعنت کرے۔''

فوائد ومسائل: ① اس حدیث سے روافض کے عقیدے کی تردید ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص کوئی وصیت فرمائی تھی۔ نیز بعض اہل بدعت کے اس نظریے کی تردید بھی ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اصل وحی کی تعلیم صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی ہے جو اس قرآن سے بہت زیادہ ہے۔ ② ''زمین کی حد بندی کا نشان تبدیل کرنے سے مراد یا تو صحرائی راستوں کے نشانات ہیں جن کی مدد سے مسافر بھٹکنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ان نشانات کو مٹانے سے ان کی موت کا خطرہ ہے، لہٰذا یہ سخت گناہ ہے۔ یا وہ نشانات اور علامات مراد ہیں جن کے ساتھ لوگوں کی ملکیت کی حد بندی ہوتی ہے۔ واللہ أعلم بالصواب!

ارشاد باری تعالیٰ

وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ

''اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔'' (الأعراف 7:31)

تعارف کتاب الاشربہ

کتاب الاشربہ اپنے معانی کے اعتبار سے ایک وسیع المطالب کتاب ہے۔مشروبات میں حلال وحرام مشروبات کی تفصیل، شراب کے نقصانات، وہ حالات جن میں شراب کو حتمی طور پر حرام قرار دیا گیا، صحابہ کا جذبۂ اطاعت، مختلف چیزوں سے بننے والی شرابوں کی مشترکہ صفت اور مضرت، اس سے مکمل اجتناب کے لیے مشروب سازی اور برتنوں تک کے حوالے سے احتیاطی احکام، حلال مشروبات کے حوالے سے صحت کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر، پینے اور کھانے دونوں کے معاشرتی اور روحانی آداب، حلت وحرمت کے حوالے سے اوہام پر مبنی تصورات، شخصی ناپسندیدگی اور حرمت، کھانے پینے میں مواسات اور برکت، اس کتاب میں ان تمام موضوعات کے حوالے سے رہنمائی کے لیے ارشادات نبویہ پیش کیے گئے ہیں۔

کتاب کا آغاز اس افسوسناک واقعے سے کیا گیا ہے جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شراب نوشی کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خود رسالت مآب ﷺ کو پیش آیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب نوشی کی ایک مجلس میں شریک ہوئے، گانے والی نے شراب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خود فریبی اور اپنی عظمت وسخاوت کے انتہائی مبالغہ آمیز احساس کو مزید اجاگر کیا اور باہر بیٹھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو اونٹنیوں کے، جوان کی کل متاع تھیں، کباب کھلانے کی تان اڑائی۔شراب اپنے پینے والوں کے احساس عظمت کو اتنا بڑھا دیتی ہے کہ عقل ودانش کی جملہ قیود ٹوٹ جاتی ہیں۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے گانے والی کے الفاظ کے عین مطابق اپنی تلوار اٹھائی اور ان اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹیں، پیٹ چاک کیے، کلیجے نکالے اور کباب بنانے والوں کے حوالے کر دیے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ شدید صدمے کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ان کی بات سن کر آپ ﷺ چل کر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو پتہ چلا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں پہچان اور تمیز تک کھو چکے ہیں۔شراب کی حرمت کے تدریجی مراحل کا آغاز ہو چکا تھا۔یہ واقعہ پورے مدینہ والوں کی آنکھیں کھول دینے اور شراب کے شدید نقصان کو پوری طرح واضح کرنے کے لیے کافی تھا۔اس کے نتیجے میں شراب کی حتمی حرمت کا اعلان کر دیا گیا۔یہ ایمان لانے والوں کے لیے ایک سخت امتحان تھا۔یہ رسول اللہ ﷺ کی بے مثال تربیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ایمان کی مضبوطی تھی کہ شراب کی حرمت کے اعلان کے ساتھ ہی شراب چھوڑ دی گئی، مٹکے توڑ دیے گئے اور شراب کو گلیوں میں بہا دیا گیا۔یہ اہل ایمان کی عظیم الشان کامیابی تھی۔

اللہ کی رہنمائی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق اور حقیقی مالک کو پہچانے، اپنے برے بھلے میں تمیز کرے، اس کے ازلی دشمن شیطان نے اس کو تباہ کرنے کے لیے جو فریب کے جال پھیلا رکھے ہیں ان کے دھوکے میں نہ آئے، اپنی حقیقی کامیابی

کے مقصد سے غافل نہ ہو۔ شراب اس سے پہچان اور تمیز چھین کر اسے اپنے سب سے بڑے دشمن کا شکار بننے کے لیے تیار کر دیتی ہے۔ یہ شیطان کا سب سے خوفناک پھندا ہے جس کے ذریعے سے انسان کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے، اس لیے شراب چاہے جس چیز کی بنی ہوئی ہو اور جس نام سے ہو اس کو پوری سختی سے حرام کر دیا گیا اور اس سے اجتناب کو یقینی بنانے کے لیے ان ذرائع کو بھی مسدود کیا گیا جو انسان کو اس تک لے جا سکتے ہیں۔

اس زمانے میں حجاز کے علاقے میں شراب ''نخلہ'' (کھجور کے درخت) اور ''کرمہ'' (انگور کی بیل) کے پھلوں سے بنتی تھی۔ شراب بنانے کے لیے نیم پختہ کھجور اور تازہ کھجور کو یا نیم پختہ کھجور اور خشک کھجور کو یا کھجور اور کشمش کو ملا کر پانی میں اس کا رس نکالا جاتا تھا، پھر اسے رکھا جاتا حتی کہ اس میں تخمیر کا عمل ہوتا اور وہ شراب بن جاتی۔ مختلف قسم کے کچے، پکے، تازہ اور خشک پھلوں کا رس ملانے سے اس میں تندی آجاتی اور جلد تخمیر کا عمل شروع ہو جاتا۔ یمن میں شہد کے شربت سے شراب بنائی جاتی تھی جسے ''بتع'' کہتے تھے۔ جَو سے بھی شراب بنائی جاتی تھی، اسے ''مِزر'' کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے قطع نظر کہ وہ کس چیز سے بنی ہوئی ہیں، تمام شرابوں کو حرام قرار دیا بلکہ صریح الفاظ میں ہر قسم کی نشہ آور چیز کی حرمت کا اعلان فرما دیا۔ قاعدۂ کلیہ یہ بیان فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» ''ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' (حدیث: 5218)

کھجور کو پانی میں ملا کر اس کا بنایا ہوا شربت ''نبیذ'' عربوں کو بہت مرغوب تھا لیکن اس شربت پر تھوڑا سا وقت گزر جاتا تو عملِ تخمیر سے یہ نشہ آور بن جاتا۔ اگر اسے مسامدار برتنوں میں بنایا جاتا تو استعمال کے بعد، دھونے کے باوجود ان برتنوں کے مساموں میں اس کے اجزاء رہ جاتے اور ان کا خمیر بن جاتا۔ ان برتنوں میں دوبارہ رس ڈالنے کے بعد تخمیر کا عمل فوراً شروع ہو جاتا اور نبیذ نشہ آور ہونے لگتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے، اپنی امت کو اس غلاظت سے مکمل طور پر محفوظ رکھنے کے لیے یہ حکم دیا کہ ایک ہی قسم کے کچے اور پکے برتنوں کا استعمال ممنوع قرار دیا جن میں شراب بنائی جاتی تھی۔ اگر شراب نہ بنائی گئی ہو تو بھی مسامدار برتنوں میں مشروب بنانے کی ممانعت فرما دی۔ ان برتنوں میں سوکھے کدو کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتن، لکڑی کے برتن، روغنِ قار مَلے ہوئے برتن اور مٹی کے گھڑے وغیرہ شامل تھے۔ مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دی کیونکہ ان میں تخمیر کا عمل جلد شروع نہیں ہوتا۔ برتنوں کے حوالے سے یہ پابندی کچھ عرصہ برقرار رہی، جب یقین ہو گیا کہ شراب بنانے والے پرانے برتن ختم ہو گئے یا ان کے اندر سے ''خمیر'' کے اجزاء مکمل طور پر زائل ہو گئے تو ان کے عام استعمال کی اجازت مرحمت فرما دی۔ یہ تاکیدی حکم باقی رہا کہ کسی حلال مشروب (نبیذ، پھلوں کے رس وغیرہ) کو اسی وقت تک استعمال کرنا جائز ہے جب تک ان میں تخمیر کا عمل شروع ہونے کا امکان ہی پیدا نہ ہوا ہو۔ اور مسامدار برتنوں، مثلاً: روغن قار مَلے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے کی پابندی بھی برقرار رہی۔ (حدیث: 5210)

اسلام نے مضر صحت نشہ آور مشروبات کی ممانعت کے ساتھ صحت بخش مشروبات خصوصاً دودھ پینے کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ صحت کے حوالے سے یہ ہدایت بھی دی کہ کھانے پینے کی تمام اشیاء کو ہر صورت میں ڈھک کر رکھا جائے۔ کھانے پینے کی اشیاء اللہ تعالیٰ کی قدرت، رحمت اور لطف و کرم کا خاص کرشمہ ہیں۔ اللہ نے انھیں اس طرح پیدا فرمایا ہے کہ یہ انسان کے جسم کو صحت اور توانائی بخشتی ہیں اور اس کے ساتھ مزے سے بھرپور ہیں۔ یہ انسان کے کام و دہن کو لذت بخشتی ہیں اور پھر اللہ کے حکم سے اس کے جسم کا حصہ بن جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ اگر یہ اللہ کے حکم کے مطابق، انھیں

اس کی نعمت سمجھتے ہوئے، پاکیزگی کا اہتمام کرتے ہوئے اور اس کا نام لے کر استعمال کریں تو اللہ تعالیٰ ان میں برکت شامل کر دیتا ہے۔ اس عظیم روحانی پہلو پر صحیح مسلم کے کتاب الاشربۃ میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بے برکتی کے اسباب واضح کیے گئے ہیں۔ پاکیزگی کے حوالے سے دایاں ہاتھ استعمال کرنے، برتن میں سانس نہ لینے، برتنوں کو گندا نہ کرنے، اطمینان اور آرام سے بیٹھ کر کھانے پینے اور پانی وغیرہ پیتے ہوئے بار بار برتن سے منہ ہٹا کر سانس لینے اور اللہ کا نام لے کر کھانے پینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانے کی ادنیٰ ترین مقدار بھی ضائع نہیں کرنی چاہیے، کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کرنا چاہیے اور انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں، اس میں برکت ہے۔ مغرب زدہ متکبرین انگلیاں چاٹنے کو برا سمجھتے رہے۔ اب جدید سائنس نے ہی، جسے یہ لوگ علم کی انتہا سمجھتے ہیں، ان کی سوچ کی غلطی واضح کرتے ہوئے یہ شہادت پیش کر دی ہے کہ انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے ان کی سطح پر ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو کھانے کے اندر مضرِ صحت جراثیم کو ختم کر دیتا ہے۔ انگلیاں چاٹ لینا انتہائی صحت بخش طریقہ ہے۔ اس بات کی بھی تعلیم دی گئی کہ صاف دھلے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ اور اپنے آگے سے کھانا چاہیے۔ انگوٹھے کے ساتھ دو انگلیاں استعمال کرنی چاہئیں۔ کھجور وغیرہ کھا کر اس کی گٹھلیاں دوبارہ اسی برتن میں نہیں ڈالنی چاہئیں، کسی کھانے میں عیب جوئی نہیں کرنی چاہیے اور حلال چیزوں میں بھی نفیس ترین اور بو سے پاک اشیاء کو ترجیح دینی چاہیے۔

اس سے آگے بڑھ کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا تمام ہدایات کی پابندی کے ساتھ اگر اللہ کی رضا کے لیے کھانے میں مواسات، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شریک کرنے، خود پر دوسروں کو ترجیح دینے کا ارادہ ہو اور اس پر عمل کیا جائے تو کھانے میں ایسی برکت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ تو مواسات سے بڑھ کر امت کے تمام افراد کے لیے مجسم محبت، خیر خواہی اور لطف و کرم کا سرچشمہ تھے۔ آپ کی برکت سے دو چار لوگوں کا کھانا یا پینا تو سیکڑوں بلکہ ہزاروں افراد کو سیر کر دیتا تھا، پھر بھی بچا رہتا تھا، عام مسلمان بھی جب دوسرے بھائیوں کو اپنے ساتھ شریک کریں تو ایک آدمی کا کھانا کم از کم دو کو اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو بہ آسانی کفایت کرے گا۔ مواسات کا جذبہ اور اخلاص جس قدر بڑھتا جائے گا، برکت میں اسی قدر اضافہ ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بات پر سخت پریشان ہوئے اور انھیں غصہ آیا کہ ان کی ناگزیر غیر حاضری کے دوران میں ان کے مہمان بہت دیر تک بھوکے رہے۔ اس میں اگرچہ مہمانوں کے اپنے اصرار ہی کا دخل تھا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پریشانی اور غصہ اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ اپنے مہمانوں کی شدید خیر خواہی کا جذبہ بھی اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ یہ صرف اور صرف اللہ کے لیے خیر خواہی اور اللہ کے لیے غصے کا مظاہرہ تھا۔ اس بنا پر اللہ نے ان کے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت ڈال دی کہ مہمانوں اور گھر والوں کے علاوہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جانے والوں کے بھی کام آیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٣٦ - كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ، وَبَيَانِ أَنَّهَا تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ وَمِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ، وَغَيْرِهَا، مِمَّا يُسْكِرُ)

(التحفة ١)

[٥١٢٧] ١-(١٩٧٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ. وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرٰى، فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِّأَبِيعَهُ - وَمَعِي صَائِغٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ - فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ، مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ، فَقَالَتْ:

باب:1- شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ شراب انگور، خشک کھجور، ادھ پکی کھجور اور کشمش وغیرہ کے رس سے بنتی ہے جو نشہ آور ہوتی ہے

[5127] حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابن شہاب نے علی بن حسین بن علی سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ایک (جوان) اونٹنی حاصل ہوئی، ایک اور جوان اونٹنی (خمس میں سے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میں ان دونوں پر بیچنے کے لیے اذخر (کی خوشبو دار گھاس) لاد کر لانا چاہتا تھا۔ بنوقینقاع کا سنار بھی میرے ساتھ تھا۔ اور اس (کی قیمت) سے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ اپنی شادی) کے ولیمے میں مدد لینا چاہتا تھا۔ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں (بیٹھے) شراب پی رہے تھے، ان کے قریب ایک گانے والی عورت گا رہی تھی، پھر وہ یہ اشعار گانے لگی:

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ.

فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا.

سنیں، حمزہ! (اٹھ کر) فربہ اونٹنیوں کی طرف بڑھیں (دوسرا مصرع ہے: وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ ''اور وہ گھر کے آگے کھلی جگہ میں بندھی ہوئی ہیں۔'') حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار سمیت لپک کر ان کی طرف بڑھے، ان کے کوہانوں کو جڑ سے کاٹ لیا، ان کے پہلو چیر دیے، پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔

قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ، فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

میں نے ابن شہاب سے کہا: اور کوہان بھی؟ انھوں نے کہا: وہ (حمزہ رضی اللہ عنہ) ان دونوں کے کوہان جڑ سے کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے دہلا کر رکھ دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ آپ زید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکل پڑے، میں بھی آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور غصے کا اظہار فرمایا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے: تم میرے آباء واجداد کے غلاموں سے بڑھ کر کیا ہو! (وہ دونوں جناب عبدالمطلب کے پوتے تھے اور رشتے کے حوالے سے خدمت گزاری کے مقام پر تھے۔ حمزہ رضی اللہ عنہ رشتے میں ان سے ایک پشت اوپر تھے۔ انھوں نے شراب کی لہر میں اسی بات کو مبالغہ آمیز فخر ومباہات کے رنگ میں کہہ دیا) تو رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہوئے اور ان کی محفل سے نکل آئے۔

[٥١٢٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[5128] عبدالرزاق نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٢٩] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ أَبُوعُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ

[5129] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے علی بن حسین بن علی نے بتایا کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن کے مال غنیمت میں سے

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ، يَوْمَ بَدْرٍ، وَّكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي، فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَّأَصْحَابَهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ. فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى

ایک جوان اونٹنی میرے حصے میں آئی تھی اور ایک جوان اونٹنی اس روز رسول اللہ ﷺ نے مجھے خمس میں سے عطا کر دی۔ پھر جب میں نے حضرت فاطمہ ؓ کو (رخصتی کرا کے) گھر لانے کا ارادہ کیا اور بنوقینقاع کے ایک سونا ڈھالنے والے آدمی کو تیار کر لیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر لے آئیں جس کو میں سونا ڈھالنے والوں کے ہاتھ بیچنا اور اس (کی قیمت) سے اپنی شادی کے ولیمے کے لیے مدد لینا چاہتا تھا، اسی اثنا میں جب میں اپنی اونٹنیوں کا ساز وسامان، پالان کی تختیاں، بوریاں اور رسیاں (وغیرہ) جمع کر رہا تھا تو میری دونوں اونٹنیاں انصار میں سے ایک آدمی کے حجرے کے پہلو میں بٹھائی ہوئی تھیں۔ میں نے جو سامان جمع کرنا تھا جب اسے جمع کر لیا تو اچانک (میں نے دیکھا کہ) میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان جڑ سے کاٹ لیے گئے تھے، ان کے پہلو چیر دیے گئے تھے اور ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔ میں نے جب ان کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھ سکا (آنسو آ گئے۔) میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا: حمزہ بن عبدالمطلب ؓ نے کیا ہے۔ اور وہ اس گھر میں انصار کی شراب کی ایک محفل میں شریک ہیں، ایک گانے والی انھیں اور ان کے ساتھیوں کو گانا سنا رہی تھی۔ اس نے اپنے گانے کے دوران میں یہ بھی گایا: ''سنیں، حمزہ! فربہ اونٹنیوں کی طرف بڑھیں'' تو حمزہ ؓ تلوار لے کر اٹھے اور ان دونوں کے کوہان تراش لیے اور پہلو سے ان کے پیٹ چاک کر دیے اور ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علی ؓ نے کہا: میں (وہاں سے) چلا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، زید بن حارثہ ؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جو میرے ساتھ گزری تھی اسے رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے سے پہچان لیا۔ آپ فرمانے لگے: ''تمھیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آج جیسا (معاملہ) میں نے کبھی

نَاقَتَيَّ، فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ، مَّعَهُ شَرْبٌ. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُ، فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِّأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى، وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر حملہ کر دیا۔ ان دونوں کے کوہان کاٹ لیے، ان کے پہلو چیر دیے۔ وہ فلاں گھر میں موجود ہیں، (ان کے) شرابی ساتھی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی، اسے اوڑھا، پھر چل پڑے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ اس دروازے پر آئے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے اجازت طلب کی، لوگوں نے آپ کو اجازت دی (آپ داخل ہوئے تو) وہ سب شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کیے پر ملامت کرنے لگے تو (ہم نے دیکھا کہ) ان کی دونوں آنکھیں سرخ تھیں، حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا، آپ کے دونوں گھٹنوں کی طرف نظر اٹھائی، پھر نظر اٹھا کر آپ کے جسم مبارک کے درمیان کے حصے (ناف) کو دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور آپ کے چہرے پر نگاہ ڈالی، پھر کہنے لگے: تم لوگ میرے باپ کے غلاموں کے سوا اور کیا ہو! تو رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا کہ وہ نشے میں دھت ہیں، رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں چلتے ہوئے واپس ہوئے اور (اس حجرے سے) باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

[٥١٣٠] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5130] عبداللہ بن مبارک نے یونس سے، انھوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٣١] ٣-(١٩٨٠) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ، يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ،

[5131] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جس دن شراب حرام کی گئی، میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر (لوگوں کو) شراب پلا رہا تھا۔ ان کی شراب اَدھ پکی اور خشک کھجوروں سے تیار شدہ شراب کے سوا اور کوئی

فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ، وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ: الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي، فَقَالَ: أَخْرُجُ فَأَنْظُرُ. فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا، فَهَرَقْتُهَا، فَقَالُوا - أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ -: قُتِلَ فُلَانٌ، قُتِلَ فُلَانٌ، وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ - قَالَ: فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ- فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ﴾ [المائدة: ٩٣]. [انظر: ٥١٣٨]

نہ تھی، اتنے میں ایک اعلان کرنے والا پکارنے لگا۔ انھوں نے کہا: میں جاؤں اور دیکھوں تو (دیکھا کہ وہاں) ایک منادی اعلان کر رہا تھا: (لوگو) سنو! شراب حرام کر دی گئی۔ کہا: پھر مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ ابوطلحہ ﷛ نے مجھ سے کہا: نکلو اور اسے بہا دو! میں نے وہ (سب) بہا دی۔ تو لوگوں نے کہا۔۔۔ یا ان میں سے کچھ نے کہا۔۔۔: فلاں شہید ہوا تھا اور فلاں شہید ہوا تھا تو یہ (شراب) ان کے پیٹ میں موجود تھی۔۔۔ (ایک راوی نے) کہا: مجھے معلوم نہیں یہ (بھی) حضرت انس ﷛ کی حدیث میں سے ہے (یا نہیں)۔۔۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے، جب انھوں نے تقویٰ اختیار کیا، ایمان لائے اور نیک عمل کیے (تو) ان پر اس چیز کے سبب کوئی گناہ نہیں جس کو انھوں نے (حرمت سے پہلے) کھایا پیا (تھا۔)''

[٥١٣٢] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ؟ فَقَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ، إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي بَيْتِنَا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ: يَا أَنَسُ! أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ. قَالَ: فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا، بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

[5132] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: لوگوں نے حضرت انس بن مالک ﷛ سے فضیخ (ملی جلی کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کا رس جس میں خمیر اٹھ جائے) کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: تمھارے اس فضیخ کے علاوہ ہماری کوئی شراب تھی ہی نہیں، یہی شراب تھی جس کو تم فضیخ کہتے ہو، میں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر یہی شراب حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوایوب ﷠ اور رسول اللہ ﷺ کے دیگر ساتھیوں کو پلا رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: تمھیں خبر پہنچی؟ ہم نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو (ابوطلحہ ﷛ نے) کہا: انس! (شراب کے) یہ سارے مٹکے بہا دو۔ اس آدمی کے خبر دینے کے بعد ان لوگوں نے نہ کبھی شراب پی اور نہ اس کے بارے میں (کبھی) کچھ پوچھا۔

[٥١٣٣] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ. قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

[5133] ابن علیہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے بتایا، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ﷛ نے حدیث بیان کی، کہا: میں اپنے قبیلے والوں اپنے چچاؤں کو ان کی (شراب) فضیخ پلا

إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ، عَلَى عُمُومَتِي، أَسْقِيهِمْ مِّنْ فَضِيخٍ لَّهُمْ، وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا. فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ. فَقَالُوا: اكْفِئْهَا، يَا أَنَسُ! فَكَفَأْتُهَا.

رہا تھا اور میں ہی ان میں سب سے کم سن تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: ''شراب حرام کر دی گئی ہے'' تو (ان) لوگوں نے کہا: انس! اس کو بہا دو۔ میں نے وہ سب بہا دی۔

قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَّا هُوَ؟ قَالَ بُسْرٌ وَّرُطَبٌ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

(سلیمان تیمی نے) کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ کیا تھا (جس سے شراب بنائی گئی تھی؟) انھوں نے کہا: وہ کچی اور پکی ہوئی کھجوریں تھیں (تیمی نے) کہا: ابوبکر بن انس نے کہا: ان دنوں یہی ان کی شراب تھی۔

قَالَ سُلَيْمَانُ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

سلیمان نے کہا: مجھے ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ خود انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے بھی یہی کہا تھا۔

[٥١٣٤] ٦-(...) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ. بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَنَسٍ: كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَّأَنَسٌ شَاهِدٌ. فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذٰلِكَ.

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَّقُولُ: كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

[5134] محمد بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان تیمی) نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کھڑا ہوا قبیلے (کے لوگوں) کو شراب پلا رہا تھا، ابن علیہ کی روایت کے مانند، البتہ انھوں (معتمر) نے کہا: ابوبکر بن انس نے بتایا: ان دنوں ان کی شراب یہی تھی اور اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ (خود بھی) موجود تھے اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ (سلیمان نے کہا:) اور جو لوگ میرے ساتھ تھے ان میں سے ایک شخص نے کہا: اس نے (خود) انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

[٥١٣٥] ٧-(...) **وَحَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ. قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ، فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ: حَدَثَ خَبَرٌ، نَّزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ،

[5135] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں انصار کی ایک جمعیت میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو شراب پلا رہا تھا، اس وقت ایک آنے والا شخص آیا اور کہا: شراب کی حرمت نازل ہوگئی ہے، (یہ سنتے ہی) ہم نے اسی دن اسے (شراب کو) بہا دیا، وہ نیم پختہ اور

فَكَفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ. وَّإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ، يَوْمَئِذٍ، خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

خشک کھجوروں کی (بنی ہوئی) شراب تھی۔

قتادہ نے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: شراب حرام کر دی گئی اور ان دنوں عام طور پر ان کی شراب ملی جلی، نیم پختہ اور خشک کھجور کی (بنی ہوئی) ہوتی تھی۔

[٥١٣٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَّزَادَةٍ، فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ، بِنَحوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ.

[5136] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کو ایک مشکیزے سے شراب پلا رہا تھا، ملی جلی نیم پختہ اور خشک کھجوروں کی شراب تھی، جس طرح سعید (بن ابی عروبہ) کی حدیث ہے۔

[٥١٣٧] ٨-(١٩٨١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ، وَإِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ، يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

[5137] عمرو بن حارث نے کہا کہ قتادہ بن دعامہ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ پکی اور نیم پختہ کھجوروں کا خلیط (پانی ملا رس) بنایا جائے، پھر (اس میں خمیر اٹھنے کے بعد) اسے پیا جائے اور جس دن شراب حرام ہوئی اس زمانے میں ان کی عام شراب یہی ہوا کرتی تھی۔

[٥١٣٨] ٩-(١٩٨٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ وَّتَمْرٍ، فَأَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ! قُمْ إِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا، فَقُمْتُ إِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا

[5138] اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو نیم پختہ اور خشک کھجوروں کی (بنی ہوئی) شراب پلا رہا تھا، اس وقت ان کے پاس آنے والا ایک شخص آیا اور کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انس! جا کر اس گھڑے کو توڑ دو، میں نے اپنا پیسنے والا پتھر (ہاون دستہ) اٹھایا اور اس کے نچلے حصے کو اس گھڑے پر مارا حتی کہ وہ

فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ، حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. [راجع: ٥١٣١]

ٹوٹ گیا۔

[٥١٣٩] ١٠-(١٩٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فِيهَا الْخَمْرَ، وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

[5139] عبدالحمید بن جعفر نے ہمیں اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: جب اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں اس نے شراب کو حرام کیا تو اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور (کسی چیز کی بنی ہوئی) شراب نہیں پی جاتی تھی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ) (التحفة ٢)

باب: 2- شراب کو سرکہ بنانے کی حرمت

[٥١٤٠] ١١-(١٩٨٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: «لَا».

[5140] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ، وَبَيَانِ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ) (التحفة ٣)

باب: 3- شراب سے علاج کرنے کی حرمت

[٥١٤١] ١٢-(١٩٨٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ؛ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا

[5141] حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شراب (بنانے) کے متعلق سوال کیا، آپ نے اس سے منع فرمایا یا اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا، انھوں نے کہا: میں اس کو دوا کے لیے بناتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے، بلکہ خود بیماری ہے۔''

لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَّلٰكِنَّهُ دَاءٌ».

(المعجم ٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ، مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ، يُسَمّٰى خَمْرًا) (التحفة ٤)

باب:4-(پہلے مرحلے میں) جو بھی نبیذ بنائی جاتی ہے، کھجور سے ہو یا انگور سے (خمیر اٹھنے کے بعد) اسی کا نام شراب ہے

[٥١٤٢] ١٣-(١٩٨٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

[5142] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ ابوکثیر نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں (کے پھلوں) سے بنائی جاتی ہے: کھجور سے اور انگور سے۔“

[٥١٤٣] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

[5143] عبداللہ بن نمیر نے کہا: اوزاعی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوکثیر نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرما رہے تھے: ”شراب ان دو درختوں (کے پھلوں) سے تیار ہوتی ہے: کھجور سے اور انگور سے۔“

[٥١٤٤] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ التَّوْأَمِ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ».

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ».

[5144] زہیر بن حرب اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے اوزاعی، عکرمہ بن عمار اور عقبہ بن توأم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوکثیر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے: انگور کی بیل اور کھجور کے درخت (کے پھل) سے۔ ابوکریب کی روایت میں (اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ کی بجائے) ”اَلْكَرْمِ وَالنَّخْلِ“ ہے۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

(المعجم ٥) - (بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ) (التحفة ٥)

باب:5- کھجوروں اور کشمش کو ملا کر رس بنانا مکروہ ہے

[٥١٤٥] ١٦-(١٩٨٦) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ، وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

[5145] جریر بن حازم نے کہا: میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا، کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھجوروں اور کشمش اور کچی کھجوروں اور پختہ کھجوروں کو ملا کر مشروب بنانے سے منع فرمایا۔ (کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں اس کا خمیر اٹھ جاتا ہے اور یہ شراب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔)

[٥١٤٦] ١٧-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا، وَّنَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

[5146] لیث نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٤٧] ١٨-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ- وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، نَبِيذًا».

[5147] ابن جریج نے کہا: عطاء نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو اور کشمش اور خشک کھجوروں کو نبیذ بنانے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملاؤ۔“

[٥١٤٨] ١٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَّنَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.

[5148] حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کشمش اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنایا جائے اور کچی اور تازہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنایا جائے۔

[٥١٤٩] ٢٠-(١٩٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا، وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

[5149] تیمی نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (نبیذ بناتے ہوئے) خشک کھجوروں اور کشمش کو ملانے سے اور پختہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو ملانے سے منع فرمایا۔

[٥١٥٠] ٢١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ، وَأَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

[5150] سعید بن یزید ابومسلمہ نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم (نبیذ بنانے کے لیے) کشمش اور خشک کھجوروں کو ایک دوسرے سے ملا دیں اور کچی اور خشک کھجورں کو باہم یکجا کر لیں۔

[٥١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5151] بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٢] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ، فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا، أَوْ تَمْرًا فَرْدًا، أَوْ بُسْرًا فَرْدًا».

[5152] وکیع نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے، انھوں نے ابومتوکل ناجی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص نبیذ پیے وہ صرف کشمش کا نبیذ پیے یا صرف خشک کھجوروں کا نبیذ پیے یا صرف کچی کھجور کا نبیذ پیے۔''

[٥١٥٣] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ، أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ، أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ. وَّقَالَ: «مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ» فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[5153] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن مسلم عبدی نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نبیذ میں) کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ ملانے، یا کشمش کو خشک کھجور کے ساتھ یا کشمش کو نیم پختہ کھجوروں کے ساتھ ملانے سے منع کیا اور یہ فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اسے پیے......'' آگے وکیع کی حدیث (5152) کے مانند بیان کیا۔

[٥١٥٤] ٢٤-(١٩٨٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا، وَّلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا، وَّانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ».

[5154] ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ادھ پکی کھجوروں اور پکی ہوئی کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور کشمش اور خشک کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور دونوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

فائدہ: ''بُسر'' ایسی کھجور ہے جس میں مٹھاس پیدا ہو رہی ہوتی ہے لیکن وہ ابھی نرم نہیں ہوتی۔ ''زَہو'' ایسی ہی نیم پختہ کھجور جس کے سبز رنگ کے ساتھ سرخ یا پیلا رنگ نمودار ہو جاتا ہے۔ یہ خوبصورت لگتی ہے، اس لیے زَہو (خوشنما) کہلاتی ہے۔ ''رُطب'' پکی ہوئی تازہ کھجور اور ''تمر'' خشک کھجور کو کہتے ہیں۔ ان تمام اقسام کی کھجوروں کو یا کسی ایک قسم کی کھجور کو کشمش کے ساتھ ملا کر اس کی نبیذ (رس) بنایا جائے تو اس میں بہت جلد خمیر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

[٥١٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5155] حجاج بن ابی عثمان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٦] ٢٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا، وَّلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا، وَّلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهِ».

[5156] علی بن مبارک نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور تازہ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ، البتہ ہر جنس کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

وَزَعَمَ يَحْيٰى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ هٰذَا.

یحییٰ نے یہ بھی بتایا کہ ان کی عبداللہ بن ابی قتادہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥١٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5157] حسین معلم نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمیں

إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ، وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ».

انھی دونوں سندوں سے حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: ''تازہ کھجور اور رنگ بدلتی کھجور، خشک کھجور اور کشمش کی (نبیذ نہ بناؤ۔)''

[٥١٥٨] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ، وَقَالَ: «انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ».

[5158] ابان عطار نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) خشک اور کچی کھجوروں کو، کشمش اور خشک کھجوروں کو اور رنگ بدلتی اور تازہ کھجوروں کو ملانے سے منع کیا اور فرمایا: ''ہر جنس کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔''

[٥١٥٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

[5159] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سند کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥١٦٠] ٢٦م-(١٩٨٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ، وَقَالَ: «يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ».

[5160] وکیع نے عکرمہ بن عمار سے، انھوں نے ابوکثیر حنفی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجوروں، کچی اور خشک کھجوروں (کو ملا کر نبیذ بنانے) سے منع کیا اور فرمایا: ''ان دونوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنائی جائے۔''

[٥١٦١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُذَيْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5161] ہاشم بن قاسم نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن عبدالرحمٰن بن اُذینہ نے اور وہ ابوکثیر غبری ہیں، حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اسی کے مانند۔

[٥١٦٢] ٢٧-(١٩٩٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

[5162] علی بن مسہر نے ہمیں شیبانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (نبیذ بنانے کے لیے) خشک کھجوروں اور کشمش کو باہم ملانے اور کچی اور خشک کھجوروں کو باہم ملانے سے منع فرمایا اور آپ نے اہل جُرَش کی طرف لکھا اور اس بات سے منع کیا کہ وہ خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر مشروب بنائیں۔

[٥١٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

[5163] خالد طحان نے شیبانی سے اسی سند کے ساتھ خشک کھجوروں اور کشمش کے متعلق روایت بیان کی اور انھوں نے کچی کھجوروں اور خشک کھجوروں کا ذکر نہیں کیا۔

[٥١٦٤] ٢٨-(١٩٩١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

[5164] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے بتایا، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے: کچی اور تازہ کھجوروں کو ملا کر اور خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا۔

[٥١٦٥] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا، وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا.

[5165] روح نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کچی اور تازہ کھجوروں کو اور (اسی طرح) خشک کھجوروں اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ، وَأَنَّهُ الْيَوْمَ حَلَالٌ، مَا لَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا) (التحفة ٦)

باب:6- روغن زِفت مَلے ہوئے اور کدو سے بنے ہوئے، مٹی کے سبز اور کھوکھلی لکڑی کے بنے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت (کی گئی تھی)، آج یہ حلال ہے بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو جائے

[٥١٦٦] ٣٠-(١٩٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، أَنْ يُّنْبَذَ فِيهِ.

[5166] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو (کے بنے ہوئے) اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ① ممنوعہ برتنوں میں سے "مزفت" مٹی کا وہ برتن ہے جس کے اندر روغن زِفت وغیرہ ملا گیا ہو۔ زِفت چیڑ وغیرہ کے درخت سے نکلنے والا تیل ہے۔ اس کے لیے قار یا قیر کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ بعض لوگ اس کا ترجمہ تارکول بھی کرتے ہیں۔ اس میں چپچپاہٹ ہوتی ہے اور جو چیز اس میں ڈالی جائے دھونے کے باوجود وہ پوری زائل نہیں ہوتی۔ الدباء سے مراد بڑے حجم کا کدو ہے جسے اندر سے کھوکھلا کر لیا جاتا ہے، اس کی اندرونی سطح بھی اسفنجی ہوتی ہے۔ حنتم مٹی کا ایسا برتن تھا جسے بناتے وقت مٹی میں جانوروں کا خون اور ان کے بال شامل کیے جاتے تھے۔ آگ پر پکائی کے بعد اس کا رنگ سبزی مائل ہو جاتا تھا۔ نقیر کھجور یا کسی بھی درخت کے تنے کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس کو برتن کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ ② جن برتنوں سے منع کیا گیا ان میں دو طرح کی خرابیاں تھیں: وہ ٹھیک طور پر صاف نہیں ہو سکتے تھے اور ان میں شراب بنائی جاتی تھی۔ جب پہلے بنی ہوئی شراب کے باریک عناصر موجود ہوں تو نبیذ میں تخمیر کا عمل جلد شروع ہو جائے گا اور وہ شراب بن جائے گی، اس لیے ایسے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا گیا۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ لمبے عرصے تک یہ صورت حال برقرار رہی۔ پھر جب یقین ہو گیا کہ ایسے برتن اب طویل استعمال کے بعد 'خمر' کے اثرات سے پاک ہو چکے ہوں گے اور مٹی کے سبز برتن ٹوٹ پھوٹ گئے ہوں گے تو ان میں نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت دے دی گئی۔ اجازت دینے میں غالباً فقراء کی ضرورت بھی پیش نظر تھی لیکن یہ شرط عائد کر دی گئی کہ نبیذ نشہ آور نہ ہو گئی ہو۔

[٥١٦٧] ٣١-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُّنْبَذَ فِيهِ.

[5167] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو (کے بنے ہوئے) اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٦٨] (١٩٩٣) قَالَ: وَأَخْبَرَهُ أَبُوسَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ.

[5168] (گزشتہ سند سے روایت کرتے ہوئے سفیان بن عیینہ نے) کہا: انھیں ابوسلمہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کدو کے (بنے ہوئے) برتن میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ روغن زِفت ملے ہوئے برتن میں۔" پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے: سبز گھڑوں سے اجتناب کرو۔

[٥١٦٩] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ.

قَالَ: قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا الْحَنْتَمُ؟ قَالَ: الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

[5169] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں، سبز گھڑوں اور کھوکھلی (کی ہوئی) لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

(ابوصالح نے) کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حنتم کیا ہے؟ انھوں نے بتایا: سبز (رنگ کے) گھڑے۔

[٥١٧٠] ٣٣-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: «أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ - وَالْحَنْتَمُ: الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ».

[5170] محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: ''میں تم کو کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، حنتم، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں، روغن قار ملے ہوئے برتنوں سے منع کرتا ہوں۔ حنتم وہ مشکیزے ہیں جن کے منہ کٹے ہوئے ہوں۔ لیکن اپنے مشکیزوں سے پیو اور ان کا منہ باندھ دیا کرو۔''

فائدہ: اس حدیث میں بظاہر حنتم کا ایک اور معنی بیان کیا گیا ہے اور غالباً کسی راوی کی طرف سے ہے۔ یہ مفہوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ مفہوم سے مختلف ہے۔ متعدد صحابہ سے حنتم کا وہی مفہوم منقول ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بعض نسخوں میں ''والحنتم والمزادة المجبوبة'' (اور حنتم اور منہ کٹے مشکیزے) کے الفاظ ہیں۔ مفہوم کے اعتبار سے یہ الفاظ صحیح ہیں۔ ہمارے ہاں رائج نسخوں میں واؤ (حرفِ عطف) حذف ہے۔

[٥١٧١] ٣٤-(١٩٩٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ.

[5171] عبثر، جریر اور شعبہ سب نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنے ہوئے اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ جریر کی روایت ہے۔

وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَّشُعْبَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

عبثر اور شعبہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

نے کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور روغن زفت ملے برتن سے منع فرمایا ہے۔

[٥١٧٢] ٣٥-(١٩٩٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُّنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّنْتَبَذَ فِيهِ. قَالَتْ: نَهَانَا، أَهْلَ الْبَيْتِ، أَنْ نَّنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5172] منصور نے ابراہیم سے روایت کی، کہا: میں نے اسود سے کہا: کیا تم نے ام المومنین (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا تھا جن میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے عرض کی تھی: ام المومنین! مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ نے ہم اہل بیت کو کدو کے بنے ہوئے اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا۔

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أَأُحَدِّثُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟.

(ابراہیم نے) کہا: میں نے (اسود سے) پوچھا: انھوں نے حنتم اور گھڑوں کا ذکر نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: میں تم کو وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے سنی ہے۔ کیا میں تمھیں وہ بات بیان کروں جو میں نے نہیں سنی؟

فائدہ: حنتم رسول اللہ ﷺ کے ہاں بلکہ مکہ اور مدینہ میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے گھر والوں کو نبیذ کے حوالے سے انھی برتنوں سے روکا جو وہاں مستعمل تھے۔

[٥١٧٣] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5173] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنے ہوئے اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٧٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَّسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5174] منصور، سلیمان اور حماد نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥١٧٥] ٣٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ، فَحَدَّثَتْنِي: أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ، فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ.

[5175] ثمامہ بن حزن قشیری نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضری دی تو میں نے ان سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ (بنو) عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے ان کو کدو کے (بنے ہوئے) برتن، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں، روغنِ زِفت مَلے ہوئے برتنوں اور سبز گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: بنوعبدالقیس کے علاقے میں ان تمام اقسام کے برتن استعمال ہوتے تھے۔ اور حالت کفر میں وہ لوگ ان برتنوں میں شراب بھی بنایا کرتے تھے۔ انھیں ان تمام میں نبیذ بنانے سے روک دیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان کے حوالے سے تمام ممنوعہ برتنوں کی ممانعت کی حدیث بیان کی۔

[٥١٧٦] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُّعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5176] ابن علیہ نے کہا: ہمیں اسحٰق بن سوید نے معاذہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتن، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں اور روغنِ زِفت مَلے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

[٥١٧٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ - مَكَانَ الْمُزَفَّتِ - الْمُقَيَّرَ.

[5177] عبدالوہاب ثقفی نے کہا: ہمیں اسحاق بن سوید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی مگر انھوں نے روغن زِفت ملے ہوئے برتن کی بجائے مُقَيَّر (روغنِ قار ملا برتن) بتایا۔ (دونوں سے ایک ہی چیز، نباتاتی تیل مراد ہے۔)

[٥١٧٨] ٣٩-(١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ

[5178] عباد بن عباد اور حماد بن زید نے ابوجمرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی کے برتنوں اور روغنِ قار مَلے ہوئے برتنوں (میں نبیذ بنانے اور پینے) سے

وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ». [راجع: ١١٥]

وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ - مَكَانَ الْمُقَيَّرِ - الْمُزَفَّتِ.

منع کرتا ہوں۔‘‘

حماد نے اپنی حدیث میں مقیّر کے بجائے مزفت کا لفظ بیان کیا۔

[٥١٧٩] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

[5179] حبیب بن ابی ثابت نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھو کھلے کدو، سبز گھڑوں، روغن زِفت ملے برتنوں اور کھوکھلی لکڑی (کے برتنوں) سے منع فرمایا۔

[٥١٨٠] ٤١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

[5180] حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھو کھلے کدو، سبز گھڑوں، روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے اور کچی اور نیم پختہ کھجوروں کو (مشروب بناتے ہوئے باہم) ملانے سے منع فرمایا۔

[٥١٨١] ٤٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى [أَبِي عُمَرَ] الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5181] یحییٰ بن ابی عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٨٢] ٤٣-(١٩٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ:

[5182] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

[٥١٨٣] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5183] سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کھوکھلے کدو، سبز گھڑوں، کھوکھلی لکڑی اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

[٥١٨٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُنْتَبَذَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[5184] ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ نبی ﷺ نے (ان برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا...... اسی (سابقہ روایت) کے مانند بیان کیا۔

[٥١٨٥] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ.

[5185] ابومتوکل نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ نے سبز گھڑے، کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور کھوکھلی لکڑی کے برتن میں (نبیذ بنا کر) پینے سے منع فرمایا۔

[٥١٨٦] ٤٦-(١٩٩٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

[5186] منصور بن حیان نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے متعلق شہادت دیتا ہوں کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق شہادت دی کہ آپ نے کدو کے (بنے ہوئے) برتنوں، سبز گھڑوں، روغن زِفت ملے برتنوں اور کھوکھلی لکڑی (کے برتنوں) سے منع فرمایا۔

[٥١٨٧] ٤٧-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

[5187] یعلیٰ بن حکیم نے سعید بن جبیر سے روایت کی،

فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ. فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ.

کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑوں کی نبیذ کے متعلق سوال کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں نبیذ بنانے کو حرام کر دیا ہے۔ تو انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سچ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں میں بنائی گئی نبیذ کو حرام کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: گھڑوں کی نبیذ سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ہر وہ برتن جو مٹی سے بنایا جائے۔ (اس میں بنائی گئی نبیذ۔)

[٥١٨٨] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ. فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ. فَسَأَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوا: نَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5188] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوے کے دوران میں لوگوں کو خطبہ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں (آپ ﷺ کا ارشاد سننے کے لیے) آپ ﷺ کی طرف بڑھا، لیکن آپ میرے پہنچنے سے پہلے (وہاں سے) تشریف لے گئے۔ میں نے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ نے کدو کے برتن اور روغنِ زِفت لگے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

[٥١٨٩] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوالرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يَّحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

[5189] لیث بن سعد، ایوب، عبیداللہ، یحییٰ بن سعید، ضحاک بن عثمان اور اسامہ ان سب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کے مانند روایت کی، مالک اور اسامہ کے سوا ان میں سے کسی نے ''ایک غزوے کے دوران میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّلَمْ يَذْكُرُوا: فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، إِلَّا مَالِكٌ وَّأُسَامَةُ.

[٥١٩٠] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَّبِيذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ. قُلْتُ: أَنَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ.

[5190] ثابت سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑوں کی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگوں نے یہی کہا ہے، میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس (قسم کے گھڑوں کی نبیذ) سے منع فرمایا تھا؟ حضرت ابن عمر نے کہا: لوگوں نے یہی کہا ہے۔

فائدہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خطبے کے دوران میں رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ خود نہیں سنے تھے۔ ان کے پوچھنے پر، وہاں موجود سننے والوں نے انھیں بتایا تھا۔ وہ اسی طرح آگے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سننے والے لوگوں نے اور وہ سب صحابہ تھے، انھیں یہی بتایا تھا۔ صحابہ کی بات سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اور آگے ان سے حدیث سننے والوں کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ واقعتاً رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ مزفت، نقیر اور دُبّاء سے منع فرمایا تھا۔ یہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے اگلی روایات میں اسے مرفوعاً بیان کیا گیا ہے۔

[٥١٩١] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ: أَنَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ نَّبِيذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ: وَّاللهِ! إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[5191] سلیمان تیمی نے طاوس سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے گھڑوں کی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر طاوس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح سنا ہے۔

[٥١٩٢] ٥١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

[5192] ابن جریج نے کہا: مجھے ابن طاوس نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ

أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

نے مٹی کے گھڑوں اور کدو کے (بنے ہوئے) برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥١٩٣] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ.

[5193] وہیب نے عبداللہ بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے گھڑوں اور کدو کے (بنے ہوئے) برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔

[٥١٩٤] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[5194] ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے طاوس کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آ کر ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں، کدو کے برتن اور زِفت مَلے ہوئے برتن میں بنی ہوئی نبیذ سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

[٥١٩٥] ٥٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. قَالَ: سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ.

[5195] شعبہ نے محارب بن دثار سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑوں، کدو کے برتن اور روغنِ زِفت ملے ہوئے برتن (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ اور (محارب بن دثار نے) کہا: میں نے یہ (حدیث) ان سے ایک سے زیادہ بار سنی۔

[٥١٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5196] شیبانی نے محارب بن دثار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

قَالَ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالنَّقِيرِ.

(شیبانی نے) کہا: اور میرا گمان ہے (محارب نے) کھوکھلی لکڑی کا بھی ذکر کیا۔

[٥١٩٧] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5197] عقبہ بن حریث نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے

جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، وَقَالَ : «انْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ».

گھڑے، کدو کے (بنے ہوئے) برتن اور روغن زفت ملے ہوئے برتنوں سے منع کیا اور فرمایا: ''مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔''

فائدہ: مشکیزے میں رس شراب میں تبدیل نہیں ہوگا۔ مشکیزے میں اگر نبیذ بنائی جائے تو اس کے بعد اس مشکیزے کو پانی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے مشکیزہ اچھی طرح صاف بھی ہو جاتا تھا اور اس کے اندر اگر نبیذ وغیرہ کے کچھ اجزاء موجود رہ بھی جائیں تو پانی میں حل ہو جانے اور پانی کی ٹھنڈک کی بنا پر ان کی تخمیر کا کوئی امکان نہیں رہتا۔

[٥١٩٨] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ، فَقُلْتُ : مَا الْحَنْتَمَةُ؟ قَالَ : الْجَرَّةُ.

[5198] جبلہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا، (جبلہ نے) کہا: میں نے پوچھا: حنتمہ کیا ہے؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: گھڑا۔

[٥١٩٩] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ : حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : حَدِّثْنِي بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ، وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا، فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا، فَقَالَ : نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ، وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ، وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ، وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا، وَتُنْقَرُ نَقْرًا، وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ.

[5199] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زاذان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ پینے کی چیزوں کے حوالے سے نبی ﷺ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان کے متعلق مجھے (پہلے) اپنی زبان میں حدیث سنائیں، پھر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں کیونکہ آپ کی زبان ہماری زبان سے مختلف ہے۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حنتم سے اور وہ گھڑا ہے اور دباء سے اور وہ کدو ہے اور مزفت سے اور وہ روغن قار ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کا تنا ہے، اسے چھیلا جاتا ہے اور اس کو کریدا جاتا ہے، منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔

[٥٢٠٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا

[5200] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

شُعْبَةُ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[٥٢٠١] ٥٨-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالْخَالِقِ بْنُ سَلِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ، وَأَشَارَ إِلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ، فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَّالْمُزَفَّتِ؟ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ. فَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ.

[5201] عبدالخالق بن سلمہ نے کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس منبر کے پاس کہتے ہوئے سنا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف اشارہ کیا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پینے کی چیزوں کے حوالے سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے انھیں کدو سے بنے ہوئے برتن، اندر سے کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز گھڑے سے منع فرمایا۔ (عبدالخالق بن سلمہ نے کہا) میں نے عرض کی: ابومحمد! اور روغنِ زِفت مَلا ہوا برتن؟ ہم نے سمجھا تھا کہ وہ اس کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں۔ تو انھوں (سعید بن میسّب) نے کہا: میں نے اس دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ (مزفت کا ذکر) نہیں سنا تھا۔ وہ اس کو (بھی) ناپسند کرتے تھے۔

[٥٢٠٢] ٥٩-(١٩٩٨) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ.

[5202] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن، روغن زِفت مَلے ہوئے برتن اور کدو کے برتن سے منع فرمایا۔

[٥٢٠٣] ٦٠-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5203] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ گھڑوں، کدو اور روغن زِفت ملے ہوئے برتنوں سے منع فرمارہے تھے۔

[٥٢٠٤] (. . .) قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ

[5204] ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑوں،

عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

(١٩٩٩) وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

روغن زِفت ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔ (اور) جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں نبیذ بنانے کے لیے کوئی اور برتن نہ ملتا تو پتھروں سے بنے ہوئے بڑے برتن میں آپ کے لیے نبیذ بنائی جاتی۔

[٥٢٠٥] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

[5205] ابوعوانہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے لیے پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

[٥٢٠٦] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ - وَأَنَا أَسْمَعُ - لِأَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ؟ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ.

[5206] ہمیں ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور جب مشکیزہ نہ ملتا تو پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی، لوگوں میں سے ایک شخص نے ابوزبیر سے کہا: — اور میں سن رہا تھا — مضبوط پتھر سے بنا ہوا؟ کہا: (ہاں) مضبوط پتھر سے بنا ہوا۔

فائدہ: ایسا برتن بنانا مشکل ہوتا ہے لیکن جب بن جائے تو مضبوط ہوتا ہے، ٹوٹتا نہیں۔ ہمارے ہاں پینے کے لیے ایسے ہی پتھر سے کونڈی یا دوری بنائی جاتی ہے۔

[٥٢٠٧] ٦٣-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ مُحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ

[5207] ضرار بن مرہ ابوسنان نے محارب بن دثار سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم لوگوں کو مشک کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، (اب تم لوگ) سب برتنوں میں پیو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔“

مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [راجع: ٢٢٦٠]

[٥٢٠٨] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ الظُّرُوفَ - أَوْ ظَرْفًا - لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ. وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

[5208] علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو کچھ برتنوں سے منع کیا تھا، برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں نہ حرام، البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

فائدہ: جن برتنوں سے منع کیا گیا تھا وہ شراب وغیرہ بنانے کے کام آتے تھے اور ان میں خمیر اٹھانے والے عناصر کی موجودگی کی بنا پر امکان تھا کہ رس شراب میں بدل جائے۔ اب کثرتِ استعمال سے یہ امکان ختم ہو چکا تھا، اس لیے اب ان میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی گئی۔

[٥٢٠٩] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُّعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا».

[5209] معرف بن واصل نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو چمڑے کے برتنوں میں مشروبات (پینے) سے منع کیا تھا، (اب) ہر برتن میں پیو، مگر کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

فائدہ: اس حدیث میں ''ظروف الأدم'' (چمڑے کے برتنوں) کے الفاظ ہیں، حالانکہ آپ نے چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا۔ چمڑے کے برتنوں کی اجازت دی تھی۔ اسی کے مطابق اوپر حدیث: 5207 میں حضرت عبداللہ بن بریدہ ہی سے یہ الفاظ مروی ہیں: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ» (میں نے چمڑے کی) مشک کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی۔ یہ بھی سند کے فرق کے ساتھ حضرت ابن بریدہ ہی کی روایت ہے۔ اس کے صحیح الفاظ اس طرح ہیں: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ» ''میں نے تم کو چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں مشروبات (کچی یا پکی کھجوروں اور کشمش سے بنی نبیذیں) پینے سے منع کیا تھا۔'' صحیح مسلم کے کسی کاتب سے یہاں ''اِلَّا'' کا لفظ رہ گیا ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں یہ حدیث اِلَّا کے لفظ سمیت نقل کی ہے۔ وہی الفاظ صحیح ہیں۔

(فتح الباري:10/74)

[٥٢١٠] ٦٦-(٢٠٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ، فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

[5210] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (بعض خاص) برتنوں میں نبیذ (بنانے) سے منع فرمایا (اور مشکیزوں میں مشروب بنانے اور پینے کا حکم دیا) تو لوگوں نے کہا: ہر شخص کو (مشکیزے یا دوسرے برتن) میسر نہیں ہوتے، اس پر آپ ﷺ نے مٹی کے ایسے گھڑوں کی اجازت دی جس میں روغن زِفت مَلا ہوا نہ ہو۔

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَّأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ) (التحفة ٧)

باب: 7- ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

[٥٢١١] ٦٧-(٢٠٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

[5211] امام مالک نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ”ہر مشروب جو نشہ آور ہو، وہ حرام ہے۔“

[٥٢١٢] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

[5212] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”ہر مشروب جو نشہ آور ہو، وہ حرام ہے۔“

[٥٢١٣] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ

[5213] (سفیان) ابن عیینہ، صالح اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، سفیان اور صالح کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں کہ ”آپ سے شہد کی بنی ہوئی

عُيَيْنَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ : سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ. وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ : أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : «كُلُّ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ حَرَامٌ».

شراب کے بارے میں پوچھا گیا'' یہ الفاظ معمر کی حدیث میں ہیں۔ اور صالح کی حدیث میں ہے کہ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

[٥٢١٤] ٧٠-(١٧٣٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ شَرَابًا يُّصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ : الْمِزْرُ، مِنَ الشَّعِيرِ، وَشَرَابًا يُّقَالُ لَهُ : الْبِتْعُ، مِنَ الْعَسَلِ. فَقَالَ : «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». [راجع: ٤٥٢٦]

[5214] شعبہ نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں جَو سے ایک مشروب بنایا جاتا ہے اس کو مِزر کہتے ہیں اور ایک مشروب شہد سے بنایا جاتا ہے اس کو بِتع کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[٥٢١٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو : سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا : «بَشِّرَا وَيَسِّرَا، وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا» وَأُرَاهُ قَالَ : «وَتَطَاوَعَا» قَالَ : فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ أَبُو مُوسٰى فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِّنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ، وَالْمِزْرُ، يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ.

[5215] عمرو نے سعید بن ابی بردہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد (ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ) کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا: ''تم دونوں لوگوں کو (اچھے اعمال کے انعام کی) خوش خبری سنانا اور (معاملات کو) آسان بنانا، (دین) سکھانا اور متنفر نہ کرنا'' میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ بھی روایت کیا: آپ نے فرمایا: ''دونوں ایک دوسرے سے موافقت سے رہنا۔'' جب (اجازت لے کر) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے کی طرف مڑے تو کہا: اللہ کے رسول! ان کا شہد سے بنایا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ».

ہوا ایک مشروب ہے جسے پکایا جاتا یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور (ایک مشروب) مِزر ہے جسے جَو سے تیار کیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر وہ چیز جو نماز سے مدہوش کر دے، وہ حرام ہے۔''

[٥٢١٦] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلَفٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «ادْعُوَا النَّاسَ، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا» قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ: الْبِتْعُ، وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ، وَالْمِزْرُ، وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ: «أَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ».

[5216] زید بن ابی انیسہ نے سعید بن ابی بردہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت ابوبردہ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا، آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو (اسلام کی) دعوت دینا، ان کو خوشخبری دینا اور متنفر نہ کرنا، معاملات کو آسان بنانا اور لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالنا۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کو دو مشروبوں کے بارے میں شریعت کا حکم بتائیے جنھیں ہم یمن میں تیار کرتے تھے: ایک بِتع ہے جو شہد سے تیار کیا جاتا ہے، اسے برتنوں میں ڈالا جاتا ہے حتی کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور ایک مزر ہے وہ مکئی اور جو سے تیار کیا جاتا ہے، اسے برتنوں میں ڈالا جاتا ہے حتی کہ اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ انھوں نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ کو بات کے خوبصورت خاتمے سمیت جامع کلمات عطا کیے گئے تھے، آپ نے فرمایا: ''میں ہر اس نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے مدہوش کر دے۔'' (جس کی زیادہ مقدار مدہوش کر دے، اس کی قلیل ترین مقدار بھی حرام ہے۔)

[٥٢١٧] ٧٢-(٢٠٠٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ - وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ - فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ،

[5217] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص جیشان سے آیا، جیشان یمن میں ہے، اس نے نبی ﷺ سے اپنی سرزمین کے ایک مشروب کے متعلق سوال کیا جس کو مکئی سے بنایا جاتا تھا، اس کا نام مزر تھا، نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، بلاشبہ اللہ عزوجل

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ، عَهْدًا، لِّمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ، أَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ، أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ».

کا (اپنے اوپر یہ) عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور مشروب پیے گا وہ اس کو طينة الخبال پلائے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! طينة الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ یا (فرمایا:) جہنمیوں کا نچوڑ۔''

فائدہ: طینہ اس مادے کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کا خمیر اٹھا ہو۔ خبال فساد اور گندگی کو کہتے ہیں، لغت کے اعتبار سے طينة الخبال سے مراد وہ چیز ہے جس سے ہر تعفن اور گندگی کا خمیر اٹھا ہو۔ وہ چیز یقیناً «عصارة اهل النار» ہی ہے۔

[٥٢١٨] ٧٣-(٢٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا، لَمْ يَتُبْ، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5218] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ شراب کا عادی ہو گیا تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پیے گا۔''

فائدہ: جنت کے پاکیزہ اور لذیذ مشروبات، اس گندے مشروب کی بنا پر اس سے دور ہو جائیں گے۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ یہ جنت میں داخل نہ ہو سکنے کا کنایہ ہے۔

[٥٢١٩] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّوْحِ بْنِ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

[5219] ابن جریج نے کہا: مجھے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

[٥٢٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

[5220] عبدالعزیز بن مطلب نے موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٥٢٢١] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ».

[5221] عبیداللہ نے کہا: ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: اس بات کا علم مجھ کو نبی ﷺ ہی کی طرف سے ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ) (التحفة ٨)

باب:8- جس نے شراب پی اور اس (کے پینے) سے توبہ نہیں کی اس کی سزا یہ ہوگی کہ آخرت میں وہ اس سے روک دی جائے گی

[٥٢٢٢] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5222] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔''

[٥٢٢٣] ٧٧-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا» قِيلَ لِمَالِكٍ: رَّفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[5223] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے کہا: ہمیں مالک نے نافع سے حدیث بیان کی، (انھوں نے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہیں کی اسے آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائے گا، وہ اسے نہیں پلائی جائے گی۔'' امام مالک سے پوچھا گیا: کیا انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥٢٢٤] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

[5224] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اسے نہیں پیے گا،

عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ».

الا یہ کہ وہ توبہ کر لے۔"

[٥٢٢٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5225] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا) (التحفة ٩)

باب:9- جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہوگئی ہو، جائز ہے

[٥٢٢٦] ٧٩-(٢٠٠٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ، وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ، سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ.

[5226] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے یحییٰ بن عبید ابوعمر بہرانی سے روایت بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے ابتدائی حصے میں (کھجوریں) پانی میں ڈال دی جاتی تھیں، جب آپ صبح کرتے تو اسے پیتے، اس دن (پیتے) اور جو رات آتی (اس میں) پیتے، اور صبح کو اور اگلی رات کو اس کے بعد کا دن عصر تک، اگر کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے (تاکہ ختم ہو جائے) یا (اگر کوئی پینے والا نہ ہوتا یا بچ جاتی تو) اس کو گرا دینے کا حکم دیتے۔

[٥٢٢٧] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ. قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ لَّيْلَةِ الِاثْنَيْنِ، فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ فَضَلَ

[5227] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یحییٰ بہرانی سے حدیث بیان کی، کہا: لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے نبیذ کا ذکر کیا، تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پیر کی رات کو مشکیزے میں (پانی کے ساتھ کھجور ڈال کر) نبیذ بنالی جاتی تھی تو آپ اسے پیر کو اور منگل کو عصر تک پیتے، اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے یا گرا دیتے۔

مِنْهُ شَيْءٌ، سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ.

[٥٢٢٨] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ، فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقٰى أَوْ يُهَرَاقُ.

[5228] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوعمر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے کشمش کو پانی میں ڈال دیا جاتا، آپ اس نبیذ کو اس دن، اور اس سے اگلے دن اور اس کے بعد والے تیسرے دن کی شام تک نوش فرماتے، پھر آپ حکم دیتے تو وہ دوسروں کو پلا دی جاتی تھی یا گرا دی جاتی تھی۔

[٥٢٢٩] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَّحْيٰى أَبِي عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ، فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ، فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ.

[5229] جریر نے اعمش سے، انھوں نے یحییٰ ابوعمر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں کشمش ڈال دی جاتی تھی، آپ اس کو اس دن پیتے اور اس سے اگلے دن اور اس کے بعد والے دن تک پیتے اور جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو آپ اس کو خود پیتے، کسی اور کو پلاتے، پھر اگر کچھ بچ جاتا تو اس کو بہا دیتے۔

فائدہ: تیسرے دن کے آخری حصے تک اس کو استعمال کر لیا جاتا اور بچ جاتی تو اس کو گرا دیا جاتا کیونکہ اس سے زیادہ وقت گزرنے پر اس میں تخمیر کا عمل شروع ہونے کا امکان تھا۔

[٥٢٣٠] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ يَّحْيٰى، أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا. قَالَ: فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ؟ فَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ

[5230] زید نے ابوعمر یحییٰ نخعی سے روایت کی، کہا: کچھ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب بیچنے، خریدنے اور اس کی تجارت کے متعلق سوال کیا۔ تو انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگ مسلمان ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شراب کا بیچنا، خریدنا اور اس کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے۔ پھر انھوں نے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر تشریف لے گئے، پھر آپ کی واپسی ہوئی۔ آپ کے ساتھیوں نے

اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَّدُبَّاءٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُهَرِيقَ، ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَّمَاءٌ، فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ، فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى أَمْسٰى، فَشَرِبَهُ وَسَقٰى، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهَرِيقَ.

سبز گھڑوں، کریدی ہوئی لکڑی اور کدو کے برتنوں میں نبیذ بنائی ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے اسے گرا دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ لانے کا حکم دیا، اس میں کشمش اور پانی ڈال دیے گئے، یہ (نبیذ) رات کو بنائی گئی، آپ ﷺ نے صبح کی تو اس دن اس کو پیا، اگلی رات کو پیا، پھر اگلے دن شام تک پیا، پیا اور پلایا، جب اگلی صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے جو بچ گیا تھا اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا۔

[٥٢٣١] ٨٤-(٢٠٠٥) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ؟ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ: سَلْ هٰذِهِ، إِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ، وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ، فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

[5231] ہمیں ثمامہ، یعنی ابن حزن قشیری نے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو میں نے ان سے نبیذ کے متعلق سوال کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک حبشی کنیز کو آواز دی اور فرمایا: اس سے پوچھو، یہی رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی۔ اس حبشی لڑکی نے کہا: میں آپ ﷺ کے لیے رات کو ایک مشک میں (پھل) ڈال دیتی تھی اور اس مشک کا منہ باندھ کر اس کو لٹکا دیتی تھی، جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس میں سے نوش فرماتے تھے۔

[٥٢٣٢] ٨٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُّونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، يُوكٰى أَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَّنَنْبِذُهُ عِشَاءً، فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

[5232] حسن کی والدہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بناتے، اس کا اوپر کا حصہ باندھ دیا جاتا تھا، اس میں نچلی طرف کا سوراخ بھی تھا۔ ہم صبح کو (کھجور یا کشمش) ڈالتے تو آپ اسے رات کو نوش فرماتے اور رات کے وقت ڈالتے تو آپ ﷺ صبح کو نوش فرماتے۔

فائدہ: زیادہ گرمی کے دنوں میں نبیذ کو زیادہ دیر تک نہ رکھا جاتا تھا۔

[٥٢٣٣] ٨٦-(٢٠٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا

[5233] عبدالعزیز بن ابی حازم نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول

أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

اللہ ﷺ کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی خدمت بجا لا رہی تھیں، حالانکہ وہ دلھن تھیں، سہل نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ اس نے رات کو پتھر کے ایک بڑے برتن میں پانی کے اندر کچھ کھجوریں ڈال دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے آپ ﷺ کو وہ (مشروب) پلایا۔

[٥٢٣٤] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: أَتٰى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

[5234] یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ابوحازم سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت ابواُسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں نے یہ نہیں کہا: جب آپ نے کھانا تناول فرما لیا تو اس نے وہ (مشروب) آپ کو پلایا۔

[٥٢٣٥] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي أَبَا غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ: فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ، تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ.

[5235] محمد ابوغسان نے کہا: مجھے ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی اور کہا: (اس نے) پتھر کے ایک بڑے پیالے میں (نبیذ بنائی)، پھر جب رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس (ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی دلھن) نے اس (پھل کو جو پانی کے ساتھ برتن میں ڈالا ہوا تھا) پانی میں گھلایا اور آپ کو پلایا، آپ کو خصوصی طور پر (پلایا۔)

[٥٢٣٦] ٨٨-(٢٠٠٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا - ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ، أَبُو غَسَّانَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُّرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي

[5236] محمد بن سہل تیمی اور ابوبکر بن اسحٰق نے کہا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوغسان محمد بن مطرف نے بتایا کہ مجھے ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا۔ (اس کے والد نعمان بن ابی الجون کندی نے پیش کش کی۔) آپ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس (عورت کو لانے کے لیے اس) کی طرف سواری وغیرہ بھیجیں۔ تو انھوں (حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ) نے بھیج دی، وہ

سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. قَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ: لَا. فَقَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: أَنَا كُنْتُ أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ.

عورت آئی، بنوساعدہ کے قلعہ نما مکانات میں ٹھہری، رسول اللہ ﷺ گھر سے روانہ ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے، جب آپ اس کے پاس گئے تو وہ عورت سر جھکائے ہوئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے جب اس سے بات کی تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں خود سے پناہ دے دی۔'' لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم جانتی ہو یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تمھیں نکاح کا پیغام دینے تمھارے پاس آئے تھے۔ اس نے کہا: میں اس سے کم تر نصیب والی تھی۔

قَالَ سَهْلٌ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا» لِسَهْلٍ. قَالَ: فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ.

سہل ؓ نے کہا: اس دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ خود اور آپ کے ساتھی بنوساعدہ کے چھت والے چبوترے پر تشریف فرما ہوئے، پھر سہل ؓ سے کہا: ''ہمیں پانی پلاؤ'' کہا: میں نے ان کے لیے وہی پیالہ (نما برتن) نکالا اور اس میں آپ کو پلایا۔

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ، بَعْدَ ذٰلِكَ، عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحٰقَ: قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ».

ابوحازم نے کہا: سہل ؓ نے ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سہل ؓ سے وہ پیالہ بطور ہبہ مانگ لیا، حضرت سہل ؓ نے وہ پیالہ ان کو ہبہ کر دیا۔ ابوبکر بن اسحاق کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''سہل! ہمیں (کچھ) پلاؤ۔''

[٥٢٣٧] ٨٩-(٢٠٠٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، بِقَدَحِي هٰذَا، الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ.

[5237] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے: شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ)

(التحفة ١٠)

باب:10- دودھ پینے کا جواز

[٥٢٣٨] ٩٠-(٢٠٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ. قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ، وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ. [انظر: ٧٥٢١]

[5238] معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحق (ہمدانی) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء ؓ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے، اس وقت رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی، انھوں (حضرت ابوبکر ؓ) نے کہا: تو میں نے آپ ﷺ کے لیے کچھ دودھ دوہا، پھر میں آپ کے پاس وہ دودھ لایا، آپ نے اسے نوش فرمایا، یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔

[٥٢٣٩] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَاخَتْ فَرَسُهُ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ: قَالَ: فَدَعَا اللهَ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ.

[5239] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابواسحاق ہمدانی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت براء ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف آئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے کہا: آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ حضرت براء ؓ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تو آپ لوگ بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: میں نے ایک پیالہ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے کچھ دودھ دوہا اور اسے آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے اس قدر پیا کہ میں راضی ہو گیا۔

[٥٢٤٠] ٩٢-(١٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ

[5240] یونس نے زہری سے روایت کی، کہا: ابن

وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، بِإِيلِيَاءَ، بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ. لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ، غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٤٢٤]

مسیّب نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو اسراء کرایا گیا تو ایلیاء میں آپ کے سامنے دو پیالے، ایک شراب کا اور ایک دودھ کا، لائے گئے تو آپ نے ان دونوں کو دیکھا اور آپ نے دودھ لے لیا، اس پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے فطرت کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

[٥٢٤١] (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: بِإِيلِيَاءَ.

[5241] معقل نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے پاس (دو پیالے) لائے گئے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں (معقل) نے ''ایلیاء'' کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ) (التحفة ١١)

باب: 11- نبیذ پینا اور برتنوں کو ڈھک کر رکھنا

[٥٢٤٢] ٩٣-(٢٠١٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ، لَيْسَ مُخَمَّرًا، فَقَالَ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا».

[5242] ابوعاصم ضحاک نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نقیع کے مقام سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا ہوا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانک کیوں نہ دیا، چاہے تم چوڑائی کے رخ ایک لکڑی (ہی) اس پر رکھ دیتے۔''

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: مشکوں کے بارے میں اس

لَيْلًا ، وَّبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا .

بات کا حکم دیا گیا تھا کہ رات کے وقت ان کے منہ باندھ دیے جائیں اور دروازوں کے متعلق حکم دیا گیا کہ رات کو بند کر دیے جائیں۔

[٥٢٤٣] (. . .) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا : أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ . بِمِثْلِهِ . قَالَ : وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ : بِاللَّيْلِ .

[5243] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج اور زکریا بن اسحٰق نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لائے، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ زکریا نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کا قول: ''رات کے وقت'' بیان نہیں کیا۔

[٥٢٤٤] ٩٤-(٢٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ رَجُلٌ : يَّا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا؟ فَقَالَ : «بَلٰى» قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا !» قَالَ : فَشَرِبَ .

[5244] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' پھر وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے ڈھانک کیوں نہیں دیا؟ چاہے تم اس کے اوپر چوڑائی کے رخ ایک لکڑی (ہی) رکھ دیتے۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ نے نوش فرمایا۔

[٥٢٤٥] ٩٥-(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا !» .

[5245] جریر نے اعمش سے، انھوں نے سفیان اور ابوصالح سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص، جو ابوحمید کہلاتا تھا، نقیع (کے مقام) سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانک کیوں نہیں دیا؟ چاہے تم چوڑائی کے رخ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دیتے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ) (التحفة ١٢)

باب: 12- مغرب کے بعد برتن کو ڈھانک دینا، مشکیزے کا منہ باندھ دینا، (گھر کے) دروازے بند کر دینا، ان پر اللہ کا نام پڑھنا، نیند کے وقت چراغ اور آگ بجھا دینا اور بچوں اور جانوروں کو اندر روک لینا مستحب ہے

[٥٢٤٦] ٩٦-(٢٠١٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَّلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَّعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، أَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: «وَأَغْلِقُوا الْبَابَ».

[5246] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''برتنوں کو ڈھانک دو، مشکوں کا منہ بند کر دو، دروازہ بند کر دو اور چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا، وہ دروازہ (بھی) نہیں کھولتا، کسی برتن کو بھی نہیں کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو اس کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے کہ وہ اپنے برتن پر چوڑائی کے بل لکڑی ہی رکھ دے، یا اس پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھ دے تو (یہی) کر لے کیونکہ چوہیا گھر والوں کے اوپر (یعنی جب وہ اس کی چھت تلے سوئے ہوتے ہیں) ان کا گھر جلا دیتی ہے۔'' قتیبہ نے اپنی حدیث میں: ''اور دروازہ بند کر دو'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٢٤٧] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَاكْفَؤُا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ».

وَلَمْ يَذْكُرْ: تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

[5247] امام مالک نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی، مگر انھوں نے (یوں) کہا: ''برتن الٹ کر رکھ دو یا انھیں ڈھانک دو۔''

اور برتن پر چوڑائی کے رُخ لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٢٤٨] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَغْلِقُوا الْبَابَ» فَذَكَرَ

[5248] زہیر نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ بند کر دو'' پھر لیث کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ انھوں نے

بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ». وَقَالَ: «تُضْرِمُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ».

کہا: "اور برتنوں کو ڈھانک دو" اور یہ کہا: "وہ (چوہیا) گھر والوں پر ان کے کپڑے جلا دیتی ہے۔"

[٥٢٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. وَقَالَ: «وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى أَهْلِهِ».

[5249] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ان کی حدیث کے مانند روایت کی اور فرمایا: "چوہیا گھر والوں کے اوپر گھر کو جلا دیتی ہے۔"

[٥٢٥٠] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا، وَّأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَّأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ».

[5250] اسحٰق بن منصور نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عطاء نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات کی تاریکی پھیل جائے ۔۔ یا (فرمایا) تم شام کرو ۔۔ تو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھو کیونکہ اس وقت شیطان (ادھر اُدھر) پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو پھر (چاہو تو) ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر دو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کے منہ بند کرو اور اللہ کا نام لو، اور اپنے برتنوں کو ڈھک دو اور اللہ کا نام لو اور نہیں تو برتنوں پر چوڑائی کے رخ کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دو۔"

[٥٢٥١] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَحْوًا مِّمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

[5251] اسحٰق بن منصور نے کہا: ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ اسی طرح کہہ رہے تھے جس طرح عطاء نے بتایا، البتہ انھوں نے یہ نہیں کہا: "اللہ عزوجل کا نام لو۔"

[٥٢٥٢] (. . .) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، كَرِوَايَةِ رَوْحٍ.

[5252] ابوعاصم نے کہا: ہمیں ابن جریج نے یہی حدیث عطاء اور عمرو بن دینار سے روح کی روایت کے مانند بیان کی۔

[٥٢٥٣] ٩٨-(٢٠١٣) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ».

[5253] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج غروب ہونے لگے تو اپنے پھیل جانے والے جانوروں اور بچوں کو باہر نہ بھیجو یہاں تک کہ عشاء کی آمد کا جھٹپٹا رخصت ہو جائے، کیونکہ سورج غروب ہونے کے بعد عشاء کی آمد کا جھٹپٹا ختم ہونے تک شیطانوں کو چھوڑا جاتا ہے۔''

[٥٢٥٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

[5254] سفیان نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہیر کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٢٥٥] ٩٩-(٢٠١٤) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَّا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ».

[5255] ہاشم بن قاسم نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد لیثی نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے، انھوں نے قعقاع بن حکیم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''برتن ڈھانک دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، پھر جس بھی ان ڈھکے برتن اور منہ کھلے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے تو اس وبا میں سے (کچھ حصہ) اس میں اُتر جاتا ہے۔''

[٥٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ». وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: قَالَ اللَّيْثُ: فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ.

[5256] علی جہضمی نے کہا: ہمیں لیث بن سعد نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی مگر انھوں نے اس (حدیث) میں یہ کہا: ''سال میں ایک ایسا دن ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔'' (علی نے) حدیث کے آخر میں یہ اضافہ کیا: لیث نے کہا: ہمارے ہاں کے عجمی لوگ کانون اول (یعنی دسمبر) میں اس وبا سے بچتے ہیں (بچنے کے حیلے کرتے ہیں۔)

[٥٢٥٧] ١٠٠-(٢٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

[5257] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑا کرو (اسے پوری طرح بجھا دیا کرو۔)''

[٥٢٥٨] ١٠١-(٢٠١٦) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُوكُرَيْبٍ- وَّاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

[5258] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: مدینہ میں ایک گھر اپنے رہنے والوں کے اوپر جل گرا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو ان کا حال سنایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ آگ جو ہے، یہ تمھاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو خود سے (ہٹانے کے لیے) بجھا ہٹا دیا کرو۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا) (التحفة ١٣)

باب:13- کھانے، پینے کے آداب اور احکام

[٥٢٥٩] ١٠٢-(٢٠١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[5259] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے خیثمہ سے، انھوں نے ابوحذیفہ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَّمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا، حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَيَضَعَ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً، طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا».

سے روایت کی، کہا: جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شامل ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہ کرتے اور اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے، ہم کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھاتے، ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شامل تھے کہ ایک لڑکی اس طرح (بھاگتی ہوئی) آئی جیسے اسے پیچھے سے دھکا دیا جا رہا ہو، اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک اعرابی اسی طرح (دوڑتا ہوا) آیا جیسے اسے پیچھے سے دھکا دیا جا رہا ہو، اور اس نے آتے ہی اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا، تو آپ ﷺ نے اس کا (بھی) ہاتھ پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان (اپنے لیے) کھانا حلال کرنا چاہتا ہے کہ اس پر اللہ کا نام (بسم اللہ) نہ لیا جائے۔ وہی اس لڑکی کو لایا کہ اس کے ذریعے سے کھانا (اپنے لیے) حلال کرے، تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس اعرابی کو لایا تاکہ اپنے لیے کھانا حلال کرے، تو میں نے اس اعرابی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (شیطان) کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔''

فائدہ: شیطان چاہتا تھا کہ اس لڑکی یا اس بدو کے ذریعے سے بسم اللہ پڑھے جانے سے پہلے کھانے کا آغاز کروا کے اسے اپنے لیے حلال کرالے۔ اگر کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ دی جائے تو اس کھانے میں شیطان شامل نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ واقعہ اس طرح سے پیش آیا تاکہ لوگ شیطان کے اس فریب کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔

[٥٢٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ الْأَرْحَبِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى طَعَامٍ. فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ

[5260] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی، انھوں نے ابوحذیفہ ارحبی سے، انھوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت دی جاتی، پھر ابومعاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، اور کہا: جیسے اس (بدو) کو پیچھے سے زور سے دھکیلا

وَقَالَ: كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَأَكَلَ.

جارہا ہو۔ اور لڑکی کے بارے میں کہا: جیسے اسے پیچھے سے زور سے دھکیلا جارہا ہو، انھوں نے اپنی حدیث میں بدو کے آنے کا ذکر پہلے کیا اور لڑکی کے آنے کا بعد میں، اور حدیث کے آخر میں اضافہ کیا: ''پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی اور تناول فرمایا۔''

[٥٢٦١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ.

[5261] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور لڑکی کا آنا، اعرابی کے آنے سے پہلے بیان کیا۔

[٥٢٦٢] ١٠٣-(٢٠١٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَاعَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ».

[5262] ابوعاصم نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت اللہ کا نام لے تو شیطان کہتا ہے: یہاں تمھارے لیے ٹھہرنے کی جگہ ہے نہ کھانا ہے، اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گئے۔''

[٥٢٦٣] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ طَعَامِهِ، وَإِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ».

[5263] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ابوعاصم کی حدیث کے مانند، البتہ انھوں نے یہ کہا: ''اور اگر اس نے اپنے کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا اور اگر اس نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لیا۔''

[٥٢٦٤] ١٠٤-(٢٠١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ».

[5264] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

[٥٢٦٥] ١٠٥-(٢٠٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ».

[5265] سفیان نے زہری سے، انھوں نے ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے اپنے دادا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

[٥٢٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ.

[5266] عبیداللہ نے زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ (حدیث بیان کی۔)

[٥٢٦٧] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

[5267] ابوطاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی: انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے نہ اس ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا».

قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: «وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ».

سے پیتا ہے۔"

نافع اس روایت میں یہ اضافہ کرتے تھے: "نہ اس (بائیں ہاتھ) سے لے اور نہ اس کے ذریعے سے دے۔" اور ابوالطاہر کی روایت میں ہے: "تم میں سے کوئی شخص (بائیں ہاتھ سے) ہرگز نہ کھائے۔"

[٥٢٦٨] ١٠٧-(٢٠٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

[5268] ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا کہ انھیں ان کے والد نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: "دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔" اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا: "تو اس کی طاقت نہ رکھے۔" اس کو دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے کبر کے سوا اور کسی چیز نے نہیں روکا تھا، کہا: پھر وہ (کبھی) اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا پایا۔

[٥٢٦٩] ١٠٨-(٢٠٢٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي: «يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

[5269] ولید بن کثیر نے وہب بن کیسان سے روایت کی، انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا (آپ کے گھر میں پرورش پا رہا تھا) اور میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھوم رہا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: "بچے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

[٥٢٧٠] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْن عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[5270] محمد بن عمرو بن حلحلہ نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور میں نے پیالے کی ہر جانب سے گوشت لینا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے آگے سے کھاؤ۔"

فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَّحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

[٥٢٧١] ١١٠-(٢٠٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

[5271] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے (منہ لگا کر پینے کے لیے) مشکوں کو الٹانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: خنث کے لفظی معنی الٹنے کے ہیں۔ جو مرد عورتوں کی طرح بول چال، لباس، عادات اپنا لیں، انھیں مخنث (ہیجڑا) کہا جاتا ہے۔ اختناث سے مراد پوری مشک کا نیچے کا حصہ اوپر کرنا یا اس کے منہ کے کنارے الٹ کر اندرونی طرف منہ لگانا ہے۔ مشک سے براہِ راست پانی پینے کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جاتا تھا۔ آپ کے منع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ منہ لگا کر نہ پیا جائے۔

[٥٢٧٢] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ: أَنْ يُّشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

[5272] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کو الٹنے سے (یعنی براہ راست) ان کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

[٥٢٧٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُّقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ.

[5273] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ان (مشکوں) کا اختناث یہ ہے کہ مشک کا منہ الٹ کر اس میں سے (براہِ راست) پانی پیا جائے۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي الشُّرْبِ قَائِمًا) (التحفة ١٤)

باب: 14- کھڑے ہو کر پانی پینا

[٥٢٧٤] ١١٢-(٢٠٢٤) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5274] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے ڈانٹ کر منع فرمایا۔

[٥٢٧٥] ١١٣-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ؟ فَقَالَ: ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ.

[5275] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ نے کہا: ہم نے پوچھا اور (کھڑے ہو کر) کھانا؟ تو (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: یہ زیادہ برا اور گندا (طریقہ) ہے۔

[٥٢٧٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ.

[5276] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی اور قتادہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٢٧٧] ١١٤-(٢٠٢٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5277] ہمام نے کہا: قتادہ نے ہمیں ابوعیسیٰ اُسواری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے ڈانٹ کر روکا۔

[٥٢٧٨] ١١٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَّابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيسَى الْأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

[5278] شعبہ نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابوعیسیٰ اسواری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

[٥٢٧٩] ١١٦-(٢٠٢٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَّسِيَ فَلْيَسْتَقِىءْ».

[5279] ابوغطفان مری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیے اور جس نے بھول کر کھڑے ہو کر پی لیا، وہ قے کر دے۔''

فائدہ: کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں نہی اور جواز (صحیح بخاری: 5615) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل، نیز جامع ترمذی میں

حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ، حدیث: 1892 اور ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی اسی طرح کا واقعہ (مسند أحمد: 376/6) میں دونوں طرح کی روایات بیان ہوئی ہیں، اس لیے راجح بات یہی ہے کہ نہی تحریمی نہیں۔ بیٹھ کر پینا مستحب ہے، البتہ اس میں کوئی شرعی مانع ہو تو کھڑے ہو کر پینا جائز ہے۔ والله أعلم بالصواب.

(المعجم ١٥) - **(بَابٌ: فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا)** (التحفة ١٥)

باب: 15- کھڑے ہو کر زمزم (کا پانی) پینا

[٥٢٨٠] ١١٧ - (٢٠٢٧) **وَحَدَّثَنَاهُ** أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

[5280] ابوعوانہ نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے کھڑے پیا۔

[٥٢٨١] ١١٨-(...) **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ، مِنْ دَلْوٍ مِّنْهَا، وَهُوَ قَائِمٌ.

[5281] سفیان نے عاصم سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی، اس کے ایک ڈول سے کھڑے کھڑے پیا۔

[٥٢٨٢] ١١٩-(...) **وَحَدَّثَنَا** سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ - قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا - هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

[5282] ہشیم نے کہا: ہمیں عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی پیا جبکہ آپ ﷺ کھڑے تھے۔

[٥٢٨٣] ١٢٠-(...) **وَحَدَّثَنِي** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ قَائِمًا،

[5283] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عاصم سے حدیث بیان کی، انھوں نے شعبی کو سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا تو آپ نے کھڑے کھڑے پیا، آپ نے (اس

وَّاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ.

وقت) پانی مانگا تھا (جب) آپ بیت اللہ کے پاس تھے۔

[٥٢٨٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمَا: فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ.

[5284] محمد بن جعفر اور وہب بن جریر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ دونوں کی حدیث میں ہے: میں ڈول لے کر آپ کے پاس آیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا، خَارِجَ الْإِنَاءِ) (التحفة ١٦)

باب: 16- پانی کے برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے

[٥٢٨٥] ١٢١-(٢٦٧) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

[راجع: ٦١٣]

[5285] عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ برتن کے اندر سانس لیا جائے۔

[٥٢٨٦] ١٢٢-(٢٠٢٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

[5286] ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں (سے پانی پیتے ہوئے اس سے منہ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

[٥٢٨٧] ١٢٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَّيَقُولُ:

[5287] عبدالوارث نے ابوعصام سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ (طریقہ) زیادہ سیر کرنے والا، زیادہ محفوظ اور زیادہ مزیدار ہے۔''

«إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ».

قَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (بھی) پینے کی چیز میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

[٥٢٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِي الْإِنَاءِ.

[5288] ہشام دستوائی نے ابوعصام سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی اور کہا: ''برتن میں (سے پیتے ہوئے۔)''

(المعجم ١٧) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ، وَنَحْوِهِمَا، عَلٰى يَمِينِ الْمُبْتَدِىءِ)** (التحفة ١٧)

باب: 17- دودھ، پانی یا کوئی اور مشروب تقسیم کرتے ہوئے ابتدا کرنے والے کی دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

[٥٢٨٩] ١٢٤-(٢٠٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَّمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ».

[5289] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں (ٹھنڈا کرنے کے لیے) پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کی دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے دودھ پیا، پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا: ''دایاں، اس کے بعد پھر دایاں (مقدم ہوگا۔)''

[٥٢٩٠] ١٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَّمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَثِّثْنَنِي عَلٰى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَّشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي

[5290] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا، اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں (والدہ، خالائیں، پھوپھیاں) مسلسل مجھے آپ کی خدمت کرنے کا شوق دلایا کرتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لیے پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں گھر کے کنوئیں کا پانی ملایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا تو

الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ - وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ -: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ».

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ۔ اور اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب تھے ۔: اللہ کے رسول! ابوبکر کو عنایت فرما دیجیے، لیکن آپ نے وہ (دودھ کا برتن) اپنی دائیں جانب (بیٹھے ہوئے) بدو کو تھما دیا اور فرمایا: ''دایاں، پھر (اس کے بعد والا) دایاں۔''

[٥٢٩١] ١٢٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ، أَبِي طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا، فَاسْتَسْقٰى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِي هٰذِهِ. قَالَ: فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهِ، وَعُمَرُ وِجَاهَهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِينِهِ - قَالَ -: فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ، قَالَ عُمَرُ: هٰذَا أَبُو بَكْرٍ، يَّا رَسُولَ اللهِ! يُرِيهِ إِيَّاهُ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ، وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَيْمَنُونَ، الْأَيْمَنُونَ، الْأَيْمَنُونَ».

[5291] ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، آپ نے پانی طلب فرمایا، ہم نے آپ کے لیے بکری کا دودھ دوہا، پھر میں نے اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا، پھر میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے تھے اور ایک بدوی آپ کی دائیں جانب تھا ۔ کہا ۔ جب رسول اللہ ﷺ نے پی لیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوبکر یہ ہیں، وہ آپ کو دکھا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ (دودھ کا برتن) اعرابی کو دے دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دائیں جانب والے، پھر ان کے بعد (ان کی) دائیں جانب والے، پھر ان کے بعد (ان کی) دائیں جانب والے۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔

[٥٢٩٢] ١٢٧-(٢٠٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[5292] امام مالک بن انس نے ابوحازم سے، انھوں

سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، وَاللهِ! لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا.

قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ.

نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اس میں سے پیا، آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بڑی عمروں کے لوگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں؟'' اس لڑکے نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ کی طرف سے جو میرا حصہ ہے (کہ آپ کا بچا ہوا پانی سب سے پہلے مجھے ملے) میں اس میں کسی اور کو خود پر ترجیح نہیں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

[٥٢٩٣] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُولَا: فَتَلَّهُ. وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ: قَالَ: فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[5293] عبدالعزیز بن ابی حازم اور یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری، دونوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، ان دونوں نے یہ نہیں کہا: آپ نے وہ (پیالہ اس کے ہاتھ پر) رکھ دیا، البتہ یعقوب کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے وہ (پیالہ) اسے عطا فرما دیا۔

(المعجم ١٨) - **(بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ، وَأَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيبُهَا مِنْ أَذًى، وَكَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا لِاحْتِمَالِ كَوْنِ بَرَكَةِ الطَّعَامِ فِي ذٰلِكَ الْبَاقِي. وَأَنَّ السُّنَّةَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ)**

(التحفة الأطعمة: ١)

باب: 18-انگلیاں اور کھانے کا برتن چاٹنے اور نیچے گر جانے والے لقمے کو جو ناپسند چیز لگی ہے، اسے صاف کر کے کھا لینے کا استحباب اور اس کو چاٹنے سے پہلے، کہ برکت اسی میں ہو سکتی ہے، ہاتھ پونچھنا مکروہ ہے اور سنت تین انگلیوں سے کھانا ہے

[٥٢٩٤] ١٢٩-(٢٠٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ

[5294] عمرو نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے جب تک اسے (اپنی انگلیوں کو) خود نہ

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا».

چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا لے۔'' (جسے محبت ہو وہ چاٹ سکتا ہے۔)

[٥٢٩٥] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَّقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِّنَ الطَّعَامِ، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا».

[5295] ابن جریج نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے، جب تک اسے خود نہ چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا لے۔''

[٥٢٩٦] ١٣١-(٢٠٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ. وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ: الثَّلَاثَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[5296] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور محمد بن حاتم نے کہا: ہمیں ابن مہدی نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت کعب بن مالک ﷛ کے بیٹے سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹ رہے تھے۔ ابن حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں (ابن کعب بن مالک کے بجائے) عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کے الفاظ ہیں۔

[٥٢٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ

[5297] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن سعد سے، انھوں نے حضرت کعب بن مالک ﷛ کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور صاف کرنے سے پہلے اپنا ہاتھ (تین انگلیاں) چاٹ لیتے تھے۔

يَّمْسَحَهَا.

[٥٢٩٨] ١٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - أَوْ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ - أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا.

[5298] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے عبدالرحمٰن بن سعد سے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن کعب ــ یا عبداللہ بن کعب ــ نے اپنے والد کعب (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے تھے۔

[٥٢٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ - أَوْ أَحَدُهُمَا - عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِهِ.

[5299] (عبداللہ) ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے عبدالرحمٰن بن سعد سے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن کعب دونوں نے ــ یا ان میں سے ایک نے ــ اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٠٠] ١٣٣-(٢٠٣٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ».

[5300] سفیان بن عیینہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے اس کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠١] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَّلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ».

[5301] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان (ثوری) نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو ناپسندیدہ چیز (تنکا، مٹی) لگی ہے اس کو اچھی طرح صاف کر لے اور اسے کھا لے، اس لقمے کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے

اس وقت تک اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف نہ کرے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5302] ابوداود حفری اور عبدالرزاق دونوں نے سفیان (ثوری) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِهِمَا: «وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، أَوْ يُلْعِقَهَا» وَمَا بَعْدَهُ.

ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے حتی کہ اسے چاٹ لے یا چٹوا لے'' اور اس کے بعد والے الفاظ بھی ہیں۔

[٥٣٠٣] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ».

[5303] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان تم میں سے ہر ایک کی ہر حالت میں اس کے پاس حاضر ہوتا ہے حتی کہ کھانے کے وقت بھی، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو جو کچھ اسے لگ گیا ہے، اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ» إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ».

[5304] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے'' آخر تک اور حدیث کا ابتدائی حصہ: ''شیطان تمھارے پاس حاضر ہوتا ہے'' ذکر نہیں کیا۔

[٥٣٠٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

[5305] محمد بن فضیل نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح اور ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (انگلیاں) چاٹنے کے بارے میں روایت بیان کی اور ابوسفیان سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی سے روایت کی اور لقمے کا ذکر کیا، ان دونوں (جریر اور ابومعاویہ) کی حدیث کی طرح۔

[٥٣٠٦] ١٣٦-(٢٠٣٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَّعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ» وَأَمَرَنَا أَنْ نَّسْلُتَ الْقَصْعَةَ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ».

[5306] بہز نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کھانا کھاتے تو (آخر میں) اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور کہا: آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے ناپسندیدہ چیز کو دور کر لے اور کھا لے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔'' اور آپ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ تمھارے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٧] ١٣٧-(٢٠٣٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ».

[5307] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔''

[٥٣٠٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ». وَقَالَ: «فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ، أَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ».

[5308] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں حماد نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، مگر انھوں نے کہا: ''تم میں سے ہر ایک پیالہ صاف کرے۔'' اور فرمایا: ''تمھارے کس کھانے (کے کس حصے) میں برکت ہے، یا (فرمایا:) کس کھانے میں تمھارے لیے برکت ڈالی جاتی ہے۔''

(المعجم ١٩) - (بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ، وَاسْتِحْبَابِ إِذْنِ صَاحِبِ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ)

(التحفة ٢)

[٥٣٠٩] ١٣٨-(٢٠٣٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ- وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ- قَالَا : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَّكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَّحَّامٌ، فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِّخَمْسَةِ نَفَرٍ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، قَالَ: فَصَنَعَ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَّاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ» قَالَ: لَا، بَلْ آذَنُ لَهُ، يَا رَسُولَ اللهِ!.

[٥٣١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب:19-اگر مہمان کے ساتھ جس کو بلایا گیا،اس کے علاوہ کوئی اور بھی پیچھے چل پڑے تو وہ کیا کرے؟ کھلانے والے کی طرف سے،ساتھ آنے والے کے لیے اجازت دینا مستحب ہے

[5309] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انصار میں ایک شخص تھا جو ابوشعیب کہلاتا تھا۔اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بناتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے چہرے سے بھوک کا اندازہ کرلیا،اس نے اپنے غلام سے کہا:تم پر افسوس!تم ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میں چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو، پانچ آدمیوں میں کہ پانچویں آپ ہوں، دعوت دوں۔ کہا: اس نے کھانا بنالیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی، ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی چل پڑا، جب وہ شخص دروازے پر پہنچا تو نبی ﷺ نے فرمایا:''یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا، اگر تم چاہو تو اس کو اجازت دے دو اور اگر تم چاہو تو یہ شخص لوٹ جائے۔'' اس نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! بلکہ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

[5310] ابوبکر بن ابی شیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم نے ہمیں یہی حدیث ابومعاویہ سے بیان کی، نیز یہی حدیث ہمیں نصر بن علی جہضمی اور ابوسعید اشج نے بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ عبیداللہ بن معاذ نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، نیز ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف نے سفیان سے

يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

حدیث بیان کی، ان سب (ابومعاویہ، شعبہ اور سفیان) نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے ابومسعود سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جس طرح جریر کی حدیث ہے۔

قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

نصر بن علی نے اس حدیث کی اپنی روایت میں کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے شقیق بن سلمہ سے، انھوں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے، پھر پوری حدیث بیان کی۔

[٥٣١١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَّهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[5311] عمار بن رزیق نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز زہیر نے کہا: ہمیں اعمش نے شقیق سے، انھوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، نیز (زہیر نے) اعمش سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٥٣١٢] ١٣٩-(٢٠٣٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ جَارًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ، فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: «وَهٰذِهِ؟» لِعَائِشَةَ. فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذِهِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ فِي

[5312] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کا ایک فارس سے تعلق رکھنے والا پڑوسی شوربا اچھا بناتا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے شوربا تیار کیا، پھر آ کر آپ کو دعوت دی، آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''ان کو بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' (مجھے بھی تمھاری دعوت قبول نہیں۔) وہ دوبارہ آپ کو بلانے آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی؟'' اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نہیں۔'' وہ پھر دعوت دینے کے لیے آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی؟'' تو تیسری بار اس نے کہا: ہاں۔ پھر

الثَّالِثَةِ، فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

آپ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ اس کے گھر آ گئے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلٰى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ، وَيَتَحَقَّقُهُ تَحَقُّقًا تَامًّا، وَّاسْتِحْبَابِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ) (التحفة ٣)

باب:20-اگر میزبان کی رضا مندی پر اعتماد ہو اور اس بات کا پورا یقین ہو تو کسی اور کو اپنے ساتھ اس (بلانے والے) کے گھر لے جانا جائز ہے، اور کھانے پر اکٹھا ہونا مستحب ہے

[٥٣١٣] ١٤٠-(٢٠٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَقَالَ: «مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَا: الْجُوعُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُومُوا» فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّأَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِّنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هٰذِهِ، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ» فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ

[5313] خلف بن خلیفہ نے یزید بن کیسان سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے، اچانک آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''اس وقت تم دونوں کو اپنے اپنے گھروں سے کیا چیز نکال لائی ہے؟'' ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! بھوک (باہر نکال لائی ہے۔) آپ نے فرمایا: ''میں بھی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی وہی چیز باہر نکال لائی ہے جو تمھیں نکال لائی ہے، اٹھو۔'' سو وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر آپ ایک انصاری کے ہاں آئے تو وہ اس وقت گھر میں نہیں تھے، جب ان کی بیوی نے دیکھا تو کہا: مرحبا اور خوش آمدید! رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''فلاں شخص کہاں ہے؟'' اس نے کہا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری آ گئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا اور کہا: الحمدللہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی شخص معزز مہمانوں والا نہیں، پھر وہ چل پڑے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے آئے اس میں نیم پختہ، خشک اور تازہ کھجوریں تھیں، انھوں نے کہا: اس میں سے تناول فرمائیے اور (خود) انھوں نے چھری پکڑ لی، آپ

شَبِعُوا وَرَوُوا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ».

نے فرمایا: ''دودھ دینے والی (بکری) ہرگز ذبح نہ کرنا۔'' تو انھوں نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، پھر جب وہ سب کھا پی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان نعمتوں کے متعلق قیامت کے دن تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ بھوک تم کو گھروں سے باہر لے آئی، پھر تم نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمتیں مل گئیں۔ گئیں۔ (اس فضل پر سوال ضرور ہوگا۔)

[٥٣١٤] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَّعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَّعُمَرُ مَعَهُ، إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا أَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا؟» قَالَا: أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ.

[5314] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں یزید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوحازم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا: ''تم دونوں کو کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟'' دونوں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! ہمیں بھوک نے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ پھر خلف بن خلیفہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٣١٥] ١٤١-(٢٠٣٩) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِّنْ رُّقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا، ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ: أَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِّنْ

[5315] حجاج بن شاعر نے کہا: ضحاک بن مخلد نے مجھے ایک رقعے سے حدیث بیان کی، اسے میرے سامنے رکھا، پھر اسے پڑھا، کہا: مجھے حنظلہ بن عثمان نے اس کے بارے میں بتایا، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ (کے چہرۂ انور) پر سخت بھوک کے آثار دیکھے، میں لوٹ کر اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ (کے چہرۂ انور) پر شدید

شَعِيرٍ، وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ، فَفَرَغَتْ إِلٰى فَرَاغِي، فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ مَّعَهُ. قَالَ: فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا، وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَّعَكَ، فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا، فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ، حَتّٰى أَجِيءَ» فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ، وَبِكَ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ. ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوَانِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَتَنَا - أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ - لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے میرے سامنے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (دوکلوسوگرام) جو تھے اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری تھی، کہا: میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور اس (میری بیوی) نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوگئی، میں نے اس (بکری) کا گوشت کاٹ کر اپنی بیوی کی دیگچی میں ڈالا، پھر میں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے لگا، میری بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا، کہا: میں آپ کی خدمت میں آیا اور آپ سے سرگوشی میں کہا: یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے، آپ چند ساتھیوں کے ساتھ ہمارے ہاں تشریف لے آیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بہ آواز بلند فرمایا: ''خندق کھودنے والو! جابر نے (آج) تمھارے لیے دعوت کا کھانا تیار کیا ہے، اس لیے تم سب لوگ جلدی سے آجاؤ۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) کہا: جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولھے سے نہ اتارنا، نہ آٹے کی روٹی بنانا، پھر میں آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی سب کے آگے آگے تشریف لے آئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، اس نے کہا: تمھاری اور صرف تمھاری ہی رسوائی ہوگی، میں نے کہا: میں نے وہی کیا ہے جو تم نے مجھ سے کہا تھا، پھر اس نے آپ کی خاطر اپنا گندھا ہوا آٹا نکالا، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن شامل کیا اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر ہماری ہانڈی کی طرف تشریف لے گئے، اس میں بھی اپنا لعاب دہن شامل کیا اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لو جو تمھارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے، اپنی دیگچی میں سے سالن پیالوں میں ڈالتی جاؤ لیکن اس کو (چولھے سے) نیچے نہ اتارو۔'' وہ (آنے والے) ایک ہزار صحابہ تھے، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ان سب نے کھانا

کھایا یہاں تک کہ اسے بچا دیا اور وہ سب واپس ہو گئے تو ہماری دیگچی اسی طرح جوش کھا رہی تھی اور ہمارا گندھا ہوا آٹا، یا جس طرح ضحاک نے کہا، اس کی اسی طرح روٹیاں بنائی جا رہی تھیں۔

[٥٣١٦] ١٤٢-(٢٠٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ: ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَلِطَعَامٍ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: «قُومُوا» قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ. فَقَالَتِ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي مَا

[5316] اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے، کمزور تھی۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہے۔ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر انھوں نے جَو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی لی اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹیں، پھر ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور اس (اوڑھنی) کا بقیہ حصہ چادر کی طرح مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان روٹیوں کو لے کر گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ موجود تھے، میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا کھانے کے لیے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''چلو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور ﷺ روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چل پڑا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو بتایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ (باقی) لوگوں سمیت آ گئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا (کھانا) نہیں ہے کہ ان کو کھلا سکیں۔ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر حضرت ابوطلحہ آگے بڑھے اور (جا کر)

عِنْدَكِ، يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ.

رسول اللہ ﷺ سے ملے، رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آئے اور وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ لے آؤ۔'' وہ یہی روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا، ان (روٹیوں) کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنا گھی کا کپہ (چمڑے کا گول برتن) ان (روٹیوں) پر نچوڑ کر سالن شامل کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو۔'' انھوں (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے دس آدمیوں کو اجازت دی، انھوں نے کھانا کھایا حتی کہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' انھوں نے اجازت دی، ان سب نے کھایا، سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' یہاں تک کہ سب لوگوں نے کھا لیا اور سیر ہو گئے۔ وہ ستر یا اسی لوگ تھے۔

فائدہ: حضرت ابوطلحہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کا مقصد آپ کو کھانا پیش کرنا تھا۔ جو کھانا ان کے پاس موجود تھا وہی انھوں نے کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کو بھجوا دیا۔ انھوں نے سوچا اسی طرح آپ کی دعوت کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے بکمال شفقت یہ فیصلہ فرمایا کہ یہی کھانا ان کے ہاں جا کر کھایا جائے اور ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کھانا بھجوانے کا یہ عمل دعوت (کھانے کی طرف بلاوا) بن گیا۔ اگلی حدیث میں اسی بات کو دعوت کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[٥٣١٧] ١٤٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ، وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا، قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ

[5317] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بلانے کے لیے آپ کے پاس بھیجا، انھوں نے کھانا تیار کیا تھا۔ حضرت انس نے کہا: میں آیا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے، آپ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے کہا: ''حضرت ابوطلحہ کی دعوت قبول فرمائیے۔'' اس پر آپ نے لوگوں سے کہا: ''اٹھو۔'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

لِلنَّاسِ: «قُومُوا» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِي، عَشَرَةً» وَقَالَ: «كُلُوا» وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، فَخَرَجُوا، فَقَالَ: «أَدْخِلْ عَشَرَةً» فَأَكَلُوا حَتّٰى خَرَجُوا. فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَّيُخْرِجُ عَشَرَةً، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا، فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے تو آپ کے لیے (کھانے کی) کچھ تھوڑی سی چیز تیار کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس کو اندر لاؤ'' اور (ان سے) فرمایا: ''کھاؤ'' اور آپ نے ان کے لیے اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا تھا (برکت شامل کی تھی)، سو انھوں نے کھایا، سیر ہو گئے، اور باہر چلے گئے، آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اندر لاؤ'' پھر انھوں نے کھایا، سیر ہو گئے اور چلے گئے، وہ دس دس کو اندر لاتے اور دس دس کو باہر بھیجتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا مگر سب نے کھا لیا اور سیر ہو گئے، پھر اس کو سمیٹا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا ان کے کھانے (کے آغاز) کے وقت تھا۔

[٥٣١٨] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ، فَقَالَ: «دُونَكُمْ هٰذَا».

[5318] یحییٰ بن سعید اموی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے اس کے آخر میں یوں کہا: جو بچا تھا آپ نے اسے لے کر اکٹھا کیا، پھر اس میں برکت کی دعا کی، کہا: تو وہ (پھر سے) اتنا ہی ہو گیا جتنا تھا، پھر فرمایا: ''یہ تمھارے لیے ہے۔'' (آپ نے کھانے کے آغاز میں بھی برکت کی دعا کی اور آخر میں بھی۔)

[٥٣١٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ

[5319] عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ خاص طور پر صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کر دے، پھر مجھے آپ ﷺ کی طرف بھیجا، اس کے بعد حدیث بیان کی اور اس میں یہ (بھی) کہا: نبی ﷺ

تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِّنَفْسِهِ خَاصَّةً، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: «كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ» فَأَكَلُوا، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوا سُؤْرًا.

نے (کھانے پر) اپنا ہاتھ رکھا اور اس پر بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: "دس آدمیوں کو (اندر آنے کی) اجازت دو" انھوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی، وہ اندر آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ" تو ان لوگوں نے کھایا حتی کہ اسی آدمیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا (دس دس کو اندر بلایا، بسم اللہ پڑھ کر کھانے کو کہا۔) اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) انھوں نے کھانا بچا دیا۔

[٥٣٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ فِيهِ: فَقَامَ أَبُوطَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ، حَتّٰى أَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ شَيْئًا يَّسِيرًا، قَالَ: «هَلُمَّهُ، فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ».

[5320] یحییٰ (مازنی) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کا یہی قصہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا اور اس میں کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! صرف تھوڑا سا کھانا تھا۔ آپ نے فرمایا: "لے آؤ، اللہ تعالیٰ عنقریب اس میں برکت ڈال دے گا۔"

[٥٣٢١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ، وَأَفْضَلُوا مَا أَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ.

[5321] عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی اور اس میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا بچا دیا جو انھوں نے پڑوسیوں کو (بھی) بھجوا دیا۔

[٥٣٢٢] (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو

[5322] عمرو بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا، آپ پیٹھ اور پیٹ

ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ، يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ، فَأَتَى أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ، يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ وَّأَظُنُّهُ جَائِعًا. وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَأَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا.

کے بل کروٹیں لے رہے تھے، پھر وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے، آپ پیٹھ سے پیٹ کے بل کروٹیں لے رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں، اور (ساری) حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا: پھر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوطلحہ، حضرت ام سلیم اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے کھانا کھایا اور کچھ کھانا بچ گیا جو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کر دیا۔

[٥٣٢٣] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: جِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُّهُ جَالِسًا مَّعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ، وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ- قَالَ أُسَامَةُ: وَأَنَا أَشُكُّ - عَلَى حَجَرٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ! قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، عِنْدِي كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ، فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ، وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ.

[5323] اسامہ نے بتایا کہ یعقوب بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ آپ نے اپنے بطن مبارک پر ایک پتھر کو ایک چوڑی سی پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ اسامہ نے کہا: مجھے شک ہے (کہ یعقوب نے ''پتھر'' کا لفظ بولا یا نہیں)۔ میں نے آپ کے ایک ساتھی سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے بطن کو کیوں باندھ رکھا ہے؟ لوگوں نے بتایا: بھوک کی بنا پر۔ پھر میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ (میری والدہ) حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے خاوند تھے، میں نے ان سے کہا: ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی ہے، میں نے آپ کے بعض صحابہ سے پوچھا: اس کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا: بھوک۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا: کیا کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور کچھ کھجوریں ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے

آئیں تو ہم آپ کو سیر کر کے کھلا دیں گے۔ اور اگر کوئی اور بھی آپ کے ساتھ آیا تو یہ کھانا کم ہوگا، پھر باقی ساری حدیث بیان کی۔

[٥٣٢٤] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[5324] نضر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں ان سب کی حدیث کے مطابق روایت کیا۔

فائدہ: تمام احادیث میں بیان کردہ الگ الگ تفصیلات یکجا کرنے سے مفصل واقعہ سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو بھوک کے عالم میں پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے مسجد کے فرش پر کروٹیں بدلتے دیکھا، صحابہ سے پیٹ پر بندھے پتھر کے بارے میں سوال کیا، گھر جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی کیفیت بتائی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جا کر خود بھی اس کیفیت کا مشاہدہ کیا، واپس آ کر انھوں نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ انھوں نے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں، جو گھر میں موجود تھیں، کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں بھیجیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ لے کر گئے تو سب لوگوں کی موجودگی میں شرم محسوس کی، رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا تو آپ نے سب ساتھیوں سمیت ان کے گھر جا کر اس تھوڑے سے کھانے کی دعوت قبول فرمائی اور باقی تفصیلات تمام احادیث میں ایک طرح بیان ہوئی ہیں۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ، وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ، وَإِيثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَّإِنْ كَانُوا ضِيفَانًا، إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ) (التحفة ٤)

باب: 21- شوربہ کھانا جائز ہے، کدو کھانا مستحب ہے، دسترخوان پر بیٹھے لوگ چاہے مہمان ہوں، ایک دوسرے کے لیے ایثار کریں بشرطیکہ کھانے (پر بلانے) والا اسے ناپسند نہ کرے

[٥٣٢٥] ١٤٤-(٢٠٤١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ،

[5325] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے تیار کیے ہوئے کھانے کی دعوت دی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے پر گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ رکھا، اس میں کدو اور چھوٹے

فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِّنْ شَعِيرٍ، وَّمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

ٹکڑوں کی صورت میں محفوظ کیا ہوا گوشت تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے کی چاروں طرف سے کدو تلاش کر رہے تھے، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں اسی دن سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔

[٥٣٢٦] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ. قَالَ : فَقَالَ أَنَسٌ: فَمَا زِلْتُ، بَعْدُ، يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

[5326] سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، آپ کے لیے شوربہ لایا گیا، اس میں کدو (بھی) تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھانے لگے، وہ آپ کو اچھا لگ رہا تھا۔ جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں کدو (کے ٹکڑے) آپ کے سامنے کرنے لگا اور خود نہ کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دن کے بعد سے مجھے کدو بہت اچھا لگتا ہے۔

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے مختلف باتیں لکھی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر ایک ہی پلیٹ میں ساتھ کھانے والا اس کو ناپسند نہ کرے تو اپنی مرضی کی چیز پلیٹ کے کسی حصے میں سے لی جا سکتی ہے۔ ممانعت کی وجہ یہی ہے کہ ساتھ کھانے والے کو برا لگے گا۔ اگر برا نہیں لگتا تو ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔ ابن بطال نے یہ کہا ہے کہ جو اپنے گھر والوں اور خادم کو کھلا رہا ہے اسے حق ہے کہ کھانے میں سے جو چیز اسے زیادہ پسند ہو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ لے لے۔ ابن تین نے کہا ہے کہ کسی شخص کا خادم اس کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہا ہو تو وہ اس میں سے جو زیادہ پسند ہو اپنے لیے مختص کر سکتا ہے۔ یہ سب توجیہات فتح الباری میں بیان کی گئی ہیں اور اہم ہیں۔ ان سے مختلف ایک یہ بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ سبزی ملے ہوئے گوشت میں اہم چیز جو زیادہ تر لوگوں، خصوصاً نوعمروں کو پسند ہوتی ہے، وہ گوشت ہے نہ کہ سبزی۔ غذائیت کے اعتبار سے نوعمر بچوں کو اپنی بڑھوتری کے لیے گوشت کی زیادہ ضرورت بھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی گود میں پلنے والے (ربیب) عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما جن کی اچھی تربیت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے چاروں طرف ہاتھ گھمانے کے بجائے اپنے آگے سے کھانے کی تلقین فرمائی تھی جو چاروں طرف سے گوشت ہی تلاش کر رہے تھے: «فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ» ''میں نے پیالے کی ہر جانب سے گوشت لینا شروع کیا۔'' (حدیث: 5270) حضرت انس رضی اللہ عنہ نوعمر تھے تو رسول اللہ نے از راہِ تلطف کھانے میں سبزی کے ٹکڑے خود لینے شروع کر دیے اور گوشت انس رضی اللہ عنہ کے لیے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ کا اصل مقصد گوشت کھانے میں نوعمر انس رضی اللہ عنہ کو ترجیح دینا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر سمجھے کہ آپ ﷺ کو کدو کے ٹکڑے زیادہ پسند آ رہے ہیں، وہ آپ کو پسند آ بھی رہے ہوں گے، انھوں

نے وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کرنے شروع کر دیے، یہ بہت اچھا اَدب تھا۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اس دن سے ساری عمر کے لیے گوشت میں ڈالے ہوئے کدو مرغوب ہو گئے اور اس طرح ان کو متوازن غذا لینے کی عادت ہو گئی۔ اس دن حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حصے میں گوشت زیادہ آنا اور بعد کی عمر میں اچھی غذائی عادت، دونوں نبی اکرم ﷺ کی شفقت اور برکت کی وجہ سے تھا۔

[٥٣٢٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَزَادَ: قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ، بَعْدُ، أَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

[5327] معمر نے ثابت بنانی اور عاصم احول سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے جو درزی تھا، رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی، اور یہ اضافہ کیا کہ ثابت نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: اس کے بعد جب بھی میرے لیے کھانا بنتا ہے اور میں ایسا کر سکتا ہوں کہ اس میں کدو ڈالا جائے تو ڈالا جاتا ہے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ دُعَاءٍ مِّنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ، وَإِجَابَتِهٖ إِلٰى ذٰلِكَ) (التحفة ٥)

باب: 22- کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا، مہمان کا کھانا کھلانے والوں کے لیے دعا کرنا، نیک مہمان سے دعا کی درخواست کرنا اور اس (مہمان) کی طرف سے اس درخواست کو قبول کرنا مستحب ہے

[٥٣٢٨] ١٤٦-(٢٠٤٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَبِي، قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى - قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ ظَنِّي، وَهُوَ فِيهِ، إِنْ شَاءَ اللهُ: إِلْقَاءُ

[5328] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خمیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر آپ کے سامنے کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ کھجوریں کھا رہے تھے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان ڈالتے جا رہے تھے، (کھانے کے لیے) آپ ﷺ نے شہادت کی

النَّوٰى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ - ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: فَقَالَ أَبِي، وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: ادْعُ اللهَ لَنَا، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ».

اور درمیانی انگلی اکٹھی کی ہوئی تھیں۔ شعبہ نے کہا: میرا گمان (غالب) ہے اور ان شاء اللہ یہ بات، یعنی گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنا، اس (حدیث) میں ہے۔ پھر (آپ کے سامنے) مشروب لایا گیا، آپ نے اسے پیا، پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ (عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما نے) کہا: تو میرے والد نے، جب انھوں نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی، عرض کی: ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! تو نے انھیں جو رزق دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت ڈال دے اور ان کے گناہ بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

[٥٣٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ.

[5329] ابن ابی عدی اور یحییٰ بن حماد دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ گٹھلیوں کو دو انگلیوں کے درمیان ڈالنے کے بارے میں شک (کا اظہار) نہیں کیا۔

فائدہ: اگر کھانے کے لیے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ انگشت شہادت اور بڑی انگلی کو اکٹھا کر کے استعمال کیا جائے تو نیچے دو انگلیاں بچتی ہیں۔ وہ مڑی ہوئی رکھی جائیں تو ان کے درمیان کھجور کی گٹھلیاں اکٹھی کی جا سکتی ہیں۔ اس طرح گٹھلیوں کو واپس کھجور والے برتن میں ڈالنے کے بجائے الگ سے اکٹھی کر کے کہیں اور پھینکا جا سکتا ہے۔ بعض حضرات نے حدیث کے الفاظ کا یہ مطلب لیا ہے کہ انگشتِ شہادت اور بڑی انگلی کو اکٹھا کر کے ان کے درمیان گٹھلیاں پھنسائی جا رہی تھیں۔ کھجوریں تناول کرتے ہوئے ایسا کرنا شاید مشکل ہے۔ حدیث کے الفاظ بھی «يُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ» کے ہیں، یعنی آپ ﷺ گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان ڈالتے جا رہے تھے۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ) (التحفة ٦)

باب: 23- تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

[٥٣٣٠] ١٤٧-(٢٠٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا -

[5330] حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ.

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ، وَصِفَةِ قُعُودِهِ) (التحفة ٧)

باب:24- کھانے والے کا تواضع اختیار کرنا مستحب ہے اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ

[٥٣٣١] ١٤٨-(٢٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا، يَأْكُلُ تَمْرًا.

[5331] حفص بن غیاث نے مصعب بن سلیم سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تھوڑے سے زمین پر لگ کر بیٹھے تھے، کھجوریں کھا رہے تھے۔

[٥٣٣٢] ١٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: أَكْلًا حَثِيثًا.

[5332] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سلیم سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، نبی ﷺ اس طرح بیٹھے ہوئے ان کو تقسیم فرمانے لگے جیسے آپ ابھی اٹھنے لگے ہوں (بیٹھنے کی وہی کیفیت جو پچھلی حدیث میں بیان ہوئی دوسرے لفظوں میں بتائی گئی ہے) اور آپ اس میں سے جلدی جلدی چند دانے کھا رہے تھے۔ زہیر کی روایت میں ذریعاً کے بجائے حثیثاً کا لفظ ہے، یعنی بغیر کسی اہتمام کے جلدی جلدی۔

فائدہ: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے پیش نظر کوئی اور کام تھا، اس سے پہلے کھجوروں کی تقسیم کے معاملے سے جلدی جلدی فراغت چاہتے تھے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ نَهْيِ الْآكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ، إِلَّا بِإِذْنِ أَصْحَابِهِ) (التحفة ٨)

باب:25- کھانے میں شریک ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک لقمے میں دو یا زیادہ کھجوریں ملا (کر کھانے) کی ممانعت

[٥٣٣٣] ١٥٠-(٢٠٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ، فَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ، فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَّسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ.

قَالَ شُعْبَةُ: لَا أُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ، يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ.

[5333] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے جبلہ بن سحیم سے سنا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوروں کا راشن دیتے تھے، ان دنوں لوگ قحط سالی کا شکار تھے۔ اور ہم (کھجوریں) کھاتے تھے۔ ہم کھا رہے ہوتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے قریب سے گزرتے اور فرماتے: اکٹھی دو دو کھجوریں مت کھاؤ، رسول اللہ ﷺ نے اکٹھی دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے، سوائے اس کے کہ آدمی اپنے (ساتھ کھانے والے) بھائی سے اجازت لے۔

شعبہ نے کہا: میرا یہی خیال ہے کہ یہ جملہ، یعنی اجازت لینا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے (انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کیا۔)

[٥٣٣٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ، وَلَا قَوْلُهُ: وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ.

[5334] عبیداللہ کے والد معاذ اور عبدالرحمن بن مہدی دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ان دونوں کی روایت میں شعبہ کا اور ان (جبلہ بن سحیم) کا یہ قول موجود نہیں: ''ان دنوں لوگ قحط سالی کا شکار تھے۔''

[٥٣٣٥] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

[5335] سفیان نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر، اکٹھی دو دو کھجوریں کھائے۔

(المعجم ٢٦) - (بَابٌ: فِي إِدْخَالِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ) (التحفة ٩)

باب: 26- کھجوروں اور دوسری غذائی اشیاء کو اپنے اہل وعیال کے لیے ذخیرہ کرنا

[٥٣٣٦] ١٥٢-(٢٠٤٦) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ».

[5336] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسے گھر کے لوگ بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں۔''

[٥٣٣٧] ١٥٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ - أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ - » قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا.

[5337] ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (عمرہ بنت عبدالرحمان انصاریہ) سے، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس میں رہنے والے بھوکے ہیں، عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس میں رہنے والے بھوکے ہیں۔یا (فرمایا:) اس گھر کے لوگ بھوکے رہ جاتے ہیں۔'' آپ نے یہ کلمات دو یا تین بار فرمائے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ)

(التحفة ١٠)

باب: 27-مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت

[٥٣٣٨] ١٥٤-(٢٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، مِّمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، حِينَ يُصْبِحُ، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ».

[5338] عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح کے وقت مدینہ کے دو پتھریلے میدانوں کے درمیان کی سات کھجوریں کھا لیں، اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[٥٣٣٩] ١٥٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي

[5339] ابواسامہ نے ہاشم بن ہاشم سے روایت کی، کہا: میں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سنا، کہہ رہے تھے، میں نے (اپنے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے

وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ، عَجْوَةٍ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ».

تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے زہر نقصان پہنچا سکے گا نہ جادو۔''

[٥٣٤٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ، كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَا يَقُولَانِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

[5340] مروان بن معاویہ فزاری اور ابو بدر شجاع بن ولید دونوں نے ہاشم بن ہاشم سے، اسی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔ وہ دونوں یہ نہیں کہتے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

فائدہ: ان دونوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ سے سماع کی صراحت کے بغیر حدیث بیان کی لیکن ابو اسامہ نے سماعت کی تصریح بیان کی ہے، اس لیے وہ ثابت ہے۔

[٥٣٤١] ١٥٦-(٢٠٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ، أَوَّلَ الْبُكْرَةِ».

[5341] عبداللہ بن ابی عتیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مدینہ کے) بالائی حصے کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے، یا (فرمایا:) صبح کے اول وقت میں ان کا استعمال تریاق ہے۔''

(المعجم ٢٨) - (بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ، وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا) (التحفة ١١)

باب: 28- کھمبی کی فضیلت اور اس کے ذریعے سے آنکھ کا علاج

[٥٣٤٢] ١٥٧-(٢٠٤٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

[5342] جریر اور عمر بن عبید نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی، کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

فرماتے ہوئے سنا: ''کھمبی مَن (وہ کھانا جو سلویٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے آسمان کی جانب سے اترا تھا) کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٣] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5343] شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے عمرو بن حریث سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ''کھمبی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

فائدہ: بعض لوگوں نے سبز کے بجائے سفید رنگ کی اس خودرو چیز کھمبی کو زمین کی چیچک کہہ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے ان کے خیال کی تردید فرمائی اور واضح کیا کہ یہ مَن کی طرح بلکہ اس کی ایک قسم ہے۔ آج کل اسے ''مشروم'' کے نام سے جانا اور رغبت سے کھایا جاتا ہے اور یہ بہت قیمتی چیز سمجھی جاتی ہے۔

[٥٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[5344] شعبہ نے کہا: مجھے حکم بن عتیبہ نے حسن عرنی سے خبر دی، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

شعبہ نے کہا: جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبدالملک کی روایت کی وجہ سے اس کو منکر قرار نہ دیا۔

فائدہ: عبدالملک بن عمیر مدلس ہیں، لیکن جب شعبہ کو یہی روایت حکم بن عتیبہ نے حسن عُرنی سے بھی بیان کی تو شعبہ کو پتہ چل گیا کہ یہ روایت معروف ہے۔ اسے عبدالملک بن عمیر کی تدلیس کی وجہ سے منکر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

[٥٣٤٥] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ

[5345] عبثر نے مطرف سے، انھوں نے حکم سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں

الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَمَآؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی اس مَن میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٦] ١٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5346] جریر نے مطرف سے، انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے حسن عرنی سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کھمبی اس من میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (آسمان سے) اتار کر عطا کیا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٧] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ: قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5347] سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: میں نے عمرو بن حریث سے سنا: انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی اس مَن میں سے ہے جسے اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل پر (آسمان سے) اتارا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[٥٣٤٨] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ».

[5348] شہر بن حوشب نے کہا: میں نے عبدالملک بن عمیر سے سنا، انھوں نے کہا: میں عبدالملک سے ملا تو انھوں نے مجھے عمرو بن حریث سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی مَن میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

(المعجم ۲۹) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ) (التحفة ١٢)

[٥٣٤٩] ١٦٣-(٢٠٥٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ» قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ. قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا» أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

باب:29- پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت

[5349] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم مرالظہران (کے مقام) پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پیلو چن رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ پیلو چنو۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یوں لگتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کوئی نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔'' یا اسی طرح کی بات ارشاد فرمائی۔

(المعجم ۳۰) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ، وَالتَّأَدُّمِ بِهِ) (التحفة ١٣)

[٥٣٥٠] ١٦٤-(٢٠٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نِعْمَ الْأُدُمُ، أَوِ الْإِدَامُ، الْخَلُّ».

باب:30- سرکے کی فضیلت اور اس کو سالن کے طور پر استعمال کرنا

[5350] یحییٰ بن حسان نے کہا کہ ہمیں سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سالنوں میں سے عمدہ یا (فرمایا) عمدہ سالن سرکہ ہے۔''

[٥٣٥١] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «نِعْمَ الْأُدُمُ» وَلَمْ يَشُكَّ.

[5351] یحییٰ بن صالح وُحاظی نے کہا کہ ہمیں سلیمان بن بلال نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: ''سالنوں میں سے عمدہ'' اور شک نہیں کیا۔

[٥٣٥٢] ١٦٦-(٢٠٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[5352] ابوبشر نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے،

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ، فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: «نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ».

انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے سرکہ منگایا اور اسی کے ساتھ روٹی کھانا شروع کر دی، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''سرکہ عمدہ سالن ہے، سرکہ عمدہ سالن ہے۔''

[٥٣٥٣] ١٦٧-(...) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ، إِلٰى مَنْزِلِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِّنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْ أُدُمٍ؟» فَقَالُوا: لَا، إِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ، قَالَ: «فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ».

[5353] اسماعیل بن علیہ نے مثنیٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے طلحہ بن نافع نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے تو خادم آپ کے لیے روٹی کے کچھ ٹکڑے نکال کر لایا، آپ نے پوچھا: ''کوئی سالن نہیں ہے؟'' اس نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ سرکہ عمدہ سالن ہے۔''

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ، وَقَالَ طَلْحَةُ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، میں سرکہ پسند کرتا ہوں، اور طلحہ (راوی) نے کہا: جب سے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے میں بھی سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

[٥٣٥٤] ١٦٨-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلٰى مَنْزِلِهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، إِلٰى قَوْلِهِ: «فَنِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[5354] نصر کے والد علی جہضمی نے کہا: ہمیں مثنیٰ بن سعید نے طلحہ بن نافع سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، انھوں نے آپ ﷺ کے قول: ''سرکہ عمدہ سالن ہے'' تک ابن علیہ کی حدیث کے مانند بیان کیا اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٥٣٥٥] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا

[5355] حجاج بن ابی زینب نے کہا: مجھے ابوسفیان طلحہ بن نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت

حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارٍ، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ أَقْرِصَةٍ، فَوُضِعْنَ عَلٰى بَتِّيٍّ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ مِنْ أُدُمٍ؟» قَالُوا: لَا، إِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ، قَالَ: «هَاتُوهُ، فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ».

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: میں کسی گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا، آپ نے میری طرف اشارہ کیا، میں اٹھ کر آپ کے پاس آیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چل پڑے، حتی کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے حجروں میں سے کسی کے حجرے پر آئے اور اندر داخل ہو گئے، پھر مجھے بھی آنے کی اجازت دی، میں (حجرۂ انور میں) ان کے حجاب کے عالم میں داخل ہوا، آپ نے فرمایا: ”کچھ کھانے کو ہے؟“ گھر والوں نے کہا: ہے۔ اور تین روٹیاں لائی گئیں اور ان کو ایک اونی رومال (دسترخوان) پر رکھ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور ایک روٹی میرے سامنے رکھی، پھر آپ نے تیسری کے دو ٹکڑے کیے، آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے رکھی، پھر آپ نے پوچھا: ”کوئی سالن بھی ہے؟“ گھر والوں نے کہا: تھوڑا سا سرکہ ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے آؤ، سرکہ کیا خوب سالن ہے!“

(المعجم ٣١) - **(بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ، وَأَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ خِطَابَ الْكِبَارِ تَرْكُهُ، وَكَذَا مَا فِي مَعْنَاهُ)** (التحفة ١٤)

باب: 31- لہسن کھانے کا جواز اور جو بڑوں سے بات کرنا چاہے وہ یہ اور اس جیسی (بو والی) چیز نہ کھائے

[٥٣٥٦] ١٧٠-(٢٠٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلَةِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ

[5356] **محمد بن جعفر** نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچ جاتا اسے میرے پاس بھیج دیتے، ایک دن آپ نے میرے پاس بچا ہوا کھانا بھیجا جس میں سے آپ نے خود کچھ نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں (کچا) لہسن تھا، میں نے آپ سے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے

هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ».

قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ.

فرمایا: ”نہیں، لیکن میں اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔“

میں نے عرض کی: جو آپ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے۔

[٥٣٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5357] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٣٥٨] ١٧١-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ - وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ - فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ: أَبُوزَيْدٍ الْأَحْوَلُ -: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ، مَوْلٰى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلْوِ، فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً، فَقَالَ: نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا، فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسُّفْلُ أَرْفَقُ» فَقَالَ: لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا، فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلْوِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ، فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فَإِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ، فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ، فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: لَمْ يَأْكُلْ، فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَلٰكِنِّي

[5358] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام افلح نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ ان کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے اور نچلی منزل میں رہے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر والی منزل میں تھے، ایک رات حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو (دل میں) کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چل رہے ہیں، وہ ایک طرف ہٹ گئے اور ایک جانب ہو کر رات گزاری، پھر آپ کو یہ بات بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”نیچے رہنا زیادہ آسان ہے۔“ تو انھوں (حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ایسی کسی چھت کے اوپر نہیں چڑھ سکتا جس کے نیچے آپ تشریف فرما ہوں، اس پر نبی ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نچلی منزل میں آ گئے، وہ (حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے (جب آپ ﷺ کا بچا ہوا کھانا) ان کے پاس لایا جاتا تو وہ اس جگہ کا پوچھتے جہاں آپ کی انگلیاں لگی ہوتیں، پھر وہ عین آپ کی انگلیوں والی جگہ سے کھانا کھاتے، ایک دن انھوں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا جس میں (کچا) لہسن تھا، جب (بچا ہوا کھانا) واپس لایا گیا تو انھوں نے نبی ﷺ کی انگلیوں والی جگہ کے بارے میں دریافت کیا، انھیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے تناول نہیں فرمایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ گھبرا کر اوپر گئے

أَكْرَهُهُ» قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ، أَوْ مَا كَرِهْتَ.

قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالْوَحْيِ.

اورعرض کی: کیا یہ حرام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔'' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو آپ ناپسند کرتے ہیں اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ نبی ﷺ کے پاس وحی لائی جاتی تھی۔ (اس لیے آپ کسی بدبودار چیز کو، چاہے لہسن، پیاز وغیرہ ہوں، قریب نہیں آنے دیتے تھے۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ) (التحفة ١٥)

باب: 32- مہمان کی عزت افزائی اوراسے اپنی ذات پر ترجیح دینا

[٥٣٥٩] ١٧٢-(٢٠٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، فَقَالَ: «مَنْ يُّضِيفُ هٰذَا، اللَّيْلَةَ، رَحِمَهُ اللهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيهِ، قَالَ: فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا

[5359] جریر بن عبدالحمید نے فضیل بن غزوان سے، انھوں نے ابوحازم اشجعی سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: میں بھوک سے بدحال ہوں۔ آپ نے اپنی ایک اہلیہ کی طرف پیغام بھیجا، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری اہلیہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتی کہ سب نے یہی کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، بالآخر آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اس شخص کو آج رات مہمان بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔'' انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اللہ کے رسول! میں (اس کو مہمان بناؤں گا۔) وہ شخص اس (مہمان) کو لے کر گھر گیا اور بیوی سے پوچھا: تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ بیوی نے کہا: صرف میرے بچوں کا (تھوڑا سا) کھانا ہے۔ اس نے کہا: بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو، جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں، جونہی وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ

اللَّيْلَةَ».

کے پاس چلی جانا اور اس کو بجھا دینا، پھر وہ لوگ بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھالیا، جب صبح ہوئی، وہ (میزبان) نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو (حسن) سلوک کیا، اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔''

[٥٣٦٠] ١٧٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ، قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر الآية: ٩].

[5360] وکیع نے فضیل بن غزوان سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار میں سے ایک آدمی کے پاس ایک مہمان نے رات گزاری، ان کے پاس صرف اپنا اور اپنے بچوں کا کھانا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو اور جو کھانا تمھارے پاس ہے وہ مہمان کے قریب کر دو، تب یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ (دوسروں کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں چاہے انھیں سخت احتیاج لاحق ہو۔''

[٥٣٦١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ، فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يُّضِيفُ هٰذَا، رَحِمَهُ اللهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَّذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ.

[5361] ابن فضیل نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ آپ اسے مہمان بنالیں، اور آپ کے پاس اس کی میزبانی کے لیے کچھ بھی نہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کوئی ایسا شخص ہے جو اس کو مہمان بنائے؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے!'' انصار میں سے ایک شخص کھڑے ہو گئے، انھیں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، وہ اس (مہمان) کو اپنے گھر لے گئے، اس کے بعد جریر کی حدیث کے مطابق حدیث بیان کی، انھوں نے بھی وکیع کی طرح آیت نازل ہونے کا ذکر کیا۔

[٥٣٦٢] ١٧٤-(٢٠٥٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

[5362] شبابہ بن سوار نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْمِقْدَادِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِحْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا» قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ: فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَّا يُوقِظُ نَائِمًا، وَّيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ، فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَّقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَّأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ، مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ، فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَّغَلَتْ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ،- قَالَ: - نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ؟ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ، فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ، إِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ. قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَتٰى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ

میں اور میرے دو ساتھی آئے، اس وقت سخت بھوک کی بنا پر ہماری سماعت اور بصارت جاتی رہی تھی، ہم خود کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر پیش کرتے رہے لیکن کوئی ہمیں (بطور مہمان) قبول کرنے پر تیار نہ ہوا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ہمیں اپنے گھر والوں کے ہاں لے گئے، وہاں پر تین بکریاں تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ مشترکہ طور پر ہم سب کے لیے ان کا دودھ نکالا کرو۔'' ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر شخص اپنا حصہ پی لیتا اور نبی ﷺ کے حصہ کا دودھ اٹھا کر رکھ دیتے، آپ رات کو تشریف لاتے اور (اس طرح) سلام کرتے کہ کسی سوئے ہوئے کو نہ جگاتے اور جاگنے والے کو سنا دیتے۔ کہا: پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے، نماز پڑھتے، پھر آکر اپنے حصے کا دودھ پیتے۔ ایک رات میرے پاس شیطان آگیا، اس وقت میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا، اس نے کہا: محمد ﷺ انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ ان کو ہدیے اور تحفے دیتے ہیں اور آپ (کو جو چاہیے) ان کے ہاں سے لے لیتے ہیں اور یہ جو ایک گھونٹ دودھ پڑا ہے آپ ﷺ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو میں دودھ کے پاس گیا اور اسے پی گیا، اور جب وہ دودھ میرے پیٹ کے اندر چلا گیا اور میں نے جان لیا کہ اب اسے حاصل کرنے کا کوئی طریقہ موجود نہیں تو شیطان نے مجھے نادم کرنا شروع کر دیا، اور کہا: تم پر افسوس ہے! یہ تم نے کیا کیا؟ تم نے محمد ﷺ کا مشروب پی لیا، اب وہ آئیں گے اور ان کو دودھ نہیں ملے گا تو وہ ہر صورت تمھارے خلاف دعا کریں گے، پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے، تمھاری دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی، میرے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی، میں اگر اس کو پیروں پر ڈالتا تو سر باہر نکل جاتا اور اگر سر پر ڈالتا تو پیر باہر نکل جاتے، اور کیفیت یہ ہوگئی کہ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، اور رہے میرے دونوں ساتھی تو وہ سو رہے تھے، انھوں نے وہ

رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَطْعِمْ مَّنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي» قَالَ: فَعَمَدْتُّ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُّهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ، وَّإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُّ إِلٰى إِنَاءٍ لِّآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَّحْتَلِبُوا فِيهِ، قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رِغْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْرَبْ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اشْرَبْ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ، وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي، فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا» قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ، مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، کہا: تو نبی ﷺ تشریف لے آئے اور آپ جس طرح سلام کرتے تھے اسی طرح سلام کیا، پھر آپ مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، پھر آپ دودھ کے پاس آئے، اس (کے برتن) کو کھولا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا، آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو میں نے دل میں کہا: اب آپ ضرور میرے خلاف دعا کریں گے، اور میں ہلاک ہو جاؤں گا، (لیکن) آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو مجھے کھلائے اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے اس کو پلا۔'' یہ سن کر میں چادر کی طرف لپکا اور اسے اپنے جسم پر مضبوطی سے باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان میں سے کون سب سے فربہ ہے، میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کروں، میں نے دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے بلکہ ان سب بکریوں کے تھن بھرے ہوئے ہیں، میں نے محمد ﷺ کے گھر والوں کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا جس میں وہ دودھ دوہنا چاہتے تھے، پھر میں نے اس میں دودھ دوہا حتی کہ اس (برتن) پر جھاگ چھا گیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے رات کو اپنا مشروب (دودھ) پی لیا تھا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ (بھی) پی لیجیے، آپ نے دودھ پی لیا، پھر مجھے دیا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! (اور) پی لیجیے، آپ نے (پھر سے) پی کر دوبارہ مجھے دیا، جب میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور میں نے آپ کی دعا کو پالیا ہے تو میں ہنسنے لگ گیا اور ہنستے ہنستے زمین پر گر گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مقداد! یہ تمھاری ایک بری خصلت ہے (کہ سبب بتائے بغیر اکیلے ہنستے ہی جا رہے ہو۔)'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ساتھ یہ یہ معاملہ ہوا اور میں نے یوں کیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (دودھ جو اس وقت ملا) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تم نے مجھے اس

وقت کیوں نہیں بتایا! ہم اپنے دو ساتھیوں کو بھی جگا دیتے اور وہ بھی اس رحمت میں سے اپنا حصہ لے لیتے۔" میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! جب یہ دودھ آپ نے پی لیا اور آپ کے ساتھ میں نے پی لیا تو اب مجھے کوئی پروا نہیں کہ اسے اور کس نے پیا۔

فائدہ: یہ سب جوانی اور بدویت کے انداز تھے جو رسول اللہ ﷺ کی مشفقانہ تربیت سے بالکل درست ہو گئے بلکہ یہ لوگ شائستگی، اخلاص، ایثار اور ذمہ داری کا بہترین نمونہ بن گئے۔

[٥٣٦٣] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5363] نضر بن شمیل نے سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٥٣٦٤] ١٧٥-(٢٠٥٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ ابْنِ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ - حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ - حَدَّثَ أَيْضًا - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَّسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ - أَوْ قَالَ - أَمْ هِبَةٌ؟» قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُّشْوٰى، قَالَ: وَايْمُ اللهِ! مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا، أَعْطَاهُ، وَإِنْ كَانَ

[5364] ابوعثمان نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم ایک سوتیس آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟" ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع (دوکلوسوگرام) آٹا تھا، اسے گوندھا گیا، پھر ایک کھڑے اور پراگندہ بالوں والا دراز قد مشرک اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ بکریاں بیچنے کے لیے لائے ہو یا عطیہ — یا فرمایا — ہبہ کے طور پر؟" اس نے کہا: نہیں! بلکہ فروخت کروں گا، آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی، اس (کے گوشت) کو بنایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی، گردے، دل وغیرہ کو بھوننے کا حکم دیا، (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ان ایک سوتیس آدمیوں میں سے ہر ایک شخص کو اس کی کلیجی وغیرہ کا ایک ٹکڑا دیا، جو شخص موجود تھا اس کو دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اس کے لیے رکھ لیا۔

غَائِبًا، خَبَأَ لَهُ.

قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ، وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ.

(عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے) کہا: آپ نے (کھانے کے لیے) دو بڑے پیالے بنائے اور ہم سب نے ان دو پیالوں میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، دونوں پیالوں میں کھانا پھر بھی بچ گیا تو میں نے اس کو اونٹ پر لاد لیا یا جس طرح انھوں نے کہا۔

[٥٣٦٥] ١٧٦-(٢٠٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ -: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ، فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، بِسَادِسٍ»، أَوْ كَمَا قَالَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ: - وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ أَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا

[5365] معتمر بن سلیمان کے والد نے کہا: ہمیں ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہ انھیں حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ فقراء لوگ تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین (تیسرے، صحیح بخاری: 602) کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو، چھٹے کو لے جائے'' یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس کو ساتھ لے گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لائے تھے، حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں، میں، میرے والد اور میری والدہ تھیں۔ (ابوعثمان نہدی نے کہا) اور مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کہا تھا اور میری بیوی تھی اور میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک مشترک خادم تھا، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا، پھر آپ کے پاس ہی رکے رہے حتی کہ عشاء کی نماز پڑھ لی گئی، پھر لوٹے اور آپ کے پاس ٹھہرے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند آنے لگی، پھر رات کا اتنا حصہ گزرنے کے بعد، جتنا اللہ کو منظور تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی بیوی نے کہا: آپ اپنے مہمانوں کو یا کہا: مہمان کو چھوڑ کر کہاں رک گئے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا: انھوں نے آپ کے بغیر

فَاخْتَبَأْتُ، وَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، لَا هَنِيئًا، وَّقَالَ: وَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُّقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا، قَالَ: حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ، قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، وَقُرَّةِ عَيْنِي! لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، قَالَ: فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَّقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ، فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أُنَاسٌ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ، قَالَ: إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

کھانے سے انکار کر دیا، انھوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، (مگر) وہ (انکار کر کے) ان پر غالب رہے، حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (ڈر سے) جا کر چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: او جاہل! ناک کٹے! (انھیں شرم دلائی) اور برا بھلا کہا۔ اور مہمانوں سے کہا: کھانا کھاؤ، یہ کھانا کسی مزے کا نہیں (کہ وقت پر نہیں کھایا گیا) اور کہا: (تم میرا انتظار کرتے رہے ہو لیکن) اللہ کی قسم! میں (یہ کھانا) کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ جو بھی لقمہ لیتے تھے، نیچے سے اس کی نسبت زیادہ کھانا اوپر آ جاتا۔ کہا: یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو دیکھا تو وہ پہلے جتنا بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: بنوفراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا جتنا پہلے تھا، اس سے تین گنا زیادہ (ہو گیا) ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے میں سے کھایا اور کہا: وہ شیطان کی طرف سے تھی، یعنی قسم (کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے) پھر انھوں نے اس میں سے ایک لقمہ اور کھایا، پھر اسے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، وہ کھانا آپ کے پاس صبح تک پڑا رہا، ان دنوں ایک قوم کے ساتھ ہمارا معاہدہ تھا اور اب وہ مدت ختم ہو چکی تھی، ہم (مسلمانوں) نے بارہ آدمی تقسیم کیے (الگ الگ دستوں کے سربراہ مقرر کیے) ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ (ماتحت) اور (بہت سے) لوگ تھے، اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے، آپ نے وہ کھانا ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور ان سب نے وہ کھانا کھایا۔ یا جس طرح انھوں نے بیان کیا۔

[٥٣٦٦] ١٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ

[5366] جریری نے ابوعثمان سے، انھوں نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہمارے ہاں

الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَّنَا، قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ! افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ. قَالَ: فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ، قَالَ: فَأَبَوْا، فَقَالُوا: حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ، وَّإِنَّكُمْ إِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُّصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى، قَالَ: فَأَبَوْا، فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَفَرَغْتُمْ مِّنْ أَضْيَافِكُمْ؟ قَالَ: قَالُوا: لَا، وَاللهِ! مَا فَرَغْنَا، قَالَ: أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ! إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ، قَالَ: فَجِئْتُ، قَالَ فَقُلْتُ: وَاللهِ! مَا لِي ذَنْبٌ، هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ، قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَّطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَقَالُوا: فَوَاللهِ! لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ، قَالَ: فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ، وَيْلَكُمْ! مَّا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْأُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ، هَلُمُّوا قِرَاكُمْ، قَالَ: فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَرُّوا وَحَنِثْتُ، قَالَ:

ہمارے کچھ مہمان آئے، میرے والد رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر گفتگو کیا کرتے تھے، وہ چلے گئے اور مجھ سے فرمایا: عبدالرحمان! تم اپنے مہمانوں کی سب خدمت بجالانا۔ جب شام ہوئی تو ہم نے (ان کے سامنے) کھانا پیش کیا، کہا: تو انھوں نے انکار کر دیا اور کہا: جب گھر کے مالک (بچوں کے والد) آئیں گے اور ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے (ہم بھی اس وقت کھانا کھائیں گے۔) کہا: میں نے ان کو بتایا کہ وہ (میرے والد) تیز مزاج آدمی ہیں، اگر تم نے کھانا نہ کھایا تو مجھے خدشہ ہے کہ مجھے ان کی طرف سے سزا ملے گی۔ کہا: لیکن وہ نہیں مانے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو ان (کے متعلق پوچھنے) سے پہلے انھوں نے کوئی (اور) بات شروع نہ کی۔ انھوں نے کہا: مہمانوں (کی میزبانی) سے فارغ ہو گئے ہو؟ گھر والوں نے کہا: واللہ! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے عبدالرحمان کو کہا نہیں تھا؟ (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں ایک طرف ہٹ گیا، انھوں نے آواز دی: عبدالرحمان! میں کھسک گیا۔ پھر انھوں نے کہا: اے احمق! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آ گیا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ہیں آپ کے مہمان، ان سے پوچھ لیجیے، میں ان کا کھانا ان کے پاس لایا تھا، انھوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا، (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے) کہا تو انھوں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے (ان سے) کہا: کیا بات ہے؟ تم نے ہمارا پیش کیا ہوا کھانا کیوں قبول نہیں کیا؟ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج رات یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہیں کھاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شر جیسا (شر)، اس رات جیسی

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ». قَالَ: وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ.

(رات) میں نے کبھی نہیں دیکھی، تم لوگوں پر افسوس! تمھیں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ہماری دعوت قبول کیوں نہیں کی؟ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: (میری) پہلی بات (نہ کھانے کی قسم) شیطان کی طرف سے (ابھارنے پر) تھی۔ چلو، اپنا میزبانی کا کھانا لاؤ۔ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کھانا لایا گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا: اللہ کے رسول! ان لوگوں نے قسم پوری کر لی اور میں نے توڑ دی، (کہا:) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پورا واقعہ سنایا، (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: "نہیں، تم ان سے بڑھ کر قسم پوری کرنے والے ہو، ان سے بہتر ہو۔" (حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھ تک کفارہ دینے کی بات نہیں پہنچی (مجھے معلوم نہیں کہ میرے والد نے کفارہ دیا یا کب دیا۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ، وَأَنَّ طَعَامَ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ١٦)

باب: 33- کم کھانے میں بھی مہمان نوازی کرنا، دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور اسی طرح (تین کا چار کو اور آگے)

[٥٣٦٧] ١٧٨-(٢٠٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ».

[5367] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کفایت کرنے والا ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔"

[٥٣٦٨] ١٧٩-(٢٠٥٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

[5368] اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن حبیب نے روح بن عبادہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے بتایا، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ».

سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

اور اسحٰق کی روایت میں ہے: (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''میں نے سنا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٥٣٦٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

[5369] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن جریج کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٠] ١٨٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ».

[5370] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے خبر دی، انھوں نے ابو سفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

[٥٣٧١] ١٨١-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي الرَّجُلَيْنِ، وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً، وَّطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً».

[5371] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابو سفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔''

(المعجم ٣٤) - (بَابٌ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًي وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)
(التحفة ١٧)

باب: 34- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

[٥٣٧٢] ١٨٢-(٢٠٦٠) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَّالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ».

[5372] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: کافر، مومن کی نسبت سات گنا زیادہ کھانے سے پیٹ بھرتا ہے۔

[٥٣٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5373] ابواسامہ اور ابن نمیر نے عبیداللہ سے، معمر نے ایوب سے، (عبیداللہ اور ایوب) دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٤] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا، فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، قَالَ: فَقَالَ: لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5374] واقد بن محمد بن زید سے روایت ہے کہ انھوں نے نافع سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا، وہ اس کے سامنے کھانا رکھتے رہے، رکھتے رہے، کہا: وہ شخص بہت زیادہ کھانا کھاتا رہا۔ انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آیندہ یہ شخص میرے ہاں نہ آئے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

يَقُولُ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[٥٣٧٥] ١٨٤-(٢٠٦١) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[5375] عبدالرحمٰن نے سفیان سے، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[٥٣٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ابْنَ عُمَرَ.

[5376] ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، انھوں (ابن نمیر) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٣٧٧] ١٨٥-(٢٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

[5377] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

[٥٣٧٨] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5378] عبدالعزیز بن محمد نے ابوعلاء سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٣٧٩] ١٨٦-(٢٠٦٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ، وَّهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[5379] سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، وہ شخص کافر تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے اس کو

بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَّاحِدٍ، وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

بھی پی لیا، پھر ایک اور (بکری کا دودھ دوہنے) کا حکم دیا، اس نے اس کا بھی پی لیا، حتی کہ اس نے اسی طرح سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اس نے صبح کی تو اسلام لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے وہ دودھ پی لیا، رسول اللہ ﷺ نے پھر دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابٌ: لَا يُعِيبُ الطَّعَامَ) (التحفة ١٨)

باب: 35- کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے

[٥٣٨٠] ١٨٧-(٢٠٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

[5380] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز آپ کو پسند آتی تو آپ اس کو کھا لیتے اور اگر ناپسند ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے۔

[٥٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5381] زہیر نے ہمیں سلیمان اعمش سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٣٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَّعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5382] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٣٨٣] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5383] آل جعدہ کے آزاد کردہ غلام ابویحییٰ نے

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ لَّمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا ہو۔ اگر آپ کو کوئی کھانا مرغوب ہوتا (اچھا لگتا) تو اسے کھا لیتے اور اچھا نہ لگتا تو خاموش رہتے۔

[٥٣٨٤] وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[5384] ابوحازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

لباس اور زینت کے احکام

لباس شرم وحیا، صحت اور موسم کے حوالے سے انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور اس کے لیے زینت کا سبب بھی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو الگ الگ انداز سے خوبصورت بنایا ہے۔ دونوں کے لیے زینت کے انداز بھی مختلف ہیں۔ مرد اگر عورت کی طرح زینت اختیار کرے تو برا لگتا ہے اور عورت اگر مرد کی طرح زینت اختیار کرے تو بری لگتی ہے۔

اسی طرح زینت اور استکبار بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ان کے درمیان جو لکیر حائل ہے وہ مٹ جائے تو عام انسانوں کے لیے بہت سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کا رہنا سہنا بھلے آرام دہ ہو لیکن امارت کی نمود و نمائش کا ایسا ذریعہ نہ ہو جس سے عام لوگ مرعوب ہوں اور ان کے دلوں میں اپنی محرومی اور دوسروں کی بے حد وحساب اور غیر منصفانہ امارت کا اذیت ناک احساس پیدا ہو۔

امام مسلم ؒ نے کتاب اللباس والزینۃ میں انسانی رہن سہن، لباس اور سواری وغیرہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین مقدسہ کو بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے امارت کی بے جا نمائش اور انتہائی مسرفانہ زندگی کے حوالے سے سونے چاندی کے برتن وغیرہ کے استعمال کی حرمت بیان کی ہے۔ اس کے بعد صرف عورتوں کے لیے سونے کے زیورات کے جواز کا بیان ہے۔ مردوں کے لیے انھیں قطعی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ریشم کا لباس بھی صرف عورتوں کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، مردوں کے لیے حرام ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے زینت کے حوالے سے عورتوں کو وسیع تر میدان ملتا ہے۔ اس میں عورتوں کو ایک طرح سے برتری حاصل ہے۔ یہ چیزیں اگر مرد استعمال کریں تو یہ ان کی وجاہت اور وقار کے خلاف ہے۔ چونکہ یہ چیزیں عورتوں کے لیے حلال ہیں اس لیے مرد ان کی خرید وفروخت کر سکتے ہیں۔ مردوں کو اس حوالے سے اتنی سہولت دی گئی ہے کہ ان کے لباس میں بہت معمولی مقدار میں ریشم موجود ہو تو وہ اسے استعمال کر سکتے ہیں، تاہم جلدی بیماری وغیرہ کی صورت میں طبی ضرورت کے تحت ریشم کا لباس پہننے کی اجازت ہے۔

مردوں کو اس طرح کے شوخ رنگ پہننے کی بھی اجازت نہیں جو صرف عورتوں ہی کو اچھے لگتے اور نسوانی جمال کو نمایاں کرتے ہیں، البتہ اسراف سے پرہیز کرتے ہوئے مردوں کے لیے بھی دھاریوں والے یا دوسرے جائز نقش و نگار سے مزین لباس کی اجازت ہے۔ لباس کے ذریعے سے کبر ونخوت کا اظہار اور متکبرانہ لباس پہننا ممنوع ہے۔ زمانہ قدیم سے کپڑوں کو لٹکانا، مردوں کے لیے اظہار تکبر کی ایک علامت ہے۔ مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اردگرد کے بادشاہوں اور حاکموں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بطور مہر استعمال کرنے کے لیے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، ضرورتاً دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی اجازت دی گئی اور یہ بھی بتایا گیا کہ کس انگلی میں پہننا موزوں ہے۔ جوتے پہننے کے حوالے سے

آپ ﷺ کن باتوں کو ملحوظ رکھتے، اس کی وضاحت ہے۔ کس طرح کا لباس استعمال کرتے ہوئے کیا کیا احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیے تا کہ ستر اور حیا کے تقاضے پامال نہ ہوں، اس کی بھی وضاحت ہے۔ بالوں کے رنگنے کے حوالے سے اسلامی آداب بھی اسی کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ گھر میں اور خاص طور پر کپڑوں پر جانداروں کی تصویروں کی ممانعت اسلام کا شعار ہے۔ اس کے ساتھ ہی امام مسلم ؒ نے تصویریں بنانے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد سواریوں اور دیگر جانوروں کے بارے میں اور راستے کے حقوق کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں بالوں کی قبیح صورتوں اور تزیین و جمال کی غرض سے دجل و فریب پر مبنی اقدامات کی تردید ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان ایک دوسرے کو محض ظاہری حسن کے حوالے سے پسند ناپسند کرنے کے بجائے پوری شخصیت کے خالص اور حقیقی جمال کو ترجیح دیں تا کہ کوئی بھی انسان، خصوصاً عورت نہ محض آرائش کی چیز بن کر اپنی شخصیت کو پست کرے، نہ ہی کوئی عورت ظاہری جمال میں کمی کی بنا پر کم قدر قرار دی جائے۔ سادگی، حقیقت پسندی اور ظاہری خوبیوں کے ساتھ باطنی خوبیوں کو سراہنا معاشرے کی مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔ ظاہری خوبیوں کے دلدادہ لوگوں کے نزدیک چند بچوں کی پیدائش کے بعد عورت قابل نفرت بن جاتی ہے، جبکہ خاندان کے لیے اس وقت اس کی خدمات اور زیادہ ناگزیر اور قابل قدر ہوتی ہیں، محض ظاہری جمال ہی کو سراہا جانے لگے تو گھر اجڑنے اور نمود و نمائش کی دکانیں آباد ہونے لگتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٣٧ - كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

لباس اور زینت کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ، عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ) (التحفة ١٩)

باب:1- پینے (کھانے، کچھ رکھنے) وغیرہ کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہے

[٥٣٨٥] ١-(٢٠٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

[5385] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے زید بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔''

[٥٣٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح:

[5386] قتیبہ اور محمد بن رمح نے ہمیں لیث بن سعد سے یہی حدیث بیان کی۔ یہی حدیث مجھے علی بن حجر سعدی نے بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے حدیث بیان کی۔ اور ہمیں ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث سنائی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ولید بن شجاع نے کہا: ہمیں علی بن مسہر نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی۔ محمد بن ابی بکر مقدمی نے کہا: ہمیں فضیل بن سلیمان نے

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: «أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ، إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حدیث سنائی۔ شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں جریر بن حازم نے عبدالرحمٰن سراج سے، ان سب (لیث بن سعد، ایوب، محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، موسیٰ بن عقبہ اور عبدالرحمٰن سراج) نے نافع سے امام مالک بن انس کی حدیث کے مانند اور نافع سے (اوپر) انھی کی سند کے ساتھ روایت بیان کی اور عبیداللہ سے علی بن مسہر کی روایت میں یہ اضافہ کیا: ''بلاشبہ جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔'' ان میں سے اور کسی کی حدیث میں کھانے اور سونے (کے برتن) کا ذکر نہیں، صرف ابن مسہر کی حدیث میں ہے۔

[٥٣٨٧] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ».

[5387] عثمان بن مرہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنی خالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔''

(المعجم ٢) - **(بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ، وَإِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ. وَإِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَنَحْوِهِ لِلرَّجُلِ، مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى أَرْبَعِ أَصَابِعَ)** (التحفة ٢٠)

باب: 2- مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے جائز ہے، اگر چار انگشت سے زیادہ نہ ہو تو مرد کے لیے (لباس پر کسی نمایاں جگہ لگی ہوئی) علامت کے طور پر جائز ہے

[٥٣٨٨] ٣-(٢٠٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[5388] (ابوخیثمہ) زہیر نے کہا: ہمیں اشعث نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی، کہا: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کے

يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، أَوِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ، أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ.

پاس گیا تو ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں سے روکا ہے: مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ شریک ہونے، چھینک کا جواب دینے، (اپنی) قسم یا قسم دینے والے (کی قسم) پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو عام کرنے کا حکم دیا اور انگوٹھیوں سے، یا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے، ارغوانی (سرخ) گدوں سے (اگر وہ ریشم کے ہوں) مصر کے علاقے قَسّ کے بنے ہوئے کپڑوں (جو ریشم کے ہوتے تھے) اور (کسی بھی قسم کے) ریشم، استبرق اور دیباج کو پہننے سے روکا (استبرق ریشم کا موٹا کپڑا تھا اور دیباج باریک۔)

فائدہ: مَیَاثِر، میثرۃ کی جمع ہے، نرم گدے مراد ہیں جو عام بیٹھنے کے لیے یا زین یا اونٹ کے پالان پر رکھ کر بیٹھنے کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ اس زمانے میں زیادہ تر ریشم کے بنے ہوتے تھے، اندر کپاس بھری ہوتی تھی۔ حرمت کا سبب یہ ہے کہ کپڑا ریشم کا ہوتا تھا۔ بعض ارغوانی گدے ریشم کے بجائے اونی یا سوتی کپڑے کے ہوتے تھے، یہاں وہ مراد نہیں۔ بعض فقہاء نے البتہ یہ کہا ہے کہ یہ عجمیوں کے استعمال کی چیز تھی اور وہ اسے ازرہِ تکبر استعمال کرتے تھے۔ ان سے مشابہت کے لیے منع کیا گیا۔ پہلی بات راجح ہے۔

[٥٣٨٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ، وَجَعَلَ مَكَانَهُ: وَإِنْشَادِ الضَّالِّ.

[5389] ابوعوانہ نے ہمیں اشعث بن سلیم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث سنائی، سوائے ''اپنی قسم یا قسم دینے والے (کی قسم)'' کے الفاظ کے۔ انھوں نے حدیث میں یہ فقرہ نہیں کہا اور اس کے بجائے گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کا ذکر کیا۔

[٥٣٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ، وَقَالَ: إِبْرَارِ

[5390] علی بن مسہر اور جریر دونوں نے شیبانی سے، انھوں نے اشعث بن ابی شعثاء سے، اسی سند کے ساتھ زہیر کی حدیث کے مانند روایت کی اور بغیر شک کے قسم دینے والے (کی قسم) پوری کرنے کے الفاظ کہے اور حدیث میں مزید یہ بیان کیا: ''اور چاندی (کے برتن) میں پینے سے (منع

الْمُقْسِمِ، مِنْ غَيْرِ شَكٍّ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

کیا) کیونکہ جو شخص دنیا میں اس میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہیں پیے گا۔"

[۵۳۹۱] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَّابْنِ مُسْهِرٍ.

[5391] ابن ادریس نے کہا: ہمیں ابواسحاق شیبانی اور لیث بن ابی سلیم نے اشعث بن ابی شعثاء سے ان سب کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور جریر اور ابن مسہر کے اضافے کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا اگر وہ ناجائز نہیں اور آپ کے بس میں ہے تو شفقت، حسن سلوک اور مواساۃ میں شامل ہے۔ کوئی مسلمان بھائی یا بڑا چھوٹا رشتہ دار یا دوست وغیرہ کسی امید بلکہ مان پر قسم دیتا ہے، اس کو پورا نہ کرنا مروت کے خلاف ہے۔ اسے پورا کر دینے سے محبت اور انس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ناجائز ہو تو پوری نہیں کرنی چاہیے اور محبت سے سمجھا دینا چاہیے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو بھی نرمی اور احترام سے عذر بیان کر دینا چاہیے۔

[۵۳۹۲] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي بَهْزٌ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ، إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، فَإِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا: وَرَدِّ السَّلَامِ، وَقَالَ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

[5392] شعبہ نے اشعث بن سلیم سے ان سب کی سند کے ساتھ، ان کی حدیث کے ہم معنیٰ حدیث بیان کی، سوائے ان کے روایت کردہ الفاظ: ''سلام عام کرنے'' کے بجائے کہا: ''اور سلام کا جواب دینے'' اور کہا: آپ ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے کڑے سے منع فرمایا۔

[۵۳۹۳] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَقَالَ: وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ

[5393] ہمیں سفیان نے اشعث بن ابی شعثاء سے، ان سب کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور شک کے بغیر ''سلام عام کرنے اور سونے کی انگوٹھی'' کہا۔

وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، مِنْ غَيْرِ شَكٍّ.

[٥٣٩٤] ٤-(٢٠٦٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ، فَجَاءَهُ دُهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَّا يَسْقِيَنِي فِيهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5394] سعید بن عمرو بن سہل بن اسحٰق بن محمد بن اشعث بن قیس نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انھیں ابوفروہ سے ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انھوں نے عبداللہ بن عکیم ؓ سے سنا، کہا: ہم (ایران کے سابقہ دارالحکومت) مدائن میں حضرت حذیفہ ؓ کے ساتھ تھے، حضرت حذیفہ ؓ نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن میں مشروب لے آیا، حضرت حذیفہ ؓ نے اس (مشروب) کے سمیت وہ برتن پھینک دیا اور کہا: میں تم لوگوں کو بتا رہا ہوں کہ میں پہلے اس سے کہہ چکا ہوں کہ وہ مجھے اس (چاندی کے برتن) میں نہ پلائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور دیباج اور حریر نہ پہنو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں قیامت کے دن تمھارے لیے ہیں۔''

[٥٣٩٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَّقُولُ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5395] ابن ابی عمر نے ہمیں یہی حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے ابوفروہ جہنی سے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن عکیم ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم مدائن میں حضرت حذیفہ ؓ کے پاس تھے، پھر اس کی طرح بیان کیا اور اس حدیث میں ''قیامت کے دن'' (کے الفاظ) ذکر نہیں کیے۔

[٥٣٩٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ؛ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «يَوْمَ

[5396] ابن ابی نجیح نے پہلے ہمیں مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کی۔ پھر ہمیں یزید نے حدیث بیان کی، انھوں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی، انھوں نے حضرت حذیفہ ؓ سے، پھر ہمیں ابوفروہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابن عکیم ؓ سے سنی اور میرا خیال یہ ہے کہ ابن ابی لیلیٰ نے بھی یہ حدیث ابن عکیم ؓ سے سنی، انھوں نے کہا: ہم مدائن میں حضرت حذیفہ ؓ کے ساتھ (ان کے دستے میں) تھے، پھر

الْقِيَامَةِ».

اسی کے مانند بیان کیا اور ''قیامت کے دن'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥٣٩٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ، فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ.

[5397] عبیداللہ کے والد معاذ عنبری نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک شخص ان کے پاس چاندی کا برتن لے کر آیا، پھر انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ابن عکیم رضی اللہ عنہ کی روایت کے مانند بیان کیا۔

[٥٣٩٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَّإِسْنَادِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ، غَيْرُ مُعَاذٍ وَّحْدَهُ، إِنَّمَا قَالُوا: إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى.

[5398] وکیع، محمد بن جعفر، ابن ابی عدی اور بہز، ان سب نے شعبہ سے معاذ کی حدیث کے مانند، انھی کی سند کے ساتھ حدیث روایت کی اور اکیلے معاذ کے سوا، ان میں سے کسی نے حدیث میں ''میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا'' کے الفاظ نہیں کہے۔ سب نے یہی کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔

[٥٣٩٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا.

[5399] منصور اور ابن عون دونوں نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان لوگوں کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

[٥٤٠٠] ٥-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ، فَسَقَاهُ

[5400] سیف نے کہا کہ میں نے مجاہد کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا، تو انھوں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کہا:

مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا».

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ریشم پہنو نہ دیباج پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان (قیمتی دھاتوں) کی رکابیوں (پلیٹوں) میں کھاؤ، کیونکہ یہ برتن دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں۔''

(المعجم . . .) - (بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ) (التحفة ١)

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ (کی مختلف اقسام) پہننا حرام ہے

[٥٤٠١] ٦-(٢٠٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ» ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا» فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَّهُ مُشْرِكًا، بِمَكَّةَ.

[5401] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے قریب (بازار میں) ایک ریشمی حُلّہ (ایک جیسی ریشمی چادروں کا جوڑا بکتے ہوئے) دیکھا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کتنا اچھا ہو اگر آپ یہ حلہ خرید لیں اور جمعہ کے دن لوگوں کے سامنے (خطبہ دینے کے لیے) اور جب کوئی وفد آپ کے پاس آئے تو اسے زیب تن فرمائیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو (دنیا میں) صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے کچھ ریشمی حلے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ حلہ پہننے کے لیے دیا ہے، حالانکہ آپ نے عُطارد (بن حاجب بن زرارہ، جو مسجد کے دروازے کے باہر حلے بیچ رہے تھے) کے حلے کے بارے میں جو فرمایا تھا سو فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ حلہ تم کو پہننے کے لیے نہیں دیا۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا۔

فوائد: ① حلہ سے مراد ایک جیسے دو کپڑوں کا جوڑا ہے، جسے ایک ساتھ پہنا جاتا ہے۔ یہ دونوں چادریں بھی ہو سکتی ہیں اور

سلے ہوئے کپڑے بھی۔ محکم لابن سیدہ میں ہے: بُرْدٌ أَوْغَيْرُهُ سِيَرَاء "سیراء" خالص ریشم کے کپڑے کو بھی کہتے ہیں، ایسے کپڑے کو بھی جس میں محض تانا ریشم کا ہو یا محض بانا ریشم کا ہو، ایسے کپڑے کو بھی سیراء کہتے ہیں جس کی بنتی میں ریشم کی دھاریاں دی گئی ہوں اور اسے بھی جس میں ریشم کی پٹیاں لگائی گئی ہوں۔ ریشم کی کڑھائی والے کپڑے کو بھی "سیراء" کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے مختلف اہل لغت کے حوالے سے یہ سب اقوال فتح الباری میں نقل کیے ہیں۔ (فتح الباري: 5840) سیراء کا لفظ ان میں سے کسی بھی قسم کے کپڑے پر بولا جاسکتا ہے۔ اسی طرح حریر، استبرق، دیباج، سندس بھی ریشم کے کپڑے کی اقسام ہیں۔ دیباج ریشم کا باریک کپڑا ہے اور استبرق موٹا۔ مختلف راویوں نے ان لفظوں کو مجازاً ایک دوسرے کے مدلول کے لیے استعمال کیا ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ کسی کپڑے میں ریشم کی کم یا زیادہ مقدار اور اس کی باریکی اور موٹائی کی بنا پر اس کے ریشم کا کپڑا ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں غلط فہمی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ اگلی احادیث کو صحیح طرح سمجھنے کے لیے یہ باتیں ذہن میں رہنی ضروری ہیں۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یا آپ کے پدری بھائی زید رضی اللہ عنہ کا مادری بھائی عثمان بن حکیم مکہ میں مقیم تھا، اس کے مسلمان ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو بیچ کر اس کی قیمت بھجوا دی یا قیمت لگوائی اور اس امید پر کہ مکہ میں اس کی اور زیادہ قیمت مل جائے گی کپڑا ہی اس کو بھیج دیا۔ دونوں امکان موجود ہیں، پہلا قرین قیاس ہے۔ (حدیث: 5419) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور کافروں کو ہدیہ وغیرہ دینا جائز ہے، خصوصاً اگر مقصود انھیں اسلام کی طرف مائل کرنا یا ان کے ذریعے سے کوئی اسلامی مقصد حاصل کرنا ہو۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ریشم کا کپڑا مسلمان مرد کو بھی ہدیتاً دیا جاسکتا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ اسے پہن لے بلکہ اس لیے کہ وہ اس سے جائز فائدہ حاصل کرے۔ ان فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ کپڑا گھر کی خواتین کو استعمال کے لیے دے دے۔

[٥٤٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[5402] عبیداللہ اور موسیٰ بن عقبہ دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٥٤٠٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ، وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى

[5403] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ عُطارد تمیمی بازار میں ایک ریشمی حلہ (بیچنے کے لیے) اس کی قیمت بتا رہا ہے۔ یہ بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور

الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ» فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ، فَبَعَثَ إِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَّبَعَثَ إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ، وَّأَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً، وَّقَالَ: «شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ» قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ؟، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا» وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَظَرًا، عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ».

ان سے انعام و اکرام وصول کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا ہے، وہ بازار میں ایک ریشمی حلہ بیچ رہا ہے، آپ اسے خرید لیتے تو جب عرب کے وفود آتے، (اس وقت) آپ اس کو زیب تن فرماتے اور میرا خیال ہے (یہ بھی) کہا: اور جمعہ کے دن بھی آپ اسے زیب تن فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں ریشم صرف وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس واقعے کے بعد (کا ایک دن آیا تو) رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی ریشمی حلے آئے، آپ نے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی بھیجا، ایک حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور ایک حلہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا دو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے حلے کو اٹھا کر لائے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے یہ حلہ میرے پاس بھیجا ہے، حالانکہ آپ نے کل ہی عطارد کے حلے کے متعلق فرمایا تھا، جو آپ نے فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھارے پاس یہ حلہ اس لیے نہیں بھیجا کہ اسے تم خود پہنو، بلکہ میں نے تمھارے پاس یہ اس لیے بھیجا ہے کہ تم کچھ (فائدہ) حاصل کرو۔'' تو رہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تو وہ اپنا حلہ پہن کر آگئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طرح دیکھا جس سے انھیں پتہ چل گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کا ایسا کرنا پسند نہیں آیا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں؟ آپ ہی نے تو اسے میرے پاس بھیجا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود اس کو پہن لو، بلکہ میں نے اس لیے اس حلے کو تمھارے پاس بھیجا تھا کہ تم اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔''

فائدہ: مختلف روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عطارد کا یہ حلہ واضح طور پر خالص ریشم کا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھتے ہی مسترد فرما دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو حلے آئے وہ ملے جلے تھے، چادروں کی صورت میں بھی اور کچھ سلے ہوئے بھی۔

یہ غالباً وہی ریشمی کُرتے تھے جو دومۃ الجندل کے حکمران اُکیدر کی طرف سے ہدیہ کیے گئے تھے۔

[٥٤٠٤] ٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ - قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» قَالَ: فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ»، أَوْ قُلْتَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ».

[5404] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق (موٹے ریشم) کا ایک حلہ بازار میں فروخت ہوتا ہوا دیکھا، انھوں نے اسے پکڑا، رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اسے خرید لیجیے اور عید اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صرف ایسے شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' کہا: پھر جب تک اللہ کو منظور تھا وقت گزرا (لفظی ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی حالت میں رہے)، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس دیباج کا ایک جبہ بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: ''یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' یا آپ نے (اس طرح) فرمایا تھا: ''اس کو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر آپ نے یہی میرے پاس بھیج دیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اس لیے کہ) تم اس کو فروخت کر دو اور اس (کی قیمت) سے اپنی ضرورت پوری کر لو۔''

[٥٤٠٥] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5405] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٤٠٦] ٩-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِّنْ

[5406] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے ابوبکر بن حفص نے سالم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کے خاندان والوں میں سے ایک آدمی (کے کندھوں) پر دیباج یا

دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» فَأُهْدِيَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ، قَالَ: قُلْتُ: أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا».

ریشم کی ایک قبا دیکھی تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کتنا اچھا ہو اگر آپ اس کو خرید لیں! آپ نے فرمایا: ''اس کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر (بعد میں) رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا، کہا: میں نے عرض کی: آپ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا ہے جبکہ میں اس کے متعلق آپ سے سن چکا ہوں، آپ نے اس کے بارے میں جو فرمایا تھا سو فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے تمھارے پاس صرف اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔''

[٥٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عُطَارِدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا، وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا».

[5407] روح نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر بن حفص نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آل عطارد کے ایک آدمی (کے کندھوں) پر (بیچنے کے لیے ایک حلہ) دیکھا، جس طرح یحییٰ بن سعید کی حدیث ہے، مگر انھوں نے یہ الفاظ کہے: ''میں نے اسے تمھارے پاس صرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے تمھارے پاس نہیں بھیجا تھا کہ تم (خود) اسے پہنو۔''

فائدہ: آلِ عُطارد میں سے ایک شخص مراد ہے اور خود عطارد بھی ہوسکتا ہے۔ جس طرح قرآن میں حضرت داود سے خطاب کر کے کہا گیا ہے: ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ ''اے داود کے گھر والو! شکر ادا کرنے کے لیے عمل کرو۔'' (سبا 34:13) اس سے خود حضرت داود علیہ السلام بھی مراد ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عطارد خود بیچ رہا ہو اور درمیان میں کسی کام کے لیے گیا ہو تو اپنا مال اپنے کسی بھائی، بیٹے، بھتیجے کے کندھے پر رکھ دیا ہو کہ وہ اسے بیچنے کی کوشش کرتا رہے۔

[٥٤٠٨] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ؟، قَالَ:

[5408] یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا، کہا: میں نے کہا: وہ دیباج جو موٹا اور سخت ہو۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا

قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: رَأٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا».

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (کے کندھے) پر استبرق کا ایک حلہ دیکھا، وہ اس (حلے) کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، پھر انھوں نے ان سب کی حدیث کے مانند بیان کیا، البتہ اس میں یہ کہا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہ جبہ اس لیے تمھارے پاس بھیجا کہ تم اس کے ذریعے سے (اسے بیچ کر) کچھ مال حاصل کرلو۔“

[٥٤٠٩] ١٠-(٢٠٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَّكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَتْنِي أَسْمَاءُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَتْ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثًا: الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ، وَمِيثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ، وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَّجَبٍ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُومُ الْأَبَدَ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» فَخِفْتُ أَنْ يَّكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ، وَأَمَّا مِيثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ، فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِاللهِ، فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ.

[5409] حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ (بن کیسان) سے روایت ہے، وہ عطاء کے بیٹے کے ماموں تھے، کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، اور کہلوا بھیجا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں: کپڑوں پر لگی ہوئی ریشمی علامت کو، ارغوانی (سرخ) رنگ کے گدوں کو اور رجب کا پورا مہینہ روزے رکھنے کو؟ تو انھوں (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے قاصد عبداللہ بن کیسان سے) کہا: تم نے جو رجب کے متعلق کہا ہے تو جو شخص (عام مہینوں میں) دائمی روزے رکھتا ہو (اتنے ایام کے روزے رکھتا ہو جن کا اجر دائمی روزے کے برابر ہو جائے تو) وہ کیسے (رجب کے روزوں سے روک سکتا ہے؟) اور تم نے جو کچھ کپڑوں پر لگی ہوئی ریشمی علامت کے بارے میں کہا ہے تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ریشم کو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ تو مجھے یہ خدشہ ہوا کہ علامت بھی ریشم سے بنائی جاتی ہے (اس لیے وہ بھی حرام نہ ہو!)، رہا ارغوانی (رنگ کا) گدا تو عبداللہ کا گدا یہ ہے، وہ ارغوانی رنگ ہی کا گدا تھا۔

فَرَجَعْتُ إِلٰى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ: هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ، لَّهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ، وَّفَرْجَيْهَا

(عبداللہ بن کیسان نے کہا:) میں نے واپس آ کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ (سب کچھ) بتایا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، انھوں نے طیلسان (موٹے کپڑے)

مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا.

کا ایک کسروانی (کسریٰ کے عہد میں پہنا جانے والا) جبہ نکالا جس پر ریشم کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے اور جس کے دونوں پلوؤں پر دیباج لگا ہوا تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک ان کے پاس تھا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اس کو میں نے لے لیا، نبی ﷺ اس جبے کو پہنا کرتے تھے۔ ہم بیماروں کے لیے اس جبے کو (پانی میں ڈبو کر) دھوتے ہیں تا کہ اس (پانی) کے ذریعے سے شفا حاصل کریں۔

فائدہ: ① کپڑے پر تھوڑی مقدار میں ریشم لگا ہو تو اس کا استعمال ممنوع نہیں، آیندہ احادیث میں وہ مقدار بیان کر دی گئی ہے جس کی اجازت ہے۔ ② دائمی روزوں سے مراد اتنے دنوں کے روزے ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ نے دائمی روزوں کے برابر قرار دیا تھا۔ رجب میں تو اور بھی زیادہ روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے نہیں روکا تھا۔

[٥٤١٠] ١١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ، أَبِي ذُبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5410] شعبہ نے خلیفہ بن کعب ابی ذبیان سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: سنو! اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) سنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم نہ پہنو، کیونکہ جس نے دنیا میں اسے پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

[٥٤١١] ١٢-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ! إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ، فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ، مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ، وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5411] احمد بن عبداللہ بن یونس نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عاصم احول نے ابوعثمان سے حدیث بیان کی، کہا: جب ہم آذربائیجان میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف (خط میں) لکھ بھیجا: عتبہ بن فرقد! تمھارے پاس جو مال ہے وہ نہ تمھاری کمائی سے ہے، نہ تمھارے ماں باپ کی کمائی سے، مسلمانوں کو ان کی رہائش گاہوں میں وہی کھانا پیٹ بھر کے کھلاؤ جس سے اپنی رہائش گاہ میں تم خود پیٹ بھرتے ہو اور تم لوگ عیش و عشرت سے مشرکین کے لباس اور ریشم کے

نَهٰى عَنْ لُبُوسِ الْحَرِيرِ، قَالَ إِلَّا هٰكَذَا، وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا، قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هُوَ فِي الْكِتَابِ قَالَ: وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.

پہناوؤں سے دور رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے پہناوے سے منع فرمایا ہے، مگر اتنا (جائز ہے)، (یہ فرما کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں، درمیانی انگلی اور انگشت شہادت ملائیں اور انھیں ہمارے سامنے بلند فرمایا۔ زہیر نے کہا: عاصم نے کہا: یہ اس خط میں ہے، (ابن یونس نے) کہا: اور زہیر نے (بھی) اپنی دو انگلیاں اٹھائیں۔

[٥٤١٢] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ، بِمِثْلِهِ.

[5412] جریر بن عبدالحمید اور حفص بن غیاث دونوں نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے ریشم کے بارے میں اسی طرح روایت کی۔

فائدہ: دو انگلیوں کی پٹی، سامنے کے دونوں پلوؤں کے حاشیے پر جہاں بٹن لگائے جاتے ہیں اور جہاں ان کو جوڑا جاتا ہے، ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔ اس استثنا کی وجہ غالباً یہ تھی کہ اس زمانے میں قطن (کاٹن) یا اون کی جتنی بھی عام لوگوں کے پہننے کی کم قیمت قبائیں ملتی تھیں، ان میں اس قدر پٹی ضرور موجود ہوتی تھی۔ عملاً اس سے پرہیز ممکن نہ تھا۔ اور ہلکے پھلکے ریشم کے کام کے باوجود وہ ریشمی قبائیں نہ تھی، سوتی یا اُونی ہی تھیں۔

[٥٤١٣] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ - وَّاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَّيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا» قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ، فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ، حَتّٰى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

[5413] جریر نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابوعثمان سے روایت کی، کہا: ہم عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم (کا لباس) اس کے سوا کوئی شخص نہیں پہنتا جس کا آخرت میں اس میں سے کوئی حصہ نہ ہو، سوائے اتنے (ریشم) کے (اتنی مقدار جائز ہے۔)'' ابوعثمان نے انگوٹھے کے ساتھ کی اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ جیسے وہ طیلسان (نشانات والی عبا) کے بٹنوں والی جگہ (کے برابر) ہو، یہاں تک کہ میں نے (اصل) طیلسان دیکھے، (وہ اتنی مقدار ہی تھی۔)

فائدہ: طیلسان سے مراد اوپر پہننے کی عبائیں ہیں جن پر زینت کے لیے ہلکے پھلکے نشانات بنے ہوتے ہیں۔

[٥٤١٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ. قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

[5414] معتمر نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعثمان نے حدیث بیان کی، کہا: ہم عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، جریر کی حدیث کے مانند۔

[٥٤١٥] ١٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ، أَوْ بِالشَّامِ: أَمَّا بَعْدُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، إِصْبَعَيْنِ.

[5415] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا، کہا: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا، اس وقت ہم آذر بائیجان میں عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شام میں تھے، اس میں یہ لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنی مقدار، یعنی دو انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

ابوعثمان نے کہا: ہم نے یہ سمجھنے میں ذرا توقف نہ کیا کہ ان کی مراد نقش ونگار سے ہے (جو کناروں پر ہوتے ہیں۔)

[٥٤١٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ.

[5416] ہشام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی اور ابوعثمان کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٤١٧] ١٥-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ

[5417] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے عامر شعبی سے روایت کی، انھوں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور کہا: نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، سوائے دو یا تین یا چار انگلیوں (کی پٹی) کے۔

الْحَرِيرِ، إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ أَرْبَعٍ.

[٥٤١٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5418] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٤١٩] ١٦-(٢٠٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَّنْزِعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ» عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَرِهْتَ أَمْرًا وَّأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ تَبِيعُهُ» فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

[5419] ابوزبیر نے کہا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ نے ایک دن دیباج کی قبا پہنی جو آپ کو ہدیہ کی گئی تھی، پھر فوراً ہی آپ نے اس کو اتار دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی۔ آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کو فوراً اتار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام نے اس سے منع کر دیا۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز ناپسند کی اور وہ مجھے دے دی! اب میرے لیے کیا (راستہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھیں پہننے کے لیے نہیں دی، میں نے تمھیں اس لیے دی کہ اس کو بیچ لو۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔

فوائد: ① اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعے کی مزید تفصیلات بیان ہوئی ہیں، ان کے ذریعے سے وہ واقعہ زیادہ واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔ عطارد والی قبا مکمل ریشم کی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے پہننا گوارا نہیں فرمایا۔ یہ جو ریشمی کپڑے بھیجے گئے تھے ان کی بنتی میں ریشم ملا ہوا تھا۔ ان میں سے آپ نے جو قبا پہنی اس میں ریشم کی مقدار بظاہر بہت کم تھی لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا تو جبریل علیہ السلام نے فوراً آ کر خبر دی کہ اس میں ریشم کی مقدار زیادہ ہے اور آپ کو اسے پہننے سے روک دیا، آپ نے فوراً اتار کر یہ قبا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کپڑے مختلف صحابہ، مثلاً: حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو بھجوا دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت فکرمندی اور غم کے عالم میں آئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود تو فرمایا تھا کہ (مردوں کے لیے) ریشم پہننا حرام ہے، پھر آپ نے

خود جو چیز کراہت سے اتار دی وہ مجھے کیوں بھجوا دی۔ انھوں نے آ کر یہی باتیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ (بیچ کر یا خواتین کو پہنا کر) اس سے فائدہ اٹھاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیچ دیا اور اس کی قیمت عثمان بن حکیم کو مکہ بھجوا دی جن کے ساتھ وہ احسان کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ یہ کپڑا اصل میں عثمان بن حکیم کے کام آیا، اس لیے بعض بیان کرنے والوں نے ''کَسَاهُ أَخاً لَّهُ'' کے الفاظ استعمال کیے۔ ''کَسَا'' فائدہ اٹھانے کے لیے کپڑا یا اس کی قیمت دینے کے معنی میں ہے۔ ② بعض شارحین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو پیش نظر رکھے بغیر کسا کے معنیٰ پہنانے کے کیے ہیں اور اس مشکل میں پڑ گئے ہیں کہ جو چیز کسی مسلمان کے اپنے لیے حلال نہ ہو کیا وہ کسی کافر کو استعمال کرا سکتا ہے۔ یہ ایسے ہوگا کہ کوئی مسلمان حرام چیز خود نہ کھائے، کافر کو کھلاتا رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چونکہ وہ کپڑا بعینہ عثمان بن حکیم کو نہیں بھیجا، اس لیے ان کے حوالے سے یہ سوال ہی اٹھانا غلط ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اس کی فروخت ممنوع نہ تھی کیونکہ ریشم عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے استعمال کے لیے اسے بیچا اور خریدا جا سکتا ہے۔

[٥٤٢٠] ١٧-(٢٠٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ».

[5420] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعون سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوصالح سے سنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنا رہے تھے، کہا: رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی حلہ ہدیہ کیا گیا، آپ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اس کو پہن لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصہ محسوس کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہن لو، میں نے تمھارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس کو کاٹ کر عورتوں میں دوپٹے بانٹ دو۔''

[٥٤٢١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ: فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي، وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَأَمَرَنِي.

[5421] عبیداللہ کے والد معاذ اور محمد بن جعفر، دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعون سے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی۔ معاذ کی بیان کردہ حدیث میں ہے: ''آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے کاٹ کر (اپنے گھر کی) عورتوں میں بانٹ دیا'' اور محمد بن جعفر کی حدیث میں ہے: ''میں نے اس کو کاٹ کر (اپنے گھر کی) عورتوں میں بانٹ دیا'' اور انھوں نے ''آپ نے مجھے حکم دیا'' (کے الفاظ) ذکر نہیں کیے۔

[٥٤٢٢] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5422] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور زہیر بن حرب

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيرٍ، فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا، فَقَالَ: «شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ».

نے ہمیں حدیث بیان کی۔ الفاظ زہیر کے ہیں۔ کہا: ہمیں وکیع نے مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعون ثقفی سے، انھوں نے ابوصالح حنفی سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دومۃ الجندل کے (حکمران) اکیدر نے نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ بھیجا، آپ نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: ''اس کو کاٹ کر (تینوں) فاطماؤں (فاطمہ بنت رسول اللہ، فاطمہ بنت اسد، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہن) میں اوڑھنیاں بانٹ دو۔''

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ: بَيْنَ النِّسْوَةِ.

ابوبکر اور ابوکریب نے (''فاطماؤں کے مابین'' کے بجائے) ''عورتوں کے مابین'' کہا۔

[٥٤٢٣] ١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

[5423] زید بن وہب نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ریشمی حلہ دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصہ دیکھا، کہا: پھر میں نے اس کو پھاڑ کر اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

[٥٤٢٤] ٢٠-(٢٠٧٢) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا».

[5424] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سُندس (باریک ریشم) کا ایک جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ آپ نے اس کے متعلق (پہلے) جو فرمایا تھا وہ فرما چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہنو، میں نے تمھارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ۔''

[٥٤٢٥] ٢١-(٢٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5425] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔“

[٥٤٢٦] ٢٢-(٢٠٧٤) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5426] حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔“

[٥٤٢٧] ٢٣-(٢٠٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ».

[5427] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی ایک کھلی قبا ہدیہ میں دی گئی، آپ نے وہ پہنی اور نماز پڑھی، پھر اس کو کھینچ کر اتار دیا، جیسے آپ اسے ناپسند کر رہے ہوں، پھر فرمایا: ”یہ (عبا) تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔“

[٥٤٢٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5428] عبدالحمید بن جعفر نے کہا: مجھے یزید بن ابی حبیب نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ، إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا)

(التحفة ٢)

باب: 3- خارش یا اس طرح کے کسی اور عذر کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

[٥٤٢٩] ٢٤-(٢٠٧٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ، فِي السَّفَرِ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا، أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا.

[5429] ابواسامہ نے ہمیں سعید بن ابی عروبہ سے حدیث بیان کی، کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ایک سفر میں خارش کی بنا پر یا کسی اور تکلیف کی بنا پر، جو انھیں لاحق ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (ان حالات میں یہی مداوا میسر تھا۔)

[٥٤٣٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي السَّفَرِ.

[5430] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''سفر میں'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٤٣١] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

[5431] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کو انھیں لاحق ہونے والی خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔

[٥٤٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5432] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٤٣٣] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ؛ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، فِي غَزَاةٍ لَّهُمَا.

[5433] ہمام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث سنائی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے جوؤں (کی بنا پر خارش) کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو انھیں پیش آنے والی جنگ کے دوران میں ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ) (التحفة ٣)

باب:4-مردوں کے لیے گیروے رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

[٥٤٣٤] ٢٧-(٢٠٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهَا».

[5434] معاذ بن ہشام نے ہمیں بیان کیا، کہا: مجھے میرے والد نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے محمد بن ابراہیم بن حارث نے حدیث سنائی کہ ابن معدان نے انھیں بتایا کہ انھیں جبیر بن نفیر نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں، تم انھیں مت پہنو۔''

[٥٤٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.

[5435] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی، وکیع نے علی بن مبارک سے بیان کیا، ہشام اور علی بن مبارک دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، دونوں نے (ابن معدان کے بجائے) خالد بن معدان کہا۔

[٥٤٣٦] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: «أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟» قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟، قَالَ: «بَلْ أَحْرِقْهُمَا».

[5436] طاوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے مجھے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری ماں نے تمھیں یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں ان کو دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ ان کو جلا دو۔''

[٥٤٣٧] ٢٩-(٢٠٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

[5437] نافع نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ.

طالب ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قَسّ (علاقے) کے بنے ہوئے (ریشمی کپڑے) اور گیروے رنگ کے کپڑے پہننے سے، سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

[٥٤٣٨] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ.

[5438] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، جب میں رکوع کر رہا ہوں، قرآن مجید پڑھنے سے اور (عمومی حالت میں) سونا اور گیروے رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

[٥٤٣٩] ٣١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ.

[5439] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم کے کپڑے پہننے سے، رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے سے اور گیروے رنگ کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ) (التحفة ٤)

باب:5-دھاری دار کپڑے پہننے کی فضیلت

[٥٤٤٠] ٣٢-(٢٠٧٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَوْ أَعْجَبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ.

[5440] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہم نے حضرت انس بن مالک ؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو کس قسم کا لباس زیادہ محبوب تھا یا رسول اللہ ﷺ کو زیادہ اچھا لگتا تھا؟ انھوں نے کہا: دھاری دار (یمنی) چادر۔

[٥٤٤١] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحِبَرَةُ.

[5441] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسند دھاری دار (یمنی) چادر تھی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ، وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ وَالْيَسِيرِ، فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا، وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ، وَمَا فِيهِ أَعْلَامٌ) (التحفة ٥)

باب: 6-لباس پہننے میں انکسار روا رکھنا، موٹے اور باسہولت کپڑے پہننا اور بچھونے وغیرہ کے لیے استعمال کرنا، نیز بالوں کے بنے ہوئے (اونی) اور منقش کپڑے پہننے کا جواز

[٥٤٤٢] ٣٤-(٢٠٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِّمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِّنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ، قَالَ: فَأَقْسَمَتْ بِاللهِ؛ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ.

[5442] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: ہمیں حمید نے ابوبردہ سے حدیث سنائی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ایک موٹا تہبند، جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک اوپر کی چادر (موٹی، سخت اور پیوند لگے ہونے کی وجہ سے) جسے مُلَبَّدَہ کہا جاتا ہے، نکال کر دکھائی، کہا: انھوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھی دو کپڑوں میں داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔

[٥٤٤٣] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَّكِسَاءً مُّلَبَّدًا، فَقَالَتْ: فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ: إِزَارًا غَلِيظًا.

[5443] علی بن حجر سعدی، محمد بن حاتم اور یعقوب بن ابراہیم نے (اسماعیل) ابن علیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک تہبند اور ایک پیوند لگی ہوئی موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا: انھی کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

ابن حاتم نے اپنی حدیث میں کہا: موٹا تہبند۔

[٥٤٤٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

[5444] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِزَارًا غَلِيظًا.

مانند روایت کی اور کہا: ''موٹا تہبند۔''

[٥٤٤٥] ٣٦-(٢٠٨١) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ.

[5445] صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک صبح رسول اللہ ﷺ اس طرح باہر نکلے کہ آپ کے جسم پر ایک موٹی، مربع، لکیروں والی، کالے بالوں سے بنی ہوئی چادر تھی۔ (عام سی، کھردری اور کم قیمت چادر۔)

[٥٤٤٦] ٣٧-(٢٠٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، الَّتِي يَتَّكِىءُ عَلَيْهَا، مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ.

[5446] عبدہ بن سلیمان نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس کے ساتھ آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[٥٤٤٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ، أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ.

[5447] علی بن مسہر نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا بستر (گدا) جس پر آپ سوتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[٥٤٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: ضِجَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5448] ابن نمیر اور ابومعاویہ دونوں نے ہمیں ہشام بن عروہ سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا: ''رسول اللہ ﷺ کا استراحت کا بچھونا۔''

وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: يَنَامُ عَلَيْهِ.

اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے: جس پر آپ سوتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ) (التحفة ٦)

باب: 7- بچھونوں (گدّوں) کے غلاف استعمال کرنا جائز ہے

[٥٤٤٩] ٣٩-(٢٠٨٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو؛ قَالَ عَمْرٌو وَّقُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَمَّا تَزَوَّجْتُ: «أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ».

[5449] قتیبہ بن سعید، عمرو ناقد اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں سفیان نے ابن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے بچھونوں کے غلاف بنائے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ہمارے پاس غلاف کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ''اب عنقریب ہوں گے۔''

[٥٤٥٠] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ».

[5450] وکیع نے ہمیں سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب میری شادی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تم نے بچھونوں کے غلاف بنائے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ہمارے پاس غلاف کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ''اب عنقریب ہو جائیں گے۔''

قَالَ جَابِرٌ: وَّعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ، فَأَنَا أَقُولُ: نَحِّيهِ عَنِّي، وَتَقُولُ: قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بیوی کے پاس ایک غلاف تھا، میں اس سے کہتا تھا: اسے مجھ سے دور رکھو، اور وہ کہتی تھی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''عنقریب غلاف ہوا کریں گے۔''

[٥٤٥١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: فَأَدَعُهَا.

[5451] عبدالرحمٰن نے کہا: ہمیں سفیان نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: تو میں اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ) (التحفة ٧)

[٥٤٥٢] ٤١-(٢٠٨٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِىءٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ».

باب:8- ضرورت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے

[5452] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ایک بستر مرد کے لیے ہے، ایک اس کی بیوی کے لیے، تیسرا بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔''

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ، وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ، وَمَا يُسْتَحَبُّ) (التحفة ٨)

[٥٤٥٣] ٤٢-(٢٠٨٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ وَّزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ».

[٥٤٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ.

باب:9- تکبر کی بنا پر کپڑا گھسیٹ کر چلنے کی ممانعت اور یہ وضاحت کہ کپڑا لٹکانے کی جائز حد کیا ہے اور مستحب کیا ہے؟

[5453] امام مالک نے نافع، عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے روایت کی، ان سب نے انھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں کرے گا۔''

[5454] عبیداللہ، ایوب، لیث بن سعد اور اسامہ ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کی طرح روایت کی اور یہ اضافہ کیا: ''قیامت کے دن (نظر نہیں کرے گا۔)''

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّزَادَ فِيهِ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[٥٤٥٥] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5455] عمر بن محمد نے اپنے والد، سالم بن عبداللہ اور نافع سے روایت کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَّجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5456] محارب بن دثار اور جبلہ بن سحیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان سب کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٤٥٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَّمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5457] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں حنظلہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تکبر سے کپڑا گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

[5458] اسحق بن سلیمان نے کہا: ہمیں حنظلہ بن ابی سفیان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سالم سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول

عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثِيَابَهُ.

اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اسی کے مانند، مگر انھوں نے (کپڑا گھسیٹا کے بجائے) ''کپڑے (گھسیٹے)'' کہا۔

[٥٤٥٩] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي لَيْثٍ، فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ، لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[5459] شعبہ نے کہا: میں نے مسلم بن ینّاق سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، انھوں نے اس سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ اس نے اپنا نسب بتایا، وہ شخص بنولیث سے تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو پہچان لیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: ''جس شخص نے اپنی ازار (کمر سے نیچے کی چادر وغیرہ) گھسیٹی، اس سے اس کا ارادہ تکبر کے سوا اور نہ تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٦٠] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ، كُلُّهُمْ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ: عَنْ مُّسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ، وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ» وَلَمْ يَقُولُوا: «ثَوْبَهُ».

[5460] عبدالملک بن ابی سلیمان، ابو یونس اور ابراہیم بن نافع ان سب نے مسلم بن ینّاق سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر ابو یونس کی حدیث میں ہے: ابوالحسن مسلم سے روایت ہے اور ان سب کی روایت میں ہے: ''جس نے اپنی ازار گھسیٹی'' انھوں نے ''اپنا کپڑا'' نہیں کہا۔

[٥٤٦١] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ، وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ

[5461] ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد بن عباد بن جعفر سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے نافع بن عبدالحارث کے غلام مسلم بن یسار سے کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کریں، کہا: اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا، (انھوں نے سوال کیا:) کیا آپ نے

يَسَارٍ، مَّوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَّسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں کوئی بات سنی جو تکبر سے اپنی ازار گھسیٹتا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہیں فرمائے گا۔''

[٥٤٦٢] ٤٧-(٢٠٨٦) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ! ارْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَزِدْتُّ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلٰى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

[5462] عبداللہ بن واقد نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا، میری کمر کی چادر کسی حد تک لٹک رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ! اپنی چادر اوپر کرلو۔'' میں نے اپنی چادر اوپر کرلی، آپ نے فرمایا: ''اور زیادہ کرلو'' میں نے اور زیادہ اوپر کی، پھر میں اس کو اوپر کرتا رہا حتی کہ بعض لوگوں نے عرض کی کہاں تک (اوپر کرے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پنڈلیوں کے آدھے حصوں تک۔''

[٥٤٦٣] ٤٨-(٢٠٨٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَرَأٰى رَجُلًا يَّجُرُّ إِزَارَهُ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، وَهُوَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَمِيرُ، جَاءَ الْأَمِيرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى مَنْ يَّجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

[5463] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا اور انھوں نے ایک شخص کو چادر گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھا، اس شخص نے زمین پر پاؤں مار مار کہنا شروع کر دیا: امیر آ گئے، امیر آ گئے، وہ (ابوہریرہ ؓ) بحرین کے امیر تھے۔ (یہ دیکھ کر ابوہریرہ ؓ نے کہا:) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جو شخص اتراتے ہوئے زمین پر اپنی ازار گھسیٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر تک نہ فرمائے گا۔''

[٥٤٦٤] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَفِي حَدِيثِ

[5464] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ اور ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث سنائی، ان دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابن جعفر کی روایت میں ہے: مروان ابوہریرہ ؓ کو اپنی غیر حاضری میں مدینہ کا (قائم مقام)

ابْنِ الْمُثَنّٰى: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ.

حاکم بنایا کرتا تھا۔ اور ابن مثنیٰ کی حدیث میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو (حاکم کی غیر حاضری میں) مدینہ کا حاکم بنایا جاتا تھا۔

فائدہ: اگرچہ بعض راویوں نے اس زیادہ معروف بات کی طرف کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے حاکم کی نیابت کیا کرتے تھے، اشارہ کیا ہے اور یہ بات اپنی جگہ درست بھی ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا حاکم مقرر کر کے بھیجا تھا جس طرح حدیث:5463 میں ہے۔ انھوں نے وہاں سے وصولی کر کے دس ہزار درہم لا کر پیش کیے۔ یہ بڑی رقم تھی، اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس اس کے علاوہ جتنا مال تھا اس کے بارے میں بھی سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ ان کے گھوڑے تھے جن کے بچے ہوئے، بیت المال سے ملنے والے عطیے یکے بعد دیگرے ملتے رہے اور ان کے غلاموں کی کمائی سے انھیں حصہ ملا (انھوں نے اپنی آمدنی کا پورا حساب پیش کر دیا۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانچ کی تو حساب درست تھا۔ انھوں نے پھر سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا منصب دینا چاہا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے بہتر ہستی نے اس طرح کی ذمہ داری چاہی تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی تھے، اللہ کے نبی کے بیٹے تھے، میں اُمیمہ کا بیٹا ابو ہریرہ ہوں۔ مجھے تین باتوں کا ڈر ہے کہ وہ مجھے پیش آسکتی ہیں: علم کے بغیر کسی کو کچھ بتا دوں، صحیح فیصلے سے ہٹ کر کوئی فیصلہ کر بیٹھوں اور یہ بھی کہ میری کمر پر کوڑے مارے جائیں، میری عزت داغدار کی جائے اور میرا مال ضبط کر لیا جائے۔ یہ کہہ کر انھوں نے منصب قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (مصنف عبدالرزاق:323/11)

(المعجم ١٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ، مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ) (التحفة ٩)

باب:10- کپڑوں پر اتراتے ہوئے اکڑ کر چلنے کی ممانعت

[٥٤٦٥] ٤٩-(٢٠٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي، قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ».

[5465] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بالوں اور اپنی چادروں پر اتراتا ہوا چل رہا تھا کہ اچانک اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔“

[٥٤٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5466] شعبہ نے ہمیں محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا.

[٥٤٦٧] ٥٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ، يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ، قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، فَخَسَفَ اللهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5467] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اکڑتا ہوا اپنی دو چادروں میں چلا جا رہا تھا، اپنے آپ پر اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

[٥٤٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[5468] معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں سنائیں۔ پھر انھوں نے کچھ احادیث سنائیں، ان میں سے (ایک) یہ تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص دو چادروں میں اتراتا ہوا جا رہا تھا'' پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٥٤٦٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

[5469] ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم سے پہلے کی ایک امت میں ایک شخص چادروں کے ایک جوڑے میں اتراتا ہوا جا رہا تھا'' پھر ان سب کی حدیث کے مانند ذکر کیا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ، وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ) (التحفة ١٠)

باب: 11- مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت، اسلام کے ابتدائی دور میں جو اس کا جواز تھا وہ منسوخ ہو گیا

[٥٤٧٠] ٥١-(٢٠٨٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

[5470] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے بشیر بن نہیک سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی (پہننے، استعمال کرنے) سے منع فرمایا۔

[٥٤٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ.

[5471] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی۔ اور ابن مثنیٰ کی حدیث میں ہے، کہا: میں نے نضر بن انس سے سنا۔

[٥٤٧٢] ٥٢-(٢٠٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ» فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: لَا، وَاللهِ! لَا آخُذُهُ أَبَدًا، وَّقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ (کی انگلی) میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کا انگارہ اٹھاتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں ڈال لیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو اور اس سے کوئی فائدہ اٹھا لو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے۔

[٥٤٧٣] ٥٣-(٢٠٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ

[5473] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن رمح اور قتیبہ نے کہا: ہمیں لیث نے نافع سے خبر دی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی، آپ اسے پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیا کرتے تھے تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں، پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اس انگوٹھی کو

عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ» فَرَمٰى بِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاللهِ! لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيٰى.

اتار دیا اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا تو نگینے کو اندر کی طرف کر لیتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔'' پھر لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ حدیث کے الفاظ یحییٰ کے (بیان کردہ) ہیں۔

[٥٤٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ: وَّجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى.

[5474] محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، خالد بن حارث اور عقبہ بن خالد، سب نے عبید اللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث روایت کی، عقبہ بن خالد کی روایت میں (عبید اللہ نے) یہ اضافہ کیا: اور آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا۔

[٥٤٧٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أُسَامَةَ، جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[5475] ایوب، موسیٰ بن عقبہ اور اسامہ سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیث کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نَّقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ) (التحفة ١١)

باب:12- رسول اللہ ﷺ چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا، آپ کے بعد وہ انگوٹھی آپ کے خلفاء نے پہنی

[٥٤٧٦] ٥٤-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ، نَّقْشُهُ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - .

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ، لَّمْ يَقُلْ: مِنْهُ.

[5476] عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، پہلے وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) سے اریس کے کنویں میں گر گئی، اس (انگوٹھی) پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا۔

ابن نمیر کی روایت میں ہے: یہاں تک کہ وہ ایک کنویں میں گر گئی، انھوں نے یہ نہیں کہا: ان سے (گر گئی۔)

[٥٤٧٧] ٥٥-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، وَّنَقَشَ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - وَقَالَ: «لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا» وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، وَ هُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُّعَيْقِيبٍ، فِي بِئْرِ أَرِيسَ.

[5477] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی، پھر آپ نے اس کو پھینک دیا، اس کے بعد آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں یہ نقش کرایا: ''محمد رسول اللہ'' اور فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔'' جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو انگوٹھی کے نگینے (موٹے چوڑے حصے) کو ہتھیلی کے اندر کی طرف کرلیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو مُعَیقِیب (کے ہاتھ) سے چاہ اریس میں گر گئی تھی۔

فائدہ: معیقیب سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہتا تھا اور وہی آپ کا خاتم بردار تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یہ خاتم مبارک پہننا یا استعمال کرنا چاہتے تو معیقیب سے طلب کرتے۔ اسی طرح کے لین دین کے دوران میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس حوالے سے کبھی یہ کہا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گری، کبھی یہ کہا گیا: معیقیب کے ہاتھوں سے گری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کنویں کے اندر بہت تلاش کرایا لیکن وہ نہ مل سکی۔

[٥٤٧٨] (٢٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، كُلُّهُمْ

[5478] حماد نے ہمیں عبدالعزیز بن صہیب سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

عَنْ حَمَّادٍ، - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، وَّنَقَشَ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - وَقَالَ لِلنَّاسِ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ - فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ».

نبی ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا اور لوگوں سے فرمایا: ''میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی ہے اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا ہے، سو کوئی شخص اس نقش کے مطابق نقش کندہ نہ کرائے۔''

[٥٤٧٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

[5479] اسماعیل (ابن علیہ) نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' (نقش کرانے) کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا، لَّمَّا أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ) (التحفة ١٢)

باب: 13- رسول اللہ ﷺ نے جب عجم (کے حکمرانوں) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے انگوٹھی بنوائی

[٥٤٨٠] ٥٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قَالَ: قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، قَالَ: فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نَقْشُهُ - مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ -.

[5480] شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے روم (کے بادشاہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کی: وہ لوگ کوئی ایسا خط نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ لگائی گئی ہو، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، ایسا لگتا ہے کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں، اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش ہے۔

[٥٤٨١] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ.

قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

[5481] معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اہل عجم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔

کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس (انگوٹھی) کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

[٥٤٨٢] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً، وَنَقَشَ فِيهِ- مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ -.

[5482] خالد بن قیس نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی کہ وہ لوگ صرف اس خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے مہر ڈھلوائی، وہ چاندی کی انگوٹھی تھی اور اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ) (التحفة ١٣)

باب: 14-(سونے کی) انگوٹھیوں کو پھینک دینا

[٥٤٨٣] ٥٩-(٢٠٩٣) حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، يَّوْمًا وَّاحِدًا، قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوهُ، فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ.

[5483] ابراہیم بن سعد نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی، پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[٥٤٨٤] ٦٠- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5484] روح نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَّوْمًا وَّاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ، فَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

جریج نے خبر دی، کہا: مجھے زیاد نے بتایا کہ ابن شہاب نے انھیں خبر دی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی، پھر سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں ڈھلوائیں اور پہن لیں، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ: پچھلے باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اور لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں تو آپ نے منبر پر لوگوں کے سامنے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی، لوگوں نے بھی اسی طرح کیا۔ قاضی عیاض اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اکثر علمائے حدیث اس کو اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ واقعے کو ایک ہی واقعہ قرار دیتے ہیں اور سونے کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کی روایت کو امام زہری کا وہم قرار دیتے ہیں لیکن دونوں الگ الگ واقعے ہو سکتے ہیں، پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، پھر وہ اتار کر پھینک دی تاکہ اس کی حرمت کا معاملہ بالکل واضح ہو جائے، پھر چاندی کی انگوٹھی پہنی۔ اس کا نگینہ حبش کے پتھر کا تھا۔ اگلی روایتوں میں امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ذکر کیا ہے کہ پھر وہ بھی پھینک دی تاکہ لوگوں کے سامنے واضح ہو جائے کہ محض زیب وزینت کے لیے انگوٹھیاں، چاہے چاندی کی ہوں، پہننا مناسب نہیں، پھر جب سلاطین عجم کی طرف بھیجے جانے والے مکاتیب نبوی کے لیے مہر کی حقیقی ضرورت پیش آئی اور آپ نے مہر پر مشتمل چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو یہ فرما کر کہ کوئی شخص آپ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی طرح نقش نہ بنوائے اور یہ واضح فرما دیا کہ مہر وغیرہ جیسی حقیقی ضرورت کے لیے مرد چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور اس پر اپنا اپنا کوئی نقش بھی کندہ کرا سکتے ہیں۔

[٥٤٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5485] ابو عاصم نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ) (التحفة ١٤)

باب:15- چاندی کی انگوٹھی میں حبش کا نگینہ

[٥٤٨٦] ٦١-(٢٠٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ:

[5486] عبداللہ بن وہب مصری نے کہا: مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ وَّرِقٍ، وَّكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا.

چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس انگوٹھی کو مہر والی انگوٹھی قرار دینے کی صورت میں کَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا کا یہ مفہوم لیا ہے کہ مہر کا نقش حبشہ سے بنوایا گیا تھا لیکن وہی بات راجح معلوم ہوتی ہے جو پچھلے فائدے میں بیان کی گئی ہے۔

[٥٤٨٧] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

[5487] طلحہ بن یحییٰ انصاری نے یونس سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی ایک انگوٹھی پہنی، اس میں حبش کا نگینہ تھا، آپ اس کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

[٥٤٨٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى.

[5488] سلیمان بن بلال نے یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابٌ: فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ مِنَ الْيَدِ) (التحفة ١٥)

باب:16- ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننا

[٥٤٨٩] ٦٣-(٢٠٩٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى.

[5489] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی، یہ کہہ کر انھوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا) (التحفة ١٦)

باب:17- درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

[٥٤٩٠] ٦٤-(٢٠٧٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ -: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ، أَوِ الَّتِي تَلِيهَا - لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ - وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ.

[5490] ابن ادریس نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آپ، یعنی نبی ﷺ نے مجھے اس انگلی یا اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ عاصم کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کون سی دو انگلیوں میں (پہننے سے منع کیا تھا)۔ اور آپ نے مجھے قسّ کے ریشمی کپڑے پہننے اور ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

قَالَ: فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُّضَلَّعَةٌ يُّؤْتٰى بِهَا مِنْ مِّصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا، وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَّجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ، كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ.

انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے کہا قَسّی (ریشمی) دھاریوں والا کپڑا مصر اور شام سے آتا تھا، اس میں کچھ شبیہیں (تصویروں جیسے نقش ونگار) ہوتی ہیں۔ اور میاثر اسے کہتے ہیں جو عورتیں اپنے خاوندوں کی خاطر زین پر رکھنے کے لیے بناتی تھیں، جس طرح ارغوانی رنگ کے گدے ہوں۔

[٥٤٩١] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنِ ابْنٍ لِّأَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[5491] سفیان نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) کے ایک بیٹے سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، پھر نبی ﷺ سے اسی کے مطابق روایت کی۔

[٥٤٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهٰى، أَوْ نَهَانِي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[5492] شعبہ نے عاصم بن کلیب سے روایت کی، کہا: میں نے ابوبردہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا، ان کی مراد نبی ﷺ سے تھی (اس کے بعد) اسی طرح بیان کیا۔

[٥٤٩٣] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

[5493] ابواحوص نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے ابوبردہ سے روایت کی، کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا.

مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ میں ان دونوں میں سے کسی انگلی میں انگوٹھی پہنوں، پھر انھوں نے درمیانی اور (انگوٹھے کی طرف سے) اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم کے علاوہ دوسری کتب حدیث کی روایات میں واضح طور پر درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کا ذکر ہے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا) (التحفة ١٧)

باب:18- جوتے اور جوتے کی طرح کی چیزیں (موزے وغیرہ) پہننا مستحب ہے

[٥٤٩٤] ٦٦-(٢٠٩٦) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا: «اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ».

[5494] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ایک غزوے کے دوران میں، جو ہم نے لڑا، رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کثرت سے (اکثر اوقات) جوتے پہنا کرو، کیونکہ آدمی جب تک جوتے پہن کر رکھتا ہے، سوار ہوتا ہے۔ (اس کے پاؤں اسی طرح محفوظ رہتے ہیں جس طرح سوار کے اور وہ سوار ہی کی طرح تیزی سے چل سکتا ہے۔)

(المعجم ١٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنٰى أَوَّلًا، وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى أَوَّلًا، وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ) (التحفة ١٨)

باب:19- دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے جوتا اتارنا مستحب ہے اور ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے

[٥٤٩٥] ٦٧-(٢٠٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا».

[5495] محمد بن زیاد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں (پاؤں) سے ابتدا کرے اور جب جوتا اتارے تو بائیں (پاؤں) سے ابتدا کرے اور دونوں جوتے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

[٥٤٩٦] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، لِّيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا».

[5496] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے، دونوں جوتے پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

[٥٤٩٧] ٦٩-(٢٠٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُوهُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَأَضِلَّ، أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا».

[5497] ابن ادریس نے اعمش سے، انھوں نے ابورزین سے روایت کی، کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، انھوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر فرمایا: سنو! کیا تم اس طرح کی باتیں کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہوں تاکہ تم ہدایت پا جاؤ اور میں خود گمراہ ہو جاؤں، سن لو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اس کو ٹھیک کرنے سے پہلے دوسرے (جوتے) میں نہ چلے۔''

[٥٤٩٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَّأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

[5498] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں اعمش نے ابورزین اور ابوصالح سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ١٩)

باب:20- کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا اور ایک ہی کپڑے کو کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھنے کی ممانعت

[٥٤٩٩] ٧٠-(٢٠٩٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْشِيَ فِي

[5499] مالک بن انس نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے، یا ایک جوتا پہن کر چلے اور ایسا کپڑا پہنے جس میں باہر نکالنے

نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، وَّأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ.

والے اعضاء (سر، ہاتھ، پاؤں) کے لیے سوراخ نہ ہوں اور ایک ہی کپڑا اس طرح کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھے کہ اس کی شرمگاہ ظاہر ہو۔

[٥٥٠٠] ٧١-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ - أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ - فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَّاحِدَةٍ، وَّلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ».

[5500] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یا انھوں نے کہا:) — میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: — ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے — یا (فرمایا) جس شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے — تو وہ ایک (ہی) جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ اپنا تسمہ ٹھیک کر لے، ایک موزے میں بھی نہ چلے، اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، نہ (اکڑوں بیٹھ کر) اکلوتے کپڑے کو کمر اور گھٹنوں کے گرد باندھے، نہ ہاتھ پاؤں بند کر دینے والا لباس پہنے۔''

(المعجم ٢١) - (بَابٌ فِي مَنْعِ الِاسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى) (التحفة ٢٠)

چت لیٹنا اور اس حالت میں ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر رکھنا ممنوع ہے

[٥٥٠١] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَّأَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

[5501] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ کو بند کر دینے والا لباس پہننے، ایک کپڑے سے کمر اور گھٹنوں کو باندھنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے کے اوپر (رکھتے ہوئے اس کو) اٹھانے سے منع فرمایا۔

[٥٥٠٢] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ

[5502] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک جوتا پہن کر نہ

بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ، وَّلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَّاحِدٍ، وَّلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ، وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ، وَلَا تَضَعْ إِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرٰى، إِذَا اسْتَلْقَيْتَ».

چلو اور ایک چادر (ہو تو اس) کو گھٹنے کھڑے کر کے ان کے اور کمر کے گرد نہ باندھو، بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، ہاتھ پاؤں بند کر دینے والا کپڑا نہ پہنو اور جب چت لیٹے ہو تو ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر نہ رکھو۔"

[٥٥٠٣] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى».

[5503] عبید اللہ بن اخنس نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ (کھڑی کر کے اس) پر نہ رکھے۔"

فائدہ: ① اگر انسان کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے ایسی شکل میں کمر اور کھڑے کیے ہوئے گھٹنوں کے گرد باندھ کر نہ بیٹھے کہ ستر کھلنے کا خدشہ ہو۔ اس طرح بیٹھنے سے کمر کو سہارا مل جاتا ہے۔ عرب اس طرح بیٹھا کرتے تھے۔ ایک ہی کپڑا میسر ہو تو ایسا کرنا مناسب نہیں۔ اگر الگ سے تہبند یا شلوار وغیرہ پہنی ہو اور ستر کھلنے کا خدشہ نہ ہو تو دوسرے کپڑے سے "احتباء" (کمر اور ٹانگوں کے گرد باندھنا) ممنوع نہیں بلکہ خود آپ ﷺ سے اس طرح بیٹھنا ثابت ہے۔ (صحيح البخاري، حديث: 6272) ② اگر تہبند یا ایک لمبا قمیص پہنا ہو تو ایک گھٹنا کھڑا کر کے دوسری ٹانگ اس پر رکھنے میں بھی ستر کھلنے کا خدشہ ہے، اس لیے ممنوع ہے۔ اگر شلوار پہنی ہو یا دونوں ٹانگیں زمین پر سیدھی کی ہوئی ہوں اور اس حالت میں محض پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا جائے کہ ستر کھلنے کا خدشہ نہ ہو تو پھر یہ ممنوع نہیں۔ جس طرح کہ آگے حدیث: 5504 میں آرہا ہے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: فِي إِبَاحَةِ الِاسْتِلْقَاءِ، وَوَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى) (التحفة ٢١)

باب: 22- چت لیٹے ہوئے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کی جائز صورت

[٥٥٠٤] ٧٥-(٢١٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ؛ أَنَّهُ

[5504] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو

رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

مسجد میں اس حالت میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے (دونوں ٹانگیں زمین پر بچھائے ہوئے) ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

[٥٥٠٥] ٧٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5505] ابن عیینہ، یونس اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ) (التحفة ٢٢)

باب:23-مرد کے لیے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

[٥٥٠٦] ٧٧-(٢١٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ. قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: يَعْنِي لِلرِّجَالِ.

[5506] یحییٰ بن یحییٰ، ابوربیع اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے زعفرانی رنگ (سے رنگے کپڑے پہننے) سے منع فرمایا۔ قتیبہ نے کہا کہ حماد نے کہا: یعنی مردوں کو (منع فرمایا۔)

[٥٥٠٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

[5507] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عبدالعزیز بن صہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ (پہننے) سے منع فرمایا۔

فائدہ: عورتوں کے لیے یہ خوشبو اور رنگ جائز ہے۔ مردوں کے وقار کے خلاف ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَّحُمْرَةٍ، وَّتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ) (التحفة ٢٣)

[٥٥٠٨] ٧٨-(٢١٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ، وَجَاءَ، عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ، فَأَمَرَ، أَوْ فَأُمِرَ بِهِ إِلٰى نِسَائِهِ، قَالَ: «غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ».

[٥٥٠٩] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ».

(المعجم ٢٥) - (بَابٌ: فِي مُخَالَفَةِ الْيَهُودِ فِي الصَّبْغِ) (التحفة ٢٤)

[٥٥١٠] ٨٠-(٢١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

باب:24- سفید بالوں کو سرخ اور زرد رنگ سے رنگنا مستحب ہے، سیاہ رنگ سے رنگنا ممنوع ہے

[5508] ابوخیثمہ نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، وہ آئے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغام یا ثغامہ (کے سفید پھولوں) کی طرح تھے، تو آپ ﷺ نے ان کے گھر کی عورتوں کو حکم دیا، یا ان کے بارے میں (ان کے گھر کی عورتوں کو) حکم دیا گیا، فرمایا: ''اس (سفیدی) کو کسی چیز (اور رنگ) سے بدل دیں۔''

[5509] ابن جریج نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفیدی میں ثغامہ (کے سفید پھولوں) کی طرح تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس (سفیدی) کو کسی چیز سے تبدیل کر دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔''

باب:25- بالوں کو رنگنے (کے معاملے) میں یہود کی مخالفت

[5510] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ (بالوں کو) رنگ نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (بالوں کو رنگ لگاؤ۔)''

«إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ».

(المعجم ٢٦) - (بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ، وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ مَا فِيهِ صُوَرٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ) (التحفة ٢٥)

[٥٥١١] ٨١-(٢١٠٤) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ، وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: «مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ، وَلَا رُسُلُهُ» ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرٍ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟» فَقَالَتْ: وَاللهِ! مَا دَرَيْتُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ» فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

باب: 24- جاندار کی تصویر بنانے اور جو فرش پر روندی نہ جارہی ہوں ان تصویروں کو استعمال کرنے کی ممانعت، نیز یہ کہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس میں ملائکہ ؑ داخل نہیں ہوتے

[5511] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جبریل ؑ نے رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کیا کہ وہ ایک خاص گھڑی میں ان کے پاس آئیں گے، چنانچہ وہ گھڑی آ گئی لیکن جبریل ؑ نہ آئے۔ (اس وقت) آپ کے دستِ مبارک میں ایک عصا تھا۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے (نیچے) پھینکا اور فرمایا: ”نہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرتا ہے، نہ اس کے رسول (خلاف ورزی کرتے ہیں۔)“ (جبریل امین ؑ بھی وحی لے کر انبیاء کی طرف آنے والے اللہ کے رسول تھے)، پھر آپ نے دھیان دیا تو ایک چارپائی کے نیچے کتے کا ایک پلّا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ کتا یہاں کب گھسا؟“ انھوں نے کہا: واللہ! مجھے بالکل پتہ نہیں چلا۔ آپ نے حکم دیا تو اس (پلّے) کو نکال دیا گیا، پھر جبریل ؑ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، میں آپ کی خاطر بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے۔“ انھوں نے کہا: آپ کے گھر میں جو کتا تھا، مجھے اس نے روک لیا، ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں جہاں) تصویر ہو۔

[٥٥١٢] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

[5512] ہمیں وہیب نے اسی سند کے ساتھ ابوحازم سے حدیث سنائی کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ آپ کے پاس آئیں گے، پھر حدیث بیان کی اور ابوحازم کے بیٹے کی طرح لمبی تفصیل نہیں بتائی۔

[٥٥١٣] ٨٢-(٢١٠٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِي، أَمَ وَاللهِ! مَا أَخْلَفَنِي» قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ» قَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى أَنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

[5513] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فکر مندی کی حالت میں صبح کی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! میں آج دن (کے آغاز) سے آپ کی حالت معمول کے خلاف دیکھ رہی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آج رات مجھ سے ملیں گے لیکن وہ نہیں ملے۔ بات یہ ہے کہ انھوں نے کبھی مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کی۔'' کہا: تو اس روز پورا دن رسول اللہ ﷺ کی کیفیت یہی رہی، پھر ان کے دل میں کتے کے ایک پلّے کا خیال بیٹھ گیا جو ہمارے (ایک بستر کے نیچے بن جانے والے) ایک خیمہ (نما حصے) میں تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے پانی لیا اور اس کی جگہ پر چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آ کر آپ سے ملے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے کل رات ملیں گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، بالکل، لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (آوارہ یا بے کار) کتوں کو مار دینے کا حکم دیا، یہاں تک کہ آپ باغ یا کھیت کے چھوٹے کتے کو بھی (جو رکھوالی نہیں کر سکتا) مارنے کا حکم دے رہے تھے اور باغ کھیت کے بڑے کتے کو چھوڑ رہے

تھے۔ (ایسے کتے گھروں سے باہر ہی رہتے ہیں اور واقعی رکھوالی کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔)

[٥٥١٤] ٨٣-(٢١٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ».

[5514] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس گھر میں جس میں) کوئی تصویر ہو۔''

[٥٥١٥] ٨٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ».

[5515] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس گھر میں جس میں) کوئی تصویر ہو۔''

[٥٥١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَذِكْرِهِ الْإِخْبَارَ فِي الْإِسْنَادِ.

[5516] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کے مانند اور سند میں خبر دینے کی صراحت کرتے ہوئے، روایت کی۔

[٥٥١٧] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ

[5517] لیث نے ہمیں بکیر سے حدیث سنائی، انھوں نے بسر بن سعید سے، انھوں نے زید بن خالد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔''

صُورَةٌ».

قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ بَعْدُ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟.

بُسر نے کہا: پھر اس کے بعد حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو (دیکھا) ان کے دروازے پر ایک پردہ تھا جس میں تصویر (بنی ہوئی) تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے لے پالک عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید نے پہلے دن (جب ملاقات ہوئی تھی) ہمیں تصویر (کی ممانعت) کے بارے میں خبر (حدیث) بیان نہیں کی تھی؟ تو عبیداللہ نے کہا: جب انھوں نے ''کپڑے پر بنے ہوئے نقش کے سوا'' کے الفاظ کہے تھے تو کیا تم نے نہیں سنے تھے؟

فائدہ: ان نقوش سے مراد غیر جاندار اشیاء کے نقوش یا تصویریں ہیں جو کپڑوں پر بنی ہوتی ہیں، ان کو بھی تصویر ہی کہا یا سمجھا جا سکتا ہے لیکن وہ غیر جاندار اشیاء کی ہیں تو ممنوع نہیں اور کپڑوں پر زیادہ تر وہی ہوتی ہیں۔

[٥٥١٨] ٨٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ، وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلَانِيُّ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ».

[5518] مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی کہ انھیں بکیر بن اشج نے حدیث سنائی، انھیں بسر بن سعید نے حدیث سنائی کہ زید بن خالد جہنی نے انھیں حدیث سنائی، اور (اس وقت) بسر کے ساتھ عبیداللہ خولانی تھے، (کہا:) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔''

قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلٰى، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ.

بسر نے کہا: پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں، میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا (حضرت زید بن خالد نے) ہمیں تصاویر کے متعلق حدیث بیان نہیں کی تھی؟ (عبیداللہ نے) کہا: انھوں نے (ساتھ ہی یہ) کہا تھا: ''سوائے کپڑے کے نقش کے'' کیا آپ نے نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: کیوں نہیں! انھوں نے اس کا ذکر کیا تھا۔

[٥٥١٩] ٨٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَبِي الْحُبَابِ، مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيلُ».

[5519] بنونجار کے آزاد کردہ غلام ابوحباب سعید بن یسار نے حضرت زید بن خالد جہنی سے، انھوں نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں جہاں) مجسمے ہوں۔''

[٥٥٢٠] (٢١٠٧) قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيلُ» فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَّا رَأَيْتُهُ فَعَلَ، رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَّرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ، وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ» قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

[5520] (سعید بن یسار نے) کہا: (یہ حدیث سن کر) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: انھوں (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو، نہ (اس میں) جہاں کسی طرح کی تصویریں ہوں۔'' کیا آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی جو انھوں نے بیان کی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں۔ (میں نے اس طرح یہ الفاظ نہیں سنے) لیکن میں تمھیں وہ بتاتی ہوں جو میں نے آپ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے ایک غزوے میں تشریف لے گئے تو میں نے نیچے بچھانے کا ایک موٹا سا کپڑا لیا اور دروازے پر اس کا پردہ بنا دیا، جب آپ آئے اور آپ نے وہ کپڑا دیکھا تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کیے، پھر آپ نے اسے پکڑ کر کھینچا اور اسے پھاڑ دیا یا اس کے (دو) ٹکڑے کر دیے اور فرمایا: ''اللہ نے ہمیں پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: پھر ہم نے اس کپڑے میں سے دو تکیے (بنانے کے لیے دو ٹکڑے) کاٹ لیے اور میں نے ان دونوں کے اندر کھجور کی چھال بھر دی۔ آپ نے اس کے سبب سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود یہ تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر طرح کی (جاندار اشیاء کی یا غیر جاندار کی)

تصاویر کے حوالے سے یہ بات نہیں سنی۔ وہ یقیناً جاندار اور غیر جاندار کی تصاویر میں فرق کو ملحوظ رکھتی تھیں، البتہ مسئلہ سمجھانے کے لیے انھوں نے وہ واقعہ بتا دیا جو ان کے گھر میں ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ جب کپڑا پھٹ جانے کے بعد صرف نقوش باقی رہے، کسی جاندار چیز کی تصویر باقی نہ رہی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے استعمال کی اجازت دی۔

[٥٥٢١] ٨٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ، وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَوِّلِي هٰذَا، فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا» قَالَتْ: وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

[5521] اسماعیل بن ابراہیم نے داود سے، انھوں نے عزرہ سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس میں پرندے کی تصویر تھی، جب کوئی شخص اندر آتا یہ تصویر اس کے سامنے آجاتی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اس پردے کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اس پردے کو دیکھتا ہوں تو دنیا کو یاد کرتا ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی، ہم کہتے تھے کہ اس کے کناروں پر سلا ہوا کپڑا ریشم ہے، ہم اس چادر کو پہنتے تھے۔

فائدہ: پردے کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے جو باتیں کہی تھیں ان میں سے کچھ اور باتوں کی تفصیل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ فرمانے کے علاوہ کہ ہمیں پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا گیا، یہ بھی فرمایا کہ اندر آتے ہوئے یہ پردہ دنیوی تنعم کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے۔ پھر آپ نے اس کو پھاڑ دیا اور حضرت عائشہ ؓ سے کہا کہ اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دیں۔ انھوں نے پردہ اتار لیا اور بعد میں کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا دیے۔ اسی طرح حضرت عائشہ ؓ نے یہ وضاحت بھی کر دی کہ ساری چادر سوتی یا اُونی ہو، صرف اس کے کنارے پر ریشم لگا ہو تو اسے پہننا ممنوع نہیں۔

[٥٥٢٢] ٨٩-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَّعَبْدُ الْأَعْلٰى، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَزَادَ فِيهِ - يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى - فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

[5522] محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ نے اسی سند کے ساتھ (داود سے) حدیث بیان کی، ابن مثنیٰ نے کہا: اور اس میں، انھوں نے ــ ان کی مراد عبدالاعلیٰ سے ہے ــ یہ اضافہ کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس چادر کو کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

[٥٥٢٣] ٩٠- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمَ

[5523] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے، میں نے

رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ، فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

روئیں دار کپڑا دروازے کا پردہ بنایا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویریں تھیں تو آپ نے مجھے (اتارنے کا) حکم دیا تو میں نے اس کو اتار دیا۔

[٥٥٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ: قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

[5524] عبدہ اور وکیع نے اسی سند کے ساتھ ہمیں (ہشام بن عروہ سے) حدیث بیان کی، عبدہ کی حدیث میں ''آپ ﷺ سفر سے آئے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

فائدہ: مختلف راویوں نے مختلف تفصیلات بیان کی ہیں۔

[٥٥٢٥] ٩١-(...) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ».

[5525] ابراہیم بن سعد نے زہری سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک موٹے سے کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا، اس پر تصویر تھی تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے پردے کو پکڑا اور پھاڑ دیا، پھر فرمایا: ''قیامت کے دن شدید ترین عذاب میں پڑے ہوئے لوگوں میں سے وہ (بھی) ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی (جاندار) اشیاء کے جیسی (مشابہ) بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔''

فائدہ: یہ بھی اسی واقعے کی تفصیلات ہیں۔ اس کپڑے پر جاندار چیز کی تصویر تھی، اس لیے آپ نے اس کو پھاڑ دیا، آپ ﷺ نے ان تصویروں کے بنانے والوں کے لیے جو فرمایا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تصویریں جانداروں کی تھیں۔ اگر پھاڑنے سے تصویر ہی ناقابل شناخت ہو جائے تو یہ اس کا بہترین علاج ہے۔ دیگر احادیث میں وضاحت ہے کہ اس کپڑے کے دو ٹکڑے ہو جانے کے بعد حضرت عائشہ ؓ نے ان کے دو تکیے بنا لیے۔ اب ان کپڑوں کو، جن کے نقوش کسی جاندار سے مشابہت نہیں رکھتے تھے، آپ استعمال کرتے تھے۔

[٥٥٢٦] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ

[5526] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، (آگے اسی طرح) جس طرح ابراہیم بن

حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَهْوٰى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ.

سعد کی حدیث ہے، البتہ انھوں نے کہا: پھر آپ ﷺ اس (پردے) کی طرف لپکے اور اپنے ہاتھ سے اس کو پھاڑ دیا۔

[٥٥٢٧] (...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا» لَمْ يَذْكُرَا: «مِنْ».

[5527] سفیان بن عیینہ اور معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''لوگوں میں سے شدید ترین عذاب میں پڑے ہوئے (وہ لوگ ہوں گے)'' انھوں نے ''میں سے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٥٢٨] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهِئُونَ بِخَلْقِ اللهِ تَعَالٰى».

[5528] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے طاق پر موٹا سا کپڑے کا پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں، جب آپ نے اس پردے کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا، آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: ''عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے شدید عذاب کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کریں گے۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے اس پردے کو کاٹ دیا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ (ایک یا دو کے بارے میں شک راوی کی طرف سے ہے۔)

[٥٥٢٩] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ

[5529] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں، وہ

فِيهِ تَصَاوِيرُ، مَمْدُودٌ إِلٰى سَهْوَةٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَخِّرِيهِ عَنِّي»، قَالَتْ: فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

طاق پر لٹکا ہوا تھا، نبی ﷺ اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو مجھ سے ہٹا دو۔'' تو میں نے اس کو ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا لیے۔

[٥٥٣٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5530] سعید بن عامر اور ابو عامر عقدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٥٣١] ٩٤- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَنَحَّاهُ، فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ.

[5531] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، اور میں نے ایک بچھانے والے کپڑے کا پردہ بنایا ہوا تھا، اس میں تصویریں تھیں، آپ نے اس کو ہٹوا دیا اور میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے۔

[٥٥٣٢] ٩٥-(...) وَ حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَعَهُ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ، يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ، مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ: أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَّذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: لَا، قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ. يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ.

[5532] بکیر نے کہا: عبدالرحمٰن بن قاسم نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے تو آپ نے اس پردے کو اتار دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے، (جب یہ حدیث بیان کی جا رہی تھی) تو اس مجلس میں ایک شخص نے، جو ربیعہ بن عطاء کہلاتے تھے، بنو زہرہ کے مولیٰ تھے، کہا: کیا آپ نے ابو محمد (قاسم بن محمد) کو یہ بیان کرتے ہوئے نہیں سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دونوں (تکیوں) کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے؟ تو (عبدالرحمان) ابن قاسم نے کہا: نہیں، اس نے کہا: لیکن میں نے یقیناً (ان سے) یہ بات سنی تھی۔ ان کی مراد (ان کے والد) قاسم بن محمد سے تھی۔

[٥٥٣٣] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ، أَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ، فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ، تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

[5533] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ انھوں نے ایک (چھوٹا سا بیٹھنے کے لیے) گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اس (گدے) کو دیکھا تو آپ دروازے پر ٹھہر گئے اور اندر داخل نہ ہوئے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کیے، (یا کہا:) آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس ہوئے، تو انھوں (حضرت عائشہ ﷞) نے کہا: اللہ کے رسول! میں (سچے دل سے) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں۔ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تصویروں (کے بنانے) والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم نے جو (صورتیں) تخلیق کی ہیں، ان کو زندہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں ان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

فوائد و مسائل: ① حضرت عائشہ ﷞ نے تکیے یا گدے کے حوالے سے یہ سمجھ کر کہ چونکہ ان کو روندا جاتا ہے تو ان پر بنی ہوئی تصاویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ ﷺ کے لیے ایسا ایک گدا خرید لیا۔ اس پر چونکہ جانداروں کی تصاویر تھیں اور ان تصاویر کے ہوتے ہوئے حضرت جبریل ﷤ تشریف نہ لاتے تھے، اس لیے آپ نے ان کی اجازت نہ دی۔ ویسے بھی بیت نبوت میں ایسے تصاویر والے گدے کی موجودگی سے تصویریں بنانے والوں کی حوصلہ افزائی ہو سکتی تھی، اس لیے پہلے آپ نے تصویریں بنانے والوں کے بارے میں اللہ کا حکم بیان فرمایا، پھر اس کو اسی حالت میں گھر میں نہ رکھنے کی دوسری وجہ بھی بیان فرمائی کہ جاندار اشیاء کی تصاویر کی موجودگی میں فرشتے داخل نہیں ہو سکیں گے۔ ② اگلی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ ﷞ نے اس گدے کو بھی کاٹ کر دو گدے بنا لیے، جانداروں کی تصویریں پھٹ گئیں تو تصویریں نہ رہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ ان پر ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔

[٥٥٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح:

[5534] قتیبہ اور ابن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں ثقفی نے خبر دی، کہا: ہمیں ایوب نے حدیث بیان کی۔ عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا:

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَبَعْضُهُمْ أَتَمُّ حَدِيثًا لَّهُ مِنْ بَعْضٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ؛ قَالَتْ: فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ، فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

ہمیں میرے والد نے میرے دادا کے واسطے سے ایوب سے حدیث بیان کی۔ ہارون بن سعید ایلی نے کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی۔ ابوبکر بن اسحٰق نے کہا: ہمیں ابوسلمہ خزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ماجشون کے بھتیجے عبدالعزیز نے عبیداللہ بن عمر سے خبر دی، ان سب (لیث بن سعد، ایوب، اسامہ بن زید اور عبیداللہ بن عمر) نے نافع سے، انھوں نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی، ان میں سے بعض کی حدیث بعض کی نسبت زیادہ مکمل ہے اور (ابوسلمہ خزاعی نے) ابن ماجشون کے بھتیجے سے روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: میں نے اس گدے کو لے کر اس کے دو تکیے بنا لیے، آپ ﷺ گھر میں ان کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

[٥٥٣٥] ٩٧-(٢١٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ».

[5535] عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ تصویریں بناتے ہیں انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا: جن کو تم نے تخلیق کیا (اب) ان کو زندہ کرو۔''

[٥٥٣٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ،

[5536] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، اسی حدیث کے مانند روایت کی جس طرح عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٥٥٣٧] ٩٨-(٢١٠٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ: «إِنَّ».

[5537] عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی۔ ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوضحیٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں (گرفتار) تصویر بنانے والے ہوں گے۔'' اشج نے ''یقیناً'' (کا لفظ) بیان نہیں کیا۔

[٥٥٣٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا، الْمُصَوِّرُونَ».

وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ.

[5538] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب، سب نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث ہمیں ابن ابی عمر نے بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، (ابومعاویہ اور سفیان) دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ابومعاویہ سے یحییٰ اور ابوکریب کی روایت میں ہے: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب پانے والوں میں سے تصویر بنانے والے ہیں۔''

اور سفیان کی حدیث وکیع کی حدیث کی طرح ہے۔

[٥٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: هٰذَا تَمَاثِيلُ كِسْرٰى؟ فَقُلْتُ: لَا، هٰذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ».

[5539] منصور نے مسلم بن صُبَیح (ابوضحیٰ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسروق کے ساتھ ایک مکان میں تھا جس میں حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر تھیں (یا مجسمے تھے)، مسروق نے کہا: یہ کسریٰ کی تصاویر ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر ہیں۔ مسروق نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویریں (یا مجسمے) بنانے والوں کو ہوگا۔''

[٥٥٤٠] ٩٩-(٢١١٠) قَالَ مُسْلِمٌ: قَرَأْتُ عَلٰى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ابْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، فَأَفْتِنِي فِيهَا، فَقَالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، وَقَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يَجْعَلُ لَهُ، بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا، نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ».

[5540] امام مسلم نے کہا: میں نے نصر بن علی جہضمی کے ساتھ عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث پڑھی کہ ہمیں یحییٰ بن ابی اسحٰق نے (حضرت حسن بصری کے بھائی) سعید بن ابوحسن سے روایت بیان کی، کہا: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، اس نے کہا: میں یہ (جانداروں کی) تصویریں بناتا ہوں، آپ مجھے ان کے متعلق فتویٰ دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے قریب آؤ، وہ قریب ہوا، انھوں نے پھر فرمایا: میرے قریب آؤ، وہ (مزید) قریب آیا، آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تم کو وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک جاندار بنائے گا، وہ اسے جہنم میں عذاب دے گا۔''

وَقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ. فَأَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ضرور (یہی کام) کرنا ہے تو درختوں کی اور جن چیزوں میں جان نہیں ان کی تصویر بناؤ۔ نصر بن علی نے (جب میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی) اس کا اقرار کیا (کہ انھوں نے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سے اسی طرح روایت کی۔)

[٥٥٤١] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: ادْنُهْ، فَدَنَا الرَّجُلُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ

[5541] سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس بن مالک سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے (پوچھنے والوں کے مطالبے پر) فتوے دینے شروع کیے اور یہ نہیں کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے، حتی کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: قریب آؤ۔ وہ شخص قریب آیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

''جس شخص نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اس کو اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ قیامت کے دن اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔''

[٥٥٤٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[5542] قتادہ نے نضر بن انس سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا۔ اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٥٤٣] ١٠١-(٢١١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً».

[5543] ابن فضیل نے عمارہ سے، انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، انھوں نے اس گھر میں تصویریں دیکھیں تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے چلا ہو۔ وہ ایک ذرہ تو بنائیں یا ایک دانہ تو بنائیں یا ایک جَو تو بنائیں!''

[٥٥٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ، لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ، قَالَ: فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً».

[5544] جریر نے عمارہ سے، انھوں نے ابوزرعہ سے روایت کی، کہا: میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں ایک گھر میں گئے جو سعید (ابن عاص) رضی اللہ عنہ یا مروان (ابن حکم) کے لیے بنایا جا رہا تھا، وہاں انھوں نے ایک مصور کو گھر میں تصویریں بناتے ہوئے دیکھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اور اسی کے مانند روایت کی اور (جریر نے) ''یا ایک جَو تو بنائیں'' (کے الفاظ) بیان نہیں کیے۔

[٥٥٤٥] ١٠٢-(٢١١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

[5545] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں

ابْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ».

ہوتے جس میں مجسمے (بت) یا تصاویر ہوں۔"

(المعجم ٢٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ٢٦)

باب: 27- سفر میں گھنٹی اور کتا (ساتھ) رکھنے کی ممانعت

[٥٥٤٦] ١٠٣-(٢١١٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرْسٌ».

[5546] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سہیل نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(رحمت کے) فرشتے (سفر کے) ان رفیقوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے درمیان کتا ہو اور نہ (ان کے ساتھ جن کے پاس) گھنٹی ہو۔"

فائدہ: دور جاہلیت میں اس بات کا رواج تھا کہ اونٹوں کے گلے میں گھنٹیاں ڈالی جاتی تھیں اور کتے ساتھ رکھے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

[٥٥٤٧] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5547] جریر اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٥٤٨] ١٠٤-(٢١١٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ».

[5548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔"

(المعجم ٢٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ) (التحفة ٢٧)

باب: 28- اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ڈالنا مکروہ ہے

[٥٥٤٩] ١٠٥-(٢١١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ؛ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا - قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ؛ أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ - «لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ - أَوْ قِلَادَةٌ - إِلَّا قُطِعَتْ».

قَالَ مَالِكٌ: أُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

[5549] امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی کہ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو بھیجا ــ عبداللہ بن ابوبکر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انھوں نے کہا: لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہ میں پہنچ چکے تھے ــ (اور حکم دیا): ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت (کمان کے دونوں سرے جوڑنے والی مضبوط باریک چمڑے کی ڈوری) کا ہار ــ یا کوئی بھی ہار ــ نہ چھوڑا جائے مگر اسے کاٹ دیا جائے۔''

امام مالک نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (ہار) نظر بد سے بچانے کے لیے (گلے میں ڈالے جاتے) تھے۔

فائدہ: امام مالک رحمہ اللہ کا نقطۂ نظر یہی ہے کہ آپ نے تانتیں کاٹنے اور آیندہ اونٹوں کی گردنوں میں ہار وغیرہ نہ ڈالنے کا حکم اسی لیے دیا تھا کہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ہار اونٹوں کو نظر بد سے محفوظ رکھتے ہیں، جبکہ نظر بد سے اور ہر طرح کی تکلیف سے تحفظ صرف اللہ دیتا ہے۔ بعض دوسرے ائمہ نے اس حکم کی اور بھی حکمتیں بیان کی ہیں۔ امام محمد بن حسن کی رائے ہے کہ ایسے ہار کسی موٹی ٹہنی کے ساتھ اٹک کر اونٹ کا گلا گھونٹنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں: اس صورت میں جانور مرنے سے بچ جائے تو بھی اس طرح اسے شدید اذیت پہنچتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمۃ الباب (عنوان) سے یہ حکمت سامنے آتی ہیں کہ اس قسم کی چیزوں کے ساتھ گھنٹیاں لٹکائی جاتی تھیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے بالصراحت منع فرمایا ہے۔ یہ سب یا ان میں سے کوئی سی حکمت بھی ملحوظ ہو سکتی ہے، بہرحال جانوروں کو اس طرح کے ہار پہنانا ممنوع ہے۔ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر محض زینت مقصود ہو، گھنٹیاں بندھی ہوئی نہ ہوں اور ڈوریاں کچی ہوں، یعنی ممانعت کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو تو ممانعت ختم ہو جاتی ہے۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٢٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ، وَوَسْمِهِ فِيهِ) (التحفة ٢٨)

باب:29- جانوروں کے منہ پر مارنے اور داغ کر منہ پر نشانی لگانے کی ممانعت

[٥٥٥٠] ١٠٦-(٢١١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

[5550] علی بن مسہر نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ (جانور کو) منہ پر مارا جائے یا منہ پر نشانی ثبت کی جائے۔

[٥٥٥١] (...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5551] حجاج بن محمد اور محمد بن بکر دونوں نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، سابقہ حدیث کے مانند۔

[٥٥٥٢] ١٠٧-(٢١١٧) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ».

[5552] معقل نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے قریب سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسے (منہ پر) داغا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“

[٥٥٥٣] ١٠٨-(٢١١٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وَرَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَاللهِ! لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

[5553] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ناعم ابوعبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو نشانی لگانے کے لیے داغا گیا تھا، آپ نے اس کو بہت برا خیال کیا، انھوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: اللہ کی قسم! میں جو حصہ چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو اس کے علاوہ کسی جگہ نشانی ثبت نہیں کرتا۔ پھر انھوں نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم دیا، تو اس کی سرین (کے وہ دو حصے جہاں دم ہلاتے وقت لگتی ہے) پر نشانی ثبت کی گئی، یہ پہلے آدمی ہیں جنھوں نے اس جگہ داغنے کا آغاز کیا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرَ الْآدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ، وَنَدْبِهِ فِي نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ) (التحفة ٢٩)

باب: 30- انسان کے علاوہ حیوانوں کو منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے پر نشانی ثبت کرنے کا جواز، زکاۃ اور جزیے میں ملنے والے جانوروں کو نشانی لگانا (تاکہ وہ گم نہ ہو جائیں) مستحب ہے

[٥٥٥٤] ١٠٩-(٢١١٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ! انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ، فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ، وَّهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

[5554] محمد (ابن سیرین) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا: انس! اس بچے کا دھیان رکھو، اس کے منہ میں کوئی چیز نہ جائے یہاں تک کہ صبح تم اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، آپ اسے گھٹی دیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں صبح کے وقت آیا، اس وقت آپ باغ میں تھے، آپ کے جسم پر ایک کالے رنگ کی بنوجون کی بنائی ہوئی منقش اونی چادر تھی اور آپ ان سواری کے جانوروں (کے جسم) پر نشان ثبت فرما رہے تھے جو فتح مکہ کے زمانے میں (فتح مکہ کے فوراً بعد جنگ حنین کے موقع پر) آپ کو حاصل ہوئے تھے۔

[٥٥٥٥] ١١٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ: أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، قَالَ: فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَّسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[5555] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب ان کی والدہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ لوگ اس بچے کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، اس وقت نبی ﷺ اونٹوں کے ایک باڑے میں تھے اور بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، شعبہ نے کہا: میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا تھا: (آپ ﷺ) ان (بکریوں) کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔ (اونٹوں کو لگانے کے بعد بکریوں کو بھی وہیں لا کر نشان لگا رہے تھے۔)

[٥٥٥٦] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِرْبَدًا وَّهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[5556] یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹوں کے باڑے میں گئے، اس وقت آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، (شعبہ نے) کہا: میرا خیال ہے (ہشام نے) کہا کہ ان (بکریوں) کے کانوں پر (نشان لگا رہے تھے۔)

[٥٥٥٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5557] خالد بن حارث، محمد (ابن جعفر غندر)، یحییٰ (بن سعید قطان) اور عبدالرحمان (بن مہدی) سب نے شعبہ سے، اسی سند سے، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٥٥٨] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمِيسَمَ، وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

[5558] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں نشان لگانے والا آلہ دیکھا، آپ صدقے میں آئے ہوئے اونٹوں پر نشان ثبت فرما رہے تھے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ) (التحفة ٣٠)

باب: 31- سر کے کچھ حصے کے بال مونڈنے اور کچھ کے باقی رکھنے کی ممانعت

[٥٥٥٩] ١١٣-(٢١٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ، قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

[5559] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے عمر بن نافع نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے "قزع" سے منع فرمایا، میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انھوں نے کہا: بچے کے سر کے کچھ حصے کے بال مونڈ دیے جائیں اور کچھ حصے کو چھوڑ دیا جائے۔

[٥٥٦٠] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ، فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5560] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، اور انھوں نے ابواسامہ کی حدیث میں (قزع کی) تفسیر کو عبیداللہ کا قول قرار دیا ہے۔ (ان شاگردوں کے سامنے عبیداللہ نے یہ وضاحت نافع کی طرف منسوب کیے بغیر بیان کی۔)

[٥٥٦١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[5561] عثمان بن عثمان غطفانی اور روح (بن قاسم)

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ، مِثْلَهُ، وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ.

نے عمر بن نافع سے عبیداللہ کی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی اور دونوں نے تفسیر (قزع کی وضاحت) کو حدیث کا لاحقہ بنایا۔ (الگ سے بیان نہیں کیا۔)

[٥٥٦٢] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِذٰلِكَ.

[5562] ایوب اور عبدالرحمٰن سراج نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ، وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ) (التحفة ٣١)

باب:32-راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستے کا حق ادا کرنا

[٥٥٦٣] ١١٤-(٢١٢١) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا، نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ» قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ».

[انظر: ٥٦٤٨]

[5563] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر چارہ نہیں، وہیں ہم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا (جہاں مجلس ہے) حق ادا کرو۔'' لوگوں نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نگاہیں جھکا کر رکھنا، (چلنے والوں کے لیے) تکلیف کا سبب بننے والی چیزوں کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔''

[٥٥٦٤] (. . .) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5564] عبدالعزیز بن محمد مدنی اور ہشام بن سعید، ان دونوں نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ، وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالٰى) (التحفة ٣٢)

باب: 33- مصنوعی بال لگانے، لگوانے والی، گودنے، گدوانے والی اور ابروؤں کے بال نوچنے، نچوانے والی، دانتوں کو کشادہ کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی کا (ایسا ہر) عمل حرام ہے

[٥٥٦٥] ١١٥-(٢١٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِيَ ابْنَةً عُرَيِّسًا، أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، أَفَأَصِلُهُ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ».

[5565] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری بیٹی دلھن ہے۔ اسے خسرہ (بعض روایات میں چیچک) نکلا تھا تو اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا میں (اس کے بالوں کے ساتھ) دوسرے بال جوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی (دونوں) پر لعنت کی ہے۔''

[٥٥٦٦] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَّشُعْبَةَ فِي

[5566] عبداللہ بن نمیر، عبدہ، وکیع اور شعبہ سب نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابومعاویہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی، مگر وکیع اور شعبہ نے اپنی روایت میں ''فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا'' (اس کے بال چھدرے ہو گئے ہیں) کے الفاظ کہے۔

حَدِيثِهِمَا : فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا .

فائدہ: اس پر سب علماء وفقہاء کا اتفاق ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے انسانی بال (یا کسی نجس جانور کے بال) جوڑنا (وگ لگانا) حرام ہے۔ بعض لوگ جن میں حنفیہ شامل ہیں، کہتے ہیں کہ عورت کے لیے پاک بال، اگر خاوند اجازت دے تو اپنے بالوں کے ساتھ جوڑنا جائز ہے، لیکن حدیث کے الفاظ ان کے موقف کی تائید نہیں کرتے، لہٰذا ایسا کرنا درست نہیں۔ امام لیث بن سعد اور بعض دوسرے علماء اس کے قائل تھے کہ کسی قسم کے بال نہیں، البتہ دھاگے (کے پراندے) وغیرہ جوڑ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ایسے پراندے جو بالوں سے مشابہ نہ ہوں جائز ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے کہ بالوں کو لمبا دکھانے کے لیے کچھ نہ جوڑا جائے (دیکھیے حدیث: 5577)۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بالوں کو باندھنے، سنوارنے اور آپس میں جوڑ کر رکھنے والی اشیاء ممنوع نہیں۔

[٥٥٦٧] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ : أَخْبَرَنَا حَبَّانُ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي، فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا، وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا، أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَنَهَاهَا .

[5567] منصور کی والدہ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے، اس کے بال جھڑ گئے ہیں، اس کا شوہر اس کو خوبصورت دیکھنا چاہتا ہے، اللہ کے رسول! کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ دوسرے بال جوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا۔

[٥٥٦٨] ١١٧-(٢١٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَّصِلُوا، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ .

[5568] عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے حسن بن مسلم سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، وہ بیمار ہوگئی تھی جس سے اس کے بال جھڑ گئے تھے، ان لوگوں نے اس کے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور جوڑ لگوانے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی۔

[٥٥٦٩] ١١٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[5569] زید بن حباب نے ابراہیم بن نافع سے روایت

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا، فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا، أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ».

کی، کہا: مجھے حسن بن مسلم بن یناق نے صفیہ بنت شیبہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی، وہ بیمار ہوگئی تو اس کے بال جھڑ گئے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کا خاوند اس کی رخصتی چاہتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

[٥٥٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ».

[5570] عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابراہیم بن نافع سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

[٥٥٧١] ١١٩ - (٢١٢٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

[5571] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑ لگانے والی، جوڑ لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی۔

[٥٥٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5572] صخر بن جویریہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٥٧٣] ١٢٠ - (٢١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ

[5573] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: اللہ نے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں، دوسروں سے

اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ، يُّقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر الآية:٧]. فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أُرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلٰى امْرَأَتِكَ الْآنَ، قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي، قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلٰى امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ، لَمْ نُجَامِعْهَا.

نچوانے والیوں، خوبصورتی کے لیے دانتوں میں درز ڈلوانے والیوں، اللہ کی خلقت (بناوٹ) میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ کہا: تو یہ حدیث بنو اسد کی ایک عورت تک پہنچی جن کو ام یعقوب کہا جاتا تھا، وہ قرآن مجید پڑھتی تھیں، وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا: میرے پاس آپ کی یہ کیا حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں اور حسن کے لیے دانتوں میں درز ڈلوانے والیوں، اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے، اس خاتون نے کہا: میں نے قرآن مجید کی (دونوں بیرونی) تختیوں کے درمیان میں جو کچھ ہے (پورا) پڑھا ہے، میں نے تو یہ بات اس میں نہیں پائی۔ انھوں نے کہا: اگر آپ اس کو اچھی طرح پڑھ چکی ہوتیں تو پالیتیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”جو (چیز، بات، طریقہ، حکم) اللہ کے رسول ﷺ تمھیں دیں، وہ لے لو اور جس سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔“ وہ عورت کہنے لگی: مجھے ان میں سے کچھ چیزیں اب تمھاری بیوی پر بھی نظر آتی ہیں۔ انھوں نے کہا: جائیں اور (خود) دیکھ لیں۔ (علقمہ نے) کہا: وہ عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس اندر چلی گئی تو ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔ وہ ان کے پاس (واپس) آئی اور کہا: میں نے (ایسی) کوئی چیز نہیں دیکھی۔ انھوں نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو ہم ان کے ساتھ مل کر نہ رہتے۔

فائدہ: ”میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے“ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد تھا کہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق وہی کرو جو رسول اللہ ﷺ کریں یا جس کا حکم دیں، مگر وہ خاتون اس کے بجائے یہ سمجھیں کہ ایسی عورتوں پر کتاب اللہ میں لعنت کی گئی ہے، اس لیے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی۔ انھوں نے قرآنی آیت سے اپنے استدلال کو واضح کیا تو بات خاتون کی سمجھ میں آ گئی۔

[٥٥٧٤] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَّهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ.

[5574] سفیان اور مفضل بن مہلہل دونوں نے منصور سے، اسی سند میں جریر کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی مگر سفیان کی حدیث میں: ''گودنے والیاں اور گدوانے والیاں'' ہے، جبکہ مفضل کی روایت میں ''گودنے والیاں اور جن (کے جسم) پر گودا جاتا ہے'' کے الفاظ ہیں۔ (مقصود ایک ہی ہے۔)

[٥٥٧٥] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ، مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ.

[5575] شعبہ نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث رسول اللہ ﷺ سے، ام یعقوب رضی اللہ عنہا کے پورے واقعے کے بغیر ہی بیان کی ہے۔

[٥٥٧٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5576] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

[٥٥٧٧] ١٢١-(٢١٢٦) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

[5577] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے عورت کو اپنے سر (کے بالوں) کے ساتھ کسی بھی چیز کو جوڑنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

[٥٥٧٨] ١٢٢-(٢١٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

[5578] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی، انھوں نے

شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

حضرت معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے، جس سال انھوں نے حج کیا، سنا، وہ منبر پر تھے، انھوں نے بالوں کی کٹی ہوئی ایک لٹ پکڑی جو ایک محافظ کے ہاتھ میں تھی (جسے عورتیں بالوں سے جوڑتی تھیں) اور کہہ رہے تھے: مدینہ والو! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ان (لٹوں وغیرہ) سے منع فرماتے تھے اور فرما رہے تھے: ''جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے ان کو اپنانا شروع کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔'' (جب جھوٹ کی بنیادوں پر تعمیر عیش و تنعم کا یہ مرحلہ آ گیا تو زوال بھی آ گیا۔)

[٥٥٧٩] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ».

[5579] سفیان بن عیینہ، یونس اور معمر، ان سب نے زہری سے مالک کی حدیث کے مانند بیان کیا مگر معمر کی حدیث میں: ''بنی اسرائیل کو عذاب میں مبتلا کر دیا گیا'' کے الفاظ ہیں۔

[٥٥٨٠] ١٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ.

[5580] عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیّب سے روایت کی، کہا: حضرت معاویہ ؓ مدینہ آئے، ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی اور بھی ایسا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے اس کو جھوٹ (فریب کاری) کا نام دیا تھا۔

[٥٥٨١] ١٢٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ،

[5581] قتادہ نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ ایک دن حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ایک بری ہیئت نکال لی ہے، نبی ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ، وَّإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ، قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا وَهٰذَا الزُّورُ. قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

ہے، پھر ایک شخص عصا لیے ہوئے آیا جس کے سرے پر کپڑے کی ایک دھجی (لیر) تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! یہی جھوٹ ہے۔ قتادہ نے کہا: اس سے مراد وہ دھجیاں (لیریں) ہیں جن کے ذریعے سے عورتیں اپنے بالوں کو زیادہ کرتی ہیں۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ) (التحفة ٣٣)

باب: 34- کپڑوں میں ملبوس ننگی، (برائی کی طرف) مائل، دوسروں کو مائل کرنے والی عورتیں

[٥٥٨٢] ١٢٥-(٢١٢٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مُّمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُّءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا» [انظر: ٧١٩٤].

[5582] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جہنم کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے (موجودہ دور کی حقیقی زندگی میں) نہیں دیکھا، ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں، وہ ان سے لوگوں کو مارتے ہیں، اور عورتیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) ننگی، (برائی کی طرف) رجھانے والی، خود رجھی ہوئی، ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کے ایک طرف جھکے ہوئے بڑے کوہانوں کی طرح ہیں، جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی جبکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے (لمبے) فاصلے سے پائی جاتی ہے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ، وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ) (التحفة ٣٤)

باب: 35- لباس وغیرہ میں مکر اور جو عطا نہیں کیا گیا خود کو اس سے سیر ہو جانے والا ظاہر کرنا ممنوع ہے

[٥٥٨٣] ١٢٦-(٢١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ

[5583] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! (اگر) میں یہ کہوں: مجھے (یہ سب) میرے خاوند نے دیا ہے جو اس نے نہیں دیا؟ تو

امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقُولُ: إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (کھانا) نہیں ملا، خود کو اس سے سیر ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔''

[٥٥٨٤] ١٢٧-(٢١٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

[5584] عبدہ نے کہا: ہمیں ہشام نے فاطمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے اس بات پر گناہ ہوگا کہ میں خود کو اپنے خاوند کے ایسے مال سے سیر ہو جانے والی ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نہیں دیا گیا اس (مال یا کھانے) سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔''

[٥٥٨٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5585] ابواسامہ اور ابومعاویہ، دونوں نے ہشام سے، اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

فرمانِ رسولِ مکرم ﷺ

«إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ»

”بلاشبہ تمھارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں۔“

(صحيح مسلم، حديث: 5587 (2132))

تعارف کتاب الآداب

ادب سے مراد زندگی گزارنے کے طریقوں میں سے بہترین طریقہ سیکھنا اور اختیار کرنا ہے۔ ایسا طریقہ جس سے انفرادی اور اجتماعی زندگی آسان، مشکلات سے محفوظ، خوشگوار اور عزت مند ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: «أَدَّبَنِي رَبِّي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي» ''میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور بہترین انداز میں سکھایا'' میں اسی مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہی بہترین ادب اپنی امت کو سکھایا ہے۔ آپ نے ایسے عمومی آداب بھی سکھائے جو ہر انسان کے لیے ہیں اور اسے معزز اور لوگوں کا محبوب بنا دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے خاص ذمہ داریوں اور پیشوں کے حوالے سے بھی بہترین آداب سکھائے ہیں، مدرس کے آداب، طالب علم کے آداب، قاضی اور حاکم وغیرہ کے آداب۔

ادب کا لفظ کسی زبان کی ان تحریروں پر بھی بولا جاتا ہے جو انسان کی دلی واردات کی ترجمانی کرتی ہیں یا ان کے ذریعے سے مختلف شخصیات کے حوالے سے کسی انسان کے جو جذبات ہیں، ان کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے لیے نظم و نثر کے نوع درنوع کئی پیرائے اختیار کیے جاتے ہیں۔ ان پر بھی لفظ ادب کے اطلاق کا ایک سبب یہی ہے کہ اس سے بھی کئی معاشرتی حوالوں سے انسانوں کی تربیت ہوتی ہے۔ اردو اصطلاح میں فنون ادب کے لیے ''ادبیات'' کی اصطلاح مروج ہے۔

امام مسلم ؒ نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے آداب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے خوبصورت طریقے اور آپ کی تعلیمات اس کتاب میں اور اس کے بعد کی متعدد ذیلی کتب میں جمع کی ہیں۔ وہ سب بھی حقیقت میں کتاب الآداب ہی کا حصہ ہیں۔ انھیں اپنی اہمیت کی وجہ سے الگ الگ کتاب کا عنوان دیا گیا ہے لیکن سب کا تعلق آداب ہی سے ہے۔ بعض شارحین نے کتاب الرؤیا تک اگلے تمام ابواب کو کتاب الآداب ہی میں ضم کر دیا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب میں جس کا نام بھی کتاب الآداب ہے، اس میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی کنیت اور آپ کے نامِ نامی کے حوالے سے ادب بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نام رکھنے کے آداب، نامناسب ناموں سے بچنے اور اگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کو بدلنے کی اہمیت، پیدائش کے بعد گھٹی دلوا کر نام رکھ دینے کا استحباب، عزت افزائی کے لیے کنیت کی اہمیت، احترام، محبت اور شفقت کے اظہار کے لیے کسی اچھے رشتے کے نام پر کسی کو پکارنے کا جواز وغیرہ جیسے عنوانات کے تحت احادیث بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد کسی کے گھر داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنے، اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانے کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ آخر میں گھروں کی خلوت کے احترام کی تاکید کے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٨ - كِتَابُ الْآدَابِ

معاشرتی آداب کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ، وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ) (التحفة ١)

باب: 1-ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

[٥٥٨٦] ١-(٢١٣١) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ أَبُوكُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ، إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

[5586] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو یا ابا القاسم کہہ کر آواز دی، رسول اللہ ﷺ (اس آواز پر) اس (آدمی) کی طرف متوجہ ہوئے تو اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میرا مقصود آپ کو پکارنا نہ تھا، میں نے تو فلاں کو آواز دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٨٧] ٢-(٢١٣٢) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللهِ: سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَّأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ:

[5587] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں۔''

يُحَدِّثَانِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ».

[٥٥٨٨] ٣-(٢١٣٣) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ لِي قَوْمِي: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5588] منصور نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، اس کی قوم نے اس سے کہا: تم نے اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے، ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بیٹے کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر (کندھے پر چڑھا کر) نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، اس پر میری قوم نے کہا ہے: ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو، بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں (جو اللہ عطا کرتا ہے، اسے) تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٨٩] ٤-(. . .) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ، قَالَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللهِ، وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَّكْنُونِي بِهِ، حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5589] حصین نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے اس سے کہا: ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کی کنیت سے نہیں پکاریں گے، یہاں تک کہ تم رسول اللہ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت لے لو۔ سو وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے نام پر اس کا نام رکھا ہے اور میری قوم نے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ مجھے اس کے نام کی کنیت سے پکاریں، یہاں تک کہ تم نبی ﷺ سے اجازت لے لو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت

پر کنیت نہ رکھو، بے شک میں ''قاسم'' بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمھارے درمیان (اللہ کا دیا ہوا فضل) تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5590] خالد طحان نے حصین سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ''میں قاسم (تقسیم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٥٥٩١] ٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ «وَلَا تَكْتَنُوا».

[5591] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے سالم بن ابی جعد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں ہی ابوالقاسم ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' اور ابوبکر کی روایت میں ہے: ''اپنی کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

[5592] ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: ''میں قاسم بنایا گیا ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٣] ٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

[5593] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انصار میں سے ایک شخص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار نے اچھا کیا، میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر (اپنی) کنیت نہ رکھو۔''

[٥٥٩٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[5594] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن عمرو بن

شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا: سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ، وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ. قَالَ حُصَيْنٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ»، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: «فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

جبلہ اور بشر بن خالد نے محمد بن جعفر سے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی عدی اور نضر بن شمیل نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ، منصور، سلیمان اور حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے سالم بن ابی جعد سے سنا، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، جس طرح ان سب کی روایت ہے جن کی حدیث ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ شعبہ سے نضر کی بیان کردہ حدیث میں ہے، کہا: اس میں حصین اور سلیمان نے اضافہ کیا، حصین نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے، میں تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں'' اور سلیمان نے کہا: ''میں ہی قاسم ہوں، تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

[٥٥٩٥] (...) **حَدَّثَنَا** عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ -: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ،

[5595] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہمیں (محمد) بن منکدر نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم میں سے ایک شخص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس شخص نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا: ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے، نہ (تمھاری یہ خواہش پوری کر کے) تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، تو وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو یہ سب

فَقَالَ: «أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ».

بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔''

[٥٥٩٦] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

[5596] روح بن قاسم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں کہے: ''اور ہم تمھاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے۔''

[٥٥٩٧] ٨-(٢١٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي» قَالَ عَمْرٌو: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[5597] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔'' عمرو نے ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'' کہا اور ''میں نے سنا'' نہیں کہا۔

فوائد و مسائل: ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان کے دو شاگردوں سالم بن ابی جعد اور محمد بن منکدر کے واسطے سے روایت ہوئی ہے۔ سالم بن ابی جعد کی روایت کو امام مسلم نے ان کے شاگردوں منصور، حسین، اعمش، قتادہ، محمد بن جعفر غندر، سلیمان اور ان کے بعد ان کے مختلف شاگردوں کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ سالم اور ان کے شاگردوں کی جن سندوں سے امام مسلم نے یہ حدیث بیان کی ان سب نے یہ روایت کیا ہے کہ ''اس شخص نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔'' یہی الفاظ درست ہیں۔ اس کی اہم ترین دلیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سالم بن ابی جعد ہی کے شاگردوں سے «أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ» ''اس نے چاہا کہ اس کا نام قاسم رکھے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3114) اگلی روایت میں ہے: «وُلِدَلِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ» ''میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3115) اسی طرح صحیح بخاری میں سالم ہی سے یہ الفاظ منقول ہیں: «عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ» ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (انصار) میں سے ایک شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 6187) یہ سب احادیث اسی حدیث کی مؤید ہیں جو امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے بیان کی ہے: (صحيح البخاري، حديث: 6186، و صحيح مسلم، حديث: 5595) انصار کے الفاظ کہ ہم تمھیں ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔'' اسی کی تائید کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے بیٹے کا نام

''قاسم'' تجویز کیا تھا۔ یہ بات بعض راویوں کا وہم ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا تھا۔ نام کے حوالے سے بعض راویوں کے وہم کے باوجود سب نے رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظ، جن سے شریعت کا حکم اخذ ہوتا ہے، بالکل ایک ہی طرح سے روایت کیے ہیں: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔'' راویانِ حدیث کی اصل توجہ رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظِ مبارک کے ضبط و تحفظ پر مرکوز ہوتی تھی، دوسری چیزوں کی حیثیت مختلف تھی۔ ② امت کے تمام ادوار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران میں کسی شخص کے لیے جائز نہ تھا کہ آپ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے، اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کا نام اور آپ کی کنیت دونوں ایک ساتھ اختیار کرنے کا جواز ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (سنن أبي داود، حديث: 4967) امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یوں عنوان قائم کیا ہے: «بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا» ''(نبی ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر لینے کی رخصت۔''

[٥٥٩٨] ٩-(٢١٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي، فَقَالُوا: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ: ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾، [مريم: ٢٨] وَمُوسٰى قَبْلَ عِيسٰى بِكَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ».

[5598] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب میں نجران میں آیا تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم (قرآن میں) ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ پڑھتے ہو، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ سے اتنی اتنی مدت پہلے تھے، (ان کی ماں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن کیسے ہوئیں؟) جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: ''وہ (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور پہلے گزر جانے والے نیک لوگوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔ (حضرت مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا تھا۔)

(المعجم ٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ، وَبِنَافِعٍ وَّنَحْوِهِ) (التحفة ٢)

باب:2- برے نام اور نافع (نفع پہنچانے والا) جیسے نام رکھنا مکروہ ہے

[٥٥٩٩] ١٠-(٢١٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنْ

[5599] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے رُکین سے سنا، وہ اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول

أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ - قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ، وَرَبَاحٍ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ.

اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے یہ چار نام رکھنے سے منع فرمایا: افلح (زیادہ کامیاب)، رباح (منافع والا)، یسار (آسانی والا) اور نافع (نفع پہنچانے والا۔)

[٥٦٠٠] ١١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا أَفْلَحَ، وَلَا نَافِعًا».

[5600] جریر نے رکین بن ربیع سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے لڑکے (غلام، خادم) کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔"

[٥٦٠١] ١٢- (٢١٣٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ، وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا».

إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ.

[5601] زہیر نے کہا: ہمیں منصور نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ربیع بن عمیلہ سے، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چار کلمات ہیں: سبحان اللّٰه، الحمدللّٰه، لا إله إلا اللّٰه اور اللّٰه أكبر، تم (ذکر کرتے ہوئے) ان میں سے جس کلمے کو پہلے کہو، کوئی حرج نہیں ہے، اور تم اپنے لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح (کامیاب ہونے والا) اور افلح نہ رکھنا، کیونکہ تم پوچھو گے: فلاں (مثلاً: افلح) یہاں ہے، وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: (یہاں کوئی) افلح (زیادہ فلاح پانے والا) نہیں ہے۔"

(سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا:) یہ چار ہی (نام) ہیں، میری ذمہ داری پر اور کوئی نام نہ بڑھانا۔

فائدہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے جو چار نام رسول اللہ ﷺ سے سنے وہ بتائے اور حدیث میں جو نام ہیں ان کے علاوہ اور کوئی نام اپنی طرف سے بڑھا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے سے منع کر دیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ احتیاط ضروری ہے لیکن بسا اوقات بتانے والا نسیان یا وہم کا شکار ہو جاتا ہے، مثلاً: پہلی دونوں روایتوں میں ان چار ناموں میں نافع کو شمار کیا گیا ہے، اس حدیث میں اس کی بجائے نجیح ہے۔ ایسا عمداً نہیں ہوا، اس لیے ان شاء اللہ اس پر اللہ تعالیٰ عفو و درگزر سے کام

لے گا۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ انھی ناموں کے ہم معنیٰ ناموں کو ان پر قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ امام نووی رحمہ اللہ ان جیسے دوسرے ناموں کو انھی پر قیاس کرنے کے قائل ہیں لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے (یعنی بہتر ہے کہ یہ نام نہ رکھے جائیں) تحریمی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام کا نام (پہلے سے ہی) افلح اور دوسرے کا یسار تھا۔ آپ نے ان ناموں کو تبدیل نہیں فرمایا۔

[٥٦٠٢] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ، فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَّرَوْحٍ، فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ، وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ.

[5602] جریر، روح بن قاسم اور شعبہ سب نے منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، جریر اور روح کی حدیث قصے سمیت زہیر کی حدیث جیسی ہے اور جو شعبہ کی حدیث ہے اس میں صرف غلام کا نام رکھنے کا ذکر ہے، انھوں نے ''چار بہترین کلمات'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٥٦٠٣] ١٣-(٢١٣٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّنْهٰى عَنْ أَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى، وَبِبَرَكَةَ، وَبِأَفْلَحَ، وَبِيَسَارٍ، وَّبِنَافِعٍ، وَّبِنَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَرَكَهُ.

[5603] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ یعلیٰ (بلند)، برکت، افلح، یسار اور نافع جیسے نام رکھنے سے منع فرما دیں، پھر میں نے دیکھا کہ آپ خاموش ہو گئے، پھر آپ کی رحلت ہوئی تو آپ نے ان ناموں سے نہیں روکا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے روکنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے بھی (یہ ارادہ) ترک کر دیا۔

(المعجم ٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ إِلٰى حَسَنٍ، وَّتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا) (التحفة ٣)

باب: 3- برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنا اور برّہ (ہر طرح سے نیک) کا نام بدل کر زینب اور جویریہ جیسا نام رکھ لینا مستحب ہے

[٥٦٠٤] ١٤-(٢١٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: «أَنْتِ جَمِيلَةُ».

قَالَ أَحْمَدُ - مَكَانَ أَخْبَرَنِي -: عَنْ.

[5604] احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبیداللہ بن سعید اور محمد بن بشار نے (ان سب نے) کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا: ''تم جمیلہ (خوبصورت) ہو۔''

احمد نے ''مجھے خبر دی'' کی جگہ ''سے روایت ہے'' کہا ہے۔

[٥٦٠٥] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ ابْنَةً لِّعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ.

[5605] حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

[٥٦٠٦] ١٦-(٢١٤٠) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

[5606] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر نے حدیث بیان کی۔ الفاظ عمرو کے ہیں۔ دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے کریب سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (پہلے ام المومنین حضرت) جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام ''برہ'' تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ آپ کو پسند نہ تھا کہ اس طرح کہا جائے کہ آپ برہ (نیکیوں والی) کے ہاں سے نکل گئے۔ ابن ابی عمر کی حدیث میں ہے: کریب سے روایت ہے، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔

[٥٦٠٧] ١٧-(٢١٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

[5607] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ محمد بن جعفر اور عبیداللہ کے والد معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے، انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے حضرت

أَبَا رَافِعٍ يُّحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ - وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت زینب (بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کا نام برہ تھا، تو کہا گیا کہ وہ (نام بتاتے وقت خود) اپنی پارسائی بیان کرتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ حدیث کے الفاظ ابن بشار کے علاوہ باقی سب کے (بیان کردہ) ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے حدیث بیان کی۔

[٥٦٠٨] ١٨-(٢١٤٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

[5608] ولید بن کثیر نے کہا: مجھے محمد بن عمرو بن عطاء نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، کہا: میرا نام برہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا۔

قَالَتْ: وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَّاسْمُهَا بَرَّةُ، فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

انھوں نے کہا: جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کے حبالۂ عقد میں داخل ہوئیں تو ان کا نام بھی برہ تھا، تو آپ ﷺ نے ان کا نام بھی زینب رکھا۔

[٥٦٠٩] ١٩-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ، فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ، وَسُمِّيتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ» فَقَالُوا: بِمَ نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: «سَمُّوهَا زَيْنَبَ».

[5609] یزید بن ابی حبیب نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی، کہا: میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور (بتایا کہ) میرا نام بھی پہلے برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنی پارسائی بیان نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے نیکوکار کون ہے۔'' (گھر کے) لوگوں نے کہا: پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا نام زینب رکھ دو۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ، أَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوكِ) (التحفة ٤)

[٥٦١٠] ٢٠-(٢١٤٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ؛ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ» زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: «لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ.

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ؟ فَقَالَ: أَوْضَعَ.

[٥٦١١] ٢١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ، رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ».

باب:4-''شہنشاہ'' کا نام اختیار کرنے کی ممانعت

[5610] سعید بن عمرو اشعثی، احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی ۔ الفاظ امام احمد کے ہیں، اشعثی نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی جبکہ دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ۔ ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قابل تحقیر نام اس شخص کا ہے جو شہنشاہ کہلائے۔'' اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: ''اللہ عزوجل کے سوا کوئی (بادشاہت کا) مالک نہیں ہے۔''

اشعثی کا قول ہے: سفیان نے کہا: جیسے شاہان شاہ (شہنشاہ) ہے۔

اور احمد بن حنبل نے کہا: میں نے ابوعمرو (اسحاق بن مرار شیبانی، نحوی، کوفی) سے ''اخنع'' کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: (اس کے معنی ہیں) اوضع (انتہائی حقیر۔)

[5611] ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے خبر دی، کہا: یہ احادیث ہمیں حضرت ابوہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ حدیث (بھی) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ گندا اور غضب کا مستحق شخص وہ ہوگا جو شہنشاہ کہلاتا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ، وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهِ يَوْمَ وِلَادَتِهِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللهِ وَ إِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)

(التحفة ٥)

باب:5- نومولود کو ولادت کے وقت گھٹی دلوانا اور اسے گھٹی دلوانے کے لیے کسی نیک انسان کے پاس اٹھا کر لے جانا مستحب ہے، پیدائش کے دن اس کا نام رکھنا جائز ہے، اس کا نام عبداللہ، ابراہیم یا جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں میں سے کسی کے نام پر رکھنا مستحب ہے

[٥٦١٢] ٢٢-(٢١٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَّهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ، فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ، فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ» وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [انظر: ٦٣٢٢]

[5612] ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے تو میں انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک دھاری دار عبا (چادر) زیب تن فرمائے اپنے ایک اونٹ کو (خارش سے نجات دلانے کے لیے) گندھک (یا کول تار) لگا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ کھجور ساتھ ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، پھر میں نے آپ کو کچھ کھجوریں پیش کیں، آپ نے ان کو اپنے منہ میں ڈالا، انھیں چبایا، پھر بچے کا منہ کھول کر ان کو اپنے دہن مبارک سے براہِ راست اس کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے زبان ہلا کر اس کا ذائقہ لینا شروع کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انصار کی کھجوروں سے محبت ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٥٦١٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِّأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى، ثُمَّ أَصَابَ

[5613] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ابن عون نے ابن سیرین سے خبر دی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جو بیمار تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے تو وہ بچہ فوت ہو گیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ لوٹے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے، پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کو شام کا کھانا

مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْمِلْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ. تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَّكَهُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

پیش کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا، پھر بیوی سے قریب ہوئے، جب فارغ ہوئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا (اب) بچے کی تدفین کرو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعے کی خبر دی، آپ نے پوچھا: ''کیا رات کو تم دلہا دلھن بنے تھے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما!'' تو انھوں (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے ایک بیٹے کو جنم دیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: جاؤ، اس کو اٹھاؤ اور نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ۔ وہ (انس رضی اللہ عنہ) اس کو نبی ﷺ کے پاس لے آئے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کچھ کھجوریں بھیجیں تھیں، نبی ﷺ نے اس بچے کو لیا اور پوچھا: ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! کچھ کھجوریں ہیں، آپ نے وہ کھجوریں لیں، ان کو چبایا، پھر (چبا کر) انھیں اس کے منہ میں ڈال دیا، پھر اسے اس کے تالو سے مل دیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٥٦١٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

[5614] حماد بن مسعدہ نے کہا: ہمیں ابن عون نے محمد (ابن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی قصے کے ساتھ یزید کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٦١٥] ٢٤-(٢١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُوكُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

[5615] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو ایک کھجور (کے دانے) سے گھٹی دی۔

[٥٦١٦] ٢٥-(٢١٤٦) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ

[5616] شعیب بن اسحٰق نے کہا: مجھے ہشام بن عروہ

مُوسٰى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ هَاجَرَتْ، وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَدِمَتْ قُبَاءً، فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللهِ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَّلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَّجِدَهَا، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ، فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ، ثُمَّ جَاءَ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ، لِّيُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَايَعَهُ.

نے بتایا، کہا: مجھے عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا ہجرت کے وقت (مکہ سے) نکلیں تو وہ حاملہ تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، وہ قباء پہنچیں تو انھوں نے قباء میں عبداللہ (بن زبیر رضی اللہ عنہما) کو جنم دیا۔ بچے کی پیدائش کے بعد وہ اسے گھٹی دلوانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (بچے) کو ان سے لے لیا، اپنی گود میں رکھا، پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کھجور ملنے سے پہلے، ہم ایک گھڑی اس کو ڈھونڈتے رہے، آپ نے اسے چبایا، پھر وہ لعاب دہن اس (بچے) کے منہ میں ڈال دیا، تو سب سے پہلی چیز جو اس (بچے) کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس بچے (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا، اس کے حق میں دعا کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا، پھر جب وہ سات یا آٹھ سال کا تھا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے آپ کے پاس آیا، اسے زبیر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کو کہا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو آپ مسکرائے اور اس سے بیعت لی۔

[٥٦١٧] ٢٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ؛ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُّلِدَ فِي

[5617] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ مکہ میں حاملہ ہوئیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میں (مکہ سے) نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں ٹھہری اور قباء میں میں نے اسے (عبداللہ کو) جنم دیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اپنی گود میں لے لیا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، اسے چبایا، پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا، پہلی چیز جو اس کے

الْإِسْلَامِ.

پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ نے (چبائی ہوئی) کھجور کی گھٹی اس کے تالو کو لگائی، پھر اس کے لیے دعا کی، برکت مانگی، (ہجرت مدینہ کے بعد) یہ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔

[٥٦١٨] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[5618] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، اس وقت وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں، پھر ابواسامہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٦١٩] ٢٧-(٢١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ [يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ]؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ، فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ.

[5619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور انھیں گھٹی دیتے۔

[٥٦٢٠] ٢٨-(٢١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جِئْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ، فَطَلَبْنَا تَمْرَةً، فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

[5620] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: ہم گھٹی دلوانے کے لیے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئے، ہم نے کھجور حاصل کرنی چاہی تو ہمارے لیے اس کا حصول دشوار ہو گیا۔

[٥٦٢١] ٢٩-(٢١٤٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ

[5621] حضرت سہل بن سعد (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہا: جب منذر بن ابی اُسید پیدا ہوئے تو انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، نبی ﷺ نے ان کو اپنی ران پر لٹایا، حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ اپنے سامنے کسی کام میں مشغول ہو گئے، سو حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ نے کہا تو ان کے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی ران

عَلٰى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَقْلَبُوهُ، فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَقْلَبْنَاهُ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ، يَّا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ» فَسَمَّاهُ، يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

پر سے اٹھا لیا گیا، انھوں نے اس کو واپس (گھر) بھیج دیا، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اس کو واپس بھجوا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' کہا: اللہ کے رسول! اس کا نام فلاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کا نام منذر ہے۔'' آپ نے اسی روز اس کا نام منذر رکھ دیا۔

(المعجم ...) - **(بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُولَدْ لَهُ. وَكُنْيَةِ الصَّغِيرِ)** (التحفة ...)

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کے لیے کنیت رکھنے کا جواز اور چھوٹے بچے کی کنیت

[٥٦٢٢] ٣٠-(٢١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُّقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَ فَطِيمًا، قَالَ: فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ: «أَبَا عُمَيْرٍ! مَّا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» قَالَ: وَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

[5622] ابو تیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے، میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ (ابوالتیاح نے) کہا: میرا خیال ہے (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا تھا: اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا، کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور اسے دیکھتے تو فرماتے: ''ابو عمیر! نُغَیر نے کیا کیا'' وہ بچہ اس (پرندے) سے کھیلا کرتا تھا۔

فوائد و مسائل: ① نُغَر چڑیا سے چھوٹا، سرخ چونچ والا ایک پرندہ ہے، آپ نے ابو عمیر کی مناسبت سے اس پرندے کو تصغیر کے ساتھ نُغَیر کہا۔ ② آپ ﷺ کا اس چھوٹے بچے کو اس کے کنیت پر مبنی نام سے پکارنا اس بات کی دلیل ہے کہ کم سنی میں کسی کو کنیت سے پکارنا جائز ہے۔

(المعجم ٦) - **(بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ)** (التحفة ٦)

باب: 6- کسی اور کے بیٹے کو بیٹا کہنا جائز ہے اور (اگر) شفقت کے اظہار کے لیے ہو تو مستحب ہے

[٥٦٢٣] ٣١-(٢١٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ».

[5623] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے!''

[٥٦٢٤] ٣٢-(٢١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ لِي: «أَيْ بُنَيَّ! وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ» قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[5624] یزید بن ہارون نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق جتنے سوالات میں نے کیے اتنے کسی اور نے نہیں کیے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے بیٹے! تمھیں اس (دجال) سے کیا بات پریشان کر رہی ہے؟ تمھیں اس سے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔'' کہا: میں نے عرض کی: لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نسبت زیادہ ذلیل ہے۔''

[٥٦٢٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيرَةِ: «أَيْ بُنَيَّ!» إِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ.

[5625] وکیع، ہشیم، جریر اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ان میں سے تنہا یزید کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ''اے میرے بیٹے'' کے الفاظ ہیں اور کسی کی حدیث میں نہیں ہیں۔

(المعجم ٧) - (بَابُ الِاسْتِيذَانِ) (التحفة ٧)

باب: 7-اجازت طلب کرنا

[٥٦٢٦] ٣٣-(٢١٥٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

[5626] عمرو بن محمد بن بکیر ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یزید بن

عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا وَاللهِ! يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَأَتَانَا أَبُو مُوسٰى فَزِعًا أَوْ مَذْعُورًا، قُلْنَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ، فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُكَ، فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا، فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ، وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ.

خصیفہ نے بسر بن سعید سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ڈرے سہمے ہوئے آئے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ انھوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا ہے کہ میں ان کے پاس آؤں، میں ان کے دروازے پر گیا اور تین مرتبہ سلام کیا، انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا تو میں لوٹ آیا، انھوں نے کہا: آپ کو ہمارے پاس آنے سے کس بات نے روکا؟ میں نے کہا: میں آیا تھا، آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر تین بار سلام کیا، آپ لوگوں نے مجھے جواب نہیں دیا، اس لیے میں لوٹ گیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو وہ لوٹ جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہی پیش کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا۔

فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قُلْتُ: أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَاذْهَبْ بِهِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے ساتھ صرف وہ شخص جا کر کھڑا ہوگا جو قوم میں سب سے کم عمر ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا کہ میں سب سے کم عمر ہوں تو انھوں نے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ (اور گواہی دو۔)

[٥٦٢٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَقُمْتُ مَعَهُ، فَذَهَبْتُ إِلٰى عُمَرَ، فَشَهِدْتُ.

[5627] قتیبہ بن سعید اور ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے یزید بن خُصَیفہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ہمراہ اٹھ کھڑا ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

[٥٦٢٨] ٣٤-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ

[5628] بکیر بن اشج سے روایت ہے کہ بسر بن سعید نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: ایک مجلس میں ہم حضرت

سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ! هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ. وَإِلَّا فَارْجِعْ»؟ قَالَ أُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ، كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَوَاللهِ! لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ، أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا.

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں آئے اور کھڑے ہو گئے، پھر کہنے لگے: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اجازت تین بار مانگی جاتی ہے، اگر تمھیں اجازت مل جائے (تو اندر آ جاؤ)، نہیں تو لوٹ جاؤ''؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: معاملہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضری کے لیے تین بار اجازت مانگی، مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں لوٹ گیا، پھر میں آج ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں کل آیا تھا، تین بار سلام کیا تھا، پھر چلا گیا تھا۔ کہنے لگے: ہم نے سن لیا تھا، اس وقت ہم کسی کام میں لگے ہوئے تھے، تم کیوں نہ اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ تمھیں اجازت مل جاتی۔ میں نے کہا: میں نے اسی طرح اجازت مانگی جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تمھاری پشت اور پیٹ پر کوڑے ماروں گا یا پھر تم کوئی ایسا شخص لے آؤ جو تمھارے لیے اس پر گواہی دے۔

فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: فَوَاللهِ! لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا، قُمْ، يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمھارے ساتھ ہم میں سے صرف وہ کھڑا ہو گا جو عمر میں ہم سب سے چھوٹا ہے (بڑے تو بڑے ہیں یہ حدیث ہم میں سے کم عمر لوگوں نے بھی سنی ہے اور یاد رکھی ہے۔) ابوسعید! اٹھو، (انھوں نے کہا) تو میں اٹھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا تھا۔

[٥٦٢٩] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا مُوسٰى أَتَى بَابَ عُمَرَ،

[5629] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں سعید بن یزید نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر گئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَهَا، وَإِلَّا، فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً، قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: فَأَتَانَا فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ»؟ قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ، وَتَضْحَكُونَ؟ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: هٰذَا أَبُو سَعِيدٍ.

یہ ایک بار ہے، پھر انھوں نے دوبارہ اجازت طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دوسری بار ہے، پھر انھوں نے تیسری بار اجازت طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تیسری بار ہے، پھر وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اگلے دن) کسی کو ان کے پیچھے روانہ کیا اور انھیں دوبارہ بلا بھیجا۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) ان سے کہا: اگر یہ ایسی بات ہے جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر) یاد رکھی ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں تو میں تمھیں (دوسروں کے لیے نشان) عبرت بنا دوں گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: تو وہ ہمارے ہاں آئے اور کہنے لگے: تمھیں علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے''؟ کہا: تو لوگ ہنسنے لگے، کہا: میں نے (لوگوں سے کہا:) تمھارے پاس تمھارا مسلمان بھائی ڈرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنس رہے ہو؟ (پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا:) چلیں میں اس سزا میں آپ کا حصہ دار بنوں گا۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: یہ ابوسعید ہیں (یہ میرے گواہ ہیں۔)

فائدہ: اس حدیث میں اور اس سے پہلے اور بعد کی احادیث میں واقعے کی تفصیلات الگ الگ بیان ہوئی ہیں۔ ان سب تفصیلات کو یکجا کرنے سے پورا واقعہ سامنے آجاتا ہے۔

[٥٦٣٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا: سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ.

[5630] شعبہ نے ابومسلمہ، جریری اور سعید بن یزید سے حدیث بیان کی۔ جریری اور سعید بن یزید دونوں نے ابونضرہ سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم نے انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جس طرح بشر بن مفضل نے ابومسلمہ سے روایت کی ہے۔

[٥٦٣١] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا، فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ اِئْذَنُوا لَهُ، فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ، قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، قَالَ: لَتُقِيمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ، فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

[5631] یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: ہمیں عطاء نے عبید بن عمیر سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی تو جیسے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشغول سمجھا اور واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی؟ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے ہوئے تھے، دوسرے دن) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی (کرنے کا) حکم دیا جاتا تھا۔ انھوں نے کہا: تم اس پر گواہی دلواؤ، نہیں تو میں (وہ) کروں گا (جو کروں گا۔) وہ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نکلے، انصار کی مجلس میں آئے، انھوں نے کہا: اس بات پر تمھارے حق میں اور کوئی نہیں، ہم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے وہی گواہی دے گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے) کھڑے ہو کر کہا: ہمیں (رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں) اسی کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ سے اوجھل رہ گیا، بازاروں میں ہونے والے سودوں نے مجھے اس سے مشغول کر دیا۔

[٥٦٣٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ: أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

[5632] ابوعاصم اور نضر بن شمیل دونوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور نضر کی حدیث میں انھوں نے ''بازاروں میں ہونے والے سودوں نے مجھے اس سے مشغول کر دیا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٦٣٣] ٣٧-(٢١٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي

[5633] فضل بن موسیٰ نے کہا: ہمیں طلحہ بن یحییٰ نے ابوبردہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: جَاءَ أَبُو مُوسٰى إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا أَبُو مُوسٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هٰذَا الْأَشْعَرِيُّ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ، رُدُّوا عَلَيَّ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسٰى! مَا رَدَّكَ؟ كُنَّا فِي شُغْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ»، قَالَ: لَتَأْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ، فَذَهَبَ أَبُومُوسٰى.

خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، یہ عبداللہ بن قیس (حاضر ہوا) ہے، انھوں نے آنے کی اجازت نہ دی، انھوں نے پھر کہا: السلام علیکم، یہ ابوموسیٰ ہے، السلام علیکم، یہ اشعری ہے، اس کے بعد چلے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ میرے پاس واپس لاؤ۔ وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوموسیٰ! آپ کو کس بات نے لوٹا دیا؟ ہم کام میں مشغول تھے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اجازت تین بار طلب کی جائے، اگر تم کو اجازت دے دی جائے (تو آجاؤ) ورنہ لوٹ جاؤ۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ اس پر گواہ لائیں گے یا پھر میں یہ کروں گا اور یہ کروں گا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چلے گئے۔

قَالَ عُمَرُ: إِنْ وَّجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً، وَّإِنْ لَّمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهُ، قَالَ: يَا أَبَا مُوسٰى! مَا تَقُولُ؟ أَقَدْ وَجَدْتَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: عَدْلٌ، قَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ! مَا يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ابوموسیٰ کو گواہ مل گیا تو شام کو وہ تمھیں منبر کے پاس ملیں گے اور اگر ان کو گواہ نہیں ملا تو وہ تمھیں نہیں ملیں گے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو آئے تو انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو موجود پایا، انھوں نے کہا: ابوموسیٰ! کیا کہتے ہیں؟ آپ کو گواہ مل گیا؟ انھوں نے کہا: ہاں! ابی بن کعب ہیں۔ انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: وہ قابل اعتماد گواہ ہیں۔ (پھر ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر) کہا: ابوطفیل! یہ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کیا کہتے ہیں؟ انھوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابن خطاب! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ یہی فرمارہے تھے، لہٰذا آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر عذاب نہ بنیں۔ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! میں نے ایک چیز سنی اور چاہا کہ اس کا ثبوت حاصل کروں۔

فائدہ: سابقہ روایات میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ساتھ بھیجا اور انھوں نے گواہی دی۔ اس روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہ طلب کیا تو انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھجوانے کے بعد خود بھی پیچھے

آ گئے۔ان کو دیکھ کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی گواہی کے بعد، بڑے گواہ کے طور پر ان کا نام بھی پیش کر دیا۔

[٥٦٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَا تَكُنْ، يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَمَا بَعْدَهُ.

[5634] علی بن ہاشم نے طلحہ بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: تو انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابومنذر! (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں، ابن خطاب! تو آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہ بنیں اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول: سبحان اللہ اور اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا، إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا؟) (التحفة ٨)

باب:8-اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے ''کون'' ہے تو جواب میں (صرف) ''میں'' کہنا مکروہ ہے

[٥٦٣٥] ٣٨-(٢١٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَدَعَوْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَنَا، قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «أَنَا، أَنَا».

[5635] عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آواز دی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: میں۔ آپ باہر تشریف لائے اور آپ فرما رہے تھے: ''میں، میں (کیسا جواب ہے؟)''

[٥٦٣٦] ٣٩-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ؛ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا!».

[5636] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کے ہاں اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: میں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں، میں! (سے کیا پتہ چل سکتا ہے؟)''

[٥٦٣٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِهِمْ: كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ.

[5637] نضر بن شمیل، ابوعامر عقدی، وہب بن جریر اور بہز، سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان سب کی حدیث میں (یہ جملہ بھی) ہے: جیسے آپ نے اس کو ناپسند فرمایا ہو۔

(المعجم ٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ) (التحفة ٩)

باب:9- کسی کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت

[٥٦٣٨] ٤٠-(٢١٥٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى -؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ».

[5638] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی جھری میں سے اندر جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس (لکڑی یا لوہے کا لمبی لمبی کئی نوکوں والا) بال درست کرنے کا ایک آلہ تھا جس سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے یقینی طور پر پتہ چل جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس کو تمھاری آنکھوں میں گھسا دیتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت لینے کا طریقہ آنکھ ہی کی وجہ سے تو رکھا گیا ہے۔'' (کہ آنکھ کسی کو خلوت کے عالم میں نہ دیکھ سکے۔)

[٥٦٣٩] ٤١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ

[5639] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے میں بن جانے والی جھری میں سے جھانکا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس بال درست کرنے والا لوہے کا ایک آلہ تھا جس سے آپ سر کے بالوں کو سنوار رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

تَنْظُرُ، طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ».

''اگر میں جان لیتا کہ تم واقعی مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اس کو تمھاری آنکھوں میں چبھو دیتا۔ اللہ نے اجازت لینے کا طریقہ آنکھ ہی کے لیے تو رکھا ہے۔''

[٥٦٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

[5640] سفیان بن عیینہ اور معمر دونوں نے زہری سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے لیث اور یونس کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٥٦٤١] ٤٢-(٢١٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى وَأَبِي كَامِلٍ؛ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

[5641] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا، نبی ﷺ چوڑے پھل کا ایک تیر یا کئی تیر لے کر اُٹھے، جیسے میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ خاموشی سے اس کی آنکھوں میں وہ تیر چبھونے کے امکان کا جائزہ لے رہے تھے۔

فائدہ: جو آلہ آپ ﷺ استعمال کر رہے تھے، اس پر کئی لمبی لمبی نوکیں بنی ہوئی تھیں جو چھوٹے چھوٹے پتھروں کی طرح نظر آتی تھیں۔

[٥٦٤٢] ٤٣-(٢١٥٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَّفْقَؤُوا عَيْنَهُ».

[5642] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے اجازت کے بغیر لوگوں کے گھر میں تانک جھانک کی، انھیں اجازت ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

[٥٦٤٣] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ».

[5643] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اجازت کے بغیر تمھارے ہاں جھانکے اور تم کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (کوئی سزا یا جرمانہ نہیں۔)''

(المعجم ١٠) - (بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ)

(التحفة ١٠)

باب:10-اچانک نگاہ پڑ جانا

[٥٦٤٤] ٤٥-(٢١٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

[5644] یزید بن زریع، اسماعیل بن علیہ اور ہشیم نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن سعید سے، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر ہٹا لوں۔

[٥٦٤٥] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى. وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5645] عبدالاعلیٰ اور سفیان دونوں نے یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

ارشادِ باری تعالیٰ

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَسِيبًا ۝

’’اور جب تمھیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو، یا جواب میں وہی کہہ دو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا حساب کرنے والا ہے۔‘‘ (النساء 4:86)

سلامتی اور صحت کی اہمیت وفضیلت اور اصول وضوابط

اسلام سلامتی کا دین ہے۔ صرف انسان کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی سلامتی سکھاتا ہے۔ ہر مسلمان کو سکھایا گیا ہے کہ دنیا کا ہر وہ انسان جو اللہ کا باغی نہیں اور دوسرے انسان کی سلامتی کا قائل ہے وہ صرف اسے سلامتی کا یقین ہی نہ دلائے بلکہ سلامتی کی دعا بھی دے۔ پہلا فقرہ جو کوئی مسلمان دوسرے کو کہتا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ وہ صرف اپنے مخاطب کو سلامتی کا پیغام اور سلامتی کی دعا نہیں دیتا بلکہ اس کے تمام ساتھیوں کو بھی اس میں شامل کرتا ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کے درمیان سلامتی کی خواہش کے اظہار اور دعا کو لازمی قرار دیا ہے۔ اسلام کو نہ ماننے والوں کو بھی سلام کہا جاتا تھا لیکن جب انھوں نے ثابت کر دیا کہ وہ مسلمان بلکہ خود اللہ کے رسول ﷺ کے لیے بھی سلامتی کے بجائے چالاکی سے ہلاکت کی بددعا دیتے ہیں تو یہ طریقہ اپنانے کا حکم دیا گیا کہ غیر مسلم اگر سلام کہیں تو جواب میں سلام کہا جائے اور اگر وہ سام علیکم (آپ پر موت ہو، یا اس جیسے اور جملے) کہیں تو بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے بجائے صرف علیکم کہنے پر اکتفا کیا جائے۔ غیر مسلموں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی مسلمانوں کا وتیرہ ہے۔ جو سلامتی کے باہمی عہد کو توڑ دے اور درپے آزار ہو جائے تو اس کی چیرہ دستیوں سے دفاع ضروری ہے۔

زمین پر بسنے والی اللہ کی دوسری مخلوقات کی سلامتی کو بھی یقینی بنانے کا حکم دیا گیا ہے، البتہ جو موذی جانور انسانی آبادیوں میں گھس کر انسانوں اور انسان کے زیر حفاظت دوسرے چوپایوں کے لیے ضرر رسانی یا ہلاکت کا باعث بنیں ان سے نجات حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ ایسے موذی جانوروں میں بڑے اور چھوٹے سب طرح کے جانور شامل ہیں۔ اگر کوئی جانور موذی سمجھا جاتا ہے لیکن وہ بھی عرصۂ دراز سے انسانی آبادی میں بس رہا ہے تو اپنے عمل سے اسے بھی سلامتی کے ساتھ وہاں سے جانے کا پیغام دینا چاہیے، اگر پھر بھی نہ جائے تو اس سے چھٹکارا پانے کی اجازت ہے، ورنہ انسانی آبادی میں اپنی موجودگی سے غلط فائدہ اٹھا کر وہ کل کلاں ہلاکت کا موجب بنے گا۔

سلامتی کے حوالے سے مسلمانوں کو نہایت عمدہ آداب سکھائے گئے ہیں۔ اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا، عورتیں ضروری کاموں سے باہر جائیں تو ان کے لیے راستوں کو محفوظ بنانا اور بوقت ضرورت ان کی مدد کرنا، معاشرے، خاندانوں، خصوصاً خواتین کی سلامتی کے تحفظ کے لیے کسی اجنبی خاتون کے ساتھ خلوت میں نہ رہنا اور اگر محرم خاتون ساتھ ہے تو ضرورت محسوس ہونے پر اس کے ساتھ اپنے رشتے کی وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ سلامتی کے لیے گھروں اور مجلسوں کی سلامتی ضروری ہے۔ مجلسوں میں مساوات، ایک دوسرے کے حقوق کے تحفظ اور اہل مجلس میں سے ہر ایک کے آرام کا خیال رکھنے سے مجلسوں کی

سلامتی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے، گھروں میں وہ لوگ داخل نہ ہوں جو فتنہ انگیزی کر سکتے ہیں۔ دو آدمیوں کی سرگوشی تک سے پرہیز اور ضرورت کے وقت دوسروں کی مدد اور ان کے مسائل حل کرنے سے سب لوگوں کے دل میں سلامتی کا احساس مضبوط ہوتا ہے۔

سلامتی کے متعلق ان تمام امور کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین بیان کرنے کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے صحت سے متعلق امور کو بیان کیا ہے۔ سب سے پہلے ان بیماریوں کے حوالے سے احادیث لائی گئی ہیں جن کے اسباب کا کھوج لگانا عام طبیب کے لیے ناممکن یا کم از کم مشکل ہوتا ہے۔ ان میں جادو، نظر بد اور زہر خورانی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاج کے لیے مختلف تدابیر بتائی گئی ہیں جن میں دم کرنا اور دعا کرنا شامل ہیں، پھر مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے ان مناسب طریقوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رائج تھے۔ ان میں سے کچھ طریقوں کو رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا، کچھ کو ناپسند کیا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ آپ پسند فرماتے تھے کہ بیمار کو دی جانے والی دوائیں اور طریقہ علاج تکلیف دہ نہ ہو اور غذا پسندیدہ اور عمدہ ہونی چاہیے۔ اس کے بعد مختلف وباؤں کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی ہدایات بیان کی گئی ہیں جن کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ جانوں کا تحفظ کیا جاسکتا ہے، بیمار ہونے والوں کی تیمارداری کو یقینی بنانے کی ہدایات ہیں، اس کے بعد سلامتی کے حوالے سے مختلف اوہام کا ذکر ہے اور آخر میں موذی جانوروں کے بارے میں ہدایات ہیں اور عمومی طور پر ہر جاندار کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کرنے کی تلقین ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٣٩ - كِتَابُ السَّلَامِ

سلامتی اور صحت کا بیان

(المعجم ١) - (بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ) (التحفة ١١)

[٥٦٤٦] ١-(٢١٦٠) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ».

باب: 1- سوار پیدل کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

[5646] عبدالرحمٰن بن زید کے آزاد کردہ غلام ثابت نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ) (التحفة ١٢)

[٥٦٤٧] ٢-(٢١٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

باب: 2- راستے میں بیٹھنے کا ایک حق سلام کا جواب دینا ہے

[5647] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکانوں کے سامنے کی کھلی جگہوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور ہمارے پاس

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ» فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ، قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: «إِمَّا لَا، فَأَدُّوا حَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ».

کھڑے ہو گئے، آپ نے فرمایا: ”تمھارا راستوں کی خالی جگہوں پر مجلسوں سے کیا سروکار؟ راستوں کی مجالس سے اجتناب کرو۔“ ہم نے کہا: ہم ایسی باتوں کے لیے بیٹھے ہیں جن میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں۔ ہم ایک دوسرے سے گفتگو اور بات چیت کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر نہیں (رہ سکتے) تو ان (جگہوں) کے حق ادا کرو (جو یہ ہیں): آنکھ نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔“

[٥٦٤٨] ٣-(٢١٢١) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ». قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». [راجع: ٥٥٦٣]

[5648] حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے (راستے کی) مجلسوں کے بغیر، جن میں (بیٹھ کر) ہم باتیں کرتے ہیں، کوئی چارہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مجلس کے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا حق ادا کرو۔“ لوگوں نے کہا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو (راستے سے) ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھائی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔“

[٥٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5649] عبدالعزیز بن محمد مدنی اور ہشام بن سعد دونوں نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ) (التحفة ١٣)

باب: 3- سلام کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے

[٥٦٥٠] ٤-(٢١٦٢) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ»؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ».

[5650] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔'' نیز عبدالرزاق نے کہا: ہمیں معمر نے (ابن شہاب) زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے لیے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔''

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَأَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

عبدالرزاق نے کہا: معمر اس حدیث (کی سند) میں ارسال کرتے تھے (تابعی اور صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے تھے) اور کبھی اسے (سعید) بن مسیّب اور آگے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے (متصل، مرفوع) روایت کرتے تھے۔

فائدہ: جن لوگوں نے ان سے مرسل روایت بیان کی ہے وہ بھی حق بجانب ہیں اور جنھوں نے مرفوع بیان کی ہے وہ بھی درست ہیں۔ اصل میں یہ روایت مرفوع ہے۔

[٥٦٥١] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ». قِيلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ».

[5651] اسماعیل بن جعفر نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو اور جب وہ تم کو دعوت دے تو قبول کرو اور جب وہ تم سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو، اور جب اسے چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو اس کے لیے رحمت کی دعا کرو، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے (جنازے میں) جاؤ۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ، وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ)
(التحفة ١٤)

باب: 4-اہل کتاب کو سلام کرنے میں ابتدا کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

[٥٦٥٢] ٦-(٢١٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5652] عبیداللہ بن ابی بکر نے اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل کتاب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں ’وَعَلَيْكُمْ‘ (اور تم پر) کہو۔“

[٥٦٥٣] ٧-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ- وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا، فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: «قُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5653] شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ کے صحابہ نے نبی ﷺ سے عرض کی: اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم ان کو کیسے جواب دیں، آپ نے فرمایا: ”تم لوگ ’’وَعَلَيْكُمْ‘‘ (اور تم پر) کہو۔“

[٥٦٥٤] ٨-(٢١٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيٰى؛ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ

[5654] اسماعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب یہود تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے کوئی شخص اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، يَقُولُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: عَلَيْكَ».

نازل ہو) کہتا ہے۔'' (اس پر) تم ''عَلَيْكَ'' (تجھ پر ہو) کہو۔''

[٥٦٥٥] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

[5655] سفیان نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی، مگر اس میں ہے: ''تو تم کہو: ''وَعَلَيْكُمْ'' (تم پر ہو۔)''

[٥٦٥٦] ١٠-(٢١٦٥) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ» قَالَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ».

[5656] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے اجازت طلب کی اور انھوں نے کہا: ''اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ'' (آپ پر موت ہو!) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بلکہ تم پر موت ہو اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی پسند فرماتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ''وَعَلَيْكُمْ'' (اور تم پر ہو) کہہ دیا تھا۔''

[٥٦٥٧] (...) حَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

[5657] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ دونوں کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا۔'' اور انھوں نے اس کے ساتھ واؤ (اور) نہیں لگایا۔

[٥٦٥٨] ١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُونِي فَاحِشَةً» فَقَالَتْ: مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا؟ فَقَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ».

[5658] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے مسلم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس یہود میں سے کچھ لوگ آئے، انھوں نے آ کر کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! (ابوالقاسم! آپ پر موت ہو) کہا، آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكُمْ (تم لوگوں پر ہو!)'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بلکہ تم پر موت بھی ہو اور ذلت بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! زبان بری نہ کرو۔'' انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے جو کہا تھا میں نے ان کو لوٹا دیا، میں نے کہا: تم پر ہو۔''

[٥٦٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ»، وَزَادَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ ٱللَّهُ﴾ [المجادلة: ٨] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[5659] یعلیٰ بن عبید نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں اعمش نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات سمجھ لی (انھوں نے سلام کے بجائے سام کا لفظ بولا تھا) اور انھیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بس کرو، اللہ تعالیٰ برائی اور اسے اپنا لینے کو پسند نہیں فرماتا۔'' اور یہ اضافہ کیا: تو اس پر اللہ عزوجل نے (یہ آیت) نازل فرمائی: ''اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس طرح سلام نہیں کہتے جس طرح اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔'' آیت کے آخر تک (اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں جو کچھ ہم کہتے ہیں، اللہ اس پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے دوزخ کافی ہے جس میں وہ جلیں گے اور وہ لوٹ کر جانے کا بدترین ٹھکانا ہے۔)

[٥٦٦٠] ١٢-(٢١٦٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَّهُودَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[5660] ابوزبیر نے کہا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: یہود میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! (ابوالقاسم) آپ پر موت ہو! اس پر آپ نے فرمایا: ''تم پر ہو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اور وہ غصے

فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «بَلٰى، قَدْ سَمِعْتُ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا».

میں آ گئی تھیں: کیا آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! میں نے سنا ہے اور میں نے ان کو جواب دے دیا ہے، اور ان کے خلاف ہماری دعا قبول ہوتی ہے اور ہمارے خلاف ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔''

[٥٦٦١] ١٣-(٢١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ».

[5661] عبدالعزیز دراوردی نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کہنے میں ابتدا نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو (تو بجائے اس کے کہ وہ یہ کام کرے) تم اسے راستے کے تنگ حصے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔''

[٥٦٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: «إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ»، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ: قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ» وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ.

[5662] محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے حدیث بیان کی، ان سب (شعبہ، سفیان اور جریر) نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ وکیع کی حدیث میں ہے: ''جب تم یہود سے ملو'' شعبہ سے ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا، اور جریر کی روایت میں ہے: ''جب تم ان لوگوں سے ملو'' اور مشرکوں میں سے کسی ایک (گروہ) کا نام نہیں لیا۔

فائدہ: اگرچہ یہود و نصاریٰ کے لیے باقی مشرکین سے الگ اہل کتاب کی اصطلاح استعمال ہوتی تھی لیکن عملاً یہ بھی مشرک ہی تھے، اس لیے کبھی یہود، نصاریٰ اور دوسرے مشرکین کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے سبھی کے لیے مشرکوں کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ) (التحفة ١٥)

باب: 5- بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے

[٥٦٦٣] ١٤-(٢١٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ لَّهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[5663] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم نے سیار سے خبر دی، انھوں نے ثابت بنانی سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان (انصار) کے لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

[٥٦٦٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5664] اسماعیل بن سالم نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی، کہا: ہمیں سیار نے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[٥٦٦٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ، فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[5665] شعبہ نے سیار سے روایت کی، کہا: میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا، وہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا، پھر ثابت نے یہ حدیث بیان کی کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کو سلام کیا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔

(المعجم ٦) - (بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ، أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ) (التحفة ١٦)

باب:6-(دروازے کا) پردہ اٹھانے یا اس طرح کی کسی اور علامت کو اجازت کے مترادف قرار دینا جائز ہے

[٥٦٦٦] ١٦-(٢١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَّقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذْنُكَ عَلَيَّ

[5666] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں حسن بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن سوید نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھارے لیے میرے پاس آنے کی یہی اجازت ہے کہ حجاب اٹھا دیا جائے اور تم میرے راز کی بات سن لو، (یہ اجازت اس وقت تک

أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ، وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي، حَتّٰى أَنْهَاكَ».

ہے) حتی کہ میں تمھیں روک دوں۔"

[٥٦٦٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5667] عبداللہ بن ادریس نے حسن بن عبداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ) (التحفة ١٧)

باب: 7-انسانی ضرورت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا جائز ہے

[٥٦٦٨] ١٧-(٢١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ، بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا، لَّا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! وَاللهِ! مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ، قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي خَرَجْتُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ».

[5668] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: پردہ ہم پر لاگو ہو جانے کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جسامت میں بڑی تھیں، جسمانی طور پر عورتوں سے اونچی (نظر آتی) تھیں۔ جو شخص انھیں جانتا ہو (پردے کے باوجود) اس کے لیے مخفی نہیں رہتی تھیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ کر کہا: سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں اس لیے دیکھ لیجیے، آپ کیسے باہر نکلا کریں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (یہ سنتے ہی) الٹے پاؤں لوٹ آئیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ میرے ہاں رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ کے دستِ مبارک میں گوشت والی ایک ہڈی تھی، وہ اندر آئیں اور کہنے لگیں: اللہ کے رسول! میں باہر نکلی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس اس طرح کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی، پھر آپ سے وحی کی کیفیت زائل ہوگئی، ہڈی اسی

طرح آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا، آپ نے فرمایا: ”تم سب (امہات المومنین) کو اجازت دے دی گئی ہے کہ تم ضرورت کے لیے باہر جاسکتی ہو۔“

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا، زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ.

ابوبکر (ابن ابی شیبہ) کی روایت میں ہے: ”ان کا جسم عورتوں سے اونچا تھا“ ابوبکر نے اپنی حدیث (کی سند) میں یہ اضافہ کیا: تو ہشام نے کہا: آپ کا مقصود قضائے حاجت کے لیے جانے سے تھا۔

فائدہ: گھر سے باہر نکلنے کے حوالے سے یہ آیت اتری: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ ”اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر نیچی لٹکا لیں، یہ اس بات کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔“ (الأحزاب 59:33) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ خواتین چادریں لٹکا کر باہر بھی جاسکتی ہیں اور پردے کا مقصود یہ ہی نہیں کہ انھیں کوئی پہچان نہ پائے۔ اتنی پہچان ضروری ہے کہ یہ مسلمان، پردہ دار بیبیاں ہیں، انھیں کوئی ستانے کی جرأت نہ کرے۔ اگر مسلمان معاشرے میں کوئی رذیل منافق پردے کی اس علامت کے باوجود خواتین کا احترام نہ کرے تو اگلی آیت میں اس کا علاج بتایا گیا کہ ان کو معاشرے سے نکال باہر کیا جائے تاکہ خواتین تحفظ اور سلامتی کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی گزار سکیں۔

[٥٦٦٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا، قَالَ: وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى.

[5669] ابن نمیر نے کہا: ہشام نے ہمیں اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: وہ ایسی خاتون تھیں کہ ان کا جسم لوگوں سے اونچا (نظر آتا) تھا۔ (یہ بھی) کہا: آپ ﷺ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔

[٥٦٧٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[5670] علی بن مسہر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی۔

[٥٦٧١] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ، إِذَا تَبَرَّزْنَ، إِلَى

[5671] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج جب رات کو قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتیں تو ”المناصع“ کی طرف جاتی تھیں، وہ دور ایک کھلی، بڑی جگہ ہے۔ اور حضرت عمر بن

الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: احْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي، عِشَاءً، وَّكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ، يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلٰى أَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ.

خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرائیں، رسول اللہ ﷺ (کسی حکمت کی بنا پر) ایسا نہیں کرتے تھے، پھر ایک رات کو نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لیے) باہر نکلیں، وہ دراز قد خاتون تھیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ حجاب نازل ہو جائے، پکار کر ان سے کہا: سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کا حکم نازل فرما دیا۔

فائدہ: اس سے مراد باہر نکلتے ہوئے حجاب کا طریقہ ہے۔ گھروں کی باحجاب زندگی کے حوالے سے سورۂ احزاب کی آیت:51 اور اس کے بعد کی آیات ذرا پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمے کے موقع پر نازل ہو چکی تھیں۔

[٥٦٧٢] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5672] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا) (التحفة ١٨)

باب:8- تنہائی میں اجنبی عورت کے پاس رہنے اور اس کے ہاں جانے کی ممانعت

[٥٦٧٣] ١٩-(٢١٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا - هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا! لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ».

[5673] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سنو! کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے، الا یہ کہ اس کا خاوند ہو یا محرم (غیر شادی شدہ عورت کے پاس رہنا اور زیادہ سختی سے ممنوع ہے۔)

[٥٦٧٤] ٢٠-(٢١٧٢) **وَحَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ».

[5674] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے خبر دی، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (اجنبی) عورتوں کے ہاں جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! دیور/ جیٹھ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور/ جیٹھ تو موت ہے۔''

[٥٦٧٥] (...) **حَدَّثَنِي** أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَّغَيْرِهِمْ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5675] عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث، لیث بن سعد اور حیوہ بن شریح وغیرہ سے روایت کی کہ یزید بن ابی حبیب نے انھیں اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[٥٦٧٦] ٢١-(...) **وَحَدَّثَنِي** أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُولُ: الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ، وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ، ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ.

[5676] ابن وہب نے کہا: میں نے لیث بن سعد سے سنا، کہہ رہے تھے: حَمو (دیور/ جیٹھ) خاوند کا بھائی ہے یا خاوند کے رشتہ داروں میں اس جیسا رشتہ رکھنے والا، مثلاً: اس کا چچازاد وغیرہ۔

[٥٦٧٧] ٢٢-(٢١٧٣) **وَحَدَّثَنَا** هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ، فَرَآهُمْ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ»، ثُمَّ قَامَ

[5677] عبدالرحمٰن بن جبیر نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت ان کے نکاح میں تھی، انھوں نے ان لوگوں کو دیکھا تو انھیں ناگوار گزرا۔ انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی، ساتھ ہی کہا: میں نے خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (بھی) انھیں (حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو) اس سے بری قرار دیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آج کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ہاں نہ جائے جس کا خاوند گھر پر نہ ہو، الّا یہ کہ اس

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ، بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا، عَلٰى مُغِيبَةٍ، إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ».

کے ساتھ ایک یا دو لوگ ہوں۔"

فائدہ: اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ خلوت نہ ہوتا کہ کسی کے دل میں کسی قسم کے شک کا گزر نہ ہو۔ اس وقت لوگوں میں خیر تھی۔ ایک یا دو نیک لوگوں کی موجودگی دفعِ فتنہ کے لیے کافی تھی۔ اب تو شر پھیلا ہوا ہے۔ دو تین لوگ بسا اوقات اور زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں، اب دفعِ فتنہ کے لیے عورت کے قابلِ اعتماد محرموں کی موجودگی ضروری ہے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُؤِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَّكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَّهُ، أَنْ يَّقُولَ: هٰذِهِ فُلَانَةُ، لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ) (التحفة ١٩)

باب: 9- جو شخص اپنی بیوی یا کسی محرم خاتون کے ساتھ اکیلا ہو تو وہ بدگمانی سے بچنے کے لیے (دیکھنے والوں کو) بتا دے کہ یہ فلاں ہے

[٥٦٧٨] ٢٣-(٢١٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ إِحْدٰى نِسَائِهِ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ، فَجَاءَ، فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ، فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ».

[5678] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ (گھر سے باہر) اپنی ایک اہلیہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اسے بلا لیا، جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: "اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔" اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں کسی کے بارے میں گمان کرتا بھی تو آپ کے بارے میں تو نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔"

[٥٦٧٩] ٢٤-(٢١٧٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ

[5679] معمر نے زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت صفیہ بنت حیی (ام المومنین رضی اللہ عنہا) سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں رات کو آپ سے ملنے کے لیے آئی تو میں نے آپ سے بات چیت کی، پھر میں واپسی کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ بھی میرے ساتھ مجھے واپس پہنچانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ان کی رہائش گاہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے احاطے میں تھی۔ اس وقت

زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلٰى رِسْلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا» أَوْ قَالَ «شَيْئًا».

انصار کے دو آدمی گزرے، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو رفتار بڑھا دی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں ٹھہر جاؤ، یہ (میری اہلیہ) صفیہ بنت حیی ہیں۔'' ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کے رسول (ہم آپ کے بارے میں شک کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے اندر اسی طرح دوڑتا ہے جس طرح خون دوڑتا ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمھارے دلوں میں برا خیال ڈال سکتا ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''کوئی بات (ڈال سکتا ہے۔)''

[٥٦٨٠] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ، فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَعْمَرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ» وَلَمْ يَقُلْ: «يَجْرِي».

[5680] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے علی بن حسین نے بتایا کہ انھیں نبی ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت صفیہ ؓ نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں نبی ﷺ کے اعتکاف کے دوران مسجد میں آپ سے ملنے آئیں، انھوں نے گھڑی بھر آپ کے ساتھ بات کی، پھر واپسی کے لیے کھڑی ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان کو واپس چھوڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد (شعیب نے) معمر کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے اندر وہاں پہنچتا ہے جہاں خون پہنچتا ہے۔ انھوں نے ''دوڑتا ہے'' نہیں کہا۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَنْ أَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا، وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ) (التحفة ٢٠)

باب: 10- جو شخص کسی مجلس میں آئے اور درمیان میں کوئی جگہ خالی دیکھے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ لوگوں سے پیچھے بیٹھے

[٥٦٨١] ٢٦-(٢١٧٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ

[5681] امام مالک بن انس نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی کہ عقیل بن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے انھیں حضرت ابوواقد لیثی ؓ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ نبی ﷺ ایک بار جب مسجد میں تشریف فرما

أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ، فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا، فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ».

تھے اور صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے، دو رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ (کی خاطر آپ) کے پاس رکے تھے، ان میں سے ایک شخص نے حلقے کے اندر خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو تین (مختلف قسم کے) آدمیوں کے متعلق نہ بتلاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف جگہ پانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا جھجک (کر پیچھے بیٹھ) گیا تو اللہ اس سے جھجک گیا (اسے وہیں جگہ دے دی) اور تیسرے نے منہ پھیر لیا، سو اللہ بھی اس سے رخ پھیر لے گا۔“

فائدہ: مجلس میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ بات کر رہے تھے اور باقی سن رہے تھے۔ جو شخص با قاعدہ جگہ تلاش کر کے اس حلقے میں داخل ہو گیا۔ وہ اللہ کی پناہ میں آ گیا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے قریب آنے کے لیے گنجائش ڈھونڈنے کی بجائے حیا سے کام لیا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں حیا سے کام لے گا۔ اس کے گناہوں کو سامنے لانے کے بجائے درگزر فرمائے گا، اس کو مایوس کرنے کے بجائے اس کی توقعات پوری فرما دے گا اور جو شخص دنیا میں اللہ کی رحمت سے منہ پھیر کر چلا گیا، اللہ بھی اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔

[٥٦٨٢] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَّ هُوَ ابْنُ شَدَّادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ؛ أَنَّ إِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ، فِي الْمَعْنٰى.

[5682] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انھیں اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ تَحْرِيمِ إِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَّوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِي سَبَقَ إِلَيْهِ) (التحفة ٢١)

باب: 11- جو شخص اپنی جائز جگہ پر پہلے سے بیٹھا ہوا ہے، اسے اس کی جگہ سے اٹھانا حرام ہے

[٥٦٨٣] ٢٧-(٢١٧٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ».

[5683] لیث نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر وہاں (خود) بیٹھ جائے۔''

[٥٦٨٤] ٢٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا».

[5684] عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر وہاں بیٹھ جائے، بلکہ کھلے ہو کر بیٹھو اور وسعت پیدا کرو۔''

[٥٦٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ:

[5685] ابوربیع اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب نے حدیث سنائی۔ یحییٰ بن حبیب نے کہا: ہمیں روح نے حدیث سنائی۔ محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان دونوں (روح اور عبدالرزاق) نے ابن جریج سے روایت کی۔ محمد بن رافع نے کہا: ہمیں ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ضحاک بن عثمان نے خبر دی۔ ان سب (ایوب، ابن جریج اور ضحاک بن عثمان) نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی، انھوں نے اس حدیث میں: ''بلکہ کھلے

«وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا» وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

ہو کر بیٹھو اور وسعت پیدا کرو" کے الفاظ بیان نہیں کیے اور (ابن رافع نے) ابن جریج کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: میں نے ان (ابن جریج) سے پوچھا: "جمعہ کے دن؟" انھوں نے کہا: جمعہ میں اور اس کے علاوہ بھی۔

[٥٦٨٦] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ»، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَّجْلِسِهِ، لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

[5686] عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔" (سالم نے کہا:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طریق تھا کہ کوئی شخص ان کے لیے (خود بھی) اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔

[٥٦٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5687] عبدالرزاق نے کہا: معمر نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٥٦٨٨] ٣٠-(٢١٧٨) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلٰكِنْ يَّقُولُ: افْسَحُوا».

[5688] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن اپنے بھائی کو کھڑا نہ کرے کہ پھر دوسری طرف سے آکر اس کی جگہ پر خود بیٹھ جائے، بلکہ (جو آئے وہ) کہے: "جگہ کشادہ کردو۔"

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: إِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ) (التحفة ٢٢)

باب: 12- جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے

[٥٦٨٩] ٣١-(٢١٧٩) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ

[5689] ابوعوانہ اور عبدالعزیز بن محمد دونوں نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو" اور ابوعوانہ کی حدیث میں

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ»، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو، پھر اس جگہ لوٹ آئے تو وہی اس (جگہ) کا زیادہ حقدار ہے۔“

(المعجم ١٣) - (بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ) (التحفة ٢٣)

باب:13- مخنث کو (اس کی رشتہ دار) اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے روکنا

[٥٦٩٠] ٣٢-(٢١٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا - وَّاللَّفْظُ هٰذَا -: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ! إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ».

[5690] زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک مخنث ان کے ہاں موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی گھر پر تھے، وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے کہنے لگا: عبداللہ بن ابی امیہ! اگر کل (کلاں کو) اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو طائف پر فتح عطا فرمائے تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی (بادیہ بنت غیلان) کا پتہ بتاؤں گا، وہ چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے (سامنے سے جسم پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں) اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیر کر جاتی ہے۔ (انتہائی فربہ جسم کی ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ بات سن لی تو آپ نے فرمایا: ”یہ (مخنث) تمھارے ہاں داخل نہ ہوا کریں۔“

فوائد ومسائل: ① مخنث، ایسے مردنما انسان کو کہتے ہیں جو مردانگی سے محروم ہو۔ اور خُنثیٰ ایسی عورت نما مخلوق کو کہتے ہیں جو زنانہ صفات سے محروم ہو۔ اگر قدرتی طور پر ایسا ہے تو وہ معذور ہیں۔ مخنث، حتی الوسع انھی احکام کا مکلف ہے جو مردوں کے لیے ہیں اور خنثیٰ ان کی جو عورتوں کے لیے ہیں۔ ان کو درست طور پر زندگی گزارنے کی تربیت دینی چاہیے۔ مخنثوں کے بارے میں عام خیال یہ تھا کہ جنسی معاملات کی طرف ان کی کوئی توجہ ہی نہیں ہوتی، یعنی عورت کی طرف کوئی رغبت نہ رکھنے والے ہوتے ہیں، اس لیے وہ گھروں میں آتے جاتے تھے لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ قدرت موجود نہ ہو تو بھی اس قسم کے خیالات ذہن میں موجود ہو سکتے ہیں اور یہ بات موجب فتنہ بن سکتی ہے اور اب تو ان کے ذریعے سے ایسے ایسے فتنے پھیلتے ہیں

جن کی طرف پہلے کسی کا ذہن بھی نہیں جاتا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مخنثوں کا داخلہ بند کروا دیا۔ (2) مخنث کا بنت غیلان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ چار سلوٹوں کے ساتھ سامنے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیرتی ہے، اس کے فربہ پن کو بیان کرنا تھا۔ یہ بات اس زمانے میں عربوں میں خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی تھی۔

[٥٦٩١] ٣٣-(٢١٨١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ، فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ، قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَّهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَّإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا، لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ» قَالَتْ: فَحَجَبُوهُ.

[5691] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی ازواج کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور ازواج مطہرات اسے جنسی معاملات سے بے بہرہ سمجھا کرتی تھیں۔ فرمایا: ''ایک دن نبی ﷺ تشریف لائے اور وہ آپ کی ایک اہلیہ کے ہاں بیٹھا ہوا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا، وہ کہنے لگا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں کے ساتھ آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ پیٹھ پھیرتی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں دیکھ نہیں رہا کہ جو کچھ یہاں ہے، اسے سب پتہ ہے۔ یہ لوگ تمھارے پاس نہ آیا کریں۔'' تو انھوں (امہات المومنین ؓ) نے اس سے پردہ کر لیا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ، إِذَا أَعْيَتْ، فِي الطَّرِيقِ)

(التحفة ٢٤)

باب: 14- راستے میں سخت تھک جانے والی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھانے کا جواز

[٥٦٩٢] ٣٤-(٢١٨٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوكٍ وَّلَا شَيْءٍ، غَيْرَ فَرَسِهِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ، وَأَكْفِيهِ مَؤُنَتَهُ، وَأَسُوسُهُ، وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ، وَأَعْلِفُهُ، وَأَسْتَقِي الْمَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ، وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِّنَ

[5692] ہشام کے والد (عروہ) نے حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت کی، انھوں (حضرت اسماء ؓ) نے کہا: حضرت زبیر ؓ نے مجھ سے نکاح کیا تو ان کے پاس ایک گھوڑے کے سوانہ کچھ مال تھا، نہ غلام تھا، نہ کوئی اور چیز تھی۔ ان کے گھوڑے کو میں ہی چارا ڈالتی تھی، ان کی طرف سے اس کی ساری ذمہ داری میں سنبھالتی۔ اس کی نگہداشت کرتی، ان کے پانی لانے والے اونٹ کے لیے کھجور کی گٹھلیاں توڑتی اور اسے کھلاتی، میں ہی (اس پر) پانی لاتی، میں ہی ان کا پانی کا ڈول سیتی، آٹا گوندھتی، میں اچھی طرح

الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى، مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَلٰى رَأْسِي، وَهِيَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَّالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُّكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ، بَعْدَ ذٰلِكَ، بِخَادِمٍ، فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

روٹی نہیں بنا سکتی تھی تو انصار کی خواتین میں سے میری ہمسائیاں میرے لیے روٹی بنا دیتیں، وہ سچی (دوستی والی) عورتیں تھیں۔ انھوں (اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین کا جو ٹکڑا عطا فرمایا تھا وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں رکھ کر لاتی، یہ (زمین) تقریباً دو تہائی فرسخ (تقریباً 3.35 کلومیٹر) کی مسافت پر تھی۔ کہا: ایک دن میں آ رہی تھی، گٹھلیاں میرے سر پر تھیں تو میں رسول اللہ ﷺ سے ملی، آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا، پھر آواز سے اونٹ کو بٹھانے لگے، تا کہ (گٹھلیوں کا بوجھ درمیان میں رکھتے ہوئے) مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیں۔ انھوں نے (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: مجھے شرم آئی، مجھے تمھاری غیرت بھی معلوم تھی تو انھوں (زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ تمھارا اپنے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ اٹھانا آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے۔ کہا: (یہی کیفیت رہی) یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس (رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ، حدیث: 5693) ایک کنیز بھجوا دی اور اس نے مجھ سے گھوڑے کی ذمہ داری لے لی۔ (مجھے ایسے لگا) جیسے انھوں نے مجھے (غلامی سے) آزاد کرا دیا ہے۔

[٥٦٩٣] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ: كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ، وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ، وَّكُنْتُ أَسُوسُهُ، فَلَمْ يَكُنْ مِّنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ، كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَسُوسُهُ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا، جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَأَعْطَاهَا خَادِمًا،

[5693] ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں گھر کی خدمات سرانجام دے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتی تھی، ان کا ایک گھوڑا تھا، میں اس کی دیکھ بھال کرتی تھی، میرے لیے گھر کی خدمات میں سے گھوڑے کی نگہداشت سے بڑھ کر کوئی اور خدمت زیادہ سخت نہ تھی۔ میں اس کے لیے چارہ لاتی، اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی اور اس کی نگہداشت کرتی، کہا: پھر انھیں ایک خادمہ مل گئی، رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو آپ نے ان کے لیے ایک خادمہ عطا کر دی۔ کہا: اس نے مجھ سے

قَالَتْ: كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَأَلْقَتْ عَنِّي مَئُونَةً.

فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ، أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ، قَالَتْ: إِنِّي إِنْ رَّخَّصْتُ لَكَ أَبٰى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ، فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ، وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ، فَجَاءَ فَقَالَ: يَا أُمَّ عَبْدِ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ، فَقَالَتْ: مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي؟ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ: مَا لَكِ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَّبِيعُ؟ فَكَانَ يَبِيعُ إِلٰى أَنْ كَسَبَ، فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي، فَقَالَ: هَبِيهَا لِي، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ تَّصَدَّقْتُ بِهَا.

گھوڑے کی نگہداشت (کی ذمہ داری) سنبھال لی اور مجھ سے بہت بڑا بوجھ ہٹالیا۔

میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: ام عبداللہ! میں ایک فقیر آدمی ہوں: میرا دل چاہتا ہے میں آپ کے گھر کے سائے میں (بیٹھ کر سودا) بیچ لیا کروں۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے تمھیں اجازت دے دی تو زبیر رضی اللہ عنہ انکار کر دیں گے۔ جب زبیر رضی اللہ عنہ موجود ہوں تو (اس وقت) آ کر مجھ سے اجازت مانگنا، پھر وہ شخص (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں) آیا اور کہا: ام عبداللہ! میں ایک فقیر آدمی ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں آپ کے گھر کے سائے میں (بیٹھ کر کچھ) بیچ لیا کروں، انھوں (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) نے جواب دیا: مدینے میں تمھارے لیے میرے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں ہے؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمھیں کیا ہوا ہے، ایک فقیر آدمی کو سودا بیچنے سے روک رہی ہو؟ وہ بیچنے لگا، یہاں تک کہ اس نے کافی کمائی کر لی، میں نے وہ خادمہ اسے بیچ دی۔ زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو اس خادمہ کی قیمت میری گود میں پڑی تھی، انھوں نے کہا، یہ مجھے ہبہ کر دو۔ تو انھوں نے کہا: میں اس کو صدقہ کر چکی ہوں۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الِاثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ، بِغَيْرِ رِضَاهُ) (التحفة ٢٥)

باب: 15- تیسرے آدمی کو چھوڑ کر اس کی رضامندی کے بغیر دو آدمیوں کی باہمی سرگوشی حرام ہے

[٥٦٩٤] ٣٦-(٢١٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ».

[5694] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین شخص (موجود) ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

[٥٦٩٥] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ؛

[5695] عبیداللہ، لیث بن سعد، ایوب (سختیانی) اور ایوب بن موسیٰ ان سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت

ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسٰى، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٥٦٩٦] ٣٧-(٢١٨٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ- وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ».

[5696] منصور نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین لوگ (ایک ساتھ) ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں، یہاں تک کہ تم بہت سے لوگوں میں مل جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ (دو کی سرگوشی) اسے غمزدہ کردے۔''

[٥٦٩٧] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى

[5697] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین لوگ ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ چیز اس کو غمزدہ کردے گی۔''

اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ».

[٥٦٩٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5698] عیسیٰ بن یونس اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ (حدیث بیان کی۔)

(المعجم ١٦) - (بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى) (التحفة ١)

باب: 16- طب، بیماری اور دم کرنا

[٥٦٩٩] ٣٩-(٢١٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

[5699] نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، وہ کہتے: ''اللہ کے نام سے، وہ آپ کو بچائے اور ہر بیماری سے شفا دے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور نظر لگانے والی ہر آنکھ کے شر سے (آپ کو محفوظ رکھے۔)''

[٥٧٠٠] ٤٠-(٢١٨٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللهُ يَشْفِيكَ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ.

[5700] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کلمات کہے: ''میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے (حفاظت کے لیے) جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

[٥٧٠١] ٤١-(٢١٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[5701] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے متعدد احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر حق (ثابت شدہ بات) ہے۔''

[٥٧٠٢] ٤٢-(٢١٨٨) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، وَّلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا».

[5702] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نظر حق (ثابت شدہ بات) ہے، اگر کوئی ایسی چیز ہوتی جو تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر سبقت لے جاتی۔ اور جب (نظر بد کے علاج کے لیے) تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرلو۔''

فائدہ: انسان کی خواہش، ارادے اور اس کے احساسات کی قوت کم وبیش ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کی یہ اندرونی قوتیں بہت مضبوط ہوتی ہیں۔ بعض جانوروں میں بھی یہ بات موجود ہے۔ بہت سے موذی جانور اپنی نگاہوں کے ذریعے سے اپنے شکار کو بے بس کردیتے ہیں۔ انسانوں کی طرف سے غصے کے عالم میں ڈالی ہوئی نظر سامنے والے کو لرزا دیتی ہے۔ حسد بھی ایک ایسی ہی شدت کی کیفیت ہے۔ شدت کے عالم میں نظر کے ذریعے سے حسد کا جذبہ دوسرے انسان کو، جس سے حسد کیا جارہا ہو، شدید متأثر کرتا ہے۔ عینِ حاسد سے مراد حسد سے بھری ہوئی نظر ہی ہے۔ اس کے ذریعے سے محسود (جس سے حسد کیا جارہا ہو) کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور بعض اوقات بہت تیزی اور شدت سے پہنچتا ہے۔ اس کی شدت اتنی زیادہ ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اگر کوئی چیز تقدیر سے مقابلہ کرسکتی ہوتی تو حاسد کی نظر ہوتی۔ جس شخص کو کسی کی نظر لگ جائے، اس کا علاج اس شخص کے حسد کا ازالہ ہے جس نے نظر لگائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے یہ حکم دیا کہ جس کی نظر لگی ہے اس کے وضو کا پانی، بعض روایات میں ہے کہ غسل کا پانی اور بعض روایات میں ہے کہ وضو کے اعضاء، پہلو اور کمر کے نیچے کے حصوں کو دھو کر اس کا پانی اس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگی ہے۔ اس سے نظر لگانے والے کو اپنے تفوق کا احساس ہوتا ہے اور اس کے دل سے حسد زائل ہوجاتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ جس کی نظر لگ جائے وہ ہر صورت غسل کرکے اس کا پانی مہیا کردے تاکہ اسے نظر لگے پر انڈیل دیا جائے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ السِّحْرِ) (التحفة ٢)

باب: 17- جادو کا بیان

[٥٧٠٣] ٤٣-(٢١٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:

[5703] ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِّنْ يَّهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ، يُّقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَتْ: حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ، وَّجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ».

سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے، جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ (پر بس اتنا اثر ہوا کہ آپ) کو یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا۔ یہاں تک کہ ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، پھر دعا فرمائی، پھر دعا فرمائی، (تین بار دعا فرمائی) پھر فرمانے لگے: ''عائشہ! تمھیں پتہ ہے کہ اللہ نے، جو میں نے اس سے پوچھا تھا، مجھے بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے ایک شخص میرے سر کے قریب بیٹھ گیا، دوسرا پیروں کے قریب، تو جو میرے سر کے قریب بیٹھا تھا اس نے پاؤں کے قریب والے سے کہا، یا (آپ نے فرمایا:) جو پاؤں کی طرف تھا اس نے سر کی جانب والے سے کہا: ان کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ (دوسرے نے) کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے، کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ کہا: کنگھی اور کنگھی کرتے ہوئے جھڑنے والے بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں (رکھے گئے ہیں۔) اس نے پوچھا: یہ کہاں ہے؟ کہا: ذی اروان کے کنویں میں۔''

قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! وَاللهِ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ».

انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں سمیت وہاں تشریف لے گئے۔ پھر (واپس آکر) فرمایا: ''عائشہ! اس کا پانی اس طرح تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہو اور اس کے (اردگرد کے) کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیاطین کے سر ہوں۔''

قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ: «لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ».

انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے عافیت سے نواز دیا تو میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں پر شر کھڑا کر دوں، میں نے اس (کنویں)

کے بارے میں حکم دیا تو اس کو پاٹ دیا گیا۔''

فائدہ: یہ ایک بے آباد اور ویران کنواں تھا جس میں جادوگر اور دوسرے غلیظ لوگ گندگی ڈالتے رہتے تھے۔ اس کے اردگرد شاخوں کے بغیر کھجور کے ٹنڈ منڈ سوکھے ہوئے درخت تھے جو دیکھنے میں انتہائی کریہ المنظر تھے۔

[٥٧٠٤] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَقَالَ فِيهِ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْبِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، وَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَخْرِجْهُ، وَلَمْ يَقُلْ: أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ وَلَمْ يَذْكُرْ: «فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ»

[5704] ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ اس کے بعد ابوکریب نے واقعے کی تفصیلات سمیت ابن نمیر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کی طرف تشریف لے گئے، اسے دیکھا، اس کنویں پر کھجور کے درخت تھے (جنھیں کسی زمانے میں اس کنویں کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہوگا۔) انھوں (حضرت عائشہ ﷞) نے کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اسے نکالیں (اور جلادیں۔) ابوکریب نے: ''آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟'' کے الفاظ نہیں کہے اور یہ الفاظ (بھی) بیان نہیں کیے: ''میں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو پاٹ دیا گیا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ تحمل کا کوہِ گراں تھے جس طرح کہ اگلے باب میں بیان کیے گئے واقعے سے بھی ثابت ہوتا ہے آپ ﷺ اپنی ذات کے حوالے سے بدلہ لینا یا لوگوں کو تکلیف پہنچانا پسند نہیں فرماتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ السُّمِّ) (التحفة ٣)

باب: 18-(رسول اللہ ﷺ کو) زہر دینے کا واقعہ

[٥٧٠٥] ٤٥-(٢١٩٠) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، قَالَ: «مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى

[5705] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس ﷜ سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک زہر آلود (پکی ہوئی) بکری لے کر آئی، نبی ﷺ نے اس میں سے کچھ (گوشت) کھایا (آپ کو اس کے زہر آلود ہونے کا پتہ چل گیا) تو اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس عورت سے اس (زہر) کے بارے میں

ذَاكِ» قَالَ أَوْ قَالَ: «عَلَيَّ» قَالَ: قَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

پوچھا تو اس نے کہا: (نعوذ باللہ!) میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ تمھیں اس بات پر تسلط (اختیار) دے دے۔'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تمھیں) مجھ پر (تسلط دے دے۔)'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: صحابہ نے عرض کی: کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: تو میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک کے اندرونی حصے میں اس کے اثرات کو پہچانتا ہوں۔

فوائد ومسائل: ① نبی کریم ﷺ کے دہن مبارک کے کسی حصے کے رنگ میں فرق آ گیا یا کوئی اور ایسی علامت سامنے آ گئی جس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پتہ چلتا تھا کہ زہر خورانی کے اس واقعے سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے خلاف تمام شیطانی حربے آزمائے گئے، مکی زندگی میں کئی طرح سے اذیتیں پہنچائی گئیں، بار بار فوج کشی کر کے آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ!) ختم کر دینے کی کوششیں کی گئیں، آپ کو زخم پہنچائے گئے، جھوٹے الزامات لگائے اور پھیلائے گئے، جب ان تمام مراحل میں اللہ نے آپ ہی کو بالا دست رکھا، پھر یہودیوں نے سازشی طریقے اپنائے۔ آپ پر شدید ترین جادو کیا گیا، اس کا بھی آپ پر اثر نہ ہوا، بس معمولی سی تبدیلی آئی جس سے آپ کو پتہ چل گیا کہ اس طرح کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور اللہ کی مدد سے نہ صرف شخصی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس سے جس طرح کا فتنہ پھیلایا جا سکتا تھا آپ نے اس کا قلع قمع کر دیا۔ پھر کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا، اللہ نے اس موقع پر بھی آپ کو محفوظ رکھا بلکہ اس موقع پر بھی آپ نے اپنے معمول کے مطابق برائی کی ناکام سازش کا جواب بھلائی اور عفو کی صورت میں دیا۔ گویا اس حوالے سے بھی آپ کا فضل وکرم اور عفو مکمل طور پر محفوظ رہا، بلکہ اور زیادہ نکھر کر سامنے آیا۔

[٥٧٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ.

[5706] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ہشام بن زید سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملایا اور پھر اس (گوشت) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی، جس طرح خالد (بن حارث) کی حدیث ہے۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ) (التحفة ٤)

باب: 19- مریض پر دم کرنا مستحب ہے

[٥٧٠٧] ٤٦-(٢١٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ، مَّسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5707] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس (کے متاثرہ حصے) پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے: ''تکلیف کو دور کردے، اے تمام انسانوں کو پالنے والے! اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو بیماری کو (ذرہ برابر باقی) نہیں چھوڑتی۔''

فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَّدِي، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى».

پھر جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کے لیے اعضاء کو حرکت دینا مشکل ہو گیا تو میں نے آپ کا دست مبارک تھاما تاکہ جس طرح خود آپ کیا کرتے تھے، میں بھی اسی طرح کروں تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا، پھر فرمایا: ''اے میرے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیق اعلیٰ کی معیت عطا کردے۔''

قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ.

انھوں نے کہا: پھر میں دیکھنے لگی تو آپ رحلت فرما چکے تھے۔

فائدہ: جب آپ ﷺ بے چینی کے عالم میں تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود آپ کا ہاتھ تھام کر آپ کے جسم اطہر پر پھیرتیں اور وہی دعائیں پڑھتیں (حدیث: 5714)۔ پھر آخری دن جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کرنا چاہا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اختیار ملنے کے بعد رفیق اعلیٰ کی معیت چن لینے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔

[٥٧٠٨] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا:

[5708] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں ہشیم نے خبر دی۔ ابوبکر بن خلاد اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی۔ بشر بن خالد نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی۔ ابن بشار نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان دونوں (محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی) نے شعبہ سے روایت کی۔ (اسی طرح) ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوبکر بن خلاد نے بھی ہمیں یہ حدیث بیان کی، دونوں نے

حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ.

کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ ان سب نے جریر کی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔

فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَّشُعْبَةَ: مَسَحَهُ بِيَدِهِ، قَالَ: وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ: مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، بِنَحْوِهِ.

ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس (متاثرہ حصے) پر پھیرتے اور (سفیان) ثوری کی حدیث میں ہے: آپ اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے۔ اور اعمش سے سفیان اور ان سے یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کے آخر میں ہے، کہا: میں نے منصور کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اسی کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسروق اور ان سے ابراہیم کی روایت کردہ حدیث بیان کی۔

[٥٧٠٩] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَّقُولُ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! اِشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5709] ابوعوانہ نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تھے تو فرماتے: ''تکلیف دور کر دے، اے سب لوگوں کے پالنے والے! اس کو شفا عطا کر، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا (دے) جو (ذرہ برابر) بیماری کو نہ چھوڑے۔''

[٥٧١٠] ٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَدَعَا لَهُ، وَقَالَ: «وَأَنْتَ الشَّافِي».

[5710] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں جریر نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لیے دعا فرماتے ہوئے کہتے: ''تکلیف دور کردے، اے سب انسانوں کے پالنے والے! اور شفا عطا کر تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا عطا کر، تیری شفا کے سوا (کہیں) کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو بیماری کو (باقی) نہ چھوڑے۔'' ابوبکر (ابن ابی شیبہ) کی روایت میں ہے: آپ اس کے لیے دعا فرماتے اور کہتے: ''اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔''

[٥٧١١] (...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَمُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ.

[5711] اسرائیل نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم اور مسلم بن صبیح سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ (جب کسی مریض کی عیادت کرتے) تھے (آگے) جس طرح ابوعوانہ اور جریر کی حدیث میں ہے۔

[٥٧١٢] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ».

[5712] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دم کرتے تھے: ''تکلیف دور فرما دے، اے سب انسانوں کے پالنے والے! شفا تیرے ہی ہاتھ میں ہے، تیرے سوا اس تکلیف کو دور کرنے والا اور کوئی نہیں۔''

[٥٧١٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5713] ابواسامہ اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ) (التحفة ٥)

باب:20- پناہ دلوانے والے کلمات پڑھ کر اور پھونک مار کر مریض کو دم کرنا

[٥٧١٤] ٥٠-(٢١٩٢) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ، لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْ يَّدِي، وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ:

[5714] سریج بن یونس اور یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں عباد بن عباد نے ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ پناہ دلوانے والے کلمات اس پر پھونکتے۔ پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی رحلت ہوئی تو میں نے آپ پر پھونکنا اور آپ کا اپنا ہاتھ آپ کے جسمِ اطہر پر پھیرنا شروع کر دیا کیونکہ آپ کا

بِمُعَوِّذَاتٍ .

ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔ یحییٰ بن ایوب کی روایت میں (بالْمُعَوِّذَاتِ کے بجائے) ''بِمُعَوِّذَاتٍ'' (پناہ دلوانے والے کچھ کلمات) ہے۔

[٥٧١٥] ٥١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

[5715] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو آپ خود پر معوذات (معوذتین اور دیگر پناہ دلوانے والی دعائیں اور آیات) پڑھتے اور پھونک مارتے۔ جب آپ کی تکلیف شدید ہوگئی تو میں آپ پر پڑھتی اور آپ کی طرف سے میں آپ کا اپنا ہاتھ اس کی برکت کی امید کے ساتھ (آپ کے جسم اطہر پر) پھیرتی۔

[٥٧١٦] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: رَجَاءَ بَرَكَتِهَا، إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ، وَّفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ.

[5716] یونس، معمر اور زیاد سب نے ابن شہاب سے، امام مالک کی سند کے ساتھ، ان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مالک کے علاوہ اور کسی کی سند میں ''آپ کے ہاتھ کی برکت کی اُمید سے'' کے الفاظ نہیں۔ اور یونس اور زیاد کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو آپ خود اپنے آپ پر پناہ دلوانے والے کلمات (پڑھ کر) پھونکتے اور اپنے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔

[٥٧١٧] ٥٢-(٢١٩٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ؟ فَقَالَتْ:

[5717] عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر کے لوگوں کو ہر زہریلے جانور کے

رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فِي الرُّقْيَةِ، مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

ڈنک سے (شفا کے لیے) دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

[٥٧١٨] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فِي الرُّقْيَةِ، مِنَ الْحُمَةِ.

[5718] ابراہیم نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر کے لوگوں کو ہر زہریلے ڈنک کے علاج کے لیے دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

[٥٧١٩] ٥٤-(٢١٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ - قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جَرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا، «بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفٰى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا».

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: «يُشْفٰى سَقِيمُنَا» وَقَالَ زُهَيْرٌ: «لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا».

[5719] ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے ۔ الفاظ ابن ابی عمر کے ہیں ۔ کہا: ہمیں سفیان نے عبدربہ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب کسی انسان کو اپنے جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہوتی یا اسے کوئی پھوڑا نکلتا یا زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگشت مبارک سے اس طرح (کرتے) فرماتے: (یہ بیان کرتے ہوئے) سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر لگائی، پھر اسے اٹھایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی سے، ہم میں سے ایک کے لعابِ دہن کے ساتھ، ہمارے رب کے اِذن سے ہمارا بیمار شفایاب ہو۔''

ابن ابی شیبہ نے ''ہمارا بیمار شفایاب ہو'' کے الفاظ اور زہیر نے: ''تاکہ ہمارا بیمار شفایاب ہو'' کے الفاظ کہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ) (التحفة ٦)

باب: 21- نظر بد، پہلو کی جلد پر نکلنے والے دانوں اور زہریلے ڈنک سے (شفا کے لیے) دم کرنا مستحب ہے

[٥٧٢٠] ٥٥-(٢١٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُمَا -: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ

[5720] محمد بن بشر نے مسعر سے روایت کی، کہا: ہمیں معبد بن خالد نے ابن شداد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ انھیں حکم دیتے تھے کہ وہ نظر بد سے (شفا کے لیے) دم کرالیں۔

مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[٥٧٢١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5721] عبیداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں مسعر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٢٢] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[5722] سفیان نے معبد بن خالد سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں نظر بد سے دم کرالوں۔

[٥٧٢٣] ٥٧-(٢١٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، فِي الرُّقٰى، قَالَ: رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

[5723] ابوخیثمہ نے عاصم احول سے، انھوں نے یوسف بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دم جھاڑ کے بارے میں روایت بیان کی، کہا: زہریلے ڈنک، جلد پر نکلنے والے دانوں اور نظر بد (کے عوارض) میں دم کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

[٥٧٢٤] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَّهُوَ ابْنُ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ يُّوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ.

[5724] سفیان اور حسن بن صالح دونوں نے عاصم سے، انھوں نے یوسف بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، زہریلے ڈنک اور جلد پر نکلنے والے دانوں میں دم کرنے کی اجازت دی۔

وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ.

اور سفیان کی روایت میں (یوسف بن عبداللہ کے بجائے) یوسف بن عبداللہ بن حارث (سے مروی) ہے۔

[٥٧٢٥] ٥٩-(٢١٩٧) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ

[5725] زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: «بِهَا نَظْرَةٌ، فَاسْتَرْقُوا لَهَا» يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی کے بارے میں، جس کے چہرے (کے ایک حصے) کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، فرمایا: ''اس کو نظر لگ گئی ہے اس کو دم کراؤ۔'' آپ کی مراد اس کے چہرے کی پیلاہٹ سے تھی۔

[٥٧٢٦] ٦٠-(٢١٩٨) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ، وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: «مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ» قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: «ارْقِيهِمْ» قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «ارْقِيهِمْ».

[5726] ابوعاصم نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے آل (بنوعمرو بن) حزم کو سانپ (کے کاٹے) کا دم کرنے کی اجازت دی اور آپ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا ہوا ہے، میں اپنے بھائی (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کے بچوں کے جسم لاغر دیکھ رہا ہوں، کیا انھیں بھوکا رہنا پڑتا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں، لیکن انھیں نظر بد جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں دم کرو۔'' انھوں (اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو میں نے (دم کے الفاظ کو) آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ان الفاظ سے) ان کو دم کر دو۔''

[٥٧٢٧] ٦١-(٢١٩٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو.

[5727] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے بنوعمرو (بن حزم) کو سانپ کے ڈسنے کی صورت میں دم کرنے کی اجازت دی۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ

ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے (یہ بھی) سنا، وہ کہتے تھے: ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے

اللهِ! أَرْقِي؟ قَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ».

تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں دم کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔''

[٥٧٢٨] (...) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَمْ يَقُلْ: أَرْقِي.

[5728] سعید بن یحییٰ اموی کے والد نے کہا: ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت بیان کی مگر انھوں نے کہا: لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کو دم کردوں؟ اور (صرف) ''میں دم کردوں'' نہیں کہا۔

[٥٧٢٩] ٦٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ لِي خَالٌ يَّرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ».

[5729] وکیع نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میرے ایک ماموں تھے، وہ بچھو کے کاٹے پر دم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (عمومی طور ہر طرح کے) دم کرنے سے منع فرمایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ میں بچھو کے کاٹے سے دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ایسا کرے۔''

[٥٧٣٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5730] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٣١] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَّرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا

[5731] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو عمرو بن حزم کا خاندان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم (کرنے کا ایک کلمہ) تھا۔ ہم اس سے بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے اور آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا ہے۔ انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: تو

أَرٰى بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ».

انھوں نے وہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اس میں کوئی) حرج نہیں سمجھتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ضرور اسے فائدہ پہنچائے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: لَّا بَأْسَ بِالرُّقٰي مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ) (التحفة ٧)

باب:22- دم جھاڑ میں کوئی حرج نہیں، جب تک اس میں شرک نہ ہو

[٥٧٣٢] ٦٤-(٢٢٠٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ».

[5732] حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دم کے کلمات میرے سامنے پیش کرو، دم میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ) (التحفة ٨)

باب:23- قرآن مجید اور اذکار (مسنونہ) سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا جواز

[٥٧٣٣] ٦٥-(٢٢٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ، فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ، فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِّنْ غَنَمٍ، فَأَبٰى أَنْ يَّقْبَلَهَا، وَقَالَ: حَتّٰى أَذْكُرَ ذٰلِكَ

[5733] ہشیم نے ابوبشر سے، انھوں نے ابومتوکل سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے، عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے سامنے سے ان کا گزر ہوا، انھوں نے ان (قبیلے والے) لوگوں سے چاہا کہ وہ انھیں اپنا مہمان بنائیں۔ انھوں نے مہمان بنانے سے انکار کر دیا، پھر انھوں نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ قوم کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے یا اسے کوئی بیماری لاحق ہوگئی ہے۔ ان (صحابہ) میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں، پھر وہ اس کے قریب آئے اور اسے فاتحۃ الکتاب سے دم کر دیا۔ وہ آدمی ٹھیک ہوگیا تو اس (دم کرنے والے) کو بکریوں کا ایک

لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ».

ریوڑ (تیس بکریاں) پیش کی گئیں۔ اس نے انھیں (فوری طور پر) قبول کرنے (کام میں لانے) سے انکار کر دیا اور کہا: یہاں تک کہ میں نبی ﷺ کو ماجرا سنا دوں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا آپ کو سنایا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے فاتحۃ الکتاب کے علاوہ اور کوئی دم نہیں کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''تمھیں کیسے پتہ چلا کہ وہ دم (بھی) ہے؟'' پھر فرمایا: ''انھیں لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[٥٧٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُّحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ، وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ، وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ.

[5734] شعبہ نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور حدیث میں یہ کہا: اس نے ام القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھنی شروع کی اور اپنا تھوک جمع کرتا اور اس پر پھینکتا جاتا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا۔

[٥٧٣٥] ٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَخِيهِ، مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَزَلْنَا مَنْزِلًا. فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، لُدِغَ، فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَّاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا، مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ، فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا، وَّسَقَوْنَا لَبَنًا، فَقُلْنَا: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً؟ فَقَالَ: مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوهَا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ».

[5735] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے خبر دی، انھوں نے اپنے بھائی معبد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا، ایک عورت ہمارے پاس آئی اور کہا: قبیلے کے سردار کو ڈنک لگا ہے، (اسے بچھو نے ڈنک مارا ہے۔) کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ (جانے کے لیے) کھڑا ہو گیا، اس کے بارے میں ہمارا خیال نہیں تھا کہ وہ اچھی طرح دم کر سکتا ہے۔ اس نے اس (ڈسے ہوئے) کو فاتحہ سے دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا، تو انھوں نے اسے بکریوں کا ایک ریوڑ دیا اور ہم سب کو دودھ پلایا۔ ہم نے (اس سے) پوچھا: کیا تم اچھی طرح دم کرنا جانتے تھے؟ اس نے کہا: میں نے اسے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا ہے، کہا: میں نے (ساتھیوں سے) کہا: ان بکریوں کو کچھ نہ کہو یہاں تک کہ ہم

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اسے کس ذریعے سے پتہ چلا کہ یہ (فاتحہ) دم (کا کلمہ بھی) ہے؟ ان (بکریوں) کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

[٥٧٣٦] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا، مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ.

[5736] ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح حدیث بیان کی، مگر اس نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ (جانے کے لیے کھڑا ہو گیا) ہم نے کبھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ دم کر سکتا ہے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ، مَعَ الدُّعَاءِ) (التحفة ٩)

باب: 24- دعا کے ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھنا مستحب ہے

[٥٧٣٧] ٦٧-(٢٢٠٢) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ: أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ، سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ».

[5737] حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جو انھیں اس وقت سے ہوتا ہے جب سے انھوں نے اسلام قبول کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جسم میں جس جگہ درد ہوتا ہے تم وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ پڑھو اور سات بار یہ کہو: «أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ» ''میں اس چیز کے شر سے جو میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ١٠)

باب: 25- نماز میں وسوسے والے شیطان سے پناہ مانگنا

[٥٧٣٨] ٦٨-(٢٢٠٣) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

[5738] عبدالاعلیٰ نے سعید جریری سے، انھوں نے

خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي، يَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا»، قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي.

ابوعلاء سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہو گیا ہے وہ اسے مجھ پر گڈمڈ کر دیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دو۔'' کہا: میں نے یہی کیا تو نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

[٥٧٣٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ: ثَلَاثًا.

[5739] سالم بن نوح اور ابواسامہ، دونوں نے جریری سے، انھوں نے ابوعلاء سے، انھوں نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، پھر اس طرح بیان کیا اور سالم بن نوح کی حدیث میں ''تین بار'' کا لفظ نہیں ہے۔

[٥٧٤٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[5740] سفیان نے سعید جریری سے روایت کی، کہا: ہمیں یزید بن عبداللہ بن شخیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ان کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

(المعجم ٢٦) - (بَابٌ: لِّكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، وَّاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي) (التحفة ١١)

باب: 26- ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج مستحب ہے

[٥٧٤١] ٦٩-(٢٢٠٤) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالُوا:

[5741] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''ہر بیماری کی دوا ہے، جب کوئی دوا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى».

بیماری پر ٹھیک بٹھا دی جاتی ہے تو مریض اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔‘‘

[٥٧٤٢] ٧٠-(٢٢٠٥) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ شِفَاءً».

[5742] بکیر نے کہا کہ عاصم بن عمر بن قتادہ نے انھیں حدیث سنائی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مقنع (بن سنان تابعی) کی عیادت کی، پھر فرمایا: میں (اس وقت تک) یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم پچھنے نہ لگوا لو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: ’’یقیناً اس میں شفا ہے۔‘‘

[٥٧٤٣] ٧١-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فِي أَهْلِنَا، وَرَجُلٌ يَّشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا، فَقَالَ: مَا تَشْتَكِي؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! ائْتِنِي بِحَجَّامٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا، قَالَ: وَاللهِ! إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي، أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ، فَيُؤْذِينِي، وَيَشُقُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ» قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

[5743] عبدالرحمٰن بن سلیمان نے حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی، کہا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہمارے گھر والوں کے ہاں آئے، اور ایک شخص کو ورم نمودار ہونے یا زخم لگ جانے کی شکایت تھی، انھوں (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: تمھیں کیا شکایت ہے؟ اس نے کہا: میرے جسم پر ایک ورم ابھر آیا ہے جس سے مجھے شدید تکلیف ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لڑکے! پچھنے لگانے والے کو میرے پاس بلا لاؤ، اس نے کہا: ابوعبداللہ! آپ پچھنے لگانے والے کا کیا کریں گے؟ انھوں (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں اس (ورم) پر پچھنے لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا: واللہ! میرے زخم پر مکھی بیٹھ جاتی ہے یا کپڑا لگ جاتا ہے تو مجھے اذیت پہنچتی ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ انھوں نے جب اس (علاج) سے اس کے گھبراہٹ بھرے احتراز کو دیکھا تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے: ’’اگر تمھارے علاجوں میں سے کسی چیز میں خیر (شفا) ہے تو پچھنے لگانے والے نشتر میں ہے، یا شہد کے گھونٹ میں

ہے یا آگ سے جلانے (داغ لگانے) میں ہے اور مجھے داغ لگوانا پسند نہیں۔'' پھر پچھنے لگانے والا آیا، اس کو نشتر لگایا تو اس کی تکلیف دور ہوگئی۔

[٥٧٤٤] ٧٢-(٢٢٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا.

[5744] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوانے کے متعلق اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انھیں پچھنے لگائیں۔

قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَّمْ يَحْتَلِمْ.

انھوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔ (اور انھوں نے ہاتھ یا پاؤں ایسی جگہ پچھنے لگائے جنھیں دیکھنا محرم یا بچے کے لیے جائز ہے۔)

[٥٧٤٥] ٧٣-(٢٢٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى- وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

[5745] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (جب) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کو جنگ خندق موقع پر ہاتھ کی بڑی رگ پر زخم لگا تو ان) کے پاس ایک طبیب بھیجا، اس نے ان کی (زخمی) رگ (کی خراب ہو جانے والی جگہ) کاٹی، پھر اس پر داغ لگایا (تاکہ خون رک جائے۔)

[٥٧٤٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَ: فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا.

[5746] جریر اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ بیان کیا اور ''تو ان کی رگ کاٹی'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٧٤٧] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ

[5747] سلیمان نے کہا: میں نے ابوسفیان کو سنا، انھوں

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ، قَالَ: فَكَوَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: غزوۂ احزاب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بازو کی بڑی رگ میں تیر لگا۔ کہا: تو نبی ﷺ نے انھیں داغ لگوایا۔

[٥٧٤٨] ٧٥-(٢٢٠٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، قَالَ: فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

[5748] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو کی بڑی رگ میں تیر لگا، کہا: تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پھل کے ساتھ اس (جگہ) کو داغ لگایا، ان کا ہاتھ دوبارہ سوج گیا تو آپ نے دوبارہ اس پر داغ لگایا۔

فائدہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ خود اس زخم سے شہادت کے متمنی تھے، انھوں نے اپنی شہادت کے لیے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ زخم لگنے کے بعد انھوں نے بنوقریظہ کے بارے میں اپنا مشہور فیصلہ دیا جو اللہ کی کتاب کے عین مطابق تھا، تورات میں بھی وہی حکم تھا، پھر ایک مہینہ زخمی رہ کر شہادت پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی وفات پر فرمایا: ”سعد کی موت پر اللہ کا عرش حرکت میں آ گیا۔“

[٥٧٤٩] ٧٦-(١٢٠٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ [راجع: ٢٨٨٥].

[5749] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور آپ نے ناک کے ذریعے دوائی لی۔

[٥٧٥٠] ٧٧-(١٥٧٧) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ

[5750] عمرو بن عامر انصاری نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے، آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتے تھے (بلکہ زیادہ عطا فرماتے تھے۔)

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [راجع: ٤٠٣٨]

[٥٧٥١] ٧٨-(٢٢٠٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5751] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٥٢] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5752] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کی شدت جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٥٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِؤُهَا بِالْمَاءِ».

[5753] امام مالک اور ضحاک بن عثمان، دونوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے بجھاؤ۔''

[٥٧٥٤] ٨٠-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - وَاللَّفْظ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

[5754] محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے بجھاؤ۔''

عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِؤُهَا بِالْمَاءِ».

[٥٧٥٥] ٨١-(٢٢١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5755] ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

[٥٧٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5756] خالد بن حارث اور عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٥٧] ٨٢-(٢٢١١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا، وَتَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ»، وَقَالَ: «إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[5757] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے، انھوں نے حضرت اسماء ؓ سے روایت کی کہ بخار میں مبتلا عورت کو ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پانی منگواتیں اور اسے اس عورت کے گریبان میں انڈیلتیں اور کہتیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (بخار) کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“ اور کہا: (وہ کہتیں:) ”یہ جہنم کی لپٹوں سے ہے۔“

فائدہ: یعنی بخار سے جسم پر وہی کیفیت طاری ہوتی ہے جو شدید گرمی کی لپٹیں لگنے سے طاری ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے جسم کو ٹھنڈک پہنچائی جائے۔

[٥٧٥٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: «أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

[5758] ابن نمیر اور ابواسامہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن نمیر کی حدیث میں ہے: وہ اس کے اور اس کی قمیص کے گریبان کے درمیان پانی ڈالتیں۔ ابواسامہ کی حدیث میں انھوں نے ”یہ جہنم کی لپٹوں سے ہے“ کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا

ابواحمد نے کہا: ابراہیم نے کہا: ہمیں حسن بن بشر نے

الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسامہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٥٧٥٩] ٨٣-(٢٢١٢) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

[5759] سعید بن مسروق نے عبایہ بن رفاعہ سے، انھوں نے اپنے دادا سے، انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

[٥٧٦٠] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ «عَنْكُمْ» وَقَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ.

[5760] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ، محمد بن حاتم اور ابوبکر بن نافع نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''بخار جہنم کے جوش سے ہے، اسے خود سے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔'' (ابوبکر) کی روایت میں ''خود سے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ نیز ابوبکر نے کہا کہ عبایہ بن رفاعہ نے (حدثنی کے بجائے) أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ کہا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُودِ) (التحفة ١٢)

باب: 27- زبردستی دوائی پلانا مکروہ ہے

[٥٧٦١] ٨٥-(٢٢١٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَأَشَارَ أَنْ لَّا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ

[5761] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے مرض میں ہم نے آپ کی مرضی کے بغیر منہ کے کونے سے آپ کے دہن مبارک میں دوائی ڈالی، آپ نے اشارے سے روکا بھی کہ مجھے زبردستی دوائی نہ پلاؤ، ہم نے (آپس میں) کہا: یہ مریض کی طبعی طور پر دوائی کی ناپسندیدگی (کی وجہ سے) ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے

قَالَ: «لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لُدَّ، غَيْرُ الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہ بچے، سب کو زبردستی (ہی) دوائی پلائی جائے، سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ تمھارے ساتھ موجود نہیں تھے۔''

فائدہ: اس سے یہ تنبیہ مقصود تھی کہ بیماری مریض کے ساتھ اپنی مرضی کرنے کا اجازت نامہ نہیں، نیز یہ ایک طرح کی سزا تھی تاکہ، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کیا تھا، وہ لوگ آخرت میں اس کے وبال سے بچ جائیں، یہ انتقام ہرگز نہ تھا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ التَّدَاوِي بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ، وَهُوَ الْكُسْتُ) (التحفة ١٣)

باب: 28- عودِ ہندی، یعنی کُست سے علاج

[٥٧٦٢] ٨٦-(٢٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّي عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ. [راجع: ٦٦٥]

[5762] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جس نے (ابھی تک) کھانا شروع نہیں کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

[٥٧٦٣] (٢٢١٤) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّي، قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

[5763] انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کے گلے کی سوزش کی بنا پر اس کے حلق کو انگلی سے اوپر کی طرف دبایا تھا (تاکہ سوزش کی وجہ سے لٹکا ہوا حصہ اوپر ہو جائے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم انگلیوں کے دباؤ کے ذریعے سے اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو؟ (آپ نے بچوں کے لیے اس تکلیف دہ طریقۂ علاج کو ناپسند فرمایا۔) تم عود ہندی کا استعمال لازم کر لو۔ اس میں سات اقسام کی شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیا ہے۔ حلق کی سوزش کے لیے اس کو ناک کے راستے استعمال کیا جاتا ہے اور نمونیے کے لیے اسے منہ

میں انڈیلا جاتا ہے۔"

[٥٧٦٤] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ - قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ، وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ - قَالَ يُونُسُ: أَعْلَقَتْ: غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ تَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ- قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ».

[5764] یونس بن یزید نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں بتایا، کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا۔ پہلے پہل ہجرت کرنے والی ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت کی تھی۔ یہ بنو اسد بن خزیمہ کے فرد حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ کہا: انھوں نے مجھے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں جو ابھی کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا، انھوں نے گلے کی سوزش کی بنا پر اس کے حلق کو انگلی سے دبایا تھا۔ یونس نے کہا: حلق دبایا تھا، یعنی انگلی چبھوئی تھی (تاکہ فاسد خون نکل جائے۔) انھیں یہ خوف تھا کہ اس کے گلے میں سوزش ہے۔ انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس انگلی چبھونے والے طریقے سے تم اپنے بچوں کا گلا کیوں دباتی ہو؟ اس عود ہندی، یعنی کُست کا استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات اقسام کی شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیا ہے۔"

[٥٧٦٥] (٢٨٧) قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا، ذَاكَ، بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

[5765] عبیداللہ نے کہا: انھوں (ام قیس رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا تھا اور اس کو زیادہ رگڑ کر نہیں دھویا تھا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ التَّدَاوِي بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ) (التحفة ١٤)

باب: 29- شونیز (زیرہ سیاہ) سے علاج

[٥٧٦٦] ٨٨-(٢٢١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

[5766] عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو خبر دی کہ انھوں نے رسول

عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ»، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ.

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''شونیز سام (موت) کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔'' سام: موت ہے اور حبۂ سودا (سے مراد) شونیز (زیرہ سیاہ) ہے۔

فائدہ: الحبۃ السوداء سے کیا مراد ہے؟ یہ ایک اہم علمی سوال ہے۔ قدماء میں سے مختلف لوگوں نے مختلف اشیاء کا نام لیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس پر تقریباً اجماع ہے کہ حبۃ السوداء سے مراد کلونجی ہے۔ لیکن عرب اس کا اطلاق شونیز (Black Cumin، زیرہ سیاہ) پر کرتے ہیں۔ اوپر کی حدیث میں یہ تعبیر امام زہری کے شاگرد امام عُقیل (بن خالد) نے ان کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یہ قدیم ترین شہادت ہے کہ الحبۃ السوداء کے لفظ کا اطلاق اس دور میں شونیز پر ہوتا تھا۔ آج کل کے عرب ماہرینِ طب نے مختلف پہلوؤں سے تحقیق کرتے ہوئے ''الحبۃ السوداء'' پر کتابیں بھی لکھی ہیں۔ یہ سب بھی اس سے مراد شونیز یا زیرہ سیاہ (Black Cumin) ہی لیتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی الحبۃ السوداء کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد امام قرطبی کا حوالہ دیتے ہوئے اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباري: 10/180) خود عرب الحبۃ السوداء کو الکمون الاسود بھی کہتے ہیں۔ (الحبة السوداء، للدكتور محمد على الباز: 19) قدیم زمانے سے مسلمان اطباء اسے ادویات میں استعمال کر رہے ہیں۔ جوارش کمونی کا بنیادی جز الکمون الاسود یا کالا زیرہ ہی ہے۔ اگر واقعتاً الحبۃ السوداء سے مراد کلونجی ہوتی تو یہ لازماً صدیوں سے مسلمان، بالخصوص عرب اطباء کے نسخوں میں استعمال کی جاتی جبکہ اس بات کی کوئی علمی شہادت موجود نہیں۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ الکمون الاسود (Black Cumin) یا کالے زیرے کو آج بھی بہت سے عرب ممالک میں ''حبۃ البرکۃ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ اس علمی بحث کا محض ایک خلاصہ ہے۔ والله أعلم بالصواب.

[٥٧٦٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

[5767] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ سفیان بن عیینہ، معمر اور شعیب سب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے عُقیل کی حدیث کے مانند روایت کی۔ سفیان اور یونس کی حدیث میں ''الحبۃ السوداء'' کے الفاظ ہیں، انھوں نے (آگے) شونیز نہیں کہا۔

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ: الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ. وَلَمْ يَقُلِ: الشُّونِيزُ.

[٥٧٦٨] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ دَاءٍ؛ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ، إِلَّا السَّامَ.»

[5768] علاء (بن عبدالرحمٰن) کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے سوا کوئی بیماری نہیں جس کی شونیز کے ذریعے سے شفا نہ ہوتی ہو۔''

(المعجم ٣٠) - (بَابُ التَّلْبِينَةِ مُجِمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِيضِ) (التحفة ١٥)

باب: 30 - آٹے وغیرہ سے بنایا ہوا نرم حریرہ مریض کے دل کو راحت پہنچانے والا ہے

[٥٧٦٩] ٩٠-(٢٢١٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا كَانَتْ، إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ».

[5769] عروہ نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب ان کے خاندان میں سے کسی فرد کا انتقال ہوتا تو عورتیں (اس کی تعزیت کے لیے) جمع ہو جاتیں، پھر ان کے گھر والے اور خواص رہ جاتے اور باقی لوگ چلے جاتے، اس وقت وہ تلبینے کی ایک ہانڈی (دیگچی) پکانے کو کہتیں، تلبینہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا اور اس پر تلبینہ ڈالا جاتا، پھر وہ کہتیں: یہ کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تلبینہ بیمار کے دل کو راحت بخشتا ہے اور غم کو ہلکا کرتا ہے۔''

فائدہ: تلبینہ گندم یا جو کے آٹے سے بنایا جاتا تھا۔ آٹے میں پانی ملا کر اس کے لطیف اجزاء چھان وغیرہ سے الگ کر لیے جاتے ہیں (جس طرح فالودہ بنانے کے لیے کیا جاتا ہے)، پھر انھیں دودھ میں ڈال کر یا صرف پانی میں اچھی طرح پکایا جاتا ہے، بعض اوقات اس میں شہد بھی ملایا جاتا ہے۔ یہ لطیف اور زود ہضم غذا ہے۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ التَّدَاوِي بِسَقْيِ الْعَسَلِ) (التحفة ١٦)

[٥٧٧٠] ٩١-(٢٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى- قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

[٥٧٧١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ، فَقَالَ لَهُ: «اسْقِهِ عَسَلًا» بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

(المعجم ٣٢) - (بَابُ الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا) (التحفة ١٧)

[٥٧٧٢] ٩٢-(٢٢١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

باب: 31- شہد پلانے سے علاج

[5770] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابومتوکل سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میرے بھائی کا پیٹ چل پڑا ہے (دست لگ گئے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلاؤ۔'' اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے، اس سے (دستوں کی تیزی میں) مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار اس سے وہی فرمایا (شہد پلاؤ)، جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے کہا: میں نے اسے شہد پلایا ہے، اس سے دستوں میں اضافے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بول رہا ہے۔'' اس نے اسے (اور) شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

[5771] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے ابومتوکل ناجی سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلاؤ۔'' (آگے) شعبہ کی حدیث کے ہم معنی روایت ہے۔

باب: 32- طاعون، بدفالی اور کہانت وغیرہ (کا حکم)

[5772] امام مالک نے محمد بن منکدر اور عمر بن عبید اللہ

يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ».

کے آزاد کردہ غلام ابونضر سے، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ انھوں نے سنا کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہے تھے: آپ نے طاعون کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون (اللہ کی بھیجی ہوئی) آفت یا عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا یا (فرمایا) تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا، جب تم سنو کہ وہ کسی سرزمین میں ہے تو اس سرزمین پر نہ جاؤ اور اگر وہ ایسی سرزمین میں واقع ہو جائے جس میں تم لوگ (موجود) ہو تو تم اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔''

وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ: «لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ».

ابونضر نے (یہ جملہ) کہا: ''تمھیں اس (طاعون) سے فرار کے علاوہ کوئی اور بات (اس سرزمین سے) نہ نکال رہی ہو۔''

[٥٧٧٣] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ - وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ: ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ - عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ، ابْتَلَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ».

[5773] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہمیں مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے ابونضر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون عذاب کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو طاعون میں مبتلا کیا، جب تم طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب اس سرزمین میں طاعون واقع ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔''

هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ، وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ.

یہ قعنبی کی حدیث ہے، قتیبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[٥٧٧٤] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

[5774] سفیان نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے عامر بن سعد سے، انھوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ، وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا».

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط کیا گیا تھا، یا (فرمایا:) بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، اگر یہ کسی علاقے میں ہو تو تم اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلنا اور اگر کسی (دوسری) سرزمین میں (طاعون) موجود ہو تو تم اس میں داخل نہ ہونا۔''

[٥٧٧٥] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ، وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا».

[5775] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے بتایا کہ عامر بن سعد نے انھیں خبر دی کہ کسی شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو (وہاں موجود) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تمھیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک عذاب یا سزا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا تھا، یا (فرمایا:) ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے، لہٰذا جب تم کسی سرزمین میں اس کے (پھیلنے کے) متعلق سنو تو اس میں اس کے ہوتے ہوئے داخل نہ ہونا اور جب یہ تم پر وارد ہو جائے تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلنا۔''

[٥٧٧٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ، نَّحْوَ حَدِيثِهِ.

[5776] حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ دونوں نے عمرو بن دینار سے ابن جریج کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٧٧] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

[5777] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عامر بن سعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس میں تم سے

رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ أَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ، ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَّقَعَ بِأَرْضٍ وَّهُوَ بِهَا، فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ».

پہلے کی ایک امت کو مبتلا کیا گیا، پھر وہ (مرض) بعد میں زمین میں باقی رہا، ایک بار چلا جاتا ہے اور ایک بار آ جاتا ہے، اس لیے جو شخص کسی سرزمین میں اس کے متعلق سنے تو اس کے ہوتے ہوئے وہاں نہ جائے اور ایسا شخص کہ یہ (طاعون) کسی سرزمین میں وارد ہو جائے اور وہ اس میں ہو تو اس سے فرار (کا داعیہ) اسے وہاں سے نہ نکالے (وہیں رہے اور دوسری جگہ نہ لے جائے۔)''

[٥٧٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[5778] معمر نے زہری سے یونس کی سند کے ساتھ اسی (یونس) کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٧٧٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَّغَيْرُهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا، فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا، وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلْهَا» قَالَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالُوا: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُّحَدِّثُ بِهِ، قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا: غَائِبٌ، قَالَ: فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ؟ فَقَالَ: شَهِدْتُّ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَّعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ، فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ، فَلَا تَدْخُلُوهَا».

[5779] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے حبیب (بن ابی ثابت اسدی) سے روایت کی، کہا: ہم مدینہ میں تھے تو مجھے خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون پھیل گیا ہے تو عطاء بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تم کسی سرزمین میں ہو اور وہاں طاعون پھیل جائے تو تم اس سرزمین سے مت نکلو اور جب تم کو یہ خبر پہنچے کہ وہ کسی سرزمین میں پھیل گیا ہے تو تم اس میں مت جاؤ۔'' کہا: میں نے پوچھا: (یہ حدیث) کس سے روایت کی گئی؟ ان سب نے کہا: عامر بن سعد سے، وہی یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ کہا: تو میں ان کے ہاں پہنچا، ان کے (گھر کے) لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں، تو میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب وہ (میرے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''یہ بیماری سزا اور عذاب ہے یا عذاب کا بقیہ حصہ ہے جس میں تم سے پہلے کے لوگوں کو مبتلا کیا گیا، تو جب یہ کسی سرزمین میں پھیل

جائے اورتم وہیں ہوتو وہاں سے باہر مت نکلو اور جب تمھیں خبر پہنچے کہ یہ کسی سرزمین میں ہے تو اس میں مت جاؤ۔"

قَالَ حَبِيبٌ: فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: آنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَّهُوَ لَا يُنْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم (بن سعد) سے کہا: کیا آپ نے (خود) اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اور وہ اس کا انکار نہیں کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٥٧٨٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

[5780] عبیداللہ بن معاذ کے والد نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث سنائی مگر انھوں نے حدیث کے آغاز میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٥٧٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَّخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

[5781] سفیان نے حبیب سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد سے، انھوں نے حضرت سعد بن مالک، حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آگے شعبہ کی حدیث کے ہم معنی ہے۔

[٥٧٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5782] اعمش نے حبیب سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، کہا: حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس طرح ان سب کی حدیث ہے۔

[٥٧٨٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي الطَّحَّانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5783] شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے ابراہیم بن سعد بن مالک سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ان سب کی بیان کردہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٥٧٨٤] ٩٨-(٢٢١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ.

[5784] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب (تبوک کے مقام) سرغ پر پہنچے تو لشکر گاہوں کے امراء میں سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے آپ سے ملاقات کی اور یہ بتایا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَّلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، قَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری خاطر اولین مہاجروں کو (مشورے کے لیے) بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کو یہ بتایا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے، تو ان کا آپس میں اختلافِ رائے ہوا، بعض نے کہا: آپ ایک کام کے لیے آئے ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اس سے (فارغ ہوئے بغیر) واپس ہو جائیں۔ بعض نے کہا: (دور اول کے) بچے ہوئے لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے (قریبی) ساتھی آپ کے ہمراہ ہیں، ہم اسے درست نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو اس وبا کے سامنے پیش کر دیں۔ انھوں نے کہا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر کہا: میری خاطر انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کی خاطر انھیں (انصار کو) بلایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا۔ وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چل پڑے اور انھوں نے ان کی طرح ایک دوسرے سے اختلاف کیا، انھوں نے کہا: اٹھ جاؤ۔ پھر (مجھ سے) کہا: فتح (مکہ) تک ہجرت کرنے والے قریش کے جو بزرگ یہاں موجود ہیں، میری خاطر انھیں بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا تو ان میں سے کوئی سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، سبھی نے کہا: ہماری رائے یہ ہے کہ

غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! - وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ - نَعَمْ، نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَّالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَّعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَّعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَّكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ».

آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور ان کو اس وبا کے آگے نہ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کے وقت سواری پر بیٹھ جاؤں گا، تم بھی سوار ہو جانا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعبیدہ! کاش، آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا! — حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے سے اختلاف کرنا پسند نہ کرتے تھے — ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے اس کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں، آپ نے اس پر غور کیا کہ آپ کے اونٹ ہوتے اور وہ ایک ایسی وادی میں اتر جاتے جس کی دو طرفیں ہوتیں، ایک سرسبز اور دوسری بنجر تو کیا ایسا نہیں کہ آپ انھیں سرسبز کنارے پر چرائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے اور اگر بنجر کنارے پر چرائیں گے تو (بھی) اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اتنے میں حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ اپنی کسی ضرورت (کے سلسلے) میں غیر حاضر تھے۔ انھوں نے کہا: اس کے حوالے سے میرے پاس (با قاعدہ) علم موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب تم کسی سرزمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو اس کی طرف نہ جاؤ اور جب کسی سرزمین پر یہ (وبا) پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے فرار کے لیے باہر نہ نکلو۔''

قَالَ: فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

کہا: اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر (اگلے دن) روانہ ہو گئے۔

[٥٧٨٥] ٩٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ،

[5785] معمر نے ہمیں اسی سند کے ساتھ مالک کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور معمر کی حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے، کہا: اور انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) سے یہ بھی کہا: آپ کا کیا حال ہے کہ اگر وہ

نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ لَهُ أَيْضًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسِرْ إِذًا، قَالَ: فَسَارَ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ أَوْ قَالَ: هٰذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

(اونٹ) بنجر کنارے پر چرے اور سرسبز کنارے کو چھوڑ دے تو کیا آپ اسے اس کے عجز اور غلطی پر محمول کریں گے؟ انھوں نے کہا: ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر چلیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: وہ چل کر مدینہ آئے اور کہا: ان شاء اللہ! یہی (کجاوے) کھولنے کی، یا کہا: یہی اترنے کی جگہ ہے۔

[٥٧٨٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

[5786] یونس نے اسی سند کے ساتھ ابن شہاب سے خبر دی، مگر انھوں نے کہا: بلاشبہ عبداللہ بن حارث نے انھیں حدیث سنائی اور ''عبداللہ بن عبداللہ'' نہیں کہا۔

[٥٧٨٧] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ» فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ.

[5787] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب سرغ پہنچے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبا نمودار ہوگئی ہے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جب تم کسی علاقے میں اس (وبا) کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا نمودار ہو جائے تو اس وبا سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرغ سے لوٹ آئے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

اور ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے لوگوں کو لے کر لوٹ آئے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ : لَّا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ، وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ) (التحفة ١٨)

باب: 33 - کسی سے خود بخود مرض کا چمٹ جانا، بدفالی، مقتول کی کھوپڑی سے الو نکلنا، ماہِ صفر (کی نحوست)، ستاروں کی منزلوں کا بارش برسانا اور چھلاوہ، ان سب کی کوئی حقیقت نہیں اور بیمار (اونٹوں) والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس نہ لائے

[٥٧٨٨] ١٠١-(٢٢٢٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيها فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا؟ قَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [انظر: ٥٧٩٤]

[5788] یونس نے کہا: ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرض کا کسی دوسرے کو چمٹنا، ماہِ صفر کی نحوست اور مقتول کی کھوپڑی سے الو کا نکلنا سب بے اصل ہیں، تو ایک اعرابی (بدو) نے کہا: تو پھر اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ وہ صحرا میں ایسے پھر رہے ہوتے ہیں جیسے ہرن (صحت مند، چاق چوبند)، پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے، ان میں شامل ہوتا ہے اور ان سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟''

[٥٧٨٩] ١٠٢-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ!، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5789] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ بدفالی کی کوئی حقیقت ہے، نہ صفر کی نحوست کی اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنے کی۔'' تو ایک اعرابی کہنے لگا: یارسول اللہ! (آگے) یونس کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٥٧٩٠] ١٠٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5790] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ، وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ».

سنان بن ابی سنان دؤلی نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرض کسی دوسرے کو خود بخود نہیں چمٹتا۔“ تو ایک اعرابی کھڑا ہو گیا، پھر یونس اور صالح کی حدیث کے مانند بیان کیا اور شعیب سے روایت ہے، انھوں نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ کسی سے خود بخود مرض چمٹتا ہے، نہ صفر کی نحوست کوئی چیز ہے اور نہ کھوپڑی سے الو نکلنا۔“

[٥٧٩١] ١٠٤-(٢٢٢١) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ».

[5791] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرض کسی سے خود بخود نہیں چمٹتا اور وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جائے۔“

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: «لَا عَدْوٰى» وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ -: قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ، قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ، كُنْتَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى» فَأَبٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ» فَمَارَاهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابوسلمہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ دونوں حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے، پھر ابوہریرہ ”لاعدوٰی“ والی حدیث بیان کرنے سے رک گئے اور ”بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ) نہ لائے۔“ والی حدیث پر قائم رہے۔ تو حارث بن ابی ذباب نے ــــ وہ ابوہریرہ ؓ کے چچا کے بیٹے تھے ــــ کہا: ابوہریرہ! میں تم سے سنا کرتا تھا، تم اس کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے جسے بیان کرنے سے اب تم خاموش ہو گئے ہو، تم کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی سے خود بخود مرض نہیں چمٹتا“ تو ابوہریرہ ؓ نے اس حدیث کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور یہ حدیث بیان کی: ”بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے کے پاس (اونٹ)

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ، فَقَالَ لِلْحَارِثِ: أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي قُلْتُ: أَبَيْتُ.

نہ لائے۔'' اس پر حارث نے اس معاملے میں ان کے ساتھ تکرار کی حتی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور حبشی زبان میں ان کو نہ سمجھ میں آنے والی کوئی بات کہی، پھر حارث سے کہا: تمھیں پتہ چلا ہے کہ میں نے تم سے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا تھا: میں (اس سے) انکار کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِي! لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ؟.

ابوسلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حدیث سنایا کرتے تھے: ''لاعدوٰی'' (کسی سے خود بخود کوئی بیماری نہیں لگتی)، مجھے معلوم نہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے ہیں یا ایک بات نے دوسری کو منسوخ کر دیا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے رسول اللہ ﷺ کے دونوں فرمان ساتھ ساتھ بیان کرتے تھے۔ دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ بیماری کسی بیمار سے خود بخود لازمی طور پر دوسرے کو نہیں لگتی۔ ایسا سمجھ لینے سے اندیشہ یہ تھا کہ لوگ خوف کے مارے بیماروں کو تنہا چھوڑ دیا کریں گے۔ نہ علاج کے لیے قریب آئیں گے، نہ تیمار داری اور کھانا وغیرہ کھلانے کی ذمہ داری ہی پوری کریں گے۔ مختلف معاشروں میں یہ بے رحمانہ دستور رائج تھا بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک رائج رہا۔ اسلامی تعلیمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ بیماریوں کے جراثیم، وائرس وغیرہ ہر طرف پھیلے رہتے ہیں لیکن جب تک جسم کے اندر اور باہر اللہ کی حفاظت کا حصار قائم رہتا ہے کوئی جاندار بیماری کا شکار نہیں بنتا۔ بیمار اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ کا فیصلہ یہی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دوسرے فرمان سے پہلی بات کا حقیقی مفہوم بھی متعین ہو جاتا ہے اور یہ وضاحت بھی ہو جاتی ہے کہ بیماری کے جراثیم دوسروں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بیماری کے خطرے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ جب اللہ کا حکم ہوگا تو وہ بیماری یا ہوا دوسرے جانداروں وغیرہ کے ذریعے وہاں پہنچ بھی جائے گی، اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ سے یہی مراد ہے۔ انسان کو عافیت کے اسباب ضرور اختیار کرنے چاہئیں لیکن یہ پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ بیماری لگنا یا اس سے محفوظ رہنا اصل میں اللہ کے حکم سے ہے۔ بیماروں کے ساتھ رہنے کے باوجود بہت سے لوگ محفوظ رہتے ہیں اور حد درجہ احتیاط کرنے والے بہت سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر اس بات کا یقین ہو کہ یہ سب اللہ کے حکم کے تابع ہے تو انسان دوسروں کو بیماری کے عالم میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑیں گے، نہ وبا کی خبر آتے ہی شدید اضطراب کا شکار ہوتے ہوئے گھروں سے نکل کر ہر طرف پھیل جائیں گے۔

[٥٧٩٢] ١٠٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا -

[5792] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا: انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول

يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى» وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ: «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ» بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض خود بخود دوسرے کو نہیں لگ جاتا۔'' اور اس کے ساتھ یہ بیان کرتے: ''بیمار اونٹوں والا، (اپنے اونٹ) صحت مند اونٹوں والے کے پاس نہ لائے'' یونس کی حدیث کے مانند۔

[٥٧٩٣] (...) حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5793] شعیب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٧٩٤] ١٠٦-(٢٢٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ- يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٨٨]

[5794] علاء کے والد (عبدالرحمٰن) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا، کھوپڑی سے الو کا نکلنا، ستارے کے غائب ہونے اور طلوع ہونے سے بارش برسنا اور صفر (کی نحوست) کی کوئی حقیقت نہیں۔''

[٥٧٩٥] ١٠٧-(٢٢٢٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ».

[5795] ابوخیثمہ (زہیر) نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود لازمی طور پر نہیں چمٹ جاتا، نہ بدشگونی کوئی چیز ہے، نہ چھلاوے (غول بیابانی) کی کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٦] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ».

[5796] یزید تستری نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں چمٹتا، نہ چھلاوا کوئی چیز ہے، نہ صفر کی (نحوست) کوئی حقیقت ہے۔''

[٥٧٩٧] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ».

وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ، أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ: «وَلَا صَفَرَ» فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: الصَّفَرُ: الْبَطْنُ، وَقِيلَ لِجَابِرٍ: كَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: [إِنَّهَا] دَوَابُّ الْبَطْنِ، قَالَ: وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: هٰذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ.

[5797] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگ جاتا، نہ صفر (کی نحوست) اور نہ چھلاوا کوئی چیز ہے۔“

(ابن جریج نے کہا:) میں نے ابوزبیر کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے، آپ ﷺ کے فرمان: ”وَلَا صَفَرَ“ کی وضاحت کی، ابوزبیر نے کہا: صفر پیٹ (کی بیماری) ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیسے؟ انھوں نے کہا: کہا جاتا تھا کہ اس سے پیٹ کے اندر بننے والے جانور مراد ہیں۔ کہا: انھوں نے غول کی تشریح نہیں کی، البتہ ابوزبیر نے کہا: یہ غول (وہی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے) جو رنگ بدلتا ہے (اور مسافروں کو راستے سے بھٹکا کر مار ڈالتا ہے۔)

فوائد و مسائل: ① عربوں میں ماہ صفر کو منحوس خیال کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تردید فرمائی۔ صفر کا لفظ عرب ایسے جانور کے لیے بھی بولتے تھے جو ان کے خیال میں پیٹ میں رہتا ہے اور بھوک کے وقت اندر تلملاتا اور ناچتا ہے۔ اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بے حقیقت بات قرار دیا۔ اگر محض پیٹ کے کیڑے مراد لیے جائیں تو آپ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب بھی بھوک لگے یا پیٹ خراب ہو تو اس کا سبب پیٹ کے کیڑے نہیں ہوتے، نہ ہی وہ ایک شخص کے پیٹ سے نکل کر پھرتے پھراتے کسی دوسرے کے پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ② غول کے بھی اہل علم نے مختلف معانی بیان کیے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ شیاطین کی جنس سے ہیں جو انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکلیں بدل کر لوگوں کو راستے سے بھٹکا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ بعض اہل علم نے یہ بات بھی کہی ہے کہ اس سے غول کے وجود کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ اس بات کی نفی مراد ہے کہ وہ مختلف شکلیں بدل کر لوگوں کو راستے سے بھٹکا کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ، وَمَا يَكُونُ فِيهِ الشُّؤْمُ) (التحفة ١٩)

باب: 34- بدشگونی، (نیک) فال اور ان چیزوں کا بیان جن میں نحوست ہے

[٥٧٩٨] ١١٠-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

[5798] معمر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [انظر: ٥٨٠٢]

میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور شگون میں سے اچھی نیک فال ہے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! فال کیا ہے؟ (وہ شگون سے کس طرح مختلف ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(فال) نیک کلمہ ہے جو تم میں سے کوئی شخص سنتا ہے۔''

فائدہ: عرب لوگ پرندوں کے اڑنے، جانوروں کے سامنے سے گزرنے، ان کی رنگت وغیرہ سے شگون لیتے تھے اور اچھے اور انتہائی ضروری کام ان کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ جانوروں کی حرکات کو بالاتر سمجھتے ہوئے انسان اپنے اچھے اصولوں کی بنیاد پر اپنے اعلیٰ فہم وعقل اور فکر وتدبر کے ذریعے سے کیے ہوئے فیصلوں کی تحقیر نہ کرے بلکہ وہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنے نیک فیصلوں کو عملی جامہ پہنائے۔ بدشگونی کی بنا پر ترک عمل کے بجائے اچھے انسانوں کی نیک تمناؤں پر مبنی دعائیہ اور حوصلہ افزائی کے جملوں سے اپنے عزم وارادے کو مزید پختہ کرے اور اپنی جہد کو عروج پر لے جائے۔ شگون کے حوالے سے اگلی تمام احادیث بلکہ ''لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ'' کے تمام جملوں سے مقصود عقائد کی تصحیح کے ساتھ ساتھ انسان کی قوت عمل کو مہمیز لگانا بھی ہے۔

[٥٧٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[5799] عقیل بن خالد اور شعیب دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ: عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

عقیل کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے ''میں نے سنا'' کے الفاظ نہیں کہے اور شعیب کی حدیث میں ہے: انھوں نے کہا: ''میں نے نبی ﷺ سے سنا'' جس طرح معمر نے کہا۔

[٥٨٠٠] ١١١-(٢٢٢٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ، الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5800] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برے شگون کی کوئی حقیقت نہیں اور (اس کے بالمقابل) نیک فال، یعنی حوصلہ افزائی کا اچھا کلمہ یا کیزہ بات مجھے اچھی لگتی ہے۔''

[٥٨٠١] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ» قَالَ: قِيلَ: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ».

[5801] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا، برا شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔'' کہا: آپ سے عرض کی گئی: نیک فال کیا ہے؟ فرمایا: ''پاکیزہ کلمہ (دعا یا حوصلہ افزائی یا دانائی پر مبنی کوئی جملہ۔)''

[٥٨٠٢] ١١٣-(٢٢٢٣) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ». [راجع: ٥٧٩٨]

[5802] یحییٰ بن عتیق نے کہا: ہمیں محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سے لازمی طور پر بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، بدشگونی کوئی شے نہیں اور میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٣] ١١٤-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ».

[5803] ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لازمی طور پر خود بخود کسی سے بیماری لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں، کھوپڑی سے الو نکلنا کوئی چیز نہیں، بدشگونی کچھ نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔''

[٥٨٠٤] ١١٥-(٢٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

[5804] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدمِ موافقت (ناسزاداری) گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوسکتی ہے۔''

فائدہ: کسی جگہ یا انسان یا سواری کا راس نہ آنا بدشگونی سے الگ چیز ہے۔ انسان کی اپنی طبیعت، عادات، خصائل اور ان اشیاء کی خصوصیات ایسی ہوسکتی ہیں جن میں باہم مطابقت نہ ہوسکے۔ اس صورتِ حال سے جن انسانوں کو سابقہ پڑتا ہے وہ زیادہ تر

ان تین چیزوں کے حوالے سے پڑتا ہے۔ عدمِ موافقت کا یہ احساس توہّم پرستی پر مبنی نہیں، اس کا انحصار استعمال کرنے والے کی سوچ، اس کی عادات، اعمال اور طریقۂ استعمال پر ہے۔ اگر یہ صورتِ حال پیش آجائے تو ان چیزوں کو بدل لینا چاہیے۔ یہ بات بدشگونی کی ممانعت کے ضمن میں نہیں آتی۔ اس طرح کا گھوڑا اور مکان کسی اور کے ہاتھ بیچ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ عین ممکن ہے کہ اس کے ساتھ ان کی ہم آہنگی ہو جائے۔

[٥٨٠٥] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ».

[5805] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں حمزہ اور سالم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی سے خود بخود مرض کا لگ جانا اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ ناموافقت تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت، گھوڑے اور گھر میں۔“

فائدہ: اس روایت میں سب سے پہلے عورت کا نام لیا کیونکہ وہ تمام حقوق کی مالک انسان ہے، اپنی سوچ میں آزاد ہے۔ اس کی سوچ کا دوسرے انسان کی سوچ سے مختلف ہونا عین فطری ہے اور اس سبب سے بعض اوقات ہم آہنگی نہ ہونا عین ممکن ہے۔

[٥٨٠٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ وَّحَمْزَةَ، ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ

[5806] سفیان، صالح، عقیل بن خالد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق اور شعیب، ان سب نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انھوں نے ناموافقت کے بارے میں نبی ﷺ سے امام مالک کی حدیث کے مانند بیان کیا، یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ”کسی بیماری کے خود بخود کسی دوسرے کو لگ جانے اور بدشگونی“ کا ذکر نہیں کیا۔

يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الشُّؤْمِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ: الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ، غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.

[٥٨٠٧] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنْ يَّكُ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ، فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ».

[5807] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عمر بن محمد بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں کسی ناموافقت کا ہونا برحق ہوسکتا ہے تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہے۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ ہے کہ لازمی نہیں کہ ان چیزوں کے ساتھ ضرور ناموافقت ہی ہو۔ اکثر اوقات نہیں ہوتی، البتہ ان میں ناموافقت کا امکان موجود ہے جو کبھی کبھی پیش آجاتا ہے۔

[٥٨٠٨] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: حَقٌّ.

[5808] روح بن عبادہ نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث سنائی لیکن انھوں نے ''برحق'' نہیں کہا۔ (امکان یہی ہے کہ وہ حدیث روایت بالمعنی ہے۔)

[٥٨٠٩] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ، فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ».

[5809] حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں عدم موافقت ہو تو گھوڑے، مکان اور عورت میں ہوگی۔''

[٥٨١٠] ١١٩-(٢٢٢٦) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

[5810] امام مالک نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت

مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ كَانَ، فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ» يَعْنِي الشُّؤْمَ.

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات ہو تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوگی۔'' آپ کی مراد عدم موافقت سے تھی۔

[٥٨١١] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5811] ہشام بن سعد نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند حدیث روایت کی۔

[٥٨١٢] ١٢٠-(٢٢٢٧) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ».

[5812] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے خبر دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں یہ بات ہوگی تو گھر، خادم اور گھوڑے میں ہوگی۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ) (التحفة ٢٠)

باب:35- کہانت کرنا اور کاہنوں کے پاس جانا حرام ہے

[٥٨١٣] ١٢١-(٥٣٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ، قَالَ ﷺ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ» قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ، قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ». [راجع: ١١٩٩]

[5813] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے تھے جو ہم زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔'' میں نے عرض کی: ہم بدشگونی لیتے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ (بدشگونی) محض ایک خیال ہے جو کوئی انسان اپنے دل میں محسوس کرتا ہے، یہ تمھیں (کسی کام سے) نہ روکے۔''

[٥٨١٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ، وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

[5814] عقیل، معمر، ابن ابی ذئب اور مالک، ان سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، مگر مالک نے اپنی حدیث میں بدشگونی کا نام لیا ہے، اس میں کاہنوں کا ذکر نہیں۔

[٥٨١٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَّافَقَ خَطُّهُ فَذَاكَ».

[5815] حجاج صواف اور اوزاعی، دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہری کی ابوسلمہ سے اور ان کی معاویہ سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں یہ الفاظ زائد بیان کیے، کہا: میں نے عرض کی: ہم میں ایسے لوگ ہیں جو (مستقبل کا حال بتانے کے لیے) لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء میں سے ایک نبی تھے جو لکیریں کھینچتے تھے، جو ان کی لکیروں سے موافقت کر گیا تو وہ ٹھیک ہے۔''

فائدہ: چونکہ اس نبی کا طریقہ کسی مستند ذریعے سے ہم تک نہیں پہنچا، اس لیے موافقت ممکن نہیں اور موافقت کے بغیر جو کچھ کیا جا رہا ہے سب غیر درست ہے۔

[٥٨١٦] ١٢٢-(٢٢٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ

[5816] معمر نے زہری سے، انھوں نے یحییٰ بن عروہ

حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا، قَالَ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ».

بن زبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کاہن کسی چیز کے بارے میں جو ہمیں بتایا کرتے تھے (ان میں سے کچھ) ہم درست پاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی جن اچک لیتا ہے اور وہ اس کو اپنے دوست (کاہن) کے کان میں پھونک دیتا ہے اور وہ اس ایک سچ میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

[٥٨١٧] ١٢٣-(...) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ».

[5817] معقل بن عبیداللہ نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے یحییٰ بن عروہ نے بتایا کہ انھوں نے عروہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کچھ نہیں ہیں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ لوگ بعض اوقات ایسی چیز بتاتے ہیں جو سچ نکلتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنوں کی بات ہوتی ہے، ایک جن اسے (آسمان کے نیچے سے) اچک لیتا تھا، پھر وہ اسے اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی کٹ کٹ کی طرح کٹکٹاتا رہتا ہے۔ اور وہ اس (ایک) بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

[٥٨١٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[5818] ابن جریج نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ معقل کی زہری سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٨١٩] ١٢٤-(٢٢٢٩) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ

[5819] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے علی بن حسین (زین العابدین) نے حدیث سنائی کہ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری نے مجھے بتایا کہ ایک بار وہ لوگ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے

حُسَيْنٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَّيْلَةً مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، وَّمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ رَّبُّنَا، تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ، إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَّاذَا قَالَ، قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا، حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ، وَيُرْمَوْنَ بِهِ، فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ».

تھے کہ ایک ستارے سے کسی چیز کو نشانہ بنایا گیا اور وہ روشن ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب جاہلیت میں اس طرح ستارے سے نشانہ لگایا جاتا تھا تو تم لوگ کیا کہا کرتے تھے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں، ہم یہی کہا کرتے تھے کہ آج رات کسی عظیم انسان کی ولادت ہوئی ہے اور کوئی عظیم انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی کی زندگی یا موت کی بنا پر نشانے کی طرف نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ ہمارا رب، اس کا نام برکت والا اور اونچا ہے، جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش (زور سے) تسبیح کرتے ہیں، پھر ان سے نیچے والے آسمان کے فرشتے تسبیح کا ورد کرتے ہیں، یہاں تک کہ تسبیح کا ورد (دنیا کے) اس آسمان تک پہنچ جاتا ہے، پھر حاملین عرش کے قریب کے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں، تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ انھیں بتاتے ہیں کہ اس نے کیا فرمایا، پھر (مختلف) آسمانوں والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر دنیا کے اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے تو جن بھی جلدی سے اس کی کچھ سماعت اچکتے ہیں اور اپنے دوستوں (کاہنوں) تک دے پھینکتے ہیں (اس خبر کو پہنچا دیتے ہیں) جو خبر وہ صحیح طور پر لاتے ہیں وہ سچ تو ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور اضافہ کر دیتے ہیں۔''

[٥٨٢٠] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ - يَّعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ -، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ

[5820] اوزاعی، یونس اور معقل بن عبیداللہ سب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، مگر یونس نے کہا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: مجھے انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے خبر دی اور اوزاعی کی حدیث میں ہے: ''لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور بڑھاتے ہیں۔'' اور یونس کی حدیث میں ہے: ''لیکن وہ اونچا لے جاتے ہیں (مبالغہ کرتے ہیں) اور بڑھاتے ہیں۔'' یونس کی

يُونُسَ قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ: «وَلٰكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ»، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: «وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ» وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: «وَقَالَ اللهُ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُواْ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُواْ ٱلْحَقَّ﴾ [سبأ: ٢٣]. وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: «وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ».

حدیث میں مزید یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ہیبت اور ڈر کو ہٹا لیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: حق کہا۔'' اور معقل کی حدیث میں اسی طرح ہے جس طرح اوزاعی نے کہا: ''لیکن وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں اور اضافہ کرتے ہیں۔''

[٥٨٢١] ١٢٥-(٢٢٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً».

[5821] (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ نے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی غیب کی خبریں سنانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔''

فائدہ: مراقبے اور اہلِ قبور کا کشف، جنوں وغیرہ سے مدد لینے والے اور ایسے لوگوں کے پاس جا کر پوچھنے والے خود اپنے بارے میں سوچیں۔ ان میں سے بہت سی بدعات اسلام کے نام پر شروع کی گئی ہیں، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے زمانے سے متصل اچھے اور بابرکت زمانوں میں ان خرافات کا وجود تک نہ تھا۔ العیاذ باللہ من البدعات کلھا!

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ٢١)

باب: 36- کوڑھ وغیرہ کے مریض سے اجتناب

[٥٨٢٢] ١٢٦-(٢٢٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَهُشَيْمُ ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ

[5822] عمرو بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ثقیف کے وفد میں کوڑھ کا ایک مریض بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا: ''ہم نے (بالواسطہ) تمھاری بیعت لے لی ہے، اس لیے تم (اپنے گھر) لوٹ جاؤ۔''

رَّجُلٌ مَّجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ».

(المعجم ٣٧) - (بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا)
(التحفة ١)

باب: 37- سانپ اور دیگر حشرات الارض کو مارنا

[٥٨٢٣] ١٢٧-(٢٢٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.

[5823] عبدہ بن سلیمان اور ابن نمیر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ پر دو سفید لکیروں والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ بصارت چھین لیتا ہے اور حمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔

فائدہ: افریقہ اور گھنے جنگلات والے دوسرے علاقوں میں اس قسم کے سانپ اب بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض غیر مرئی زہر کی پھوار مارتے ہیں۔

[٥٨٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: الْأَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ.

[5824] ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اس سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کہا: بے دم کا سانپ اور پشت پر دو سفید لکیروں والا سانپ (مار دیا جائے۔)

[٥٨٢٥] ١٢٨-(٢٢٣٣) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ».

[5825] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر ؓ) سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی: ''سانپوں کو قتل کر دو اور (خصوصاً) دو سفید لکیروں والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ حمل گرا دیتے ہیں اور بصارت زائل کر دیتے ہیں۔''

قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَّجَدَهَا، فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

(سالم نے) کہا: حضرت ابن عمر ؓ کو جو بھی سانپ ملتا وہ اسے مار ڈالتے، ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب ؓ نے ان کو دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا پیچھا کر رہے تھے تو انھوں نے کہا: لمبی مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو (فوری طور پر) مار دینے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ: آگے کی احادیث میں آئے گا کہ ان کے رہنے کی جگہ وغیرہ کو تنگ کر کے انھیں نکالنے کی کوشش کی جائے۔ کوشش کے باوجود تین دن تک نہ نکلیں تو پھر انھیں مار دو۔

[٥٨٢٦] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، يَقُولُ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَالْكِلَابَ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى».

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سُمِّهِمَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

[5826] زبیدی نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (آوارہ) کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے تھے، آپ فرماتے تھے: ''سانپوں اور کتوں کو مار دو اور دو سفید دھاریوں والے اور دم کٹے سانپ کو (ضرور) مارو، وہ دونوں بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ عورتوں کا اسقاط کرا دیتے ہیں۔''

زہری نے کہا: ہمارا خیال ہے یہ ان دونوں کے زہر کی بنا پر ہوتا ہے (صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے سے اور ان سے تابعین اور محدثین نے یہی مفہوم اخذ کیا۔ یہی حقیقت ہے) واللہ اعلم۔

قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا، فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً، يَوْمًا، مِّنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ، وَأَنَا أُطَارِدُهَا، فَقَالَ: مَهْلًا، يَا عَبْدَ اللهِ! فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

سالم نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک عرصہ تک کسی بھی سانپ کو دیکھتا تو نہ چھوڑتا، اسے مار دیتا۔ ایک روز میں مدت سے گھر میں رہنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا کہ زید بن خطاب یا ابولبابہ رضی اللہ عنہما میرے پاس سے گزرے تو کہنے لگے: عبداللہ! رک جاؤ۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں مار دینے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کے قتل) سے روکا ہے۔

[٥٨٢٧] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا

[5827] یونس، معمر اور صالح، سب نے ہمیں زہری سے، اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ صالح نے کہا: یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے مجھے (سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے) دیکھا تو دونوں نے کہا: آپ ﷺ نے مدت سے گھروں میں رہنے والے سانپوں سے روکا ہے۔

قَالَ: حَتّٰى رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا: إِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ» وَلَمْ يَقُلْ: «ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ».

اور یونس کی حدیث میں ہے: ''سانپوں کو قتل کرو'' انھوں نے ''دوسفید دھاریوں والے اور دم کٹے'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٥٨٢٨] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ- وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ، يَسْتَقْرِبُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ، فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلُوهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

[5828] لیث (بن سعد) نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بات کی کہ وہ ان کے لیے اپنے گھر (کے احاطے) میں ایک دروازہ کھول دیں جس سے وہ مسجد کے قریب آ جائیں، تو لڑکوں کو سانپ کی ایک کینچلی ملی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اسے تلاش کرو اور مار دو۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو قتل مت کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان چھپے ہوئے سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں کے اندر ہوتے ہیں۔

[٥٨٢٩] ١٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، حَتّٰى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ، فَأَمْسَكَ.

[5829] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں نافع نے حدیث سنائی، کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سانپوں کو مار ڈالتے تھے، حتی کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر بدری رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدت سے) گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رک گئے۔

[٥٨٣٠] ١٣٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ.

[5830] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (گھریلو) سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا۔

[٥٨٣١] ١٣٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ:

[5831] نافع سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَالُبَابَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔

[٥٨٣٢] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءَ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَّعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَّهُ، إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ، فَأَرَادُوا قَتْلَهَا، فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ - يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ - وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ، وَقِيلَ: هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ.

[5832] یحییٰ بن سعید کہہ رہے تھے: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ ۔۔۔ اور ان کا گھر قباء میں تھا، وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے ۔۔۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے (ان کی خاطر) اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انھوں نے ایک سانپ دیکھا جو گھر آباد کرنے والے (مدت سے گھروں میں رہنے والے) سانپوں میں سے تھا۔ گھر والوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کو ۔۔۔ ان کی مراد گھروں میں رہنے والے سانپوں سے تھی ۔۔۔ مارنے سے منع کیا گیا تھا۔ اور دم کٹے اور دو سفید دھاریوں والے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ کہا گیا: یہی دو سانپ ہیں جو نظر چھین لیتے ہیں اور عورتوں کے (پیٹ کے) بچوں کو گرا دیتے ہیں۔

[٥٨٣٣] ١٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَّهُ، فَرَأٰى وَبِيصَ جَانٍّ، فَقَالَ: اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ، قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ، إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطَفَانِ

[5833] عمر بن نافع نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے گرے ہوئے حصے کے قریب موجود تھے کہ انھوں نے اچانک سانپ کی ایک کینچلی دیکھی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سانپ کو تلاش کر کے قتل کر دو۔ حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے ان سانپوں کو، جو گھروں میں رہتے ہیں، قتل کرنے سے منع فرمایا، سوائے دم کٹے اور دو سفید دھاریوں والے سانپوں کے، کیونکہ یہی دو سانپ ہیں جو نظر کو زائل کر دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو

الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ.

نقصان پہنچاتے۔

[٥٨٣٤] (. . .) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ عِنْدَ الْأُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يَرْصُدُ حَيَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

[5834] اسامہ کو نافع نے حدیث سنائی کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، وہ اس قلعے نما حصے کے پاس تھے جو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ کے قریب تھا، وہ اس میں ایک سانپ کی تاک میں تھے، جس طرح لیث بن سعد کی (حدیث:5828) ہے۔

[٥٨٣٥] ١٣٧-(٢٢٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ ابْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ، وَّقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾، فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً، إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهَا» فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا، فَسَبَقَتْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا». [انظر: ٥٨٣٨]

[5835] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت نبی ﷺ پر (سورۃ) ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾ نازل ہوئی، ہم اس سورت کو تازہ بہ تازہ رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے حاصل کر (سیکھ) رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو مار دو۔'' ہم اس کو مارنے کے لیے جھپٹے تو وہ ہم سے آگے بھاگ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو تمھارے (ہاتھوں) نقصان پہنچنے سے بچالیا جس طرح تمھیں اس کے نقصان سے بچالیا۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھروں سے باہر رہنے والے سانپوں کو قتل کر دیا جائے۔ جب وہ بھاگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی توجہ اس حکمت کی طرف مبذول کرائی کہ وہ اگر بھاگ کر تمھارے ہاتھوں نقصان اٹھانے سے بچ گیا ہے تو تم لوگ بھی اس کا پیچھا کرنے کی بنا پر اس کے نقصان سے محفوظ رہے ہو۔ حدیث میں شر کا لفظ نقصان کے معنی میں ہے۔

[٥٨٣٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[5836] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٨٣٧] ١٣٨-(٢٢٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

[5837] ابوکریب نے کہا: ہمیں حفص نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم سے حدیث

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى.

بیان کی، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں احرام والے ایک شخص کو سانپ مارنے کا حکم دیا۔

[٥٨٣٨] (٢٢٣٤) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَّأَبِي مُعَاوِيَةَ. [راجع: ٥٨٣٥]

[5838] عمر بن حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابراہیم نے اسود سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے، جس طرح جریر اور ابومعاویہ کی حدیث ہے۔

[٥٨٣٩] ١٣٩-(٢٢٣٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ - وَّهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ -: أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ، مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا، فَأَشَارَ إِلَيَّ: أَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ» فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ

[5839] امام مالک بن انس نے ابن افلح کے آزاد کردہ غلام صیفی سے روایت کی، کہا: مجھے ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابوسائب نے بتایا کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گئے، کہا: میں نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ وہ اپنی نماز ختم کر لیں۔ تو میں نے گھر (کی چھت) کے ایک حصے میں کھجور کی شاخوں کے اندر حرکت کی آواز سنی، میں نے دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لیے اچھل کر کھڑا ہو گیا، تو انھوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اس کمرے کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: ہمارا ایک نوجوان جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اس میں (رہتا) تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکل کر خندق کی طرف چلے گئے۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیتا تھا اور اپنے گھر لوٹ آتا تھا۔ ایک دن اس نے آپ ﷺ سے اجازت لی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اپنے ہتھیار لگا کر جاؤ، مجھے تم پر قریظہ (والوں کے حملے) کا خدشہ ہے۔ اس آدمی نے اپنے ہتھیار لے لیے، پھر اپنے گھر آیا تو اس کی بیوی دو (گھروں کے) دروازوں

فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي، فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُّنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا، الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ فَجِئْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا لَهُ: ادْعُ اللهَ يُحْيِيهِ لَنَا، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

کے درمیان کھڑی تھی (اسے شک ہوا کہ وہ دوسرے گھر میں جارہی تھی) تو اس نے نیزے کو اس کی طرف حرکت دی کہ اسے اس کا نشانہ بنائے، اسے غیرت نے آلیا تھا تو وہ کہنے لگی: اپنا نیزہ اپنی طرف روکو اور گھر میں داخل ہو کر دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے۔ وہ اندر گیا تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ تھا جو بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ وہ نیزا لے کر اس کی طرف بڑھا اور اس سانپ کو اس میں پرو دیا، پھر وہ باہر نکلا اور اس (نیزے) کو گھر کے (صحن کے درمیان) میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ تڑپ کر اس کے اوپر آ گرا، پھر پتہ نہ چلا کہ دونوں میں سے جلدی کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان، کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور یہ بات آپ کو بتائی۔ ہم نے آپ سے عرض کی: آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہماری خاطر زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جن تھے، وہ اسلام لے آئے تھے، جب تم ان کی طرف سے کوئی بات دیکھو (ان میں سے کوئی تمھیں نظر آئے، تم ڈرو یا پریشان ہو) تو تین روز تک اسے خبر دار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ تمھیں نظر آئے تو اسے مار دو، وہ شیطان (ایمان نہ لانے والا جن) ہے۔''

فوائد ومسائل: ① پچھلی روایات میں گھروں میں رہنے والی مخلوق کا جنّان کے لفظ سے تذکرہ ہوا ہے۔ جنان، جانٌّ کی جمع ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں سانپ اور جن دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ سورۂ نمل میں یہ الفاظ ہیں: ﴿وَاَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝﴾ ''اور اپنی لاٹھی پھینک، تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے جیسے وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر لوٹا اور واپس نہ مڑا۔ اے موسیٰ! مت ڈرو، بے شک میرے پاس رسول نہیں ڈرتے۔'' (النمل 10:27) سورۂ قصص میں ﴿وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۗ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝﴾ ''اور یہ اپنی لاٹھی پھینک، تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے جیسے وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھر کر چل دیا اور پیچھے نہیں مڑا۔ اے موسیٰ! آگے بڑھ اور خوف نہ کر، یقیناً تو امن والوں سے ہے۔'' (القصص 31:28) ان آیات میں جانّ سانپ کے معنی میں ہے اور سورۂ رحمٰن میں یہ لفظ آیات: 39، 56 اور 74 میں جنّ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ان دونوں میں ایک تو معنوی مناسبت ہے۔ جنّ کے معنی اندھیرا ہونے، نظر نہ آنے اور چھپ جانے کے

ہیں۔جن نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔اور سانپ بھی بلوں وغیرہ میں چھپ کر ہی رہتے ہیں۔جنّ انتہائی لطیف جسم کے مالک ہوتے ہیں۔انھیں اللہ نے یہ صلاحیت دے رکھی ہے کہ وہ ظاہری اجسام میں سے کسی کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔جب وہ نظر آنے والی شکل اختیار کرتے ہیں (اس کی وجہ سے ہم ناواقف ہیں) تو ان کے لیے مناسب ترین وہی شکل ہو سکتی ہے جو نظر آسکنے کے باوجود پوشیدہ رہتی ہو اور جس کے لیے پوشیدگی اختیار کرنا آسان ہو۔سانپ کا جسم اس مقصد کے لیے سب سے مناسب ہے اور مندرجہ بالا حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسی جسم میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔مدینہ میں جنات اسی جسم کو اختیار کر کے رہتے تھے۔عام انسان چونکہ پہچان نہیں سکتا کہ اس جسم میں سانپ ہے یا جن، اس لیے گھروں میں لمبی مدت سے رہنے والے سانپوں کو فوری طور قتل کرنے سے منع کر دیا گیا اور یہ ہدایت کی گئی کہ انھیں تین دن تنبیہ کی جائے، وہاں سے چلے جانے کا کہا جائے۔اگر وہ کوئی مسلمان جنّ ہے تو چلا جائے گا۔نہیں تو اس کا قتل جائز ہوگا۔② اس نوجوان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس میں ضروری نہیں کہ وہ سانپ جن ہی تھا اور وہ نوجوان جنوں کے انتقام کا شکار ہوا تھا۔عین ممکن ہے وہ سانپ کے زہر ہی سے مرا ہو، البتہ اس نوجوان نے اس سانپ کو گھر میں دیکھتے ہی فوراً نشانہ بنایا تھا اور شریعت کا حکم یہ ہے کہ لمبی مدت سے گھر میں رہنے والے سانپ کو فوراً قتل کرنے کے بجائے تین دن تک اسے تنبیہ کی جائے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر اس شرعی حکم کی تعلیم دینا ضروری سمجھا۔

[٥٨٤٠] ١٤٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ - وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ- قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً، فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ، وَّقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ، وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ». وَقَالَ لَهُمْ: «اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ».

[5840] جریر بن حازم نے کہا: میں نے اسماء بن عبید کو ایک آدمی سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، جسے سائب کہا جاتا تھا۔ وہ ہمارے نزدیک ابوسائب ہیں۔ انھوں نے کہا: ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، ہم بیٹھے ہوئے تھے جب ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے (کسی چیز کی) حرکت کی آواز سنی۔ہم نے دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا، پھر انھوں نے پورے واقعے سمیت صیفی سے امام مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان گھروں میں کچھ مخلوق آباد ہے۔ جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو تین دن تک ان پر تنگی کرو (تاکہ وہ خود وہاں سے کہیں اور چلے جائیں) اگر وہ چلے جائیں (تو ٹھیک) ورنہ ان کو مار دو کیونکہ پھر وہ (نہ جانے والا) کافر ہے۔“ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔“

[٥٨٤١] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ

[5841] ابن عجلان نے کہا: مجھے صیفی نے ابوسائب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ)

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا، فَمَنْ رَّأَى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَا لَهُ، بَعْدُ، فَلْيَقْتُلْهُ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں جنوں کی کچھ نفری رہتی ہے جو مسلمان ہو گئے ہیں، جو شخص ان (پرانے) رہائشیوں میں سے کسی کو دیکھے تو تین دن تک اسے (جانے کو) کہتا رہے۔ اس کے بعد اگر وہ اس کے سامنے نمودار ہو تو اسے قتل کر دے، کیونکہ وہ شیطان (ایمان نہ لانے والا جن) ہے۔''

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ) (التحفة ٢)

باب: 38- چھپکلی کو قتل کرنا مستحب ہے

[٥٨٤٢] ١٤٢-(٢٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: أَمَرَ.

[5842] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحٰق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اسحٰق نے کہا: ہمیں خبر دی جبکہ دیگر نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے ام شریک ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے انھیں چھپکلیوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں (''ان کو حکم دیا'' کے بجائے صرف) ''حکم دیا'' ہے۔

[٥٨٤٣] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي

[5843] ابوطاہر نے کہا: ہمیں ابن وہب نے بتایا، کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی۔ اور محمد بن احمد بن ابی خلف نے کہا: ہمیں روح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی۔ اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں محمد بن بکر نے بتایا، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے بتایا، انھیں سعید بن مسیّب نے بتایا، انھیں ام شریک ؓ نے بتایا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے متعلق آپ کا حکم پوچھا تو آپ نے اسے مار دینے کا حکم دیا۔

قَتْلِ الْوِزْغَانِ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا .

وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ . اِتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَّعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ. وَّحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِّنْهُ .

ام شریک ﷞ بنو عامر بن لؤی کی ایک خاتون تھیں۔ (محمد بن احمد) بن ابی خلف اور عبد بن حمید کی حدیث کے الفاظ ایک ہیں اور ابن وہب کی حدیث اس سے قریب ہے۔

[٥٨٤٤] ١٤٤-(٢٢٣٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا .

[5844] عامر بن سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜) سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا اور اس کا نام چھوٹی فاسق رکھا۔

[٥٨٤٥] ١٤٥-(٢٢٣٩) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ : «الْفُوَيْسِقُ» . زَادَ حَرْمَلَةُ : قَالَتْ : وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

[5845] ابو طاہر اور حرملہ نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے یونس نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو فویسق (چھوٹی فاسق) کہا، حرملہ نے (اپنی) روایت میں یہ اضافہ کیا: (حضرت عائشہ ﷞ نے) کہا: میں نے آپ ﷺ سے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں سنا۔

[٥٨٤٦] ١٤٦-(٢٢٤٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَّمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، لِّدُونِ الْأُولٰى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، لِّدُونِ الثَّانِيَةِ» .

[5846] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو قتل کر دیا اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لیے اتنی اتنی، پہلی سے کم نیکیاں ہیں اور اگر تیسری ضرب سے مارا تو اتنی اتنی نیکیاں ہیں، دوسری سے کم (بتائیں۔)''

فائدہ: چھپکلی کو مارنے کے لیے اچھا نشانہ لگانے کی ضرورت ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کا حکم مانتے ہوئے نشانہ لگایا اور بہترین نشانہ لگایا اسے حکم ماننے کا بھی اجر حاصل ہو جائے گا، دوسرے نشانے میں اس سے کم اور تیسرے میں اس سے کم۔ یہ بھی حکمت ہو سکتی ہے کہ ایک ہی دفعہ مارنے میں چھپکلی کو کم از کم تکلیف ہوگی۔ زیادہ تکلیف پہنچانے والے کو یا کم کرنے والے کو اس کے

مطابق اجر ملنا چاہیے۔اس سے نشانہ بازی کو بہتر کرنے کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

[٥٨٤٧] ١٤٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، إِلَّا جَرِيرًا وَّحْدَهُ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَّفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ».

[5847] ابوعوانہ، جریر، اسماعیل بن زکریا اور سفیان سب نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح سہیل سے خالد کی روایت ہے، سوائے اکیلے جریر کے، انھوں نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا: ''جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار دیا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی گئیں، دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے کم۔''

[٥٨٤٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ: حَدَّثَتْنِي أُخْتِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ: «فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً».

[5848] محمد بن صباح نے کہا: ہمیں اسماعیل بن زکریا نے سہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے میری بہن (سودہ بنت ابوصالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ہیں۔''

فائدہ: حدیث کو بیان کرنے والے راویوں نے روایت میں شریعت کے حکم کا مکمل تحفظ کیا۔اس حوالے سے سب کے الفاظ یکساں ہیں۔نیکیوں کا ملنا یقینی ہے، وہ نیکیاں بہت ہیں، اس پر بھی سب کا اتفاق ہے۔وہ گنتی میں کتنی ہوں گی؟ اس بات کی اہمیت چونکہ کم ہے، اس لیے اس طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔اکثر راویوں نے تعداد ذکر ہی نہیں کی۔اتنی اتنی کہہ دیا۔جنھوں نے تعداد کا ذکر کیا انھوں نے سو یا ستر کہا۔عربوں کے ہاں زیادہ تعداد بتانے کے لیے عموماً یہی دو عدد استعمال کیے جاتے تھے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ) (التحفة ٣)

باب: 39- چیونٹی کو مارنے کی ممانعت

[٥٨٤٩] ١٤٨-(٢٢٤١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[5849] سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟»

کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹ لیا، انھوں نے چیونٹیوں کی پوری بستی کے بارے میں حکم دیا تو وہ جلا دی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے آپ نے امتوں میں سے ایک ایسی امت (بڑی آبادی) کو ہلاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی؟''

[٥٨٥٠] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً».

[5850] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے (آرام کرنے کے لیے سواری سے) اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا، انھوں نے اس کے پورے بل کے بارے میں حکم دیا، اسے نیچے سے نکال دیا گیا، پھر حکم دیا تو ان کو جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں (سزا) نہ (دی؟)''

[٥٨٥١] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً».

[5851] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء میں سے ایک نبی، ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے، انھیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انھوں نے ان کی پوری آبادی کے بارے میں حکم دیا، اسے نیچے سے (کھود کر) نکال لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا تو اس (پوری آبادی) کو آگ سے جلا دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: (اس) ایک ہی کو کیوں (سزا) نہ (دی؟)''

(المعجم ٤٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ) (التحفة٤)

باب: 40- بلی کو مارنے کی ممانعت

[٥٨٥٢] ١٥١ -(٢٢٤٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٦٦٧٥]

[5852] جویریہ بن اسماء نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے سبب سے عذاب دیا گیا، اس نے بلی کو قید کر کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی، وہ عورت اس کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی، اس عورت نے جب بلی کو قید کیا تو نہ اس کو کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے اندر اور اوپر رہنے والے چھوٹے چھوٹے جانور کھا لیتی۔''

[٥٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[5853] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، اسی طرح (عبیداللہ بن عمر نے) سعید مقبری سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٥٨٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَّعْنِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِذٰلِكَ.

[5854] مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی روایت کی۔

[٥٨٥٥] ١٥٢ -(٢٢٤٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَّمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْأَرْضِ».

[5855] عبدہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو بلی کے معاملے میں عذاب دیا گیا، اس عورت نے نہ اسے کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے چھوٹے جانور کھا لیتی۔''

[٥٨٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «رَبَطَتْهَا»، وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «حَشَرَاتِ الْأَرْضِ».

[5856] ابومعاویہ اور خالد بن حارث نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''اس عورت نے اسے باندھ دیا۔'' اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے: ''حشرات الارض (کھا لیتی۔)''

[٥٨٥٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

[5857] حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہشام کی اس حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٥٨٥٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5858] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، ان کی حدیث کی طرح روایت کی۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا) (التحفة ٥)

باب: 41- جن جانوروں کو مارا نہیں جاتا، انھیں کھلانے اور پلانے کی فضیلت

[٥٨٥٩] ١٥٣-(٢٢٤٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ أَجْرٌ».

[5859] ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو شدید پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا، وہ اس کنویں میں اترا اور پانی پیا، پھر وہ کنویں سے نکلا تو اس کے سامنے ایک کتا زور زور سے ہانپ رہا تھا، پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے (دل میں) کہا: یہ کتا بھی پیاس سے اسی حالت کو پہنچا ہے جو میری ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا، پھر اس نے کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیکی کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان جانوروں میں اجر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نمی رکھنے والے ہر جگر میں (کسی بھی جاندار کا ہو) اجر ہے۔''

[٥٨٦٠] ١٥٤-(٢٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ، قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا، فَغُفِرَ لَهَا».

[5860] ہشام نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فاحشہ عورت نے ایک سخت گرم دن میں ایک کتا دیکھا جو ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پیاس کی وجہ سے اس نے زبان باہر نکالی ہوئی تھی، اس عورت نے اس کی خاطر اپنا موزہ اتارا (اور اس کے ذریعے پانی نکال کر اس کتے کو پلایا) تو اس کو بخش دیا گیا۔''

[٥٨٦١] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا، فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ، فَغُفِرَ لَهَا بِهِ».

[5861] ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کتا ایک (گہرے، کچے) کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب تھا کہ بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے اس کو دیکھا تو اس نے اپنا موٹا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے سے اس (کتے) کے لیے پانی نکالا اور وہ پانی اسے پلایا تو اس بنا پر اس کو بخش دیا گیا۔''

فائدہ: یہ عورت اہل کتاب میں سے تھی۔ کبائر کے ارتکاب کے باوجود ادنیٰ ترین درجے پر سہی، اس کے دل میں ایمان موجود تھا جس کی بنا پر یہ ایک نیکی اس کی مغفرت کا سبب بن گئی۔ کبھی ایک نیکی کسی گناہ گار کی زندگی کا رخ بدلنے کا سبب بن جاتی ہے، اسے سچی توبہ کی توفیق مل جاتی ہے اور اسے جہنم سے آزادی مل جاتی ہے۔

ادب سے الفاظ کا تعلق

پچھلے ابواب میں زندگی کے تمام مراحل کے حوالے سے وسیع تر معنی میں آداب پر احادیث مبارکہ سے رہنمائی پیش کی گئی۔ اس کا آغاز دنیا میں جنم لینے والے بچے کا نام رکھنے کے آداب سے ہوا، پھر پرورش گاہ، یعنی گھروں کی خلوت اور سلامتی کے تحفظ کے آداب بیان ہوئے، پھر انسانی سلامتی کو یقینی بنانے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، گھریلو زندگی، عیادت اور تیمارداری، انسانی سلامتی کے لیے خطرناک جانوروں سے تحفظ کے طور طریقوں اور آداب کا ذکر ہوا۔ اس کے بعد ابواب پر مشتمل کتاب میں حسن ذوق کے ساتھ الفاظ کے صحیح اور خوبصورت استعمال کے ادب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ادب کا لفظ جب لٹریچر کے معنی میں استعمال کیا جائے تو وہاں شائستگی اور حسن ذوق کے ساتھ الفاظ کے خوبصورت اور صحیح استعمال سے ابلاغ کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اسی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جو شخص اپنی طبیعت بگڑ جانے کی تعبیر ''خَبُثَتْ نَفْسِي'' (میرے مزاج میں خبث پیدا ہو گیا ہے) کے الفاظ سے کر رہا ہے، وہ نفس انسانی کی طرف، جسے اللہ نے تکریم دی ہے، توہین آمیز بات کی نسبت کر رہا ہے۔ جو یہ باور کرتے ہوئے کہ اس کی زندگی کی مشکلات اس کے اپنے فکر و عمل کی بنا پر نہیں، ایک اور قوت کی بنا پر پیدا ہو رہی ہیں، اس قوت کو دہر یا زمانے کا نام دے کر اس کو برا بھلا کہہ رہا ہے، وہ دراصل اس حقیقی قوت کو برا بھلا کہہ رہا ہے جس کے حکم پر زندگی کا سارا نظام چل رہا ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ سیاق و سباق اور معنی کی مطلوبہ جہت کے بدلنے سے الفاظ کا استعمال مناسب یا نامناسب قرار پاتا ہے، مثلاً: اگر کوئی انسان کفر، سرکشی اور ظلم و ستم میں حد سے آگے گزر گیا ہے تو وہ حقیقتاً اللہ کی دی ہوئی عزت و کرامت کو کھو کر خَبُثَتِ النَّفْسُ کا شکار ہو گیا ہے۔ ایسے آدمی کے بارے میں یہ ترکیب استعمال کرنا غیر مناسب نہیں ہوگا۔

رب اور عبد کے الفاظ کئی معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔ حقیقی طور پر رب صرف اللہ ہے اور ہر انسان اسی کا عبد ہے، لیکن عربی زبان میں عبد کا لفظ کسی انسان کے مملوکہ غلام اور رب کا لفظ اس کے آقا کے لیے بھی مستعمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عام حالات میں غلام اور اس کے مالک کے لیے مناسب ترین متبادل الفاظ کی طرف رہنمائی کی ہے، لیکن سورۂ یوسف میں غلام کے سامنے اس کے بادشاہ کے لیے رب کا لفظ استعمال کرنا ضروری تھا کیونکہ وہ بادشاہ کے لیے، جو اس کا آقا بھی تھا، اس کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ استعمال ہی نہیں کرتا تھا۔ وہ اس کے بجائے کسی دوسرے لفظ کے ذریعے سے یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتا تھا کہ اس کے سامنے بادشاہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ متبادل الفاظ اس ماحول میں دوسروں کے لیے استعمال ہوتے تھے اور بادشاہ کے لیے جو دوسرے الفاظ

استعمال ہوتے تھے ان کا مفہوم اس لفظ کی نسبت بھی زیادہ قابل اعتراض تھا۔

آخر میں الفاظ کے خوبصورت استعمال کی طرح خوشبو استعمال کرنے، اس کا تحفہ پیش کرنے اور قبول کرنے کی بات کی گئی ہے کہ اس سے بھی خود کو اور دوسرے انسانوں کو فرحت اور مسرت نصیب ہوتی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

٤٠ - كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

ادب اور دوسری باتوں (عقیدے اور انسانی رویوں) سے متعلق الفاظ

(المعجم ١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ)
(التحفة ١)

باب: 1- زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

[٥٨٦٢] ١-(٢٢٤٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ».

[5862] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم دہر (وقت/زمانے) کو برا کہتا ہے، جبکہ (ربِّ) دہر میں ہی ہوں۔ رات اور دن (جنھیں انسان وقت کہتا ہے) میرے ہاتھ میں ہیں۔''

[٥٨٦٣] ٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ- قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

[5863] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے (ناراض کرتا ہے)، وہ زمانے کو برا کہتا ہے جبکہ میں ہی (ربِّ) دہر ہوں، رات اور دن کو پلٹتا ہوں۔''

[٥٨٦٤] ٣-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَقُولُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا».

[5864] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، وہ کہتا ہے: ''ہائے زمانے (وقت) کی نامرادی!'' تم میں سے کوئی ''ہائے زمانے کی نامرادی!'' (جیسا جملہ) نہ کہے، کیونکہ دہر (کا مالک) میں ہوں۔ رات اور دن کو پلٹتا ہوں اور میں جب چاہوں گا ان کی بساط لپیٹ دوں گا۔''

[٥٨٦٥] ٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ».

[5865] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ ''ہائے زمانے کی نامرادی!'' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کا مالک) ہے۔''

[٥٨٦٦] ٥-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ».

[5866] ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمانے کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کا مالک) ہے۔''

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کی جو سب سے آسان اور خوبصورت شرح کی وہ یوں ہے کہ جاہلیت میں لوگ ہر آفت اور مصیبت کو گردش لیل ونہار کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ اسی کو دہر (وقت یا زمانہ) کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وقت ہی ان پر ساری مصیبتیں ڈھاتا ہے اور وہ مہربان ہو جائے تو ان کے خیال کے مطابق نہ صرف مصیبتیں ٹل جاتی ہیں بلکہ ہر طرح کی نعمتیں اور کامیابیاں بھی حاصل ہوتی ہیں، یہی دہریت ہے۔ بدقسمتی سے اکثر شعراء اور ادیب اب بھی اسی پیرائے میں بات کرتے ہیں، وہ دہر یا زمانے کا نام لے کر در حقیقت اسی کو برا کہہ رہے ہوتے ہیں جو نعمت عطا کرتا ہے یا اسے روکتا ہے یا پھر مصیبت نازل کرتا ہے یا اسے روکتا ہے۔ مصیبتوں اور نعمتوں کا یہ سارا نظام اللہ کا تخلیق کردہ ہے۔ یہ اسی کا فیصلہ ہے کہ کون سے انسانی عمل کا نتیجہ نعمت کی صورت میں ظاہر ہوگا اور کون سے عمل کا آفت یا عذاب کی صورت میں سامنے آئے گا۔ برا بھلا کہنے والے غلطی سے اسے زمانے کی طرف منسوب کرتے ہوئے حقیقت میں اسی کو برا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں جو اس سارے نظام کا خالق ہے اور اسے چلا رہا ہے۔ وہ آفتوں کو جس گردشِ لیل ونہار کی طرف منسوب کر رہے ہیں وہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اسی کے فیصلے اور حکم سے جاری وساری ہے اور رات اور دن کے دوران میں جو مصیبتیں آتی یا نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہیں۔ عمل اور نتیجۂ عمل کے

اسی اصول کے مطابق ہوتی ہیں جو اللہ نے قائم کیا ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔ اسی نے انسانوں کے اعمال کے نتائج مقرر کیے ہیں، پھر انسانوں کو ان سے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے۔ اسی کے نظام کے مطابق سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان نتائج کو بدل بھی وہی سکتا ہے۔ برے عمل کے نتیجے سے بچا بھی وہی سکتا ہے، اس لیے اپنی ذمہ داری کے احساس سے عاری ہو کر گردشِ لیل و نہار کو برا بھلا کہنے کے بجائے مالک کائنات اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا، کامیابیوں کے لیے اسی کے بتائے ہوئے راستوں پر اسی کے رسولوں کی رہنمائی کے مطابق چلنا ضروری ہے۔ ''میں ہی زمانہ ہوں'' کے مفہوم کی ان گنت جہتیں ہیں جو ماہرین طبیعیات، فلاسفہ وغیرہ سب اہل علم وتحقیق کے لیے غور وفکر اور تدبر کی نئی راہیں کھولتی ہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا) (التحفة ٢)

باب:2- عِنَب (انگور اور اس کی بیل) کو کرم کہنا مکروہ ہے

[٥٨٦٧] ٦-(٢٢٤٧) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5867] ایوب نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کا مالک) ہے اور تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور اور اس کی بیل) کو کرم نہ کہے، کیونکہ کرم (اصل میں) مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

فائدہ: عرب اسلام سے پہلے شراب نوشی کے دلدادہ تھے، انھوں نے اسی مناسبت سے انگور، کشمش اور انگور کی بیل تک کے خوبصورت نام رکھے ہوئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ شراب نوشی کے بعد انسان جود وکرم کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس لیے انگور کی بیل اور انگور کا نام انھوں نے کَرْمَہ بھی رکھا ہوا تھا۔ حقیقت میں شراب نوشی اور سخاوت کا آپس میں کوئی تعلق نہیں، البتہ مفت خورے، خوشامدی اور تملّق پیشہ لوگ شراب پینے والوں کو بے وقوف بنا کر گل چھرے اڑانے اور مال اینٹھنے میں آسانی سے کامیاب ہو جاتے تھے اور اب بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ شراب پینے والے کو سخی، کریم، عطا کا دلدادہ وغیرہ کہہ کر ان سے مال اینٹھتے ہیں۔ یہ حقیقت میں سخاوت نہیں حماقت ہوتی ہے اور فائدے کے بجائے نقصان کا سبب ہوتی ہے کیونکہ خوشامد پیشہ لوگ مال لے اڑتے ہیں اور حقیقی مستحقین محروم رہ جاتے ہیں۔ کتاب الاشربہ کے پہلے باب میں شراب کی حرمت سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شراب نوشی کی مجلس کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ گانے والی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو نشے کے عالم میں اس بات پر اکسایا کہ وہ سخاوت کرتے ہوئے باہر موجود اونٹنیوں کے گوشت سے محفل کے شرکاء کی تواضع کریں اور انھوں نے فوراً چھری اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان اونٹنیوں کے جگر اور گردے نکال لیے جن کی مدد سے محنت مزدوری کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا گھر بنانا اور بسانا چاہتے تھے۔ اس حماقت کو سخاوت کا نام دینا فریب دہی کی بدترین مثال ہے۔ شراب، پینے والوں کو اس تباہ کن حماقت پر اکساتی ہے، حقیقی سخاوت پر نہیں۔ حقیقی سخاوت کا مرکز تو مومن کا دل ہے۔ مومن اس جذبے کے تحت فقر و فاقہ میں مبتلا ان حیا دار غیرت مندوں کو خود تلاش کرتا ہے جو دستِ سوال

دراز نہیں کر سکتے اور انتہائی راز داری سے ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک مومن اس عالم میں بھی ان کی ضرورتیں پوری کرتا ہے جب وہ خود انتہائی ضرورت مند ہوتا ہے۔ قرآن مجید انھی لوگوں کے بارے میں کہتا ہے: ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ ''اور وہ (دوسروں کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔'' (الحشر 9:59)

[٥٨٦٨] ٧-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: كَرْمٌ؛ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

[5868] سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''(انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہو، کیونکہ (حقیقت میں) کرم مومن کا دل ہوتا ہے۔''

[٥٨٦٩] ٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5869] ہشام نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''انگور اور اس کی بیل کو کرم نہ کہو کیونکہ (اصل میں) کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

[٥٨٧٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ، فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

[5870] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔''

[٥٨٧١] ١٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ، لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ».

[5871] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنائیں۔ انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں یہ بھی تھی: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص انگور اور اس کی بیل کو کرم نہ کہے، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

[٥٨٧٢] ١١-(٢٢٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

[5872] عیسیٰ بن یونس نے شعبہ سے، انھوں نے سماک بن حرب سے، انھوں نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ

وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: الْحَبْلَةُ» يَعْنِي الْعِنَبَ.

نے فرمایا: ''(انگور اور اس کی بیل کو) کرم نہ کہا کرو، لیکن حَبْلہ کہہ لو۔'' آپ کی مراد انگور سے تھی۔

[٥٨٧٣] ١٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ».

[5873] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے علقمہ بن وائل سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کرم نہ کہو لیکن عنب اور حَبْلہ، (انگور کی بیل) کہہ لو۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ) (التحفة ٣)

باب:3- عبد، اَمہ، مَولیٰ اور سید کے الفاظ کا صحیح اطلاق (استعمال) کرنے کا حکم

[٥٨٧٤] ١٣-(٢٢٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي، كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللهِ، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي، وَفَتَايَ وَفَتَاتِي».

[5874] علاء کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمھاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، البتہ یوں کہہ سکتا ہے: میرا لڑکا، میری لڑکی، میرا جوان/خادم، میری خادمہ۔''

فائدہ: جب اپنے غلام اور باندی کے حوالے سے بات کرنی ہو تو عَبْدِي اور أَمَتِي کے بجائے مترادف الفاظ استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ رسول اللہ نے بہت ہی پیارے متبادل الفاظ تجویز فرمائے ہیں جن سے طرفین کی جانب سے ایک دوسرے کے لیے محبت وشفقت اور احترام اور خدمت کا جذبہ جھلکتا ہے۔ اگر موقع ایسا ہو کہ عبد اور أَمَة کے الفاظ استعمال کرنا ناگزیر ہو، ان کے بغیر بات واضح نہ ہوتی ہو تو جواز موجود ہے کیونکہ قرآن نے حقیقی معنی واضح کرنے کی غرض سے غلام اور کنیز کے لیے ''عبد اور أَمَہ'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

[٥٨٧٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[5875] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی غلام

اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: فَتَايَ، وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: سَيِّدِي».

کو) میرا بندہ نہ کہے، پس تم سب اللہ کے بندے ہو، البتہ یہ کہہ سکتا ہے: میرا جوان، اور نہ غلام یہ کہے: میرا رب (پالنے والا)، البتہ میرا سید (آقا) کہہ سکتا ہے۔''

[٥٨٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: «وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ».

[5876] ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں ہے: ''غلام اپنے آقا کو میرا مولا نہ کہے۔''

وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: «فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

ابومعاویہ کی حدیث میں مزید یہ الفاظ ہیں: ''کیونکہ تمھارا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔''

فائدہ: اس روایت میں وکیع اور ابومعاویہ کی طرف سے یہ الفاظ زائد بیان ہوئے ہیں کہ غلام اپنے آقا کو مَولَایَ نہ کہے، جبکہ اگلی حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ غلام اپنے آقا کو رَبِّی کے بجائے مولای کہے۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مایۂ ناز شاگرد ہمام بن منبہ کی ہے جنھوں نے حفظ کے ساتھ ساتھ کتابت کے ذریعے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کو محفوظ رکھا۔ محدثین نے انھی کی روایت کو راجح کہا ہے۔ قرآن اور دیگر احادیث سے بھی مَولَایَ کہنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ ابومعاویہ کی روایت کے ان الفاظ کو وہم قرار دیا گیا ہے۔

[٥٨٧٧] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اسْقِ رَبَّكَ، أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّىءْ رَبَّكَ» وَقَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: رَبِّي، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي، وَمَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، وَأَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ، فَتَاتِي، غُلَامِي».

[5877] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں (ایک یہ) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام یا کنیز سے) یہ نہ کہے: اپنے رب (پالنہار) کو پلاؤ، اپنے رب کو کھلاؤ، اپنے رب کو وضو کراؤ۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) میرا رب نہ کہے، البتہ میرا آقا اور میرا مولیٰ کہے۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا بندہ، میری بندی، البتہ یوں کہے: میرا خادم/جوان، میری خادمہ، میرا لڑکا۔''

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: خَبُثَتْ نَفْسِي) (التحفة ٤)

باب:4- ''میرا نفس خبیث ہو گیا'' کہنے کی کراہت

[٥٨٧٨] ١٦-(٢٢٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي»، هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ، وَّقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لٰكِنْ».

[5878] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ ابوکریب محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان دونوں (سفیان اور ابواسامہ) نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: ''میرا جی (نفس، اپنا آپ) گندا ہو گیا ہے، بلکہ یہ کہے: میری طبیعت بوجھل ہو گئی ہے۔'' یہ ابوکریب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابوبکر (ابن ابی شیبہ) نے کہا: نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے، اور ''لیکن'' کا لفظ نہیں کہا۔

[٥٨٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5879] ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٥٨٨٠] ١٧-(٢٢٥١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي».

[5880] ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا جی گندا ہو گیا، بلکہ کہے کہ میرا جی بوجھل ہو گیا ہے (یا میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔)''

(المعجم ٥) - (بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ، وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ. وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ) (التحفة ٥)

باب:5- کستوری کا استعمال اور یہ کہ وہ بہترین خوشبو ہے اور ریحان (خوشبودار پھول یا اس کی ٹہنی) اور خوشبو (کا تحفہ) رد کرنا مکروہ ہے

[٥٨٨١] ١٨-(٢٢٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[5881] ابواسامہ نے شعبہ سے روایت کی، کہا: مجھے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَةٌ، مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَصِيرَةٌ، تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٌ مُّطْبَقٌ، ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا، وَّهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ، فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ، فَلَمْ يَعْرِفُوهَا، فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا» وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ.

خُلید بن جعفر نے ابونضرہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک پستہ قامت عورت دو لمبے قد کی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی۔ اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں (ایسے جوتے یا موزے جن کے تلووں والا حصہ بہت اونچا تھا) بنوائیں اور سونے کی ایک بند، ڈھکنے والی انگوٹھی بنوائی، پھر اسے کستوری سے بھر دیا اور وہ خوشبوؤں میں سب سے اچھی خوشبو ہے، پھر وہ ان دونوں (لمبی عورتوں) کے درمیان میں ہو کر چلی تو لوگ اسے نہ پہچان سکے، اس پر اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔'' اور شعبہ نے (شاگردوں کو دکھانے کے لیے) اپنا ہاتھ جھٹکا۔

فائدہ: اس حدیث کا پچھلا حصہ روایت نہیں ہوا، اس لیے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے دونوں کاموں کے بارے میں کیا فرمایا۔ البتہ درمیان کا یہ ٹکڑا کہ ''کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے'' واضح اور مکمل ہے۔ اس ٹکڑے سے مندرجہ ذیل نکات واضح ہو جاتے ہیں: ❁ رسول اللہ ﷺ کو کستوری کی خوشبو پسند تھی۔ ❁ اس حدیث کے ذریعے سے اور دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ پاکیزہ چیز ہے۔ ❁ پاکیزگی کو بڑھانے والی ہے۔ ❁ اس کا استعمال مستحب ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی ٹکڑے کی وجہ سے روایت کیا ہے۔

[٥٨٨٢] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّالْمُسْتَمِرِّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا، وَّالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ.

[5882] یزید بن ہارون نے شعبہ سے، انھوں نے خلید بن جعفر اور مستمر سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے ابونضرہ کو سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا، اس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھر لی تھی اور کستوری سب سے اچھی خوشبو ہے۔

[٥٨٨٣] ٢٠-(٢٢٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[5883] عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو ریحان (خوشبودار پھول یا ٹہنی) دی جائے تو وہ اسے مسترد نہ کرے کیونکہ وہ اٹھانے میں ہلکی اور خوشبو میں عمدہ ہے۔''

الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ».

[٥٨٨٤] ٢١-(٢٢٥٤) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ، غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُورٍ، يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5884] نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو کا دھواں لیتے تو عود کا دھواں لیتے، اس میں کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہوتی اور کافور کا دھواں لیتے، اس میں کچھ عود ملا لیتے، پھر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح خوشبو کا دھواں لیتے (اور کپڑوں میں بساتے) تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ ۝

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝

''اور شاعروں کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ وہ ہر وادی میں مارے پھرتے ہیں۔ اور بے شک وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔''

(الشعراء 26:224-226)

شعروشاعری کی اہمیت اور اصول وضوابط

عرب فصاحت و بلاغت کے رسیا تھا۔ اچھے لفظ اور اچھے جملے کہتے اور ان سے لطف اندوز ہوتے۔ ان کے شعر میں غنایت بھری ہوئی تھی، اس سے کلام کا اثر کئی گنا بڑھ جاتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے زوال اور جاہلیت کے دور میں ان کی شاعری صرف جاہلی اقدار کی ترجمان بن کر رہ گئی۔ شاعری کے موضوعات میں عریاں غزل اور تشبیب، فخر و تعلّی، بدترین ہجوگوئی، جھوٹ پر مبنی مدح سرائی، خمریات وغیرہ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ خال خال حکمت و دانائی کی باتیں تھیں۔ ان سب موضوعات میں نمایاں ترین بات حد سے بڑھی ہوئی مبالغہ آرائی تھی یہاں تک کہ وہ خود کہتے: «إِنَّ أَحْسَنَ الشِّعْرِ أَكْذَبُهُ» ''بہترین شعر وہ ہے جو سب سے بڑھ کر جھوٹ پر مبنی ہو'' اور اس طرح کی شاعری کو وہ بجا طور پر شیطان کا الہام کہتے۔ ان کے نزدیک یہ ایک مسلمہ بات تھی کہ ہر شاعر کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے جو اسے شعر الہام کرتا ہے، وہ اس بات پر فخر بھی کرتے تھے۔ کسی نے اپنے مدمقابل شاعر کو کم مرتبہ ظاہر کرنے کے لیے یہ کہا: «شَيْطَانُهُ أُنْثٰى وَشَيْطَانِي ذَكَر» ''اس کا شیطان مؤنث ہے (اس لیے اس کی شاعری میں زور کم ہے) اور میرا شیطان مذکر (نر) ہے۔''

قرآن مجید نے یہ کہہ کر: ﴿ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ○﴾ ''اور شاعروں کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بلاشبہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں'' (الشعراء 26:224,225) اس بات کی وضاحت کر دی کہ خرابی کہاں ہے اور پھر سورۃ الشعراء کی آخری آیت کے ذریعے سے اچھی شاعری اور صحیح شعراء کو مستثنیٰ کر دیا۔

جب اسلام کا آغاز ہوا تو اس وقت کا شعری ورثہ انھی خرافات پر مشتمل تھا۔ اس لیے اس سارے ورثے کو مسترد کرنا عین فطری بات تھی، لیکن اسلام چونکہ عدل و انصاف کا دین ہے، اس لیے اس سارے مجموعے میں تھوڑے سے تھوڑا جتنا بھی حصہ دانائی پر مشتمل تھا یا جاہلیت کی خرافات سے محفوظ تھا، اس کو قبول کر لیا گیا۔ لبید کے شعر کو رسول اللہ ﷺ نے سراہا۔ اور بھی بعض اشعار ہیں جن کی تحسین یا جن کے استعمال کے حوالے سے کچھ روایات ملتی ہیں۔

احادیث میں جو تردید آئی ہے وہ فن شاعری کی نہیں جاہلیت کی ان اقدار کی ہے جن کی وہ شاعری ترجمان تھی۔ وہ شعر جو سچائی اور دانائی کا ترجمان تھا اسے نہ صرف قبول کیا گیا بلکہ اس کی باقاعدہ حوصلہ افزائی ہوئی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قصائد کے لیے مسجد میں منبر رکھا جاتا۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں چادر عطا ہوئی۔ امیہ بن ابی صلت کے اشعار آپ نے خود فرمائش کر کے سنے۔ (حدیث:5885) آپ ﷺ نے یہ فرما کر شعر کو بہت بڑا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً» ''بلاشبہ بعض شعر حکمت

والے ہوتے ہیں۔'' (صحيح البخاري: 6145) شعر کے حوالے سے حقیقت کشا قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے: «اَلشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَّمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذِ الْحَسَنَ وَدَعِ الْقَبِيحَ» ''شعر میں سے کوئی اچھا ہے اور کوئی برا، اچھا لے لو اور برا چھوڑ دو۔'' (الأدب المفرد للبخاري، حديث: 866)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٤١ - كِتَابُ الشِّعْرِ

شعروشاعری کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ: فِي إِنْشَادِ الْأَشْعَارِ وَبَيَانِ أَشْعَرِ الْكَلِمَةِ وَذَمِّ الشِّعْرِ) (التحفة ١)

[٥٨٨٥] ١-(٢٢٥٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هِيهِ» فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: «هِيهِ» حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

[٥٨٨٦] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

باب: شعر سنناسنانا، شعر میں کہی گئی عمدہ ترین بات، اور (برے) شعر کی مذمت

[5885] عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، دونوں نے ابن عیینہ سے روایت کی ۔ ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی ۔ ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن شرید سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو لاؤ (سناؤ۔)'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور سناؤ۔'' میں نے ایک اور شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا: ''اور سناؤ۔'' یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو اشعار سنائے۔

[5886] زہیر بن حرب اور احمد بن عبدہ دونوں نے ابن عیینہ سے، انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، انھوں نے عمرو بن شرید یا یعقوب بن عاصم سے، انھوں نے حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سوار کیا، اس کے بعد اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٨٨٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَزَادَ: قَالَ: «إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ» وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: «فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ».

[5887] معتمر بن سلیمان اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی سے، انھوں نے عمرو بن شرید سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے شعر سنانے کے لیے فرمایا، ابراہیم بن میسرہ کی روایت کے مانند اور مزید یوں کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔'' اور ابن مہدی کی حدیث میں ہے: ''وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔'' (اس نے تقریباً وہی باتیں کیں جو ایک مسلمان کہہ سکتا ہے۔)

[٥٨٨٨] ٢-(٢٢٥٦) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ. قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ».

[5888] شریک نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''عربوں نے شعر میں جو سب سے عمدہ بات کہی وہ بات لبید کا یہ جملہ ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز (جس کی عبادت کی جاتی ہے) باطل ہے۔'' (دوسرا مصرع ہے: وَكُلُّ نَعِيمٍ لَّامَحَالَةَ زَائِلٌ ''اور ہر نعمت لازمی طور پر زائل ہونے والی ہے۔'')

[٥٨٨٩] ٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

[5889] سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی، کہا: ہمیں ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز (جس کی عبادت کی جاتی ہے) باطل ہے۔'' اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

[٥٨٩٠] ٤-(. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

[5890] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ [أُمَيَّةُ] بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ».

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی شاعر کا کہا ہوا سب سے سچا شعر وہ ہے جو لبید نے کہا ہے: ''سنو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔'' اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

[٥٨٩١] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ».

[5891] شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔''

[٥٨٩٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ»،

مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ.

[5892] اسرائیل نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے: ''سن رکھو! اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔''

انھوں (اسرائیل) نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

[٥٨٩٣] ٧-(٢٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[5893] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں حفص اور ابومعاویہ نے حدیث بیان کی۔ ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان دونوں (ابومعاویہ اور حفص) نے اعمش سے روایت کی۔ ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول

«لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان کے پیٹ میں پیپ بھر جانا جو اس کے پیٹ کو تباہ کر دے، شعر کے ساتھ بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَّمْ يَقُلْ «يَرِيهِ».

ابوبکر نے کہا: مگر حفص نے ''يَرِيهِ'' (جو اس کے پیٹ کو تباہ کر دے) کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

فائدہ: جوف انسانی جسم کے اس حصے کو کہتے ہیں جس میں دل، پھیپھڑے، معدہ اور انتڑیاں وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ اگر انسان کی پوری توجہ روایتی شعروشاعری کی طرف ہے، جس طرح جاہلی دور کے بہت سے لوگوں کا حال تھا، تو اس کے دل میں نہ اللہ کی یاد کی گنجائش باقی رہے گی، نہ کسی اور اچھی بات کی۔ اس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی جبکہ پیٹ کے زخموں سے محض دنیوی زندگی خراب ہوگی۔ عربی زبان میں ''وَرْيٌ'' پھیپھڑوں کے پیپ بھرے زخم کو کہتے ہیں جو انھیں تباہ کر دیتا ہے۔

[٥٨٩٤] ٨-(٢٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».

[5894] حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر سے بھر جائے۔''

[٥٨٩٥] ٩-(٢٢٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ يُّحَنِّسَ مَوْلٰى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ، إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُّنْشِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».

[5895] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ''عرج'' کے علاقے میں جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان کو پکڑو، یا (فرمایا:) شیطان کو روکو، انسان کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرے۔''

فائدہ: یہ شاعر صاحب جاہلی دور کی مروجہ شاعری جو کذب کی حد تک پہنچی ہوئی مبالغہ آرائی، فخر و تعلّی، خواتین کا نام لے کر ان کے ساتھ اظہار عشق اور خمریات وغیرہ پر مبنی ہوتی تھی، بلند آواز سے سناتے جا رہے تھے۔ ایسی شاعری یقیناً شیطان کے پروگرام کی اشاعت کا کام کرتی ہے۔

(المعجم ١) - (بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ) (التحفة ٢)

باب: 1- نردشیر (چوسر) کی حرمت

[٥٨٩٦] ١٠-(٢٢٦٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ، فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ».

[5896] سلیمان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے چوسر کھیلی تو گویا اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے خون اور گوشت سے رنگ لیا۔''

فائدہ: ''نردشیر'' اسی نام کے ایک ایرانی بادشاہ کا ایجاد کردہ کھیل ہے۔ اس میں دو رنگ کی بساط ہوتی ہے، گوٹیاں بھی ہوتی ہیں اور دو رنگ کا پانسہ بھی۔ اسے ایک ڈبیا میں ڈال کر نکالا جاتا ہے اور جس رنگ کا پانسہ نکلے اس کے مطابق کھیل کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ انگلش میں اسے ''Backgammon'' کہتے ہیں۔ ایسے کھیل انسان کو اللہ کی یاد اور دنیا کے ہر ضروری کام سے مکمل طور پر غافل کر دیتے ہیں۔

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

«اَلرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَّكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا ، وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ»

”سچا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ تم میں سے کوئی شخص جب ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور (جو اس نے دیکھا) اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ (صحیح مسلم، حدیث: 5897 (2261))

خواب کیا ہے؟ حقیقت، اقسام اور آداب

ہر انسان خواب دیکھتا ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ یہ خواب کیا ہیں؟ کیسے نظر آتے ہیں؟ ان سے انسان کی کون سی ضرورت پوری ہوتی ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ انسان خواب کیوں دیکھتا ہے؟ یہ ایسے سوال ہیں جن پر غور ہوتا آیا ہے۔ مختلف لوگوں نے ان کے بارے میں مختلف باتیں کی ہیں۔ ماہرینِ نفسیات بھی اس راز سے پردہ اٹھانے کے لیے سرگرداں ہیں۔ ان میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ سوئے ہضم کا شاخسانہ ہوتے ہیں۔ ایک جواب یہ ہے کہ انسان اپنی ناآسودہ خواہشات کو خواب دیکھ کر آسودہ کرتا ہے۔ ایسے تمام جوابوں میں کوئی جواب بھی ایسا نہیں جو تمام اقسام کے خوابوں کی اصلیت بیان کر سکتا ہو، خصوصاً ایسے خوابوں کی جو مستقبل کے بارے میں ہوتے ہیں اور من وعن پورے ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام سوالات کا بہت واضح جواب دیا ہے۔ آپ ﷺ نے خوابوں کی ایک خاص قسم کو عام انسانی خوابوں سے الگ قرار دیا ہے اور اسے الرؤیا کہا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رؤیا اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتے ہیں۔ اور جو رؤیا نہیں، ان میں ایک بڑی قسم ان خوابوں کی ہے جو انسان کے ازلی دشمن شیطان کے خبث کی کارفرمائی ہے۔ باقی عام انسانی خواب قوت متخیلہ کی کارکردگی سے متعلق ہوتے ہیں (حدیث:5905)۔ یہ خواب عموماً جاگنے کے بعد حافظے سے محو ہو جاتے ہیں۔ رؤیائے صادقہ، یعنی سچے خواب بالکل واضح نظر آتے ہیں، ان میں کسی طرح کی اچھی بشارت ہوتی ہے یا کسی الجھن کی حقیقت واضح ہوتی ہے یا کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے رہنمائی ملتی ہے یا کسی ہونے والے واقعے کی خبر دی جاتی ہے یا کسی خطرے سے آگاہ کیا جاتا ہے یا کسی تکلیف وغیرہ کے حوالے سے انسان کو ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے تاکہ شدید صدمے سے دوچار نہ ہونے پائے۔ کتاب الرؤیا کے آخری حصے میں رؤیائے صادقہ کی متعدد مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ رؤیائے صالحہ بنیادی طور پر انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب ہیں۔ امت میں سے رؤیائے صالحہ عموماً ان لوگوں کو نظر آتے ہیں جو خود سچے ہوتے ہیں، جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں، سچے خوابوں کو دیکھ کر دل میں برے خیالات، اچھائی سے نفرت، انقباض، تکدر، پریشان خیالی اور شدید خوف جیسی کیفیات پیدا نہیں ہوتیں۔ اَحلام، یعنی خواب، خصوصاً برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جس شخص کو برا شیطانی خواب نظر آئے، وہ خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے (لعاب دہن سمیت پھونک مارے) اور پھر وضو کر کے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اٹھ کر نماز پڑھے (اور اس طرح اللہ کی پناہ میں آجائے)، دوبارہ سونے کے لیے پہلو بدل کر لیٹے اور ایسے خواب کا تذکرہ کسی اور سے نہ کرے۔ اس طرح وہ بدی کی قوتوں کے شر سے مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا، ان شاء اللہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٢ - كِتَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

(المعجم . . .) - (بَابٌ: فِي كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَأَنَّهَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ) (التحفة ١)

[٥٨٩٧] ١-(٢٢٦١) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا، غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ، حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

[٥٨٩٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَيْ سَعِيدٍ،

باب: (سچا) خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ نبوت کا ایک جز ہے

[5897] عمرو ناقد، اسحٰق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سب نے ابن عیینہ سے روایت کی۔ الفاظ ابن ابی عمر کے ہیں۔ کہا: ہمیں سفیان نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: میں خواب دیکھتا تھا اور اس سے میں بخار اور کپکپی جیسی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا تھا، بس میں چادر نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''(سچا) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور (برا) خواب شیطان کی طرف سے۔ تم میں سے کوئی شخص جب ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور (جو اس نے دیکھا) اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5898] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن عبدالرحمٰن، سعید کے دو بیٹوں عبدربہ اور یحییٰ اور محمد بن عمرو بن علقمہ سے حدیث سنائی،

وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ: كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا، غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ.

انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، ان سب نے اپنی حدیث میں ابوسلمہ کے اس قول کا ذکر نہیں کیا: ''میں خواب دیکھتا تھا جس سے مجھ پر بخار اور کپکپی طاری ہو جاتی تھی مگر میں چادر نہیں اوڑھتا تھا۔''

[٥٨٩٩] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: أُعْرٰى مِنْهَا: وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: «فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ».

[5899] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اس سے میں بخار اور کپکپی میں مبتلا ہو جاتا تھا۔'' یونس کی حدیث میں مزید یہ الفاظ ہیں: ''وہ جب نیند سے بیدار ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے۔''

[٥٩٠٠] ٢-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَمَا أُبَالِيهَا.

[5900] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہا: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(سچا) خواب اللہ کی جانب سے ہے اور (برا) خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اس (خواب) کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔'' تو (ابوسلمہ نے) کہا: بعض اوقات میں ایسا خواب دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوتا تھا، پھر یہی ہوا کہ میں نے یہ حدیث سنی تو اب میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

[٥٩٠١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

[5901] قتیبہ اور محمد بن رمح نے لیث بن سعد سے روایت کی۔ محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے

ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ: «وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

حدیث بیان کی۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سب (لیث، عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر) نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی۔ ثقفی کی روایت میں ہے کہ ابوسلمہ نے کہا: میں خواب دیکھا کرتا تھا۔ لیث اور ابن نمیر کی روایت میں حدیث کے آخر تک ابوسلمہ کا جو قول (منقول) ہے وہ موجود نہیں، ابن رمح نے اس حدیث کی روایت میں مزید یہ کہا ہے: ''وہ جس کروٹ پر لیٹا ہوا تھا اس سے دوسری کروٹ ہو جائے۔''

[٥٩٠٢] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَّأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَا تَضُرُّهُ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنْ رَّأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ، وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ».

[5902] عمرو بن حارث نے عبدربہ بن سعید سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اس کو بری لگی تو وہ (تین بار) اپنی بائیں جانب تھوکے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور یہ خواب وہ کسی کو بیان نہ کرے۔ اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اس کو بتائے جو اس سے محبت کرتا ہے۔''

[٥٩٠٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي، قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ، فَقَالَ: وَأَنَا إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي، حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا

[5903] شعبہ نے عبدربہ بن سعید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: بعض اوقات میں ایسا خواب دیکھتا تھا جس سے میں بیمار پڑ جاتا تھا، یہاں تک کہ میری حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: میں بھی بعض اوقات خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس شخص کو بتائے جو (اس

الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفِلْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا، وَّلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ».

سے) محبت کرتا ہو اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے اور تین بار شیطان اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور وہ خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

[٥٩٠٤] ٥-(٢٢٦٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

[5904] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ لیٹا ہوا تھا اسے بدل لے۔"

[٥٩٠٥] ٦-(٢٢٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا، وَّرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِنْ رَّأَى أَحَدُكُمْ مَّا يَكْرَهُ، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ» قَالَ: «وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ» فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ. [انظر: ٥٩١١]

[5905] عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "(قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو کسی مسلمان کا خواب جھوٹا نہ نکلے گا۔ تم میں سے ان کے خواب زیادہ سچے ہوں گے جو بات میں زیادہ سچے ہوں گے۔ مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک (پینتالیسواں) حصہ ہے۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اچھا خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتی ہے، ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ جس میں انسان خود اپنے آپ سے بات کرتا ہے (اس کے اپنے تخیل کی کارفرمائی ہوتی ہے)، اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور لوگوں کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے۔" فرمایا: "(پاؤں کی) بیڑی (خواب میں دیکھنا) مجھے پسند ہے اور (گلے کا)

طوق ناپسند ہے۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔" (ثقفی نے ایوب سختیانی سے نقل کرتے ہوئے کہا:) تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات حدیث (نبوی) میں ہے یا ابن سیرین نے کہی ہے۔

[٥٩٠٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5906] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور حدیث میں کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو مجھے بیڑی (خواب میں دیکھنی) اچھی لگتی ہے اور طوق ناپسند ہے۔ بیڑی دین میں ثابت قدمی (کو ظاہر کرتی) ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کا (سچا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک (چھیالیسواں) حصہ ہے۔"

[٥٩٠٧] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ.

[5907] حماد بن زید نے کہا: ہمیں ایوب اور ہشام نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا، اور حدیث بیان کی اور (محمد بن سیرین نے) اس میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت بیان کی۔)

[٥٩٠٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، إِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ، وَلَمْ يَذْكُرِ: «الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5908] قتادہ نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ انھوں (قتادہ) نے ان (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے اس قول کو حدیث کے ساتھ ملا دیا: "مجھے طوق ناپسند ہے" حدیث کے آخر تک، اور انھوں نے یہ نہیں کہا: "(اچھا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

[٥٩٠٩] ٧-(٢٢٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّأَبُو دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[5909] محمد بن جعفر، ابوداود، عبدالرحمٰن بن مہدی اور معاذ عنبری ــ الفاظ انھی کے ہیں ــ ان سب نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن کا رؤیا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٠] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

[5910] ثابت بُنانی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٥٩١١] ٨-(٢٢٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٥٩٠٥]

[5911] ابن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن کا (سچا) خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرٰى لَهُ»، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5912] علی بن مسہر اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا (سچا) خواب، خواہ وہ خود دیکھے یا اس کے متعلق (کوئی اور) دیکھے۔'' اور ابن مسہر کی روایت میں ہے: ''اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٣] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى:

[5913] عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: میں نے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

اپنے والد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہمیں ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''نیک انسان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[٥٩١٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَّعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَّعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5914] علی بن مبارک اور حرب بن شداد دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

[٥٩١٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

[5915] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی اپنے والد سے روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

[٥٩١٦] ٩-(٢٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[5916] ابواسامہ اور عبداللہ بن نمیر دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (ستروں 1/70 حصہ) ہے۔''

[٥٩١٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[5917] یحییٰ نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٥٩١٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ

[5918] نافع نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن

عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ: قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: «جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

عمر رضی اللہ عنہما نے ''نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ'' کہا تھا۔

فائدہ: سچا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے یا چھیالیسواں یا سترواں (1/70)۔ یہ اختلاف راویوں کی طرف سے ہے۔ پینتالیسواں اور چھیالیسواں تو اس قدر قریب ہیں کہ ایک استاد کے شاگردوں میں سے کسی کو خمسة و اربعین (پینتالیس) اور کسی کو ستة و اربعین (چھیالیس) سمجھ میں آیا اور یاد رہا۔ سترواں کہنے والے کو اس حوالے سے تھوڑا سا شک بھی ہے، اس لیے پہلے دو میں سے ایک عدد ہی راجح ہے اور وہ چھیالیس کا ہے کیونکہ صحیح بخاری میں بغیر شک کے اسی کا ذکر ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التعبیر میں اسی کے مطابق باب قائم کیا ہے: «بَابٌ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ» باقی رہا ستر اور چھیالیس کا اختلاف، تو قاضی عیاض رحمہ اللہ نے امام طبری رحمہ اللہ کے حوالے سے اس کی تطبیق یوں بیان کی ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کے لحاظ سے ہے۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے اور فاسق کا خواب سترواں جز ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خواب خفی (جس کی دیکھنے والے کو کچھ سمجھ نہ آئے یا اس کی کوئی معقول تعبیر نہ ہو سکے) نبوت کا سترواں حصہ ہے اور خواب جلی (اچھا خواب جو کھل کر سامنے آ جائے) نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، واللہ أعلم بالصواب۔

(المعجم ۱) - (بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «مَنْ رَّآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي») (التحفة ۲)

باب: 1- نبی ﷺ کا فرمان: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا''

[٥٩١٩] ١٠-(٢٢٦٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَّآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

[5919] محمد (بن سیرین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

[٥٩٢٠] ١١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي

[5920] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ، لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھ لے گا یا (فرمایا:) گویا اس نے مجھ کو بیداری کے عالم میں دیکھا، شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

فائدہ: صحابہ کرام نے تو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہوئی تھی، ان حضرات کو جب خواب میں زیارت ہوتی تو وہ پہچان جاتے کہ آپ ہی کی زیارت ہوئی یا اس زمانے کے جس شخص نے ایمان کی حالت میں آپ کی زیارت نہیں کی تھی، خواب کے بعد اسے زیارت اور ایمان کی توفیق عطا کر دی جاتی تھی۔ وہ حقیقی زیارت تھی اور وہ خواب یقیناً رؤیائے صالحہ تھا۔ اب اگر کوئی مومن خواب میں آپ کو دیکھتا ہے تو اسے بھی اس صورت میں یقین ہوگا کہ اس نے آپ ﷺ کو جب خواب میں دیکھا تو بعینہ اسی حلیۂ مبارک کے مطابق دیکھا ہو جو مستند احادیث میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اگر حلیہ مختلف ہے تو اس نے کسی اور کو دیکھا ہے۔ اس کو خود غلط فہمی ہوئی ہے یا غلط فہمی دلائی گئی ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سفید ریش بزرگ کو دیکھا، ان سے بات کی اور مجھے خواب میں بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ انھیں یہ غلط فہمی دلائی گئی ہوتی ہے کیونکہ صحابہ نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ رحلت کے وقت بھی رسول اللہ ﷺ کے صرف چند ہی بال سفید تھے، ورنہ آپ ﷺ کے بال سیاہ تھے۔

[٥٩٢١] (٢٢٦٧) وَقَالَ: فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ».

[5921] (ابن شہاب نے) کہا: ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ مچ (سچا خواب) دیکھا۔''

[٥٩٢٢] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَمِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا، سَوَاءً مِّثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

[5922] زہری کے بھتیجے نے کہا: مجھے میرے چچا نے حدیث بیان کی، پھر دونوں احادیث اکٹھی ان کی دونوں سندوں سمیت بیان کیں، بالکل یونس کی حدیث (:5920) کی طرح۔

[٥٩٢٣] ١٢-(٢٢٦٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي»،

[5923] لیث نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔'' اور آپ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب

وَقَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ».

دیکھے تو وہ نیند کے عالم میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی کسی دوسرے کو خبر نہ دے۔"

[٥٩٢٤] ١٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّه سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي».

[5924] زکریا بن اسحٰق نے کہا: مجھے ابوزبیر نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نیند میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان کے بس میں نہیں کہ وہ میری مشابہت اختیار کر سکے۔"

(المعجم ٢) - (بَابُ: لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ) (التحفة ٣)

باب:2- نیند کی حالت میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی کسی کو خبر نہ دے

[٥٩٢٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، فَأَنَا أَتَّبِعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ».

[5925] ابوزبیر نے حضرت جابر ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ ایک اعرابی (بدوی) نے، جو آپ کے پاس آیا تھا، آپ سے عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے بھاگ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: "نیند کے عالم میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کے بارے میں کسی کو مت بتاؤ۔"

فائدہ: برے خواب کے بارے میں یہی تلقین ہے کہ کسی کو نہ بتایا جائے۔ اسی میں مومن کی عزت کا تحفظ بھی ہے کیونکہ خواب میں ہی سہی، مومن کا شیطان کی مرضی کے مطابق کچھ دیکھنا یا سمجھنا مومن کے لیے باعث افسوس وندامت ہی ہو سکتا ہے لیکن اس وجہ سے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں کیونکہ یہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔ برے خیالات چاہے جاگتے میں آئیں اگر اس نے عمل نہیں کیا تو ان کی بنا پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں۔

[٥٩٢٦] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى

[5926] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُّ عَلَى أَثَرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ: «لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ».

وَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ، يَخْطُبُ فَقَالَ: «لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ».

نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر کو تلوار کا نشانہ بنایا گیا، وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: ”نیند کی حالت میں شیطان تمھارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے وہ لوگوں کو نہ بتاؤ۔“

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے اس کے بعد نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”خواب میں شیطان تمھارے ساتھ جو چھیڑ خانی کرے تم میں سے کوئی اس کے بارے میں لوگوں کے ساتھ باتیں نہ کرے۔“

[٥٩٢٧] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ»، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: «إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ.

[5927] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوسعید اشج نے کہا: ہمیں وکیع نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسفیان سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ”جب خواب میں شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ چھیڑ خانی کرے تو وہ لوگوں کو نہ بتاتا پھرے۔“ ابوبکر کی روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کسی کے ساتھ چھیڑ خانی کی جائے۔“ اور انھوں نے شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا) (التحفة ٤)

باب:3- خواب کی تعبیر

[٥٩٢٨] ١٧-(٢٢٦٩) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[5928] محمد بن حرب نے یونس زبیدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے خبر دی کہ ابن عباس یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم حدیث سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ابن وہب نے ہمیں خبر دی، کہا: مجھے یونس (زبیدی) نے ابن

يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَرَى سَبَبًا وَّاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ! لَتَدَعَنِّي فَلِأَعْبُرَنَّهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اعْبُرْهَا»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ: حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَّأَخْطَأْتَ بَعْضًا»

شہاب سے خبر دی کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے انھیں بغیر شک کے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے آج رات خواب میں چھتری کی طرح (سر پر سایہ فگن) ایک بدلی کو دیکھا جو گھی اور شہد ٹپکا رہی ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے سے اس کے چلو بھر رہے ہیں، کچھ زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ کم لینے والے ہیں، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے پکڑ کر اوپر چلے گئے، پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چلا گیا، پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چلا گیا، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ اس کی وجہ سے کٹ گئی پھر اس کی خاطر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کی قسم! آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی تعبیر بتاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی تعبیر بتاؤ۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: چھتری، اسلام کی چھتری ہے اور جو گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، وہ قرآن ہے، اس کی مٹھاس اور اس کی نرمی ہے اور جو اس سے اپنے چلو بھر رہے ہیں وہ قرآن میں سے زیادہ یا کم حصہ لینے والے لوگ ہیں، اور آسمان سے زمین تک پہنچنے والی رسی وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ نے اسے تھاما ہوا ہے، پس اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے ذریعے سے مزید اوپر لے جائے گا، پھر ایک آدمی آپ کے بعد اسے تھامے گا اس کے ذریعے سے اوپر (اپنی منزل تک) چلا جائے گا، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے اوپر (اپنی منزل تک) چلا جائے گا، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو وہ بھی اوپر (اپنی منزل) تک چلا

قَالَ: فَوَاللّٰهِ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ؟ قَالَ: «لَا تُقْسِمْ».

جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیے کہ میں نے صحیح کہا یا غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کوئی بات صحیح بتائی اور کسی میں غلطی کی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں گے کہ میں نے کہاں غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت دو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس کو خلافِ مصلحت اور حکمت جانا کہ وہ اس خواب کی تعبیر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غلطی کی نشاندہی کریں۔ اس سے آپ کے بعد خلافت کی ذمہ داریوں اور ان کی ادائیگی کے حوالے سے بات کھل جاتی اور رسول اللہ ﷺ ایسا بالکل نہ چاہتے تھے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح قرآن مجید میں حکم ہے: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ''اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔'' (الشوریٰ 38:42) اس کے مطابق صحابہ آپ ﷺ کے بعد آپ کے کسی اشارے کے حوالے سے نہیں، آزادی سے اپنی رائے دے کر خلافت کا مسئلہ طے کریں۔ آپ نے آزاد شوریٰ کی تربیت دینے کے لیے یہ سارا معاملہ صحابہ پر چھوڑا اور انھوں نے آزادی سے فیصلے کرتے ہوئے بہترین لوگوں کو باری باری آپ ﷺ کا جانشیں منتخب کیا، یہاں تک کہ فتنوں کا دور شروع ہو گیا اور شوریٰ کے ذریعے سے قائم ہونے والی خلافت کے بجائے بادشاہت کا دور آ گیا۔

[٥٩٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ.

[5929] سفیان نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: احد سے واپسی کے موقع پر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے آج رات خواب میں بادل کے ایک ٹکڑے کو سایہ فگن دیکھا ہے جو شہد اور گھی ٹپکا رہا تھا، یونس کی حدیث کے مفہوم کے مطابق (حدیث بیان کی۔)

[٥٩٣٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَحْيَانًا يَقُولُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً

[5930] عبدالرزاق نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے زہری سے خبر دی، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے (آگے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر کبھی کہتے تھے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور کبھی کہتے تھے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میں نے آج رات ایک بادل کو سایہ فگن دیکھا ہے۔ ان سب کی بیان کردہ حدیث

بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

کے مفہوم کے مطابق۔

[٥٩٣١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: «مَنْ رَّأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُ ظُلَّةً، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[5931] سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے جس شخص نے خواب دیکھا ہے، وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر بتاؤں گا۔'' کہا: تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے ایک بادل کو سایہ فگن دیکھا۔ جس طرح ان سب (بیان کرنے والوں) کی حدیث ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥)

باب: 4- نبی ﷺ کا خواب

[٥٩٣٢] ١٨-(٢٢٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ».

[5932] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات کو جس طرح سویا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے، دیکھا، جیسے ہم عقبہ بن رافع (انصاری) رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمیں ابن طاب کی تازہ کھجوروں میں سے کھجوریں پیش کی گئیں تو میں نے (اس کی) یہ تعبیر لی کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت، آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین انتہائی عمدہ ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے نام سے اچھی عاقبت اور دنیا کی رفعت کا مفہوم اخذ فرمایا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کی خوبصورت نام والی عمدہ کھجوریں رطب ابن طاب دیکھیں تو اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ ہمارا دین عمدہ ترین دین ہے۔ قرآن مجید میں دین کے بنیادی کلمے کو شجرۂ طیبہ کے مشابہ قرار دیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے شجرہ طیبہ کا مفہوم کھجور بتایا ہے۔ جس طرح کھجور جسمانی اعتبار سے عمدہ رزق ہے، اسی طرح اسلام روحانی اعتبار سے عمدہ ترین نعمت ہے جو ہمیں بطور رزق عطا ہوا ہے۔

[٥٩٣٣] ١٩-(٢٢٧١) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ

[5933] صخر بن جویریہ نے ہمیں نافع سے حدیث سنائی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ

جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا ، فَقِيلَ لِي : كَبِّرْ ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ».

نے فرمایا: ''میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں ایک مسواک سے دانت صاف کر رہا ہوں، اس وقت دو آدمیوں نے (مسواک حاصل کرنے کے لیے) میری توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے وہ مسواک چھوٹے کو دے دی، پھر مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں تو میں نے وہ بڑے کو دی۔''

فائدہ: انبیاء ﷺ کے خواب حق اور سچ ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے سے بھی اللہ کی طرف سے انبیاء کا رابطہ ہوتا ہے اور رہنمائی دی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ بڑے کو ترجیح دیں۔ یہ اب ہمارے لیے ایک بنیادی شرعی حکم ہے۔ محدثین اور فقہاء دوسری احادیث کی روشنی میں کہتے ہیں کہ اگر بہت سے لوگ ترتیب سے بیٹھے ہوں تو اس صورت میں دائیں طرف سے آغاز کرنا ہوگا۔

[٥٩٣٤] ٢٠-(٢٢٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَّإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدُ، يَوْمَ بَدْرٍ».

[5934] حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں، میرا گمان اس طرف گیا کہ شاید یہ جگہ ''یمامہ'' یا ''ہجر'' ہے لیکن وہ مدینہ تھا، یعنی یثرب، میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ وہ یہی کچھ تھا جس سے احد کے دن اہل ایمان دو چار ہوئے، پھر میں نے (اس) تلوار کو دوبارہ لہرایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں آ گئی۔ تو اس سے اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو عطا ہونے والی فتح اور ان کی جمعیت (کی مضبوطی) مراد تھی۔ اور میں نے اس (خواب) میں ایک گائے بھی دیکھی اور (یہ بات بھی سنائی گئی کہ) اللہ ہی سب سے بہتر ہے۔ تو وہ (گائے سے مراد) احد کے دن (شہید اور زخمی ہونے والے) مسلمان لوگ ہیں اور خیر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ نے ہمیں بعد میں عطا فرمائی اور سچائی کا ثواب (اچھا بدل) ہے جو بعد میں اللہ نے بدر (ثانیہ) کے دن ہمیں عطا کیا۔''

فائدہ: احد کے موقع پر جاتے ہوئے ابوسفیان یہ اعلان کر کے گئے تھے: «مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ»

''اگلے سال بدر میں ملاقات ہوگی۔'' رسول اللہ ﷺ نے وعدے کے مطابق اگلے سال 4 ہجری کے شعبان میں مدینہ کا انتظام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا اور ڈیڑھ ہزار کی جمعیت کے ہمراہ بدر کا رخ فرمایا، علَم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔ مسلمان بدر پہنچ کر مشرکین کا انتظار کرنے لگے اور اس دور کے رواج کے مطابق جو سامانِ تجارت ان کے ہمراہ تھا اسے بہت اچھے داموں بیچتے اور نفع کماتے رہے جبکہ ابوسفیان دو ہزار کی جمعیت لے کر مکہ سے روانہ تو ہوئے لیکن ایک ہی منزل آگے مرّ الظہران پہنچ کر مجنہ کے چشمے پر خیمہ زن ہو گئے۔ ان پر مسلمانوں کی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ آگے بڑھنے کی ہمت ختم ہوگئی، اپنے ساتھیوں کے سامنے مسلمانوں کا مقابلہ نہ کرنے کا یہ بہانہ پیش کیا کہ یہ شادابی اور ہریالی کا موسم نہیں ہے۔ ہمارے جانور کہاں چریں گے کہ ہم ان کا دودھ پی سکیں؟ ان کے ساتھی بھی کم ہمتی کا شکار تھے ان کی بات سن کر سب لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ دن انتظار فرمایا، جب مشرکین مکہ کے واپس بھاگ جانے کی پختہ خبر آ گئی تو آپ ﷺ نے واپس مدینہ کا رخ فرمایا۔ بدر ثانیہ یا بدر صغریٰ یا بدر آخرہ، جس طرح یہ مہم مختلف ناموں سے پکاری جاتی تھی، مسلمانوں کی قوت کا بہت بڑا مظاہرہ ثابت ہوئی اور پورے عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

[٥٩٣٥] ٢١-(٢٢٧٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: قَالَ نَافِعُ ابْنُ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ أَتَعَدّٰى أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ، وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي» ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

[5935] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ کے عہد میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: اگر محمد ﷺ اپنے بعد (یہ سارا) معاملہ مجھے سونپ دیں تو میں ان کی پیروی اختیار کر لوں گا۔ وہ اپنی قوم کے بہت سارے لوگوں کے ساتھ مدینہ آیا تھا، نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، یہاں تک کہ آپ (آ کر) مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہر گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمھیں نہیں دوں گا اور میں تمھارے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی صورت تجاوز نہیں کروں گا، اگر تو (میری اطاعت سے) منہ موڑ گیا تو اللہ تعالیٰ تجھے بے بس کر کے قتل کر دے گا اور تمھارے بارے میں مجھے (خواب میں) جو کچھ دکھایا گیا میں تمھیں وہی سمجھتا ہوں۔ یہ ثابت (بن قیس بن شماس) ہیں، میری طرف سے یہی تمھیں جواب دیں گے۔'' پھر آپ اس سے رخ پھیر کر تشریف لے گئے۔

(٢٢٧٤) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے قول: ''اور تمھارے بارے میں مجھے (خواب میں) جو کچھ

مَا أُرِيتُ» فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سُوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ، صَاحِبَ الْيَمَامَةِ».

دکھایا گیا میں تمھیں وہی سمجھتا ہوں'' کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار جب میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، ان کی حالت نے مجھے تشویش میں ڈال دیا تو خواب ہی میں میری طرف وحی کی گئی کہ آپ انھیں پھونک ماریں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر کی کہ یہ دو کذاب ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک صنعاء کا رہنے والا (اسود) عنسی اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ۔''

فائدہ: ان دونوں کے فتنے کا آغاز آپ ﷺ کی رحلت کے فوراً بعد ہوا۔ آپ نے جب مسیلمہ کو دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ دنیا کی چمک دمک کا مظاہرہ کرنے والا وہی کذاب ہے جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھے دکھایا گیا تم وہی ہو، (اور عنقریب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرو گے۔)''

[٥٩٣٦] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ».

[5936] ہمام بن منبہ نے حدیث بیان کی، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں۔ انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک) یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے۔ اس (خزانے کو لانے والے) نے سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں ڈال دیے۔ یہ دونوں مجھ پر گراں گزرے اور انھوں نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا، تو میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماریں، میں نے دونوں کو پھونک ماری تو وہ چلے گئے۔ میں نے ان سے مراد دو کذاب لیے، میں ان کے وسط میں (مقیم) ہوں۔ ایک (دائیں ہاتھ پر واقع) صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا بائیں ہاتھ پر) یمامہ کا رہنے والا۔''

[٥٩٣٧] ٢٣-(٢٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

[5937] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف رخ کرتے اور فرماتے: ''تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا؟».

خواب دیکھا؟"

فائدہ: آپ ﷺ کے نزدیک اہل ایمان کے خواب اہم تھے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ وہ آپ کے علم میں لائے جائیں اور آپ ان کی تعبیر فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ جَآءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم
بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

''بلاشبہ یقیناً تمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت گراں ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔'' (التوبة 9:128)

تعارف کتاب الفضائل

صحیح مسلم میں کتاب الفضائل خاص اہمیت کی حامل ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس میں ترتیب، تبویب اور انتخاب مضامین کے ذریعے سے جو مثال پیش کی ہے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے چوٹی کے سیرت نگاروں نے اس سے خوب استفادہ کیا ہے۔ سیر و مغازی کے ساتھ ساتھ دلائل نبوت اور فضائل و شمائل، جو اس کتاب میں نمایاں ہیں، بتدریج سیرت طیبہ میں نہ صرف شامل ہوئے بلکہ سیرت کا لازمی حصہ بن گئے۔

اس کتاب کے ابتدائی ابواب کو ایک طرح کے مقدمے کی حیثیت حاصل ہے۔ آغاز آپ ﷺ کے اعلیٰ حسب و نسب اور مخلوقات میں آپ کے بلند ترین مقام سے ہوتا ہے، حتی کہ بعثت سے پہلے ہی جمادات کی طرف سے آپ کو سلام کیا جاتا تھا۔ اس کے فوراً بعد اس بات کا تذکرہ ہے کہ اخروی زندگی میں بھی ساری مخلوقات پر آپ ہی کو فضیلت حاصل ہوگی۔

اس کے بعد دلائل نبوت کو لیا گیا ہے۔ آپ کے عظیم معجزات جو بیک وقت آپ کی نبوت کے دلائل اور ایمان لانے والے کے لیے اضافۂ ایمان کا سبب ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی ایسی ضرورتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنے جن کی تکمیل کی کوئی اور صورت نکلتی نظر نہ آتی تھی۔ پانی کی شدید قلت کے وقت جس سے انسانی زندگی کے ضائع ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو جائے، آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کے ذریعے سے اس کی فراوانی اسی قسم کا ایک معجزہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو چٹانوں کے اندر سے چشمے نکال کر سیراب کیا گیا جبکہ نبی ﷺ کے ساتھیوں کے لیے آپ کی مبارک انگلیوں سے چشمے پھوٹے یا آپ کے وضو کے لیے استعمال کیے ہوئے پانی کو قطرہ قطرہ بہتے ہوئے چشمے میں ڈالنے سے ایسی آب رسانی کا انتظام ہوا کہ اس سارے بنجر علاقے کو باغ و بہار میں تبدیل کر دیا گیا: «يُوشِكُ يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِيءَ جِنَانًا» ''معاذ! اگر تمھاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ یہاں جو جگہ ہے وہ گھنے باغات سے لہلہا اٹھے گی۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 5947) غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران میں آتے جاتے ہوئے جن معجزات کا ظہور ہوا، ان کا مطالعہ ایمان افروز ہے۔ اس کے بعد اس ہدایت اور شریعت کی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جو آپ لائے۔ اس پر صحیح طور پر عمل کرنے والا بھی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہے اور پوری طرح عمل نہ کر سکنے کے باوجود اس شریعت کو آگے پہنچانے والا اور اپنی نسلوں تک لے جانے والا بھی رحمت الٰہی سے سرفراز ہوا۔ اور جس نے نہ اپنایا، نہ آگے پہنچایا وہ ایسی بنجر زمین کے مانند ہے جس پر کانٹوں اور جھاڑ جھنکار کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ بشیر کے ساتھ ساتھ نذیر بھی ہیں، آپ نے اللہ کے عذاب سے، جو اس کی رضا کے انعام، جنت کی طرح برحق ہے، ڈرایا۔ جہنم میں لے جانے والے

اعمال کی نشاندہی فرمائی۔ جن لوگوں نے آپ کی بات مانی وہ جہنم سے بچ گئے۔ جنھوں نے انکار کیا اور بغض وعناد کی شدت کی بنا پر آگ میں گھسنے کی کوشش کی، آپ نے ان کو بھی بچانے کے لیے انتہائی کوششیں فرمائیں۔ آپ کی لائی ہوئی ہدایت کا عملی نمونہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ آپ مکمل ترین پیکر جمال ہیں، اس جمال کی دلربائی اور دلکشی ایسی ہے کہ ہر سلیم الفطرت انسان بے اختیار اس کی طرف کھچا چلا آتا ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ، آپ کی بے کنار جود وسخا، آپ کی رحمت وعطا، آپ کی شفقت اور آپ کی حیا اللہ کی ہدایت سے کنارہ کشی کرنے والوں کو بھی زیادہ دور نہیں جانے دیتی۔ دنیا کے سب سے بڑے خوش نصیب تو وہ لوگ تھے جنھوں نے آپ کی صفات حسنہ اور اخلاقِ عالیہ کے ساتھ ساتھ آپ کے شخصی جمال کا بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور احسان یہ کیا کہ جو بہترین لفظ انھیں ملے ان کے ذریعے سے اسی جمال بے مثال کی تصویر کشی کی۔ آپ کے حلیۂ مبارک سے لے کر آپ کے جسم مبارک سے نکلنے والے معطر پسینے کی خوشبو تک کو بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہی خوشبو جس کے بارے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: «عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي» ''یہ آپ کا پسینہ اکٹھا کر رہی ہوں کہ اس سے اپنے مشک وعنبر کو معطر کرلوں۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 6057) امام مسلم نے اس تذکرے کے ساتھ ہی وہ احادیث بیان کر دیں کہ آپ کو سب سے زیادہ پسینہ اس وقت آتا تھا جب آپ پر وحی الٰہی نازل ہوتی تھی۔ اس طرح انھوں نے سمجھا دیا کہ اس خوشبو کا سرچشمہ کیا تھا۔ مشک وعنبر کا سرچشمہ تو وہ جاندار ہیں جو اللہ کی مخلوق ہیں اور آپ کے پیکر اطہر کی خوشبو کا سلسلہ اللہ کے کلام سے جڑا ہوا تھا۔ آپ کا قلب اطہر مہبط وحی الٰہی تھا جو آنکھوں کی نیند کے دوران میں بھی اللہ سے رابطے کے لیے مسلسل بیدار رہتا تھا، پھر آپ کے جسم اطہر کی خوشبو مشک وعنبر کو بھی معطر کرنے والی کیوں نہ ہوتی!

آپ ﷺ کے جمال بے پایاں کو بیان کرنے کے لیے دنیا کے فصیح ترین لوگوں نے بہترین الفاظ کا انتخاب کیا، لیکن ان کے بیان کا ایک ایک لفظ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ الفاظ اس جمال بے مثال کو بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ جو جمال حقیقت میں موجود تھا، اس کے لیے زبان میں الفاظ ہی موجود نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ پر غور تو کریں: «لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ» ''آپ ﷺ بہت دراز قد تھے نہ پستہ قامت، بالکل سفید رنگ والے تھے نہ بالکل گندمی، بال چھوٹے گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 6089) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ بیان کرنے والے دوسرے صحابہ کے الفاظ بھی یہی اسلوب لیے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے مصوروں کی بعض تصویریں ایسی ہیں جن کی خوبصورتی کے مشاہدے اور ان پر غور وخوض کرنے میں بعض لوگوں نے اپنی عمریں بسر کر دیں، بعض عقل وخرد سے بیگانہ بھی ہو گئے۔ آپ کے شمائل وخصائل اور آپ کی شریعت کی بعض خصوصیات بیان کرنے کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب فضائل النبی ﷺ کا اختتام جس حدیث پر کیا ہے وہ ایک انوکھی سمت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس پیکر جمال کے ساتھ بے پناہ محبت کی طرف جس سے بڑھ کر کوئی اور جذبہ عظیم نہیں: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ» ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم لوگوں میں سے کسی پر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور میری زیارت کرنا اس کے لیے اپنے اس سارے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو ان کے پاس ہوگا۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 6129)

امام مسلم ؒ نے آخری حدیث سے پہلے، اس کتاب کے آخری حصے میں وہ احادیث بیان کیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی بیان کیے گئے ہیں۔ اسمائے مبارکہ آپ کی ان صفات کی نشاندہی کرتے ہیں جو آپ کے مشن کی عظمتوں اور آپ کی لائی ہوئیں ہدایت کی خصوصیات کی آئینہ دار ہیں۔ آپ محمد ہیں، احمد ہیں، ماحی ہیں جن کے ذریعے سے کفر ختم ہوگا، حاشر ہیں جن کے پیچھے لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے، عاقب ہیں کہ آپ کے ذریعے سے ہدایت کی تکمیل کے بعد کسی نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں، آپ کو اللہ نے رؤف ورحیم قرار دیا ہے، آپ کے اسمائے گرامی میں نبی التوبہ ہے، کیونکہ آپ نے توبہ کے دروازے کے کواڑ پورے کے پورے کھول دیے اور زندگی کے آخری لمحے تک توبہ کی قبولیت کی نوید سنائی، اور آپ ﷺ نبی الرحمۃ ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں انسان آپ کی رحمت سے فیض یاب ہوں گے۔

اس کے بعد امام مسلم ؒ نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں آپ ﷺ کی شریعت کی بعض امتیازی خصوصیات کا بیان ہے۔ آپ کی شریعت کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ یہ آسان ترین شریعت ہے۔ آپ نے انسانی کمزوریوں کا خیال رکھتے ہوئے اپنی امت کو جن آسانیوں اور رخصتوں کی خوشخبری سنائی، بعض لوگوں نے اپنے مزاج کی بنا پر ان کو قبول کرنا تقویٰ اور خشیت الٰہی کے خلاف جانا، ان کے نزدیک اللہ کے قرب کے لیے شدید مشقتیں اٹھانا ضروری تھا۔ آپ نے انھیں یاد دلایا کہ بنی نوع انسان میں آپ سے بڑھ کر اللہ اور اس کے دین کو جاننے والا اور آپ سے بڑھ کر خشیت الٰہی رکھنے والا اور کوئی نہیں۔ آپ نے واضح کیا کہ دین کے جتنے احکام کی ضرورت تھی وہ آپ کے ذریعے سے عطا کر دیے گئے اور آنے والے دنوں اور آخرت کے بارے میں جن باتوں کا علم ہونا ضروری تھا آپ نے وہ سب باتیں بتا دی ہیں، اس لیے اطاعت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ پورے اخلاص سے ان باتوں کو سیکھا جائے، ان کو سمجھا جائے اور خلوص نیت کے ساتھ ان پر عمل کیا جائے۔ خواہ مخواہ بال کی کھال نکالنے اور احکام شریعت کے حوالے سے جو باتیں پہنچا دی گئی ہیں ان کو مزید کریدنے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ یہ احکام قیامت تک کے لیے ہیں۔ ہر دور میں علم واخلاص کے ساتھ ان پر غور وخوض سے صحیح راہ واضح ہوتی رہے گی۔ جو شخص سمجھنے کے لیے نہیں، غیر ضروری طور پر کریدنے کے لیے سوال کرے اور اس کے سوال کی بنا پر کسی حلال چیز کے حوالے سے حرمت کا حکم سامنے آ جائے تو اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔ ہر زمانے میں غور کرنے والوں کے لیے ہدایت میسر ہونا اس شریعت کی عظیم ترین خصوصیت ہے۔ وقت سے پہلے مفروضوں کی بنیاد پر سوال کھڑے کرنا اور اپنی طرف سے ان کے جوابات گھڑ کر وقوع پذیر ہونے والے اصل حالات میں غور کرنے والوں کے لیے مشکلات کھڑی کرنا یا غور وخوض اور اجتہاد کے دروازے بند کرنا یا کتاب وسنت کے بجائے دوسروں کی آراء کو اجتہاد کا محور قرار دینا اس امت پر ظلم ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

نبی ﷺ کے فضائل کے بعد امام مسلم ؒ نے بعض دوسرے انبیاء کے فضائل کے بارے میں احادیث بیان کیں اور سب سے پہلے یہ حدیث لائے کہ انبیاء مختلف ماؤں کی اولاد کی طرح ہیں جو اہم ترین رشتے کے حوالے سے ایک ہوتے ہیں۔ یہ سب انبیاء اللہ کی طرف سے مبعوث ہیں۔ ان کا دین ایک ہے۔ ہر عہد اور ہر قوم کی ضرورت کے مطابق شریعتوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سے دین کی تکمیل ہوئی ہے اور قیامت تک کے لیے ایسی عالمگیر اور دائمی شریعت عطا کی گئی ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ حدیث کا یہ ٹکڑا اس بڑی حدیث کا حصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ میرا خصوصی تعلق ہے۔

دین کی وحدت کے علاوہ یہ تعلق بھی ہے کہ ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد نہ ان کے دوبارہ دنیا میں آنے سے پہلے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام اور ان کی اولاد کو حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی دعا کی بنا پر شیطان سے تحفظ حاصل ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اسی دعا کی تلقین فرمائی۔ پھر وہ حدیث بیان کی گئی کہ ایک چور نے، جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے چوری کرتے دیکھا تھا، جب جھوٹ بولتے ہوئے اللہ کی قسم کھالی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کے سامنے خود اپنی نفی کرتے ہوئے یہ فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور جس چیز کے بارے میں تم نے اللہ کی قسم کھائی، اس میں اپنے آپ کو غلط کہتا ہوں۔ جس نبی کی عبودیت اور جلالِ الٰہی کے سامنے خشوع وخضوع کا یہ عالم ہو وہ خود کو اللہ کا بیٹا کیسے قرار دے سکتا ہے۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل پاک ہیں۔

پھر اختصار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، جو آپ کے جد امجد ہیں، کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اس لیے جب آپ کو ''خیر البریہ'' کہا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شایان شان ہے جن کا میں بیٹا بھی ہوں اور ان کی ملت کا متبع بھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت میں وہ معروف حدیث بیان کی گئی جس کا بعض حضرات نے مفہوم سمجھے بغیر انکار کیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ کی وضاحت کے لیے دو اور اپنی ذات کے لیے ایک بات کہی۔ یہ تینوں باتیں جس جس مفہوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہی تھیں بالکل سچی تھیں، لیکن سننے والوں نے ان سے جو مفہوم مراد لیا اس کے حوالے سے وہ خلاف واقعہ تھیں۔ ایک نبی کے اردگرد جب ہر طرف شرک ہی شرک کا تعفن پھیلا ہوا ہو تو اس فضا میں سانس لیتے ہوئے اللہ جل وتعالیٰ کی شان میں اتنی بڑی گستاخی کے وقت ان کی روح اور ان کا جسم جس جس طرح کی تکلیف محسوس کرے گا، اس سے بڑی تکلیف اور کیا ہو سکتی ہے! اسی طرح آپ علیہ السلام کا یہ فرمان کہ اگر یہ بت بولتے ہیں تو پھر ان میں سے سب سے بڑے نے باقیوں کے ٹکڑے کیے ہیں، حقیقت کے اعتبار سے صریح سچائی ہے۔ نہ یہ بولتے ہیں، نہ بڑے بت نے کچھ کیا ہے۔ یہ سب بے بس ہیں اور ان کے شرک کرنے والے اللہ پر بہتان تراشی کر رہے ہیں۔ حضرت سارہ علیہا السلام کو جب اپنے ساتھ بہن بھائی کا رشتہ بتانے کو کہا تو وضاحت فرما دی کہ عباد اللہ سب کے سب آپس میں اخوت کے رشتے میں پروئے ہوئے ہیں، فرمان نبوی ہے: «وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا» ''اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 6536) اور اس سرزمین پر یہی دو افراد ایک اللہ کی بندگی کرنے والے تھے۔ اس حقیقت کی بنا پر دونوں کے درمیان یہ رشتہ بالکل سچ تھا، لیکن اس علاقے میں حکمرانی کرنے والے جابر نے اسے نسبی طور پر بہن بھائی کا رشتہ سمجھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تقویٰ ایسا تھا کہ ان تینوں باتوں کو جو ان کے مراد لیے گئے مفہوم کے حوالے سے عین سچ تھیں، محض اللہ کے دشمنوں کے فہم کے حوالے سے کذب قرار دیا اور قیامت کے روز ان کے حوالے سے، اللہ کے سامنے پیش ہو کر شفاعت کرنے سے معذرت فرمائی۔ کاش! اپنی بات کے حوالے سے لفظ کذب کے استعمال میں ایک عظیم پیغمبر کی طرف سے جس تقویٰ اور تواضع، جس خشیت اور عبودیت کا مظاہرہ کیا گیا، اس کی طرف نظر کی جاتی۔ ایسا ہوتا تو حدیث کے راویوں پر جھوٹ کا بہتان باندھنے کی نوبت ہی نہ آتی۔

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل ہیں۔ بنی اسرائیل نے آپ کی شان کم کرنے کے لیے آپ کی طرف جو جسمانی عیب منسوب کیا تھا، اللہ نے انھیں اس سے بری ثابت کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قدر قوی تھے کہ کپڑے لے کر بھاگنے والے پتھر پر جو

ضربیں لگائیں وہ اس پر ثبت ہوگئیں۔ جب ملک الموت انسان کی شکل میں آپ کے پاس آیا اور کہا کہ اب آپ کی اللہ کے سامنے حاضری کا وقت آ گیا ہے تو کلیم اللہ نے اسے دشمن سمجھتے ہوئے تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، پھر جب پتہ چلا کہ یہ واقعی اللہ سے ملاقات کا وقت تھا تو مہلت کی پیش کش کے باوجود اسی وقت حاضری کو ترجیح دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کی شان اور ان کی فضیلت کے مطابق ان کے احترام کی تعلیم دینے کے لیے اس بات پر ناراضی کا اظہار فرمایا کہ دوسرے انبیاء کے ماننے والوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کو ان سے افضل قرار دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ کوئی مجھے حضرت یونس بن متّی علیہ السلام سے افضل قرار دے جن کے بارے قرآن مجید نے واضح کیا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے اجازت کے بغیر بستی سے نکل آئے تھے اور اس وجہ سے انھیں مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا، پھر اللہ کی رحمت کے طفیل وہاں سے نجات حاصل ہوئی۔ جب آپ ﷺ کے سامنے حسب ونسب میں عزت مندی کے حوالے سے آپ کے بلند مرتبے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہ کمال تواضع سب سے زیادہ عزت مند قرار دیا جو نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی تھے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت بیان فرمائی کہ بہت لمبا عرصہ بے گناہ قید خانے میں گزارنے کے باوجود آپ نے بادشاہ کی طرف سے بلاوا آتے ہی فوراً جیل سے باہر آنے کے بجائے اپنے اوپر لگنے والے الزام پر مبنی مقدمے کا فیصلہ مانگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے جدِ امجد تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے اللہ کے سامنے مردے کو زندہ کرنے کے مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے انتہائی تواضع کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال شک قرار دیا جائے تو ہم اس شک کے زیادہ قریب ہیں۔ اصل میں بتانا یہ مقصود تھا کہ حضرت ابراہیم کا مطالبہ شک پر مبنی نہ تھا۔

آخر میں حضرت خضر علیہ السلام کے فضائل ہیں۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعے سے بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ کسی جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کا علم سب سے بڑھ کر ہے۔ فضائل نبی میں یہ حدیث بیان ہو چکی کہ آپ نے عام لوگوں سے یہ کہا کہ دنیا کے معاملات میں اپنے اپنے میدان کے بارے میں جن چیزوں کو ان میں تم زیادہ جانتے ہو، اپنی معلومات پر چلو لیکن میں جب اللہ کا حکم پہنچاؤں تو اس پر ضرور عمل کرو۔ غور کیا جائے تو تواضع اور انکسار کے حوالے سے بھی، جو عبودیت کا لازمی حصہ ہیں، آپ ﷺ کی فضیلت ارفع و اعلیٰ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٣ - كِتَابُ الْفَضَائِلِ

انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ، وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ) (التحفة ١)

باب: 1- نبی ﷺ کے نسب کی فضیلت اور بعثت سے پہلے آپ کو پتھر کا سلام کرنا

[٥٩٣٨] ١-(٢٢٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ. قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ»

[5938] ابوعمار شداد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔''

[٥٩٣٩] ٢-(٢٢٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ

[5939] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا، بلاشبہ میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔''

أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ».

(المعجم ٢) - (بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ) (التحفة ٢)

باب:2-ہمارے نبی ﷺ کی تمام مخلوقات پر فضیلت

[٥٩٤٠] ٣-(٢٢٧٨) وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ».

[5940] عبداللہ بن فروخ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن (تمام) اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی، سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٣)

باب:3-نبی ﷺ کے معجزات

[٥٩٤١] ٤-(٢٢٧٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّؤُونَ، فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

[5941] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو ایک کھلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے ساٹھ سے اَسی تک کی تعداد کا اندازہ لگایا، میں (اپنی آنکھوں سے) اس پانی کی طرف دیکھنے لگا، وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

[٥٩٤٢] ٥-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ

[5942] اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کا وقت آ چکا تھا، لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا اور انھیں نہ ملا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا کچھ پانی لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا

قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو اس پانی میں سے وضو کا حکم دیا۔ کہا: تو میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا اور لوگوں نے اپنے آخری آدمی تک (اس سے) وضو کر لیا۔

[٥٩٤٣] ٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ بِالزَّوْرَاءِ - قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّهْ - دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ، فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِمِائَةِ.

[5943] معاذ کے والد ہشام نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ مقام زَوراء میں تھے ــ کہا: زَوراء مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب ایک جگہ کا نام ہے ــ آپ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا، آپ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھ دی تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا، آپ کے تمام صحابہ نے وضو کیا (قتادہ نے) کہا: میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) کہا: ابوحمزہ! وہ کتنے لوگ تھے؟ کہا: وہ تین سو کے لگ بھگ تھے۔

[٥٩٤٤] ٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ، فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَّا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ، أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ.

[5944] سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ زوراء میں تھے، آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا، وہ آپ کی انگلیوں کے اوپر تک بھی نہیں آتا تھا (جس میں آپ کی انگلیاں بھی نہیں ڈوبتی تھیں) یا اس قدر تھا کہ (شاید) آپ کی انگلیوں کو ڈھانپ لیتا۔ پھر ہشام کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٩٤٥] ٨-(٢٢٨٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَّهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا

[5945] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کو اپنے گھی کے ایک برتن (کپے) میں گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں۔ پھر ان کے بیٹے آتے اور (روٹی کے ساتھ) سالن مانگتے اور ان کے ہاں کچھ (سالن) نہ ہوتا تو وہ اسی

بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِيهَا؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا».

کپے کا رخ کرتیں جن میں وہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں تو اس میں گھی موجود پاتیں، اس سے ان کے گھر کے سالن کا انتظام قائم رہتا، یہاں تک کہ انھوں نے اس کو پوری طرح نچوڑ لیا (اندر سے گھی صاف کرلیا تو وہ برتن خالی ہوگیا) پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے اسے (پورا) نچوڑ لیا؟'' کہنے لگیں: وہاں، تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتیں تو (اس کا سلسلہ) قائم رہتا۔''

[٥٩٤٦] ٩-(٢٢٨١) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتّٰى كَالَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِّنْهُ، وَلَقَامَ لَكُمْ».

[5946] حضرت جابر ﷛ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا حاصل کرنے کے لیے آیا، آپ نے اسے آدھا وسق (تقریباً 120 کلو) جو دیے تو وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان دونوں کے مہمان مسلسل اس میں سے کھاتے رہے، یہاں تک کہ (ایک دن) اس نے ان کو ماپ لیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا (اور ماجرا بتایا) تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کو نہ ماپتے تو مسلسل اس میں سے کھاتے رہتے اور یہ (سلسلہ) تمھارے لیے قائم رہتا۔''

[٥٩٤٧] ١٠-(٧٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ

[5947] ہمیں ابوعلی حنفی نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں مالک بن انس نے ابوزبیر مکی سے حدیث بیان کی کہ ابوطفیل عامر بن واثلہ نے انھیں خبر دی، انھیں حضرت معاذ بن جبل ﷛ نے بتایا، کہا: غزوہ تبوک والے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے، آپ نمازیں جمع کرتے تھے، آپ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے تھے، حتی کہ ایک دن آیا کہ آپ نے نماز مؤخر کر دی، پھر آپ باہر نکلے اور ظہر اور عصر اکٹھی پڑھیں، پھر آپ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ پھر باہر نکلے اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل تم ان شاء اللہ تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچ سکو

سَتَأْتُونَ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ»، فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ، قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا؟» قَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ، قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِّنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، قَالَ: وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ، أَوْ قَالَ: غَزِيرٍ - شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ - فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: «يُوشِكُ، يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِيءَ جِنَانًا». [راجع: ١٦٣١]

گے، تم میں سے جو شخص بھی اس چشمے کے پاس جائے وہ میرے آنے تک اس کے پانی کے ایک قطرے کو بھی نہ چھوئے۔'' ہم اس (چشمے) پر آئے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ جوتے کے ایک تسمے جتنا (نظر آرہا) تھا، بہت معمولی پانی رس رہا تھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: ''تم نے ان کے پانی کو چھوا تھا؟'' دونوں نے کہا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو سخت سست کہا اور جو اللہ نے چاہا آپ نے ان سے کہا۔ کہا: پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس چشمے میں سے تھوڑی تھوڑی مقدار نکالی تو کسی چیز میں (کچھ پانی) اکٹھا ہو گیا۔ آپ نے اس پانی میں اپنے ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا اور اسے دوبارہ چشمے کے اندر ڈال دیا، تو وہ چشمہ اُمڈتے ہوئے پانی، یا کہا: بہت زیادہ پانی کے ساتھ بہنے لگا ــ ابوعلی کو شک ہے کہ (ان کے استاد نے) دونوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا ــ تو لوگوں نے اچھی طرح پانی پیا (اور ذخیرہ کیا)، پھر (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ''(وہ وقت) قریب ہے، معاذ! اگر تمھاری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ یہاں جو جگہ ہے وہ گھنے باغات سے لہلہا اٹھے گی۔''

[٥٩٤٨] ١١-(١٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِّامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْرُصُوهَا» فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ: «أَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ إِلَيْكِ، إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى

[5948] سلیمان بن بلال نے عمرو بن یحییٰ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے، انھوں نے ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے اور وادی القریٰ میں ایک عورت کے باغ پر پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس باغ (کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اندازہ لگایا، رسول اللہ ﷺ نے دس وسق (ساٹھ من) کا اندازہ لگایا، آپ نے اس عورت سے فرمایا: ''اس (کے جتنے وسق بنیں گے ان) کو شمار کر رکھنا یہاں تک کہ ہم ان شاء اللہ تمھارے پاس لوٹ آئیں گے۔'' پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ تبوک آ گئے،

قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ» فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ. فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ، صَاحِبِ أَيْلَةَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِكِتَابٍ، وَأَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْدٰى لَهُ بُرْدًا. ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا: «كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟» فَقَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ» فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ، وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ، فَجَعَلَنَا آخِرًا، فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ». [راجع: ٣٣٧١]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی آئے گی، تم میں سے کوئی شخص اس میں کھڑا نہ ہو۔ جس کے پاس اونٹ ہے وہ اس کو رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دے۔'' پھر سخت آندھی آئی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو اٹھا کر طی کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جا پھینکا، پھر ایلہ کے حاکم ابن علماء کا قاصد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لے کر آیا، اس (حاکم ایلہ) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سفید خچر بھی تحفے کے طور پر بھیجی، رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی طرف خط روانہ فرمایا اور ایک چادر بطور تحفہ بھیجی، پھر ہم واپس آئے یہاں تک کہ وادی القری پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے باغ کے بارے میں پوچھا: ''اس کا پھل کتنا ہوا؟'' اس عورت نے بتایا دس وسق (ساٹھ من جو رسول اللہ ﷺ کا تخمینہ تھا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلدی روانہ ہو رہا ہوں، تم میں سے جو چاہے میرے ساتھ جلد روانہ ہو جائے اور جو چاہے رک جائے۔'' ہم وہاں سے نکل پڑے یہاں تک کہ مدینہ کے بالائی حصے میں پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ کو دور سے دیکھتے ہی) فرمایا: ''یہ طابہ (عمدہ، پاکیزہ شہر) ہے اور (اس کے قریب) یہ احد ہے، یہ (ایسا) پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر (جیسے ہی انصار کے گھر نظر آنے لگے تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھروں میں سے خیر و برکت والے گھر بنونجار کے ہیں، پھر بنوعبدالاشہل کے، پھر بنوعبدالحارث بن خزرج کے، پھر بنوساعدہ کے، انصار کے سارے ہی گھروں میں خیر و برکت ہے۔'' اتنے میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آ ملے تو ابو اسید رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی خیر و برکت کا ذکر فرمایا تو ہمیں سب سے آخر میں رکھا۔ سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریب چلے گئے اور عرض

کی: اللہ کے رسول! آپ نے انصار کے گھروں کی خیر کا ذکر فرمایا تو ہمیں آخر میں رکھا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ تم خیر و برکت والوں میں سے ہو جاؤ؟''

فائدہ: سخت آندھی نے جس شخص کو طی کے دونوں پہاڑوں کے درمیان جا پھینکا تھا، وہ بعد میں وہاں سے چل کر اپنے ساتھیوں سے آملا تھا۔(فتح الباري: 345/3)

[٥٩٤٩] ١٢-(...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: «وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5949] عفان اور مغیرہ بن سلمہ مخزومی دونوں نے کہا: ہمیں وہیب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی آپ ﷺ کے اس فرمان تک: ''اور انصار کے تمام گھروں میں خیر و برکت ہے۔'' انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا قصہ، جو اس کے بعد ہے، ذکر نہیں کیا۔ اور وہیب کی حدیث میں مزید یہ بیان کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا سارا علاقہ (بطور حاکم) اس کو لکھ دیا، نیز وہیب کی حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف خط لکھا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى، وَعِصْمَةِ اللهِ تَعَالٰى لَهُ مِنَ النَّاسِ) (التحفة ٤)

باب: 4- آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ کی طرف سے تمام لوگوں سے آپ کا تحفظ

[٥٩٥٠] ١٣-(٨٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ

[5950] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز محمد بن جعفر بن زیاد نے ۔۔ الفاظ انھی کے ہیں ۔۔ ابراہیم بن سعد سے، انھوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف ایک جنگ میں حصہ لیا۔ (جنگ سے واپسی کے سفر کے دوران میں) رسول اللہ ﷺ ہمیں کانٹے دار

رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَأَدْرَكَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا، قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ، قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ» ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٩٤٩]

جھاڑیوں سے اٹی ہوئی ایک وادی میں پیچھے آ کر ملے، تو رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے اتر گئے اور اپنی تلوار اس درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دی۔ کہا: اور لوگ اس وادی میں درختوں کا سایہ حاصل کرنے کے لیے بکھر گئے۔ کہا: تو (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ نے بتایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور (میری) تلوار پکڑ لی، میری آنکھ کھلی تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اسی وقت پتہ چلا جب تلوار اس کے ہاتھ میں حملے کے لیے تیار تھی، اس نے مجھ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ فرمایا: میں نے کہا: اللہ (بچائے گا)! اس نے دوبارہ مجھ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے (پھر) کہا: اللہ! تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی، وہ شخص یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ فرمایا (اسے جانے دیا۔)

[٥٩٥١] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَّمَعْمَرٍ.

[5951] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے، جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں، ان دونوں کو خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف ایک جنگ میں حصہ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، ایک دن دوپہر کے آرام کا وقت ہو گیا، اس کے بعد انھوں نے ابراہیم بن سعد اور معمر کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٥٩٥٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ

[5952] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (واپس) آئے، یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع

جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

پہنچے، (پھر) زہری کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور یہ نہیں کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہ فرمایا۔

(المعجم ٥) - **(بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ)** (التحفة ٥)

باب:5- نبی اکرم ﷺ کو جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اس کی مثال کا بیان

[٥٩٥٣] ١٥-(٢٢٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرٰى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ، وَنَفَعَهُ اللهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

[5953] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھے مبعوث کیا ہے، اس کی مثال اس بادل کی طرح ہے جو ایک زمین پر برسا، اس زمین کا ایک قطعہ اچھا تھا، اس نے اس پانی کو قبول کیا اور اس نے چارہ اور بہت سا سبزہ اگایا، اور اس زمین کا ایک قطعہ سخت تھا، اس نے پانی روک (کر محفوظ کر) لیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انھوں نے اس میں سے خود پیا، جانوروں کو پلایا اور (اس سے اگنے والی گھاس پھوس میں اپنے جانوروں کو) چرایا۔ وہ (بارش) اس زمین کے ایک اور قطعے پر بھی برسی، وہ چٹیل میدان تھا، نہ وہ پانی کو روکتا تھا، نہ گھاس اگاتا تھا (اس پر پانی جمع رہتا، نہ اندر جذب ہوتا۔) یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (گہرا مفہوم) حاصل کیا، اللہ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا اس سے اس شخص کو فائدہ پہنچایا، اس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور (یہ دوسری) اس شخص کی مثال ہے جس نے اسکی طرف سر اٹھا کر توجہ تک نہ کی اور نہ اس ہدایت کو قبول ہی کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا۔“

(المعجم ٦) - **(بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلٰى أُمَّتِهِ، وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ)** (التحفة ٦)

باب:6- آپ ﷺ کی اپنی امت پر شفقت اور جو چیز ان کے لیے نقصان دہ ہے انھیں اس سے دور رکھنے کے لیے آپ ﷺ کی سرتوڑ کوشش

[٥٩٥٤] ١٦-(٢٢٨٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ: - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمَهُ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ».

[5954] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور جس (ہدایت اور علم) کے ساتھ اللہ عزوجل نے مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: میری قوم! میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے (دشمن کا) ایک لشکر دیکھا ہے اور میں تم کو کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں، اس لیے بچ نکلو۔ اس کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور انھوں نے شام کے اندھیرے ہی میں کمر باندھ لی اور اپنی مہلت میں روانہ ہو گئے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس کی بات کو جھوٹ قرار دیا اور صبح تک اپنی جگہ پر موجود رہے۔ لشکر نے علی الصبح ان پر حملہ کیا اور انھیں ہلاک کیا اور ان کی بیخ و بن اُکھیڑ ڈالی (انھیں تباہ و برباد کر دیا۔) تو یہ ان کی مثال ہے جنھوں نے میری بات مانی اور جو (پیغام) میں لایا اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے میری نافرمانی کی اور جو سچی بات میں لے کر آیا اس کی تکذیب کی۔''

[٥٩٥٥] ١٧-(٢٢٨٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ».

[5955] مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو حشرات الارض اور پتنگے اس آگ میں گرنے لگے۔ تو میں تم کو کمر سے پکڑ کر روکنے والا ہوں اور تم زبردستی اس میں گرتے جا رہے ہو۔''

[٥٩٥٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[5956] سفیان نے ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٥٩٥٧] ١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[5957] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول سے بیان کیں۔ انھوں نے کئی

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا، قَالَ: فَذٰلِكُمْ مَّثَلِي وَمَثَلُكُمْ، أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، فَتَغْلِبُونِّي وَتَقَحَّمُونَ فِيهَا».

احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے اردگرد کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ حشرات الارض جو آگ میں (آ پڑتے) ہیں، اس میں گرنے لگے۔ اس شخص نے انھیں روکنا شروع کر دیا اور وہ (پتنگے وغیرہ) اس پر غالب آتے گئے اور آگ میں گرتے گئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی میری اور تمھاری مثال ہے۔ میں تمھیں تمھاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے دور کرنے والا ہوں، آگ سے ہٹ آؤ! آگ سے ہٹ آؤ! اور تم میرے قابو سے نکل جاتے ہو اور آگ میں جا گرتے ہو۔''

[٥٩٥٨] ١٩-(٢٢٨٥) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تُفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي».

[5958] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمھاری مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی تو ٹکڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے۔ وہ شخص ہے کہ ان کو اس سے روک رہا ہے، میں تمھاری کمروں سے پکڑ کر تمھیں آگ سے ہٹا رہا ہوں اور تم ہو کہ میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہو۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ) (التحفة ٧)

باب: 7- نبی ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

[٥٩٥٩] ٢٠-(٢٢٨٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ، يَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا، إِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ، فَكُنْتُ أَنَا

[5959] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور (سابقہ) انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک عمارت بنائی، اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے اردگرد چکر لگاتے اور کہتے: ہم نے اس سے اچھی کوئی عمارت نہیں دیکھی، سوائے اس ایک اینٹ کے (جو لگنی باقی ہے) تو میں وہی اینٹ ہوں (جس نے اس عمارت کے

تِلْكَ اللَّبِنَةَ».

حسن و جمال کو مکمل کر دیا۔''

[٥٩٦٠] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهَا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ: أَلَّا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ» فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ».

[5960] معمر نے ہمیں ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، کہا: یہ (احادیث) ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے (ایک عمارت میں) کئی گھر بنائے، انھیں بہت اچھا، بہت خوبصورت بنایا اور اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں، ایک اینٹ کی جگہ کے سوا اس (پوری عمارت) کو اچھی طرح مکمل کر دیا، لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے، وہ عمارت انھیں بہت اچھی لگتی اور وہ کہتے: آپ نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی تاکہ تمھاری عمارت مکمل ہو جاتی۔'' تو محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں ہی وہ اینٹ تھا (جس کے لگ جانے کے بعد وہ عمارت مکمل ہو گئی۔)''

[٥٩٦١] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ» قَالَ: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ».

[5961] ابوصالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اسے بہت ہی اچھا بنایا، بہت ہی خوبصورت بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے جو اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں (لگنی) تھی، لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے، وہ اسے سراہتے اور کہتے: یہ اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی!'' کہا: ''میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین (نبوت کو مکمل کرنے والا، آخری نبی) ہوں۔''

[٥٩٦٢] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

[5962] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور (سابقہ) انبیاء کی مثال'' پھر اسی (سابقہ حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[٥٩٦٣] ٢٣-(٢٢٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ».

[5963] عفان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن میناء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور (مجھ سے پہلے) انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ کے سوا اس (سارے گھر) کو پورا کر دیا اور اچھی طرح مکمل کر دیا۔ لوگ اس میں داخل ہوتے، اس (کی خوبصورتی) پر حیران ہوتے اور کہتے: کاش! اس اینٹ کی جگہ (خالی) نہ ہوتی!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس اینٹ کی جگہ (کو پر کرنے والا) میں ہوں، میں آیا تو انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو مکمل کر دیا۔''

[٥٩٦٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: بَدَلَ - أَتَمَّهَا - أَحْسَنَهَا.

[5964] ابن مہدی نے کہا: ہمیں سلیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔ اور ''اسے پورا کیا'' کے بجائے ''اسے خوبصورت بنایا'' کہا۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا) (التحفة ٨)

باب: 8- جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس (امت) کے نبی کو ان سے پہلے اٹھا لیتا ہے

[٥٩٦٥] ٢٤-(٢٢٨٨) قَالَ مُسْلِمٌ: وَحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهِ، قَبَضَ نَبِيَّهَا

[5965] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک امت پر رحمت کرنا چاہتا ہے تو وہ اس امت سے پہلے اس کے نبی کو اٹھا لیتا ہے اور اسے اس (امت) سے آگے پہلے پہنچنے والا، (اس کا) پیش رو بنا دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اور

قَبْلَهَا ، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا ، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ ، عَذَّبَهَا ، وَنَبِيُّهَا حَيٌّ ، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ ، فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ» .

اس کی نظروں کے سامنے انھیں ہلاک کرتا ہے۔ انھوں نے جو اس کو جھٹلایا تھا اور اس کے حکم کی نافرمانی کی تھی تو وہ انھیں ہلاک کر کے اس (نبی) کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ) (التحفة ٩)

باب:9- ہمارے نبی ﷺ کا حوض اور اس کی خصوصیات

[٥٩٦٦] ٢٥-(٢٢٨٩) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» .

[5966] ہمیں زائدہ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جندب (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں۔"

[٥٩٦٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5967] مسعر اور شعبہ دونوں نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند روایت کی۔

[٥٩٦٨] ٢٦-(٢٢٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَّرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَّلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ

[5968] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ابوحازم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ (بن سعد ساعدی) سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "میں تم سے پہلے (اپنے) حوض پر پہنچنے والا ہوں، جو اس حوض پر پینے کے لیے آجائے گا، پی لے گا اور جو پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس

وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

بہت سے لوگ آئیں گے میں انھیں جانتا ہوں گا، وہ مجھے جانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ حائل کردی جائے گی۔''

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَّأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَّقُولُ؟، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ.

ابوحازم نے کہا: میں یہ حدیث (سننے والوں کو) سنا رہا تھا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی یہ حدیث سنی تو کہنے لگے: آپ نے سہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

[٥٩٦٩] (٢٢٩١) قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ: «إِنَّهُمْ مِّنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي».

[5969] انھوں (نعمان بن ابی عیاش) نے کہا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اس (حدیث) میں مزید یہ بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: ''یہ میرے (لوگ) ہیں تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو، ہلاکت ہو! ان کے لیے جنھوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلی کر دی۔''

[٥٩٧٠] (...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

[5970] ابواسامہ نے ابوحازم سے، انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور (دوسری سند کے ساتھ ابوحازم نے) نعمان بن ابی عیاش سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعقوب (بن عبدالرحمان القاری) کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٥٩٧١] ٢٧-(٢٢٩٢) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، وَّزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَّمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ

[5971] نافع بن عمر جُمحی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض (لمبائی چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے (چاروں) کنارے برابر ہیں (مربع ہے)، اس کا پانی چاندی سے زیادہ چمکدار، اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ معطر ہے، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ جو شخص اس میں سے پی لے

أَبَدًا».

گا، اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔"

[٥٩٧٢] (٢٢٩٣) قَالَ: وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ: أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللهِ! مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

[5972] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر (موجود) ہوں گا تاکہ دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، کچھ لوگوں کو مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے ہی پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ہیں، میری امت میں سے ہیں۔ تو کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا (کچھ) کیا؟ آپ کے بعد انھوں نے اپنی ایڑیوں پر واپس گھومنے میں (ذرا) دیر نہیں کی۔"

قَالَ: فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ أَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

(نافع نے) کہا: ابن ابی ملیکہ یہ دعا کرتے تھے: "اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم اپنی ایڑیوں پر پلٹ جائیں یا ہمیں کسی آزمائش میں ڈال کر اپنے دین سے ہٹا دیا جائے۔"

[٥٩٧٣] ٢٨-(٢٢٩٤) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ، أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، فَوَاللهِ! لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ، فَلَأَقُولَنَّ: أَيْ رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ».

[5973] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تھے اور فرما رہے تھے: "میں حوض پر ہوں گا، انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس پینے کے لیے کون آتا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے کچھ لوگوں کو کاٹ (کر الگ کر) دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: میرے رب! (یہ) میرے ہیں اور میری امت میں سے ہیں۔ تو وہ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ یہ مسلسل اپنی ایڑیوں پر پلٹتے رہے۔"

[٥٩٧٤] ٢٩-(٢٢٩٥) وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ،

[5974] بکیر نے قاسم بن عباس ہاشمی سے روایت کی، انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبیداللہ بن رافع سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں لوگوں سے سنتی تھی کہ وہ حوض

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَّوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِّنْ ذٰلِكَ، وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّهَا النَّاسُ!» فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي، قَالَتْ: إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: إِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ، فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَأَقُولُ: فِيمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا».

(کوثر) کا ذکر کیا کرتے تھے۔ میں نے یہ بات خود رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی تھی، پھر ان (میری باری کے) دنوں میں سے ایک دن ہوا، اور خادمہ میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے لوگو!'' میں نے خادمہ سے کہا: مجھ سے پیچھے ہٹ جاؤ! وہ کہنے لگی: آپ ﷺ نے مردوں کو پکارا (مخاطب فرمایا) ہے، عورتوں کو نہیں۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ہوں (صرف مرد ہی لوگ نہیں ہوتے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ میرے پاس تم میں سے کوئی اس طرح نہ آئے کہ اسے مجھ سے دور دھکیلا جا رہا ہو، جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو (ریوڑ سے) اور دور دھکیلا جاتا ہے۔ میں پوچھوں گا: یہ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئے کام نکالے تھے۔ تو میں کہوں گا: دوری ہو!''

[٥٩٧٥] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَّهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهِيَ تَمْتَشِطُ: «أَيُّهَا النَّاسُ!» فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا: كُفِّي رَأْسِي، بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ.

[5975] ہمیں افلح بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن رافع نے حدیث سنائی، کہا: حضرت ام سلمہ ؓ بیان کیا کرتی تھیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، اس وقت وہ کنگھی کرا رہی تھیں، (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اے لوگو!'' انھوں نے اپنی کنگھی کرنے والی سے کہا: میرا سر چھوڑ دو! جس طرح بکیر نے قاسم بن عباس سے حدیث بیان کی۔

[٥٩٧٦] ٣٠-(٢٢٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ

[5976] لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور اہل احد پر اسی طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی

صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي، وَاللهِ! لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِيَ الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا».

جاتی ہے، پھر آپ پلٹ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور میں تم پر گواہی دینے والا ہوں گا اور میں، اللہ کی قسم! جیسے اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا (فرمایا:) زمین کی چابیاں عطا کی گئیں اور اللہ کی قسم! میں تمھارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ میرے بعد تم شرک کرو گے، لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم ان (خزانوں کے معاملے) میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرو گے (کہ ان میں سے کون زیادہ فائدہ اٹھاتا اور زیادہ دولت مندی کا مظاہرہ کرتا ہے۔)''

فائدہ: اس حدیث سے بعض لوگوں نے بڑا بودا استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں۔ یہ استدلال فضول اور لایعنی ہونے کے ساتھ دیگر نصوصِ شرعیہ جو امت محمدیہ میں شرک کے وجود پر دلالت کرتی ہیں، ان کے خلاف بھی ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تعیین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا مصداق صحابہ کرام ہیں: «وَأَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يُشْرِكُونَ بَعْدَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ» ''اور یہ کہ آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے بعد شرک نہیں کریں گے، لہٰذا اسی طرح ہوا۔'' (فتح الباري: 614/6) گویا اس حدیث کا تعلق صحابہ کرام سے ہے، عام امت سے نہیں۔ اور صحابہ کرام ہی کو مخاطب کر کے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ اگر بالفرض حدیث کے الفاظ کو عام تسلیم کر لیا جائے تب بھی اس سے مراد امت کا ہر فرد نہیں ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کا مفہوم یوں واضح کرتے ہیں: «قَوْلُهُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا أَيْ عَلٰى مَجْمُوعِكُمْ لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ وَقَعَ مِنَ الْبَعْضِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى» ''آپ ﷺ کے اس فرمان: ''میں تمھارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ میرے بعد تم شرک کرو گے'' کا مطلب یہ ہے کہ تم مجموعی طور پر شرک نہیں کرو گے۔ اس لیے کہ امت مسلمہ میں سے بعض افراد کی جانب سے شرک کا وقوع ہوا، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے!'' (فتح الباري: 211/3) قاضی عیاض رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''آپ ﷺ کا اس بات کی خبر دینا کہ انھیں اپنے بعد لوگوں کے شرک میں مبتلا ہو جانے کا خوف نہیں تو اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ نہ تھی کہ وہ سب یا ان میں سے کچھ شرک کریں گے۔ آپ نے بذاتِ خود حدیث میں یہ بیان فرمایا کہ (آپ کی امت میں سے) بعض مرتد ہوں گے بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ مجموعی یا عمومی طور پر سب کے سب شرک میں مبتلا نہیں ہوں گے جیسا کہ آپ کو اپنی امت کی اکثریت کا دنیا کی محبت میں مبتلا ہونے کا خوف تھا۔ (إكمال المعلم: 268,267) علامہ نووی، ملا علی قاری اور دیگر شارحین حدیث نے بھی یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی نے اس حدیث کا ترجمہ کیا ہے: ''بے شک خدا کی قسم! مجھے تمھارے متعلق یہ خدشہ نہیں ہے کہ تم (سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔'' (شرح صحيح مسلم: 738/6) موصوف نے ترجمہ حدیث میں ''سب'' لکھ کر اس حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ پوری

امت محمدیہ کے شرک میں مبتلا ہو جانے کا خوف نہیں، البتہ بعض لوگوں سے ایسا ممکن ہے اور یہی حدیث کا منشا ہے۔

[٥٩٧٧] ٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ، إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتَتِلُوا، فَتَهْلِكُوا، كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ».

[5977] یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اُحد میں شہید ہونے والوں کی نماز جنازہ پڑھی، پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور اس طرح نصیحت فرمائی جیسے آپ ﷺ زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور اس حوض کا عَرض اتنا ہے جتنا (شام کے ساتھ واقع) اَیلہ سے لے کر (مدینہ اور مکہ کے درمیان واقع) جُحفہ کا فاصلہ ہے۔ مجھے تمھارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم (سب کے سب) میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں تمھارے بارے میں دنیا کے حوالے سے ڈرتا ہوں کہ تم اس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے لگو گے، آپس میں لڑو گے اور اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے والے لوگ ہلاک ہوئے۔''

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آخری بار تھی جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔

[٥٩٧٨] ٣٢-(٢٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

[5978] ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے شقیق (بن سلمہ اسدی) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ میں کچھ اقوام (لوگوں) کے بارے میں (فرشتوں سے) جھگڑوں گا، پھر ان کے حوالے سے (فرشتوں کو) مجھ پر غلبہ عطا کر دیا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! (یہ) میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ تو مجھ سے کہا جائے گا: بلاشبہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا نئی باتیں (بدعات) نکالی تھیں۔''

[٥٩٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ «أَصْحَابِي، أَصْحَابِي».

[5979] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ''میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٥٩٨٠] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

[5980] جریر اور شعبہ نے مغیرہ سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اعمش کی حدیث کے مانند روایت کی۔ شعبہ کی مغیرہ سے روایت (کی سند) میں یہ الفاظ ہیں: میں نے ابووائل سے سنا۔

[٥٩٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ.

[5981] عبثر اور ابن فضیل دونوں نے حصین سے، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، جس طرح اعمش اور مغیرہ کی روایت ہے۔

[٥٩٨٢] ٣٣-(٢٢٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ».

[5982] ابن ابی عدی نے شعبہ سے، انھوں نے معبد بن خالد سے، انھوں نے حضرت حارثہ (بن وہب خزاعی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''آپ ﷺ کا حوض (اتنا چوڑا ہے) جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان (کا فیصلہ) ہے۔''

فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: «الْأَوَانِي»؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: «تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

مستورد (بن شداد) رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا: ''برتن''؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تو مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس میں برتن ستاروں کی طرح (بکثرت) نظر آئیں گے۔''

[٥٩٨٣] (...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[5983] حرمی بن عمارہ نے کہا: ہمیں شعبہ نے معبد بن

مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، وَذَكَرَ الْحَوْضَ، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ.

خالد سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور انھوں (حرمی بن عمارہ) نے حوض کا ذکر کیا، اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔ انھوں نے حضرت مستورد اور ان (حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ) کا قول ذکر نہیں کیا۔

[٥٩٨٤] ٣٤-(٢٢٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا، مَّا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ».

[5984] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے آگے (جس منزل کی طرف تم جارہے ہو) حوض ہے، اس کے دو کناروں کے درمیان جرباء اور اذرُح (شام اور فلسطین کے دو مقام) کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔''

[٥٩٨٥] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ». وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى: «حَوْضِي».

[5985] زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید نے کہا: ہمیں یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے آگے حوض ہے (اس کی وسعت اتنی ہے جتنا) جرباء اور اذرُح کے درمیان کا فاصلہ ہے۔'' اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ''میرا حوض'' کے الفاظ ہیں۔

[٥٩٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَرْيَتَيْنِ بِالشَّأْمِ، بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ، وَّفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ: ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[5986] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی اور مزید بیان کیا کہ عبیداللہ نے کہا: میں نے ان (نافع) سے پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ شام کی دو بستیاں ہیں، ان کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ابن بشر کی روایت میں تین دن (کا ذکر) ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف علاقوں کے لوگوں کے سامنے حوض کی وسعت کا ذکر فرماتے ہوئے ایسے مقامات کے فاصلوں کا نام لیا جن کی مسافت کو وہ لوگ بہت لمبی مسافت کے طور پر جانتے تھے۔ یہ حقیقی مسافت کا ذکر نہیں۔ دنیا کی

زندگی میں آخرت کی مسافتوں کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تم لوگ جتنی لمبی مسافتوں کا اندازہ کرتے ہوانھی کے حوالے سے یہ بات سمجھ لو کہ حوض کی وسعت بہت زیادہ ہے۔

[٥٩٨٧] (. . .) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ.

[5987] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٥٩٨٨] ٣٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ، فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا».

[5988] عمر بن محمد نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے سامنے ایسا حوض ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان کی مسافت ہے، اس میں آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں، جو اس تک پہنچے گا اور اس میں سے پیے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

[٥٩٨٩] ٣٦-(٢٣٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا، أَلَا! فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ، آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ، يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ».

[5989] عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اس حوض کے برتن آسمان کے چھوٹے اور بڑے (تمام) ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ یاد رکھو! جو اندھیری صاف مطلع کی رات میں ہوتے ہیں۔ وہ جنت کے برتن ہیں کہ جو ان سے (شرابِ کوثر) پی لے گا وہ اپنے ذمے (جنت میں جانے کے دورانیے) کے آخر تک کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس میں جنت (کی بارانِ رحمت) کے دو پرنالے آکر گرتے ہیں، جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے جیسے عمّان سے اَیلہ تک (کا فاصلہ) ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔''

[٥٩٩٠] ٣٧-(٢٣٠١) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ»، فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ: «مِنْ مُّقَامِي إِلٰى عَمَّانَ» وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ: «أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَّالْآخَرُ مِنْ وَّرِقٍ».

[5990] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض پر پینے کی جگہ سے اہل یمن (انصار اصلاً یمن سے تھے) کے لیے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔ میں (اپنے حوض کے پانی پر) اپنی لاٹھی ماروں گا تو وہ ان پر بہنے لگے گا۔'' آپ سے اس (حوض) کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کھڑے ہونے کی (اس) جگہ سے عمّان تک۔'' اور آپ ﷺ سے اس (حوض) کے مشروب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، جنت سے دو پرنالے اس میں تیزی سے شامل ہو کر اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں، ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے ایمان اور حکمت کی تعریف فرمائی، انصار کے بزرگ یمن ہی سے آ کر مدینہ میں آباد ہوئے تھے۔ جب اہل مکہ کی اکثریت نے آپ پر ایمان لانے سے انکار کیا تو انصار بہت بڑی تعداد میں ایمان لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ہر دشمن کو آپ سے دور ہٹایا، آپ کے دفاع میں جانیں قربان کر دیں۔ آپ نے ان سے کہا تھا کہ ''دنیا میں تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جا رہی ہوگی۔ تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آن ملو۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 4779) انصار، ان کی اولادوں اور یمن کے علاقے سے دوسرے جلد ایمان لانے والوں اور صالحین کے لیے آپ ﷺ جگہ خالی کرائیں گے کہ اب حوض کوثر میں سے پینے کے معاملے میں دوسروں پر ان کو ترجیح ملے۔

[٥٩٩١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِ هِشَامٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ».

[5991] شیبان نے قتادہ سے ہشام کی سند کے ساتھ اس کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر اس نے اس طرح کہا: ''میں قیامت کے دن حوض کے پانی پینے کی جگہ پر ہوں گا۔''

[٥٩٩٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدِيثَ الْحَوْضِ،

[5992] محمد بن بشار نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان سے، انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ

فَقُلْتُ لِيَحْيَ بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ، فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِّنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ: انْظُرْ لِي فِيهِ، فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

سے حوض کی حدیث روایت کی۔ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا: یہ حدیث آپ نے ابوعوانہ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: اور شعبہ سے بھی سنی ہے۔ میں نے کہا: میری خاطر اس میں نگاہ (بھی) ڈالیں۔ (آپ کے صحیفے میں جہاں لکھی ہوئی ہے اسے بھی پڑھ لیں۔) انھوں نے میری خاطر اس میں نظر کی (اُسے پڑھا) اور مجھے وہ حدیث بیان کی۔ (ان کی روایت میں کسی بھول چوک کا بھی امکان نہیں۔)

[٥٩٩٣] ٣٨-(٢٣٠٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ».

[5993] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض سے لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا، جس طرح اجنبی اونٹوں کو (اپنے گھاٹ سے) ہٹایا جاتا ہے۔''

[٥٩٩٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[5994] شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی: انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی ﷺ نے فرمایا، اسی کے مانند۔

[٥٩٩٥] ٣٩-(٢٣٠٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ». [انظر: ٥٩٩٨]

[5995] ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی ایلہ اور یمن کے صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کی طرح ہے۔''

[٥٩٩٦] ٤٠-(٢٣٠٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛

[5996] عبدالعزیز بن صہیب نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حوض پر میرے پاس میرے ساتھیوں میں سے کچھ آدمی آئیں گے حتی کہ جب میں انھیں دیکھوں گا اور ان کو میرے

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَاحَبَنِي، حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ، اخْتُلِجُوا دُونِي، فَلَأَقُولَنَّ: أَيْ رَبِّ! أُصَيْحَابِي، أُصَيْحَابِي، فَلَيُقَالَنَّ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

سامنے کیا جائے گا تو انھیں مجھ (تک پہنچنے) سے پہلے اٹھا لیا جائے، میں زور دے کر کہوں گا: اے میرے رب! (یہ) میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں نکالیں۔"

[٥٩٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنٰى، وَزَادَ: «آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ».

[5997] مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی مفہوم میں روایت کی اور اس میں مزید یہ کہا: "اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔"

[٥٩٩٨] ٤١-(٢٣٠٣) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ -: قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ». [راجع: ٥٩٩٥]

[5998] معتمر کے والد سلیمان نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض کی دو طرفوں (دونوں کناروں) کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے۔"

[٥٩٩٩] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا: أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي».

[5999] ہشام اور ابوعوانہ دونوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، مگر ان دونوں نے شک سے کام لیتے ہوئے کہا: یا (آپ ﷺ نے فرمایا:) "مدینہ اور عمان کے درمیان کی مسافت کے مانند (فاصلہ ہے)" اور ابوعوانہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان۔"

[٦٠٠٠] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «تُرٰى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6000] سعید نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں آسمان کے ستاروں جتنی تعداد میں سونے چاندی کے کوزے دکھائی دیتے ہیں۔''

[٦٠٠١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: «أَوْ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6001] شیبان نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس (سابقہ روایت) کے مانند، اور مزید بیان کیا: ''یا آسمان کے ستاروں سے زیادہ (دکھائی دیتے ہیں۔)''

[٦٠٠٢] ٤٤-(٢٣٠٥) حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي [رَحِمَهُ اللهُ]: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ، كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ».

[6002] سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''سنو! میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور اس (حوض) کے دو کناروں کا فاصلہ صنعاء اور اَیلہ کے مابین فاصلے کی طرح ہے۔ اس میں کوزے ستاروں جیسے لگتے ہیں۔''

[٦٠٠٣] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلٰى جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ».

[6003] عامر بن سعد بن ابی وقاص نے کہا: میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خط بھیجا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انھوں نے مجھے (جواب میں) لکھا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں حوض پر (تمھارا) پیش رو ہوں گا۔''

(المعجم ١٠) - (بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ) (التحفة ١٠)

[٦٠٠٤] ٤٦-(٢٣٠٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَّمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ، يَوْمَ أُحُدٍ، رَّجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ، مَّا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

[٦٠٠٥] ٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ، عَنْ يَّمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ يَّسَارِهِ، رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

(المعجم ١١) - (بَابُ شُجَاعَتِهِ ﷺ) (التحفة ١١)

[٦٠٠٦] ٤٨-(٢٣٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ - وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰي - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ،

باب:10- آپ ﷺ کا یہ اعزاز کہ فرشتوں نے بھی آپ ﷺ کی معیت میں جنگ کی

[6004] مسعر نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، وہ سفید لباس میں تھے، ان کو نہ میں نے اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا، نہ بعد میں، یعنی حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو۔

[6005] ابراہیم بن سعد نے کہا: ہمیں سعد نے اپنے والد (ابراہیم) سے، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمی دیکھے، وہ آپ کی طرف سے شدت کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔''

باب:11- آپ ﷺ کی شجاعت

[6006] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوبصورت، سب انسانوں سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (ایک آواز سن کر) خوف زدہ ہو گئے، صحابہ اس آواز کی طرف گئے، تو رسول اللہ ﷺ انھیں اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ

وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا، وَّقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِّأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»، قَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُّبَطَّأُ.

[٦٠٠٧] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِّأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا».

[٦٠٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: فَرَسًا لَّنَا، وَلَمْ يَقُلْ: لِّأَبِي طَلْحَةَ، وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا.

(المعجم ١٢) - (بَابُ جُودِهِ ﷺ)

(التحفة ١٢)

سب سے پہلے آواز (کی جگہ) تک پہنچے، آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، آپ کی گردن مبارک میں تلوار حمائل تھی اور آپ فرما رہے تھے: ''خوف میں مبتلا نہ ہو، خوف میں مبتلا نہ ہو'' (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح پایا ہے، یا (فرمایا:) وہ تو سمندر ہے۔''

انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اور (اس سے پہلے) وہ سُست رفتار گھوڑا تھا۔

[6007] وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار مدینہ میں خوف پھیل گیا، نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا مستعار لیا، اسے مندوب کہا جاتا تھا، آپ اس پر سوار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''ہم نے کوئی ڈر اور خوف کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو ہم نے سمندر (کی طرح) پایا ہے۔''

[6008] محمد بن جعفر اور خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ابن جعفر کی روایت میں ہے، انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمارا گھوڑا۔ اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا (گھوڑا۔) اور خالد کی حدیث میں ہے: قتادہ سے روایت ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

باب: 12- آپ ﷺ کی سخاوت

[٦٠٠٩] ٥٠-(٢٣٠٨) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ، فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[6009] ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ خیر (اچھی چیزوں) میں تمام انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان کے مہینے میں سخاوت میں بہت ہی زیادہ بڑھ جاتے تھے۔ جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینے میں اس کے ختم ہونے تک (روزانہ آکر) آپ سے ملتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے قرآن مجید کی قراءت فرماتے تھے۔ اور جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے آکر ملتے تھے تو آپ خیر (کے عطا کرنے) میں بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔

[٦٠١٠] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6010] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ) (التحفة ١٣)

باب: 13- آپ ﷺ کا حسن اخلاق

[٦٠١١] ٥١-(٢٣٠٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ عَشْرَ سِنِينَ، وَاللهِ! مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ، وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟.

[6011] سعید بن منصور اور ابوربیع نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے ثابت بنانی سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے (تقریباً) دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، اللہ کی قسم! آپ نے مجھ سے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی کسی چیز کے لیے مجھ سے یہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیوں کیا؟ یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟

زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ : لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ : وَاللهِ! [انظر : ٦٠١٦]

ابوربیع نے اضافہ کیا: (نہ آپ نے کبھی یہ فرمایا:) ''خادم ایسا نہیں کرتا۔'' انھوں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) کی بات: ''اللہ کی قسم!'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٦٠١٢] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ : حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ، بِمِثْلِهِ.

[6012] سلّام بن مسکین نے کہا: ہمیں ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠١٣] ٥٢-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ - وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ - قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، وَاللهِ! مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟.

[6013] ہمیں عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے، اس لیے یہ آپ کی خدمت کرے گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر میں سفر اور حضر میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا، اللہ کی قسم! میں نے کوئی کام کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور میں نے کوئی کام نہ کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

[٦٠١٤] ٥٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا : حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ، فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

[6014] سعید بن ابی بردہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نو سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپ نے کبھی مجھ سے یوں فرمایا ہو: تم نے اس اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے کسی چیز میں کبھی مجھ پر نکتہ چینی کی۔

[٦٠١٥] ٥٤-(٢٣١٠) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ

[6015] اسحٰق نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں اخلاق کے سب سے اچھے تھے، آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی

إِسْحٰقُ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِّحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ؛ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِي، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «يَا أُنَيْسُ! أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ، يَا رَسُولَ اللهِ!.

[انظر: ٦٠١٧]

قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ نبی ﷺ نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا، تو میں چلا گیا حتی کہ میں چند لڑکوں کے پاس سے گزرا، وہ بازار میں کھیل رہے تھے، پھر اچانک (میں نے دیکھا) رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میری گدی سے مجھے پکڑ لیا، کہا: میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اے چھوٹے انس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں (جانے کو) میں نے کہا تھا؟'' میں نے کہا: جی! ہاں، اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

[٦٠١٦] (٢٣٠٩) قَالَ أَنَسٌ: وَّاللهِ! لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ، مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٦٠١١]

[6016] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نو سال آپ کی خدمت کی، میں نے آپ کو کبھی نہ دیکھا کہ کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا، یہ کہا ہو، تم نے فلاں فلاں کام کیوں کیا؟ اور کوئی چیز جو میں نے چھوڑ دی ہو (اس کے بارے میں کہا ہو:) تم نے فلاں فلاں کام کیوں نہ کیا؟

[٦٠١٧] ٥٥-(٢٣١٠) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. [راجع: ٦٠١٥]

[6017] ابوتیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے۔

(المعجم ١٤) - (بَابٌ: فِي سَخَائِهِ ﷺ)

(التحفة ١٤)

باب: 14- آپ ﷺ کی جود وسخا

[٦٠١٨] ٥٦-(٢٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

[6018] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن منکدر سے حدیث بیان کی: انھوں

عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا.

نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے فرمایا ہو: نہیں۔

[٦٠١٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ، بِمِثْلِهِ، سَوَاءً.

[6019] اشجعی اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے سفیان سے، انھوں نے محمد بن منکدر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، بالکل اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٦٠٢٠] ٥٧-(٢٣١٢) وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ! أَسْلِمُوا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِي عَطَاءً لَّا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

[6020] موسیٰ بن انس نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے اسلام (لانے) پر جو بھی چیز طلب کی جاتی آپ وہ عطا فرما دیتے، کہا: ایک شخص آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان (چرنے والی) بکریاں اسے دے دیں، وہ شخص اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور کہنے لگا: میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، بلاشبہ محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا اندیشہ تک نہیں رکھتے۔

[٦٠٢١] ٥٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ! أَسْلِمُوا، فَوَاللهِ! إِنَّ مُحَمَّدًا لَّيُعْطِي عَطَاءً مَّا يَخَافُ الْفَقْرَ.

[6021] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان (چرنے والی) بکریاں مانگیں، آپ نے وہ (سب) بکریاں اس کو عطا کر دیں، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری قوم! اسلام لے آؤ، کیونکہ اللہ کی قسم! بے شک محمد ﷺ اتنا عطا کرتے ہیں کہ فقر کا اندیشہ بھی نہیں رکھتے۔

فَقَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک کوئی آدمی صرف دنیا کی طلب میں بھی مسلمان ہو جاتا تھا، پھر جونہی وہ اسلام لاتا تھا تو اسلام اسے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بڑھ کر

محبوب ہو جاتا تھا۔

[٦٠٢٢] ٥٩-(٢٣١٣) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ، فَنَصَرَ اللهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةً مِّنَ النَّعَمِ، ثُمَّ مِائَةً، ثُمَّ مِائَةً.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي، وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ، فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

[6022] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ فتح، یعنی فتح مکہ کے لیے جہاد کیا، پھر رسول اللہ ﷺ ان مسلمانوں کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ تھے نکلے اور حنین میں خونریز جنگ کی، اللہ نے اپنے دین کو اور مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ، پھر سو اونٹ۔

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے یہ بیان کیا کہ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو عطا فرمایا، سو عطا فرمایا، مجھے تمام انسانوں میں سب سے زیادہ بغض آپ ﷺ سے تھا۔ پھر آپ مجھے مسلسل عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ مجھے تمام انسانوں کی نسبت زیادہ محبوب ہو گئے۔

[٦٠٢٣] ٦٠-(٢٣١٤) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ. وَّعَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ. أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُّحَدِّثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ، وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ،

[6023] سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، (اسی طرح) سفیان نے ابن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز عمرو سے روایت ہے، انھوں نے محمد بن علی سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی نسبت کچھ زائد بیان کیا، اسی طرح ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی — الفاظ انھی کے ہیں — کہا: سفیان نے کہا: میں نے محمد بن منکدر سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، سفیان نے یہ بھی کہا: میں نے عمرو بن دینار سے سنا، وہ محمد بن علی سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ ان دونوں میں

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا، فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَّجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» فَحَثٰى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُّهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا.

سے (بھی) ایک نے دوسرے کی نسبت کچھ زائد بیان کیا، (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمھیں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دوں گا۔'' آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اشارہ فرمایا، پھر بحرین کا مال آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ تو آپ ﷺ کے بعد (وہ مال) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا: جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو یا قرض ہو تو آ جائے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا: نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا تھا: ''اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمھیں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح عطا کروں گا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار دونوں ہاتھ ملا کر بھر لیے، پھر مجھ سے کہا، انھیں گنو، میں نے گنے تو وہ پانچ سو (درہم) تھے، انھوں نے کہا: ان کے دگنے (اور) لے لو۔

[٦٠٢٤] ٦١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَّنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَأْتِنَا، بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[6024] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، نیز کہا: اور مجھے محمد بن منکدر نے (بھی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی تھی، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس (بحرین کے گورنر) حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مال آیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شخص کا نبی ﷺ پر کوئی قرض ہو یا آپ کی طرف سے کسی کے ساتھ وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ (آگے) ابن عیینہ کی حدیث کی طرح۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ، وَتَوَاضُعِهِ، وَفَضْلِ ذٰلِكَ)

(التحفة ١٥)

باب:15- آپ ﷺ کی بچوں اور عیال پر شفقت، آپ کی تواضع اور اس کی فضیلت

[٦٠٢٥] ٦٢-(٢٣١٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ -: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي، إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ، امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَيْفٍ، فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ، قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا، فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ! أَمْسِكْ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَمْسَكَ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ.

[6025] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے والد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس بچے کو ابوسیف نامی لوہار کی بیوی ام سیف کے سپرد کر دیا، پھر (ایک روز) آپ ﷺ اس بچے کے پاس جانے کے لیے چل پڑے، میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا، ہم ابوسیف کے پاس پہنچے، وہ بھٹی پھونک رہا تھا۔ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں تیزی سے چلتا ہوا رسول اللہ ﷺ سے آگے ہو گیا اور کہا: ابوسیف! رک جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، وہ رک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو منگوا بھیجا، آپ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور جو اللہ چاہتا تھا، آپ نے فرمایا (محبت و شفقت کے بول بولے۔)

فَقَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَاللهِ! يَا إِبْرَاهِيمُ! إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ».

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس بچے کو دیکھا، وہ رسول اللہ ﷺ (کی آنکھوں) کے سامنے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے لیکن ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اللہ کی قسم! ابراہیم! ہم آپ کی (جدائی کی) وجہ سے سخت غمزدہ ہیں۔''

[٦٠٢٦] ٦٣-(٢٣١٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ

[6026] عمرو بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ کے فرزند) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر میں داخل ہوتے تو وہاں دھواں ہوتا کیونکہ

مُسْتَرْضِعًا لَّهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی والد لوہار تھا۔ آپ بچے کو لیتے، اسے پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے۔

قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ».

عمرو (بن سعید) نے کہا: جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کے ایام میں فوت ہوا ہے، اس کی دودھ پلانے والی دو مائیں ہیں جو جنت میں اس کی رضاعت (کی مدت) مکمل کریں گی۔''

[٦٠٢٧] ٦٤-(٢٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالُوا: لٰكِنَّا، وَاللهِ! مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ».

[6027] ابواسامہ اور ابن نمیر نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بادیہ سے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے پوچھا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، تو ان لوگوں نے کہا: لیکن واللہ! ہم تو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تمھارے اندر سے رحمت نکال دی ہے (تو کیا ہوسکتا ہے!)''

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ».

ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''تمھارے دل سے رحمت نکال دی ہے۔''

[٦٠٢٨] ٦٥-(٢٣١٨) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ».

[6028] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے، انھوں نے کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

[٦٠٢٩] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6029] معمر نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٠٣٠] ٦٦-(٢٣١٩) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَّأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

[6030] جریر، عیسیٰ بن یونس، ابومعاویہ اور حفص بن غیاث سب نے اعمش سے، انھوں نے زید بن وہب اور ابوظبیان سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل اس پر رحم نہیں کرتا۔''

[٦٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

[6031] قیس اور نافع بن جبیر نے جریر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اعمش کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ ﷺ) (التحفة ١٦)

باب: 16- رسول اللہ ﷺ کی شدتِ حیا

[٦٠٣٢] ٦٧-(٢٣٢٠) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ:

[6032] عبداللہ بن ابی عتبہ نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ اس

سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

کنواری لڑکی سے زیادہ حیا کرنے والے تھے جو پردے میں ہوتی ہے۔ جب آپ ﷺ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہمیں آپ کے چہرے سے اس کا پتہ چل جاتا۔

[٦٠٣٣] ٦٨-(٢٣٢١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَّقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا».

[6033] زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم (ان کے ساتھ آنے والے) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے جا کر ملے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور کہا: آپ ﷺ نہ طبعاً زبان سے کوئی بری بات نکالنے والے تھے اور نہ تکلف کر کے برا کہنے والے تھے، نیز انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے اچھے لوگ وہی ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔''

قَالَ عُثْمَانُ: حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ.

عثمان (بن ابی شیبہ) نے کہا: جس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ آئے تھے۔

[٦٠٣٤] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَّعْنِي الْأَحْمَرَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6034] ابومعاویہ، وکیع، عبداللہ بن نمیر اور ابوخالد احمر، ان سب نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ) (التحفة ١٧)

باب:17- آپ ﷺ کا تبسم اور حسن معاشرت

[٦٠٣٥] ٦٩-(٢٣٢٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ.

[6035] سماک بن حرب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، بہت شرکت کی، آپ جس جگہ پر صبح کی نماز پڑھتے تھے تو سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے نہیں اٹھتے تھے، جب سورج نکل آتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہلیت کے (کسی نہ کسی) معاملے کو لیتے اور (اس پر باہم) بات چیت کرتے تو ہنسی مذاق بھی کرتے، (لیکن) آپ ﷺ (صرف) مسکراتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ النِّسَاءَ وَأَمْرِهِ بِالرِّفْقِ بِهِنَّ) (التحفة ١٨)

باب:18- عورتوں کے لیے آپ ﷺ کی رحمدلی اور ان کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم

[٦٠٣٦] ٧٠-(٢٣٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ، سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ».

[6036] حماد نے کہا: ہمیں ایوب نے ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور انجشہ نام کا ایک حبشی لڑکا حدی خوانی کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''انجشہ! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

[٦٠٣٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، بِنَحْوِهِ.

[6037] حماد نے ہمیں ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠٣٨] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ

[6038] اسماعیل (بن علیہ) نے کہا: ہمیں ایوب نے

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتٰى عَلٰى أَزْوَاجِهِ، وَسَوَّاقٌ يَّسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

ابوقلابہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے پاس گئے، اس وقت انجشہ نام کا ایک اونٹ ہانکنے والا ان (کے اونٹوں) کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انجشہ تم پر افسوس! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

قَالَ: قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَّوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ.

ایوب نے کہا: ابوقلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا کلمہ بولا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا کلمہ کہتا تو تم اس پر عیب لگاتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حدی خوان کو اونٹ آہستہ چلانے کا حکم دیا، حدی کی تیز لے کی خوبصورت آواز سن کر اونٹ تیز ہو جاتے اور یہ رفتار کجاووں میں بیٹھی ہوئی خواتین کے لیے زیادہ آرام دہ نہیں ہوتی تھی۔ تیز رفتاری سے وہ تھکاوٹ اور شکستگی کا شکار ہو سکتی تھیں۔ آپ ﷺ نے عورتوں کو شیشیوں سے تشبیہ دی۔ یہ تشبیہ پہلے سے مستعمل نہ تھی۔ اس سے عورتوں کے ساتھ زیادہ رحم دلی اور شفقت بھرا سلوک کرنے کا احساس دلایا گیا۔ کوئی اور شخص اپنی گفتگو میں اس شفقت و رحمت کا مظاہرہ کرتا تو درشت زندگی کے عادی لوگوں کو برا لگتا۔ وہ اسے کمزوری کا نام دیتے یا عورتوں کی طرف زیادہ التفات کا، ان میں سے بعض تو اپنے بچوں کو پیار کرنا بھی معیوب سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے جب اس شفقت کا مظاہرہ فرمایا تو یہ بات ان سخت مزاج بدوؤں کے لیے بھی خوبصورت بن گئی اور قابل اتباع ٹھہری۔

[٦٠٣٩] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَّعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «أَيْ أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

[6039] سلیمان تیمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ کی ازواج کے ساتھ تھیں اور ایک اونٹ ہانکنے والا ان کے اونٹ ہانک رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''انجشہ! شیشہ آلات (خواتین) کو آہستگی اور آرام سے چلاؤ۔''

[٦٠٤٠] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا

[6040] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، کہا: نبی ﷺ کا ایک خوش آواز حدی

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ! لَا تُكْسِرِ الْقَوَارِيرَ» يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ.

خواں تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''انجشہ! آرام سے (ہانکو) شیشہ آلات کو مت توڑو،'' یعنی کمزور عورتوں کو۔

[٦٠٤١] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

[6041] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی اور اس میں خوش الحان حدی خواں کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ، وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ) (التحفة ١٩)

باب: 19- آپ ﷺ کا لوگوں سے قرب، ان کا آپ سے برکت حاصل کرنا اور ان کے لیے آپ ﷺ کی تواضع

[٦٠٤٢] ٧٤-(٢٣٢٤) وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهِ، وَرُبَّمَا جَاءَهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا.

[6042] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خادم (غلام) اپنے برتن لے آتے جن میں پانی ہوتا، جو بھی برتن آپ کے سامنے لایا جاتا آپ ﷺ اپنا دست مبارک اس میں ڈبوتے، بسا اوقات سخت ٹھنڈی صبح میں برتن لائے جاتے تو آپ (پھر بھی) ان میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔

[٦٠٤٣] ٧٥-(٢٣٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَأَطَافَ بِهِ

[6043] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، بال مونڈنے والا آپ کے سر کے بال اتار رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے اردگرد تھے، وہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بھی بال ان

أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

میں سے کسی ایک کے ہاتھوں کے علاوہ کہیں اور گرے۔

[٦٠٤٤] ٧٦-(٢٣٢٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: «يَا أُمَّ فُلَانٍ! انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ، حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ» فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.

[6044] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ نقص تھا (ایک دن) وہ کہنے لگی: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کام ہے۔ آپ ﷺ نے (بہت شفقت اور احترام سے) فرمایا: ''ام فلاں! دیکھو، جس گلی میں تم چاہو (کھڑی ہو جاؤ) میں (وہاں آ کر) تمھارا کام کر دوں گا۔'' آپ ایک راستے میں اس سے الگ ملے، یہاں تک کہ اس نے اپنا کام کر لیا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مُبَاعَدَتِهِ ﷺ لِلْآثَامِ، وَاخْتِيَارِهِ مِنَ الْمُبَاحِ أَسْهَلَهُ، وَانْتِقَامِهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ انْتِهَاكِ حُرُمَاتِهِ) (التحفة ٢٠)

باب:20- آپ ﷺ کا گناہوں سے دور رہنا، جائز کاموں میں آسان ترین کام کا انتخاب فرمانا اور محرمات کی خلاف ورزی پر اللہ کی خاطر انتقام لینا (حدود نافذ کرنا)

[٦٠٤٥] ٧٧-(٢٣٢٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[6045] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے (ایک کا) انتخاب کرنا ہوتا تو آپ ان دونوں میں سے زیادہ آسان کو منتخب فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ آپ ﷺ نے اپنی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، سوائے اس صورت کے کہ اللہ کی حد کو توڑا جاتا۔

[٦٠٤٦] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ؛ ح:

[6046] منصور نے محمد سے۔فضیل کی روایت میں ہے: ابن شہاب سے، جریر کی روایت میں ہے: محمد زہری سے۔

وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ - فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ، ابْنِ شِهَابٍ، وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ، مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ - عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح:

انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (یہی) روایت بیان کی۔

[٦٠٤٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[6047] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ امام مالک کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٠٤٨] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ، إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

[6048] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں انتخاب کرنا ہوتا، ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت آسان ہوتا تو آپ ان میں سے آسان ترین کا انتخاب فرماتے، الّا یہ کہ وہ گناہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔

[٦٠٤٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: أَيْسَرَهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ.

[6049] ابوکریب اور ابن نمیر دونوں نے عبداللہ بن نمیر سے، انھوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ ان کے قول ''دونوں میں سے زیادہ آسان'' تک روایت کی اور ان دونوں (ابوکریب اور ابن نمیر) نے اسکے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٦٠٥٠] ٧٩-(٢٣٢٨) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَّلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِّنْ مَّحَارِمِ اللهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[6050] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی غلام کو، مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں۔ اور جب بھی آپ کو نقصان پہنچایا گیا تو کبھی (ایسا نہیں ہوا کہ) آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ کوئی اللہ کی محرمات میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتا تو آپ اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لے لیتے۔

[٦٠٥١] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

[6051] عبدہ، وکیع اور ابومعاویہ، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ان میں سے کوئی راوی دوسرے سے کچھ زائد (الفاظ) بیان کرتا ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ طِيبِ رِيحِهِ ﷺ وَلِينِ مَسِّهِ، [وَالتَّبَرُّكِ بِمَسْحِهِ]) (التحفة ٢١)

باب: 21- آپ ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو، ہاتھ کی ملائمت اور آپ کے چھوانے کا تبرک

[٦٠٥٢] ٨٠-(٢٣٢٩) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَّهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولٰى، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ، قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

[6052] سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی (ظہر کی) نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، آپ کے سامنے کچھ بچے آئے، آپ نے ایک ایک کر کے ان میں سے ہر کسی کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا، کہا: میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو کو اس طرح محسوس کیا جیسے آپ نے ابھی عطار کے ڈبے سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔

[٦٠٥٣] ٨١-(٢٣٣٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَّعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَنَسٌ: مَّا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِّيحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَّلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[6053] جعفر بن سلیمان اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کبھی کوئی عنبر، کوئی کستوری اور کوئی بھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ (کے جسم اطہر) کی خوشبو سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ ہو اور میں نے کبھی کوئی ریشم یا دیباج نہیں چھوا جو چھونے میں رسول اللہ ﷺ (کے ہاتھوں) سے زیادہ نرم و ملائم ہو۔

[٦٠٥٤] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ، وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَّلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَّائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6054] حماد نے کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلا ہوا چمکدار تھا، آپ کا پسینہ جیسے موتی ہوں، جب چلتے تو جھکاؤ آگے کو ہوتا، میں نے کبھی کوئی ریشم، کوئی دیباج نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و ملائم ہو، نہ کسی کستوری اور عنبر ہی کو سونگھا جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہو۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ طِيبِ عَرَقِهِ ﷺ، وَالتَّبَرُّكِ بِهِ) (التحفة ٢٢)

باب: 22- آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو اور اس سے برکت کا حصول

[٦٠٥٥] ٨٣-(٢٣٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَّعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَّا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟» قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا، وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.

[6055] ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، دوپہر کے آرام کے لیے سو گئے تو آپ کو پسینہ آ گیا، میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور (چمڑے کے بچھونے سے آپ کا) پسینہ انگلی کے ذریعے سے اس میں اکٹھا کرنے لگیں، رسول اللہ ﷺ جاگ گئے تو آپ نے فرمایا: "ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟" وہ کہنے لگیں: یہ آپ کا پسینہ ہے، اسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، یہ (دنیا کی) ہر خوشبو سے زیادہ اچھی خوشبو ہے۔

[٦٠٥٦] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ، قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا، فَأَتَتْ فَقِيلَ لَهَا: هٰذَا

[6056] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے، وہ گھر میں موجود نہ ہوتیں تو آپ ان کے بستر پر سو جاتے۔ کہا: ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے۔ وہ واپس آئیں تو ان سے کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر سو رہے ہیں، کہا: تو وہ اندر آئیں، آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہوا تھا اور وہ بستر

النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ، عَلٰى فِرَاشِكِ، قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ أَدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ، فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا، فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَصْنَعِينَ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا، قَالَ: «أَصَبْتِ».

پر (بچھے ہوئے) چمڑے کے ایک ٹکڑے پر اکٹھا ہو گیا تھا۔ انھوں نے قیمتی چیزیں رکھنے کا اپنا ڈبہ کھولا اور وہ پسینہ پونچھ پونچھ کر اپنی شیشیوں میں ڈالنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ ہڑ بڑا کر اٹھے اور فرمایا: ''ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟'' کہنے لگیں: اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کی آرزو رکھتے ہیں، فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

[٦٠٥٧] ٨٥-(٢٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي.

[6057] ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لاتے اور دوپہر کے وقت آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ملائم چمڑے کا ایک ٹکڑا (بستر پر) بچھا دیتیں، آپ اس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا، وہ اس پسینے کو اکٹھا کر لیتیں، اپنی خوشبو میں ڈالتیں، شیشیوں میں سینت کر رکھتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' تو انھوں نے عرض کی: آپ کا پسینہ ہے، اسے (خوشبو بڑھانے کے لیے) اپنی خوشبو میں ملاؤں گی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ، وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ) (التحفة ٢٣)

باب: 23- ٹھنڈ میں اور جب آپ ﷺ کے پاس وحی آتی اس وقت آپ کو پسینہ آتا

[٦٠٥٨] ٨٦-(٢٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

[6058] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: سخت سردی کی صبح رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی، پھر آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

[٦٠٥٩] ٨٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[6059] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس

أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ، وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ، فَأَعِي مَا يَقُولُ».

وحی کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی وحی گھنٹی کی طرح کی آواز میں آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے، پھر وحی منقطع ہوتی ہے تو میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد رکھتا ہوں۔''

[٦٠٦٠] ٨٨-(٢٣٣٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، كُرِبَ لِذٰلِكَ، وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

[6060] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ سے، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اس کی بنا پر کرب کی سی کیفیت سے دوچار ہو جاتے اور آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

[٦٠٦١] ٨٩-(٢٣٣٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ، وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ، فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ.

[6061] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے حطان بن عبداللہ رقاشی سے، انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل کی جاتی تو آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے اور جب (یہ کیفیت) آپ سے ہٹالی جاتی تو آپ اپنا سر اقدس اٹھاتے۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ ﷺ وَصِفَاتِهِ وَحِلْيَتِهِ) (التحفة ٢٤)

باب: 24- آپ ﷺ کے بال، آپ کی صفات حسنہ اور آپ کا حلیۂ مبارک

[٦٠٦٢] ٩٠-(٢٣٣٦) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ

[6062] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے، انھوں

أَبِي مُزَاحِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ - قَالَ مَنْصُورٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا - إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ.

نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اہل کتاب اپنے بالوں کو سیدھا لٹکا چھوڑتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے اور جن معاملات میں آپ کو حکم نہ دیا جاتا، ان میں آپ اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے آگے کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں (جب اللہ کا حکم آ گیا تو) آپ مانگ نکالنے لگے۔

[٦٠٦٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6063] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٥) - **(بَابٌ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا)** (التحفة ٢٥)

باب: 24- نبی اکرم ﷺ کی صفات مبارکہ اور یہ کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھا

[٦٠٦٤] ٩١-(٢٣٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَّرْبُوعًا، بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

[6064] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحق سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد کے آدمی تھے، دونوں شانوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا، بال بڑے تھے جو کانوں کی لو تک آتے تھے، آپ پر سرخ جوڑا تھا، میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کبھی کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔

[٦٠٦٥] ٩٢-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ،

[6065] عمرو ناقد اور ابوکریب نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحق سے، انھوں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعَيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: لَهُ شَعَرٌ.

نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں کو چھوتے تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا، قد بہت لمبا تھا نہ بہت چھوٹا تھا۔

ابوکریب نے کہا: آپ ﷺ کے بال ایسے تھے (جو کندھوں کو چھوتے تھے۔)

[٦٠٦٦] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَّأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا، لَّيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

[6066] یوسف نے ابواسحٰق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے زیادہ حسین تھا اور (باقی تمام اعضاء کی) ساخت میں سب سے زیادہ حسین تھے، آپ کا قد بہت زیادہ لمبا تھا نہ بہت چھوٹا۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ)

(التحفة ٢٦)

باب: 24- نبی ﷺ کے بالوں کی ہیئت

[٦٠٦٧] ٩٤-(٢٣٣٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ شَعَرًا رَّجِلًا، لَّيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

[6067] جریر بن حازم نے کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ کے بال تقریباً سیدھے تھے، بہت گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے، آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تک آتے تھے۔

[٦٠٦٨] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

[6068] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔

[٦٠٦٩] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

[6069] حُمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے وسط تک تھے۔

فائدہ: آپ ﷺ کے موئے مبارک کانوں کے وسط تک ہوتے۔ کبھی لمبے ہوجاتے تو کانوں کی لو تک اور کبھی کندھوں پر پڑنے لگتے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَيْنَيْهِ، وَعَقِبَيْهِ) (التحفة ٢٧)

باب: 27- نبی ﷺ کا دہن مبارک، دونوں آنکھیں اور ایڑیاں

[٦٠٧٠] ٩٧-(٢٣٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ الْفَمِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ.

[6070] سماک بن حرب نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فراخ دہن تھے، آنکھیں بڑی اور روشن تھیں، ایڑیوں پر کم گوشت تھا۔ میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: جس کا دہن بڑا ہوا۔ میں نے پوچھا: اشکل العین کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کی آنکھوں کا کٹاؤ بڑا ہو، میں نے کہا: منہوس العقب کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کی ایڑیوں پر گوشت کم ہو۔

(المعجم ٢٨) - (بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ) (التحفة ٢٨)

باب: 28- نبی اکرم ﷺ کا رنگ سفید تھا، چہرے پر ملاحت تھی

[٦٠٧١] ٩٨-(٢٣٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ

[6071] خالد بن عبداللہ نے جریری سے، انھوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ان (ابوطفیل رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، آپ کا رنگ سفید تھا، چہرے پر

أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ.

ملاحت تھی۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَّكَانَ آخِرَ مَنْ مَّاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

امام مسلم بن حجاج نے کہا: حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ ایک سو ہجری میں فوت ہوئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے تھے۔

[٦٠٧٢] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَّآهُ غَيْرِي، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُّقَصَّدًا.

[6072] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ہمیں جریری سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور اب میرے سوا روئے زمین پر کوئی شخص نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ (جریری نے) کہا: میں نے ان سے عرض کی: آپ نے رسالت مآب ﷺ کو کیسا دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ کا رنگ سفید، ملاحت لیے ہوئے تھا، میانہ قامت تھے۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ شَيْبِهِ ﷺ) (التحفة ٢٩)

باب:29- آپ ﷺ کے سفید بال

[٦٠٧٣] ١٠٠-(٢٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ - عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَّأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا - قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ - وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

[6073] ابن ادریس نے ہشام سے، انھوں نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے (کبھی) بالوں کو رنگا تھا؟ کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سفید بال نہیں دیکھے تھے، سوائے (چند ایک کے) ۔ ابن ادریس نے کہا: گویا وہ ان کی بہت ہی کم تعداد بتا رہے تھے ۔ جبکہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مہندی اور کَتَم (کوملا کران) سے رنگتے تھے۔

فائدہ: کَتَم ایک پودہ ہے جس کے بیج سے قدیم زمانے میں روشنائی بنائی جاتی تھی اور بالوں کو خضاب کیا جاتا تھا۔

[٦٠٧٤] ١٠١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ

[6074] عاصم احول نے ابن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگ لگایا تھا؟ انھوں نے کہا:

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَضَبَ؟ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ، فَقَالَ: كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

آپ رنگنے کے مرحلے تک نہیں پہنچے تھے، کہا: آپ کی داڑھی میں چند ہی بال سفید تھے۔ میں نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رنگتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، وہ مہندی اور کتم سے رنگتے تھے۔

[٦٠٧٥] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا.

[6075] ایوب نے محمد بن سیرین سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگا تھا؟ کہا: انھوں نے آپ کے بہت ہی کم سفید بال دیکھے تھے۔

[٦٠٧٦] ١٠٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ، وَقَالَ: لَمْ يَخْتَضِبْ، وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُوبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا.

[6076] ثابت نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بالوں کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں جو سفید بال موجود تھے، اگر میں انھیں گننا چاہتا تو گن لیتا۔ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے بالوں کو رنگ نہیں لگایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کو ملا کر بالوں کو رنگ لگایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی کا رنگ لگایا۔

[٦٠٧٧] ١٠٤-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضَبْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ، وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ.

[6077] علی جہضمی نے کہا: ہمیں مثنیٰ بن سعید نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: سر اور داڑھی سے سفید بال نوچنا مکروہ ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگ نہیں لگایا، آپ کی بچہ داڑھی اور کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی اور سر مبارک میں چند بال سفید تھے۔

[٦٠٧٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى

[6078] عبدالصمد نے مثنیٰ (بن سعید) سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

بِهٰذَا الإِسْنَادِ.

[٦٠٧٩] ١٠٥-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَمِعَ أَبَا إِيَاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَا شَانَهُ اللهُ بِبَيْضَاءَ.

[6079] خلید بن جعفر نے ابوایاس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا، ان سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سفید بالوں کے ساتھ آپ کے جمال میں کمی نہیں کی تھی۔

[٦٠٨٠] ١٠٦-(٢٣٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ، وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلٰى عَنْفَقَتِهِ، قِيلَ لَهُ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

[6080] زہیر نے ابواسحٰق سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کی اس جگہ پر سفیدی تھی، زہیر نے نچلے ہونٹ کے نیچے والے اپنے بالوں پر انگلی رکھ دی، ان (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: ان دنوں آپ (حاضرین میں سے) کس کی طرح (کس عمر کے) تھے (آپ سب سے چھوٹے ہوں گے؟) انھوں نے کہا: میں تیروں کے پیکان اور ان کے پر لگاتا تھا۔

[٦٠٨١] ١٠٧-(٢٣٤٣) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

[6081] محمد بن فضیل نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ گورے تھے، بالوں میں تھوڑی سی سفیدی آئی تھی، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔

[٦٠٨٢] (. . .) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهٰذَا، وَلَمْ يَقُولُوا: أَبْيَضَ قَدْ شَابَ.

[6082] سفیان، خالد بن عبداللہ اور محمد بن بشر، سب نے اسماعیل سے، انھوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ان سب نے یہ نہیں کہا: آپ گورے تھے، بالوں میں تھوڑی سی سفیدی آئی تھی۔

[٦٠٨٣] ١٠٨-(٢٣٤٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6083] سماک بن حرب نے کہا: میں نے حضرت جابر

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَّإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُّئِيَ مِنْهُ.

بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی ﷺ کے سفید بالوں کے متعلق سوال کیا گیا تھا، انھوں نے کہا: جب آپ سر مبارک کو تیل لگاتے تھے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہیں لگاتے تھے تو نظر آتے تھے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَصِفَتِهِ، وَمَحَلِّهِ مِنْ جَسَدِهِ ﷺ) (التحفة ٣٠)

باب: 30- نبی ﷺ کی مہر نبوت، اس کی ہیئت اور جسد اطہر پر اس کا مقام

[٦٠٨٤] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَ إِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَّجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ، يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

[6084] اسرائیل نے سماک سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی کے اگلے حصے میں ہلکی سی سفیدی آ گئی تھی، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو وہ نمایاں نہ ہوتے اور جب سر کے بال بکھرے ہوتے تو نمایاں ہو جاتے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے، ایک شخص کہنے لگا: کیا آپ کا چہرۂ انور تلوار کے مانند (چمکتا ہوا) تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گولائی لیے ہوئے تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے قریب کبوتری کے انڈے کے مانند مہر (نبوت) دیکھی تھی، وہ (رنگ میں) آپ کے جسم مبارک سے مشابہ تھی۔

[٦٠٨٥] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

[6085] شعبہ نے سماک سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی، جیسے وہ کبوتری کا انڈا ہو۔

[٦٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6086] حسن بن صالح نے سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٠٨٧] ١١١-(٢٣٤٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

[6087] جعد بن عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو مجھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان آپ کی مہر (نبوت) مسہری کے لٹو کی طرح نظر آئی۔

[٦٠٨٨] ١١٢-(٢٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا، أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ﴾ [محمد: ١٩].

[6088] عاصم احول نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور میں نے آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا: ثرید کھایا تھا، (عاصم نے) کہا: میں نے ان (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے تمھارے لیے دعائے مغفرت کی تھی، انھوں نے کہا: ہاں، اور تمھارے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی: ''اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کیجیے اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لیے بھی۔''

قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى، جُمْعًا، عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

کہا: پھر میں گھوم کر آپ کے پیچھے ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، آپ کے بائیں شانے کی نرم ہڈی کے قریب بند مٹھی کی طرح، اس پر خال (تل) تھے جس طرح جلد پر آغازِ شباب کے کالے نشان ہوتے ہیں۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٣١)

باب: 31- آپ ﷺ کی عمر مبارک اور مکہ اور مدینہ میں آپ کا قیام

[٦٠٨٩] ١١٣-(٢٣٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَّلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

[6089] امام مالک نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد تھے نہ پستہ قامت، بالکل سفید تھے نہ بالکل گندمی، نہ سخت گھنگرالے بال تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں بعثت سے نوازا، آپ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں، اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال (سے کچھ زائد) عمر میں آپ کو وفات دی جبکہ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

فائدہ: آگے حدیث:6091 میں خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تعین کے ساتھ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ 63 سال منقول ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مدینہ کی اقامت دس سال ہے۔ صحابہ کی اکثریت کا بیان یہ ہے کہ آپ بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے۔ جمہور کے نزدیک یہی قول راجح ہے۔ ساٹھ 60 یا پینسٹھ (65) سالوں کی بات اس وقت کی گئی جب عمر مبارک کا تعین مقصود نہ تھا، محض تخمینے سے عمر مبارک کی طرف اشارہ مقصود تھا۔ بہت سے مواقع پر گفتگو میں یہی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔

[٦٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَّبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَّزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا: كَانَ أَزْهَرَ.

[6090] اسماعیل بن جعفر اور سلیمان بن بلال دونوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام مالک بن انس کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں مزید بیان کیا: آپ ﷺ کا رنگ کھلتا ہوا تھا۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ) (التحفة ٣٢)

باب:32-وفات کے دن نبی ﷺ کی عمر کیا تھی؟

[٦٠٩١] ١١٤-(٢٣٤٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6091] زبیر بن عدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور آپ ﷺ تریسٹھ (63) سال کے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (فوت ہوئے) اور وہ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی شہادت ہوئی) اور وہ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٢] ١١٥-(٢٣٤٩) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً.

[6092] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح بتایا۔

[٦٠٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ.

[6093] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے دونوں سندوں سے عقیل کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔)

(المعجم ٣٣) - (بَابُ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٣٣)

باب:33- مکہ اور مدینہ میں نبی ﷺ کتنا عرصہ رہے؟

[٦٠٩٤] ١١٦-(٢٣٥٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[6094] ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم ہذلی نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے کہا:

عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

میں نے عروہ سے پوچھا: نبی ﷺ (بعثت کے بعد) مکہ میں کتنا عرصہ رہے؟ انھوں نے کہا: دس (سال۔) انھوں (عمرو) نے کہا: میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیرہ (سال) کہتے تھے۔

[٦٠٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بِضْعَ عَشْرَةَ، قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

[6095] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عروہ سے پوچھا: نبی ﷺ (بعثت کے بعد) مکہ میں کتنے سال رہے؟ انھوں نے کہا: دس (سال۔) کہا: میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو دس سے کچھ زائد (سال) بتاتے ہیں۔ انھوں (عمرو بن دینار) نے کہا: تو انھوں (عروہ رحمہ اللہ) نے کہا: اللہ ان کی مغفرت کرے! اور کہا: انھوں نے یہ عمر شاعر کے قول سے اخذ کی ہے۔

فوائد و مسائل: ① ان کا اشارہ ابوقیس صرمہ بن ابی انس انصاری کے اس شعر کی طرف تھا: «ثَوٰى فِي قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً، يُذَكِّرُ لَوْيَلْقٰى صَدِيقًا مُّوَاتِيًا» ''آپ دس سے کچھ زائد برس مکہ میں مقیم رہے۔ لوگوں کو حق یاد کراتے رہے کہ آپ کو موافقت کرنے والا دوست مل جائے۔'' یعنی بڑی تعداد میں ایسے دوست ملتے جس طرح مدینہ سے ملے۔ شعر میں جو بات کہی گئی، وہ مستند ہے کیونکہ وہ شعر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے سامنے پڑھا گیا۔ صحابہ نے بار بار اسے سنا اور دہرایا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو ضرور اس کی نشاندہی کی جاتی۔ ② پچھلے باب کی حدیث: 6092 میں خود عروہ رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ کی پوری عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ اس حساب سے بھی بعثت کے بعد مکہ میں آپ کی عمر کے 13 سال ہی گزرے۔ یہی درست ہے اور جمہور نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

[٦٠٩٦] ١١٧-(٢٣٥١) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6096] عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے، آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٧] ١١٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ

[6097] ابو جمرہ ضبعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ سال رہے آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی اور مدینہ میں دس سال رہے،

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى إِلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَّمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً.

آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

[٦٠٩٨] ١١٩-(٢٣٥٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: كَانَ أَبُوبَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6098] سلام ابواحوص نے ابواسحاق سے، روایت کی، کہا: میں عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو (وہاں بیٹھے ہوئے) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کے بارے میں بات کی۔لوگوں میں سے ایک نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہ ﷺ سے بڑے تھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ سال کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً، وَّمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ ﷜ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کر دی تا کہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

[٦١٠٠] ١٢١-(٢٣٥٣) وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ، مَّوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ، قَالَ: أَتَحْسُبُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ، بُعِثَ إِلَيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ، يَأْمَنُ وَيَخَافُ، وَعَشْرَ، مِنْ مُّهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

[6100] یزید بن زریع نے کہا: ہمیں یونس بن عبید نے بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس ﷟ سے سوال کیا کہ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ (کی عمر مبارک) کے کتنے سال گزرے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم جیسے شخص پر، جو آپ ﷺ ہی کی قوم سے (متعلق) تھا، یہ بات مخفی ہوگی۔ کہا: میں نے عرض کی: میں نے لوگوں سے اس کے بارے میں سوال کیا تو میرے سامنے انھوں نے باہم اختلاف کیا۔ تو مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ میں اس کے بارے میں آپ کا قول معلوم کروں، انھوں نے کہا: تم حساب کر سکتے ہو؟ کہا: میں نے عرض کی: جی ہاں، انھوں نے کہا: (پہلے) تو چالیس لو، جب آپ کو مبعوث کیا گیا، (پھر) پندرہ سال مکہ میں، کبھی امن میں اور کبھی خوف میں اور دس سال مدینہ کی طرف ہجرت سے (لے کر جمع کر لو۔)

[٦١٠١] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[6101] شعبہ نے یونس سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی حدیث کے مانند ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١٠٢] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ: حَدَّثَنَا عَمَّارٌ، مَّوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّينَ.

[6102] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں خالد حذاء نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار نے حضرت ابن عباس ﷟ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ پینسٹھ برس کے تھے۔

[٦١٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6103] ابن علیہ نے خالد سے اسی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١٠٤] ١٢٣-(. . .) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

[6104] حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ سال رہے، سات سال تک آپ آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے اور کچھ دیکھتے نہیں تھے۔ اور آٹھ سال تک آپ کی طرف وحی آتی رہی اور (پھر) آپ مدینہ میں دس سال رہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عمار بن ابی عمار کی روایت میں آغاز نبوت کے بعد رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں قیام پندرہ برس اور وفات کے وقت آپ ﷺ کی کل عمر مبارک پینسٹھ برس منقول ہے، جبکہ عمرو بن دینار اور ابو جمرہ ضبعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے واضح طور پر نبوت کے بعد مکہ میں آپ کا قیام تیرہ سال اور عمر مبارک تریسٹھ برس نقل کی ہے۔ (حدیث: 6094-6097) یہی بات دیگر اجل صحابہ، مثلاً: حضرت عائشہ، حضرت انس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی روایات کے بھی مطابق ہے۔ بعد کے اکابر امت نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباري: 189/8) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عمار بن ابی عمار کے سامنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی وحی کے حوالے سے تفصیلی بات کی، وحی کی ابتدائی صورت سچے خواب تھے، اس زمانے میں مختلف مخلوقات کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے اکرام کا آغاز ہو گیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی خوابوں ہی کو آغاز قرار دیا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے الفاظ ہیں: «أَوَّلُ مَا بُدِیءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ......» ''رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز نیند میں اچھے خوابوں سے ہوا۔'' (صحيح البخاري، حديث: 3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمار کو سچے خوابوں کے زمانے سے بھی آگاہ کیا۔ بعد میں غارِ حراء کی وحی کے بعد فترۃ الوحی (وحی کی بندش) کا عرصہ آیا۔ اس عرصے میں بھی رسول اللہ ﷺ کو وہ علامات نظر آتی رہیں جو اس بات پر دلالت کرتی تھیں کہ آپ ﷺ بلا شک وشبہ نبی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد مکہ اور مدینہ میں تسلسل سے نزول وحی ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اندازے کے مطابق مکہ میں یہ عرصہ آٹھ سال کا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ عمار بن ابی عمار نے یہ سارا حساب کر کے مکہ میں نبوت کا عرصہ پندرہ سال بنایا۔ اس میں وحی کے باقاعدہ نزول سے پہلے، تقریباً دو سال، کا وہ عرصہ شامل ہو جاتا ہے جس میں بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوابوں کی صورت میں وحی کا سلسلہ قائم تھا۔ عمار بن ابی عمار نے ان پندرہ سالوں میں مدینہ کے دس سال شامل کر کے کل عمر مبارک پینسٹھ برس شمار کی، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت چالیس برس کے تھے جب غارِ حراء میں حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد ہوئی اور کلام الٰہی کی وحی کا آغاز ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خود حساب لگا کر جو عمر مبارک (تریسٹھ سال) بتائی ہے اور مکہ میں عہد نبوت کا جو عرصہ (تیرہ سال) بتایا ہے، وہی حقیقی ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ شمسی سال قمری سال سے بقدر دس گیارہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اس طرح ہر 33 سال بعد ہجری تقویم میں ایک سال کا اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ ہجری تقویم کے آغاز (16 جولائی 622ء) سے لے کر 1433ھ (2013ء) تک ہجری تقویم

میں سنین کا اضافہ (1391-1433) یعنی 42 سال بنتا ہے۔ یوں نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے 63 سال شمسی تقویم میں تقریباً 61 سال بنتے ہیں۔

(المعجم ٣٤) - (بَابٌ: فِي أَسْمَائِهِ ﷺ) (التحفة ٣٤)

باب: 34- آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ

[٦١٠٥] ١٢٤-(٢٣٥٤) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ؛ قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ».

[6105] سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں، لوگوں کو میرے پیچھے حشر کے میدان میں لایا جائے گا اور میں عاقب (آخر میں آنے والا) ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔''

[٦١٠٦] ١٢٥-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ». وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَؤُوفًا رَّحِيمًا.

[6106] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں (کے نشانات) پر ہوگا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (زہری نے کہا:) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف، رحیم (بھی) رکھا ہے۔

[٦١٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي:

[6107] عقیل، معمر اور شعیب، سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، شعیب اور معمر کی حدیث میں

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَّمَعْمَرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، وَّفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَّعُقَيْلٍ: الْكَفَرَةَ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ: الْكُفْرَ.

(حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے) یہ الفاظ (منقول) ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ معمر کی حدیث میں ہے، کہا: میں نے زہری سے کہا: عاقب (سے مراد) کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، معمر اور عقیل کی حدیث میں ہے: کافروں کو (مٹا دے گا) اور شعیب کی حدیث میں ہے: کفر کو (مٹا دے گا۔)

فائدہ: آخری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا جو مفہوم بیان ہوا ہے، گمان غالب ہے کہ وہ امام زہری کی طرف سے ہے جو ان کے بعض شاگردوں نے حدیث کے ساتھ بیان کر دیا۔

[٦١٠٨] ١٢٦-(٢٣٥٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ».

[6108] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اپنے کئی نام بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مُقَفّی (آخر میں آنے والا) ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ (آپ ﷺ کی وجہ سے کثیر خلقت توبہ کرے گی) اور نبی الرحمہ ہوں (آپ ﷺ کی وجہ سے انسان بہت سی رحمتوں سے نوازے گئے اور نوازے جائیں گے۔)''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ عِلْمِهِ ﷺ بِاللهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ) (التحفة ٣٥)

باب: 35- اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ ﷺ کا علم اور شدید خشیت رکھنا

[٦١٠٩] ١٢٧-(٢٣٥٦) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ، فَبَلَغَ

[6109] جریر نے ہمیں اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوالضحیٰ (مسلم) سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ

ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ، فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَوَاللهِ! لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً».

کے صحابہ میں سے بعض کو یہ خبر پہنچی، انھوں نے گویا کہ اس (رخصت اور اجازت) کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو یہ خبر ملی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی ہے تو انھوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس کام سے پرہیز کیا، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھتا ہوں اور اس (اللہ) کی خشیت میں ان سب سے بڑھ کر ہوں۔''

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے جس کام کی اجازت دی اور اس پر عمل فرمایا، اسے ہی کرنا بہترین تقویٰ ہے۔

[٦١١٠] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6110] حفص بن غیاث اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند ہمیں حدیث بیان کی۔

[٦١١١] ١٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَمْرٍ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ، حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ، فَوَاللهِ! لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً».

[6111] ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے (ابوضحیٰ) مسلم سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی رخصت دی، لوگوں میں سے کچھ نے خود کو ایسا کام کرنے سے زیادہ پاکباز خیال کیا۔ یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ کو غصہ آیا حتی کہ غصہ آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہوا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کی مجھے رخصت دی گئی ہے وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔''

(المعجم ٣٦) - (بَابُ وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ)
(التحفة ٣٦)

باب: 36- آپ ﷺ (کے حکم) کا اتباع واجب ہے

[٦١١٢] ١٢٩-(٢٣٥٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبٰى عَلَيْهِمْ، فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: «اسْقِ، يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ» فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ! فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «يَا زُبَيْرُ! اسْقِ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ»، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ [النساء: ٦٥].

[6112]عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث سنائی کہ انصار میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ میں واقع پانی کی ان گزرگاہوں (برساتی نالیوں) کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا جن سے وہ کھجوروں کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری کہتا تھا: پانی کو کھلا چھوڑ دو وہ آگے کی طرف گزر جائے، انھوں نے ان لوگوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ (کو نرمی کی تلقین کرتے ہوئے ان) سے کہا: ''تم (جلدی سے اپنے باغ کو) پلا کر پانی اپنے ہمسائے کی طرف روانہ کر دو۔'' انصاری غضبناک ہو گیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس لیے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد ہے۔ (صدمے سے) نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زبیر! (باغ کو) پانی دو، پھر اتنی دیر پانی کو روکو کہ وہ کھجوروں کے گرد کھودے گڑھے کی منڈیر سے ٹکرانے لگے'' زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ یہ آیت: ''نہیں! آپ کے رب کی قسم! وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے'' اسی (واقعے) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

فائدہ: جب جھگڑا ہو تو ہر فریق خود کو حق پر سمجھتا ہے اور جو اس کی خواہش ہو اسی کے مطابق فیصلہ چاہتا ہے۔ برساتی نالوں سے اپنے باغ یا کھیت کو سیراب کرنے کا حق باری باری مل سکتا ہے۔ اس کا بھی تعین رواج اور دستور کی روشنی میں ہو جاتا ہے کہ سیرابی سے کیا مراد ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا باغ انصاری کے باغ سے پہلے واقع تھا۔ پہلے انھی کا حق تھا کہ وہ دستور کے مطابق اتنا پانی اپنے درختوں کو لگا لیں کہ ان کے گرد سیرابی کے لیے کھودے ہوئے گڑھے ایک بار پانی سے بھر جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بجائے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مروت سے کام لینے کی تلقین فرمائی کہ گڑھے بھرنے کا انتظار نہ کریں، کچھ نہ کچھ پانی ہر درخت تک پہنچ جائے تو باقی پانی اپنے ہمسائے کی طرف روانہ کر دیں لیکن انصاری اپنی مرضی کا فیصلہ حاصل کرنا چاہتا تھا، وہ چاہتا تھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کو پلانے کے لیے سرے سے پانی ہی نہ روکیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے بارے میں ایک نامناسب بات کہہ دی۔ رسول اللہ ﷺ کو اندازہ ہو گیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ اپنے حق سے کم بھی لیں تو انصاری ناراض ہی رہے گا۔ آپ نے عین عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ دے دیا۔ یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ ہر ایک کو اس بات کی سمجھ آ جائے کہ پانی پلانے کے حقوق کیا ہیں

اور آیندہ جھگڑے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی تائید کرتے ہوئے اور آپ کے مکمل انصاف کی شہادت دیتے ہوئے قرآن مجید کی آیت نازل فرمائی، اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ صحیح ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلے میں ہر انصاف پسند انسان کے لیے دلی رضا مندی کا مکمل سامان موجود ہوتا ہے۔

(المعجم ٣٧) - **(بَابُ تَوْقِيرِهِ ﷺ، وَتَرْكِ إِكْثَارِ سُؤَالِهِ عَمَّا لَا ضَرُورَةَ إِلَيْهِ، أَوْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ تَكْلِيفٌ وَّمَا لَا يَقَعُ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ)**

(التحفة ٣٧)

باب: 37- آپ ﷺ کی توقیر اور آپ سے ایسے امور کے بارے میں بکثرت سوال کرنا جن کی ضرورت نہ ہو یا شریعت نے مکلّف نہیں کیا اور پیش نہیں آئے اور اس طرح (کے بے مقصد سوالات) کو ترک کر دینا

[٦١١٣] ١٣٠-(١٣٣٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ». [راجع: ٣٢٥٧]

[6113] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں جس کام سے تمھیں روکوں اس سے اجتناب کرو اور جس کام کا حکم دوں، اپنی استطاعت کے مطابق اس کو کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو سوالات کی کثرت اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاک کر دیا۔''

[٦١١٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

[6114] یزید بن ہاد نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

[٦١١٥] ١٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا

[6115] ابوصالح، اعرج، محمد بن زیاد اور ہمام بن منبہ، سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے (آپ نے فرمایا): ''جب تک میں

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ»، وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: «مَا تُرِكْتُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تمھیں چھوڑ رکھوں (کوئی حکم نہ دوں) تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (خواہ مخواہ کے سوال مت کرو)'' اور ہمام کی حدیث میں ہے: ''جب تک تمھیں چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے (کثرتِ سوال سے) ہلاک ہو گئے'' پھر انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ سے زہری کی حدیث کی طرح (آگے) بیان کیا۔

[٦١١٦] ١٣٢ -(٢٣٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ، مِّنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[6116] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عامر بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے حق میں مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم وار وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو حرام نہیں کی گئی تو اس کے سوال کی بنا پر اسے حرام کر دیا جائے۔''

فائدہ: شریعت کے جو احکام جس طرح سے دیے گئے ہیں انسان ان پر اپنے بہترین فہم کے مطابق پورے اخلاص سے عمل کرے۔ اس میں عافیت بھی ہے اور اللہ کی طرف سے قبولیت کا یقین بھی۔ بال کی کھال اتارنے والے اپنے سوالوں کے ذریعے سے اپنے اور دوسروں کے لیے مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد شریعت کے نئے احکام تو نازل نہیں ہو سکتے لیکن سوالوں میں مین میکھ نکالنے والے، کریدنے والے اور مفروضوں پر اجتہاد کر کے فتوے دینے والے، شریعت کے ان احکام کو جو فطرت کے عین مطابق ہیں مشکل اور پیچیدہ ضرور بنا دیتے ہیں۔

[٦١١٧] ١٣٣-(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: - أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ - الزُّهْرِيُّ: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَّنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَّمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[6117] ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا:۔ مجھے یہ اسی طرح یاد ہے جس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاد ہے ۔ زہری نے عامر بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے مسلمانوں کے بارے میں سب سے بڑا جرم وار وہ شخص ہے جس نے ایسے معاملے کے متعلق سوال کیا جسے حرام نہیں کیا گیا تھا تو اس کے سوال کی بنا پر اس کو لوگوں کے لیے حرام کر دیا گیا۔''

[٦١١٨] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: «رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَّنَقَّرَ عَنْهُ»، وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا.

[6118] یونس اور معمر دونوں نے اسی سند کے ساتھ زہری سے روایت کی اور معمر کی حدیث میں مزید بیان ہے: ''وہ آدمی جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا اور اس کے بارے میں کریدا'' اور یونس کی حدیث میں کہا: عامر بن سعد (سے روایت ہے) انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔

[٦١١٩] ١٣٤-(٢٣٥٩) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُّتَقَارِبَةٌ ، قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، وَّقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ-: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ، فَخَطَبَ فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا» قَالَ: فَمَا أَتٰى

[6119] نضر بن شمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ''جنت اور دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے خیر اور شر کے بارے میں آج کے دن جیسی (تفصیلات) کبھی نہیں دیکھیں۔ جو میں جانتا ہوں، اگر تم (بھی) جان لو تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔'' (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ سخت دن کبھی نہیں آیا۔ کہا: انھوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے

عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ: غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ حَنِينٌ، قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ قَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا، قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ» فَنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١].

ہوئے اور کہا: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ کہا: ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور پوچھا: میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ فلاں تھا'' اس پر یہ آیت اتری: ''اے ایمان لانے والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمھارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں دکھ پہنچائیں۔''

[٦١٢٠] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ» وَّنَزَلَتْ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمَامَ الْآيَةِ.

[6120] روح بن عبادہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تمھارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں دکھ پہنچائیں۔'' مکمل آیت پڑھی۔

فائدہ: اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو ہادی اور رہنما بنا کے بھیجا۔ اور آپ کے ذریعے سے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے ہدایت اور شریعت کے احکام انسانوں کو عطا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کرید کر کے اپنے سوالوں کے ایسے جواب مانگے جائیں جو شریعت کی رحمت کو زحمت بنا دینے کا سبب بن جائیں۔ ایسے سوال جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں، مثلاً: اپنے یا دوسرے لوگوں کے ذاتی معاملات اور ایسی باتوں کے بارے میں سوال کرنا جن پر اللہ نے پردہ ڈالا ہے، انتہائی نامناسب ہے۔ منافق ایسے سوال لوگوں کو الجھانے کے لیے اور سادہ لوح مسلمان غیر ضروری باتوں میں خود الجھ کر پوچھا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔ آپ ﷺ کو ایسے سوال پسند تھے جو دین کے معاملات میں لوگوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے کیے جاتے۔ ایسے سوال بھی جن کے جوابات سے لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا شوق زیادہ ہو جائے۔

[٦١٢١] ١٣٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ،

[6121] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد باہر تشریف لائے اور انھیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس سے پہلے

فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ، فَوَاللهِ! لَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا».

بہت بڑے بڑے امور وقوع پذیر ہوں گے، پھر فرمایا: ''جو شخص (ان میں سے) کسی چیز کے بارے میں مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہے تو کر لے۔ اللہ کی قسم! میں جب تک اس جگہ کھڑا ہوں، تم مجھ سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کرو گے میں تمھیں اس کے بارے میں بتاؤں گا۔''

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّقُولَ: «سَلُونِي» فَقَامَ عَبْدُاللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ» فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ يَّقُولَ: «سَلُونِي» بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلٰى، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا، فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا اور آپ نے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا: ''مجھ سے پوچھو'' تو لوگ بہت روئے، اتنے میں عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! میرا باپ کون تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ تھا۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ نے زیادہ بار ''مجھ سے پوچھو'' فرمانا شروع کیا (اور پتہ چل گیا کہ آپ غصے میں کہہ رہے ہیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرما لیا۔ کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کی چوڑائی کے اندر جنت اور دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو خیر اور شر کے بارے میں جو میں نے آج دیکھا، کبھی نہیں دیکھا۔''

فائدہ: جب بڑے امور کا ذکر ہو رہا تھا اور آیندہ پیش آنے والے امور سے آگاہ کیا جا رہا تھا تو اس کے دوران میں غیر اہم اور لایعنی سوالوں پر آپ ﷺ کو غصہ آیا۔ غصے کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم اس طرح کے سوال کرنا چاہتے ہو تو کر لو میں ہر ایک سوال کا جواب دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سمجھ گئے اور تمام صحابہ کی طرف سے معذرت کرتے ہوئے آپ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ معذرت کے الفاظ میں یہ مفہوم موجود ہے کہ جو آپ نے بتایا ہم دل و جان سے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور دل و جان سے آپ کے بتائے ہوئے پر اور اپنے ایمان پر راضی ہیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ: مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ؟ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَفْضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ: وَاللهِ! لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ، لَلَحِقْتُهُ.

ابن شہاب نے کہا: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ (کی یہ بات سن کران) کی والدہ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی بیٹا تم سے زیادہ والدین کا حق پامال کرنے والا ہو۔کیا تم خود کو اس بات سے محفوظ سمجھتے تھے کہ ہوسکتا ہے تمھاری ماں سے بھی کوئی ایسا کام ہو گیا ہو جو اہل جاہلیت کی عورتوں سے ہو جاتا تھا تو تم اس طرح (سوال کر کے) سب لوگوں کے سامنے اپنی ماں کو رسوا کر دیتے؟ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا نسب کسی حبشی غلام سے بھی ملا دیتے تو میں اسی کی ولدیت اختیار کر لیتا۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے یہی کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سوال انتہائی غیر مناسب اور لایعنی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کے سوال کی وجہ سے ناراض ہوئے تھے۔قرآن مجید نے بھی واضح کیا کہ ایسے سوالوں کا جواب دکھ دے سکتا ہے۔

[٦١٢٢] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَحَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، مَعَهُ، غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

[6122] معمر اور شعیب دونوں نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اس کے ساتھ عبیداللہ کی حدیث بیان کی، البتہ شعیب نے کہا: زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی، کہا: مجھے علم رکھنے والے ایک شخص نے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا، جس طرح یونس کی حدیث ہے۔

[٦١٢٣] ١٣٧-(...) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ:

[6123] سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بہت زیادہ اور بے فائدہ) سوالات کیے حتی کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سوالات سے تنگ کر دیا، تو ایک دن آپ باہر تشریف لائے، منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: ''اب

«سَلُونِي، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ» فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَّسْأَلُوهُ أَنْ يَّكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ.

مجھ سے (جتنے چاہو) سوال کرو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے، میں تم کو اس کا جواب دوں گا۔" جب لوگوں نے یہ سنا تو اپنے منہ بند کر لیے اور سوال کرنے سے ڈر گئے کہ کہیں یہ کسی بڑے معاملے (وعید، سزا، سخت حکم وغیرہ) کا آغاز نہ ہو رہا ہو۔

قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَّافٌّ رَّأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ، كَانَ يُلَاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَّسُولًا، عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، إِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر شخص کپڑے میں منہ لپیٹ کر رو رہا تھا تو مسجد میں سے وہ شخص اٹھا کہ جب (لوگوں کا) اس سے جھگڑا ہوتا تھا تو اسے اس کے باپ کے بجائے کسی اور کی طرف منسوب کر دیا جاتا تھا (ابن فلاں! کہہ کر پکارا جاتا تھا) اس نے کہا: اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "تمھارا باپ حذافہ ہے۔" پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: ہم اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں اور ہم برے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خیر اور شر میں جو کچھ میں نے آج دیکھا ہے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے لیے جنت اور جہنم کی صورت گری کی گئی تو میں نے اس (سامنے کی) دیوار سے آگے، ان دونوں کو دیکھ لیا۔"

[٦١٢٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ.

[6124] ہشام اور معمر کے والد سلیمان دونوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ بیان کیا۔

[٦١٢٥] ١٣٨-(٢٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ

[6125] عبداللہ بن برّاد اشعری اور (ابوکریب) محمد بن علاء ہمدانی نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے حدیث بیان

قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ» فَقَالَ رَجُلٌ: مَّنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ» فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ، وفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: قَالَ: مَنْ أَبِي؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ، مَّوْلٰى شَيْبَةَ».

کی، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے چند (ایسی) چیزوں کے بارے میں سوال کیے گئے جو آپ کو پسند نہ آئیں، جب زیادہ سوال کیے گئے تو آپ غصے میں آگئے، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”جس چیز کے بارے میں بھی چاہو، مجھ سے پوچھو۔“ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمھارا باپ حذافہ ہے۔“ دوسرے شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: ”تمھارا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔“ جب حضرت عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو کہا: اللہ کے رسول! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھارا باپ شیبہ کا مولیٰ سالم ہے۔“

(المعجم ٣٨) - (بَابُ وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا، دُونَ مَا ذَكَرَهُ ﷺ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا، عَلٰى سَبِيلِ الرَّأْيِ) (التحفة ٣٨)

باب: 38- شریعت کے حوالے سے نبی ﷺ نے جو فرمایا اس پر عمل واجب ہے، جہاں آپ نے دنیوی امور کے بارے میں محض اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے (اس پر عمل واجب نہیں)

[٦١٢٦] ١٣٩-(٢٣٦١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ، وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ، فَقَالَ: «مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالُوا: يُلَقِّحُونَهُ، يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثٰى فَتَلْقَحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَظُنُّ

[6126] موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے قریب سے گزرا جو درختوں کی چوٹیوں پر چڑھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟“ لوگوں نے کہا: یہ گابھہ لگا رہے ہیں۔ نر (کھجور کا بور) مادہ (کھجور) میں ڈال رہے ہیں، اس طرح یہ (درخت) ثمر آور ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا گمان نہیں کہ اس کا کچھ فائدہ ہوتا ہے۔“ لوگوں کو یہ بات بتا دی گئی تو انھوں نے (گابھہ لگانے کا) یہ عمل ترک کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو

يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا» قَالَ: فَأُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ، فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ، وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا، فَخُذُوا بِهِ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

آپ نے فرمایا: ''اگر یہ کام انھیں فائدہ پہنچاتا ہے تو کریں۔ میں نے تو ایک بات کا گمان کیا تھا، تو گمان کے حوالے سے مجھے ذمہ دار نہ ٹھہراؤ، لیکن جب میں اللہ کی طرف سے تمھارے ساتھ بات کروں تو اسے اپنالو، کیونکہ میں اللہ عزوجل پر کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔''

[٦١٢٧] ١٤٠-(٢٣٦٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ؟» قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا» فَتَرَكُوهُ، فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ: فَنَقَصَتْ، قَالَ: فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ».

[6127] عبداللہ بن رومی یمامی، عباس بن عبدالعظیم عنبری اور احمد بن جعفر معقری نے مجھے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابونجاشی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو (وہاں کے) لوگ کھجوروں میں قلم لگاتے تھے، وہ کہا کرتے تھے (کہ) وہ گابھہ لگاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم یہ کام کرتے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم لوگ یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔'' اس پر ان لوگوں نے (ایسا کرنا) چھوڑ دیا، تو ان کا پھل گر گیا یا (کہا) کم ہوا۔ کہا: لوگوں نے یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک بشر ہی تو ہوں، جب میں تمھیں دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جب میں تمھیں محض اپنی رائے سے کچھ کرنے کو کہوں تو میں بشر ہی تو ہوں۔''

قَالَ عِكْرِمَةُ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

عکرمہ نے (شک کے انداز میں) کہا: یا اسی کے مانند (کچھ فرمایا۔)

قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ، وَلَمْ يَشُكَّ.

معقری نے شک نہیں کیا، انھوں نے کہا ''تو ان کا پھل گر گیا۔''

[٦١٢٨] ١٤١-(٢٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6128] حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں

أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَامِرٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ، فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ» قَالَ: فَخَرَجَ شِيصًا، فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: «مَا لِنَخْلِكُمْ؟» قَالُوا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ».

نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے۔ اور حماد ہی نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس ﷜ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کا کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو کھجوروں میں گابھہ لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ نہ کرو تو (بھی) ٹھیک رہے گا۔'' کہا: اس کے بعد گٹھلیوں کے بغیر ردی کھجوریں پیدا ہوئیں، پھر کچھ دنوں کے بعد آپ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تمھاری کھجوریں کیسی رہیں؟'' انھوں نے کہا: آپ نے اس اس طرح فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی دنیا کے معاملات کو زیادہ جاننے والے ہو۔''

(المعجم ٣٩) - (بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ، وَتَمَنِّيهِ) (التحفة ٣٩)

باب: 39- آپ ﷺ کی زیارت کرنے اور اس کی تمنا کرنے کی فضیلت

[٦١٢٩] ١٤٢-(٢٣٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ».

[6129] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ﷜ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے کئی حدیثیں بیان کیں، ان میں یہ (بھی) تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم لوگوں میں سے کسی پر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور میری زیارت کرنا اس کے لیے اپنے اس سارے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو ان کے پاس ہوگا۔''

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: الْمَعْنٰى فِيهِ عِنْدِي، لَأَنْ يَّرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَمَالِهِ، وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ.

(امام مسلم کے شاگرد) ابواسحاق (ابراہیم بن محمد) نے کہا: میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ وہ شخص مجھے اپنے سب لوگوں کے ساتھ دیکھے، میں اس کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوں گا۔ اس میں تقدیم و تاخیر ہوئی ہے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضَائِلِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ) (التحفة ٤٠)

باب: 40- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[٦١٣٠] ١٤٣-(٢٣٦٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَّلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

[6130] ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھیں بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تمام لوگوں کی نسبت میں حضرت ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علّاتی بھائی (ایک باپ اور مختلف ماؤں کے بیٹے) ہیں، نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

[٦١٣١] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسٰى، اَلْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، وَّلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ».

[6131] اعرج نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام لوگوں کی نسبت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔''

[٦١٣٢] ١٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ» قَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، وَّأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ».

[6132] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں، انھوں نے کئی احادیث بیان کیں، ان میں ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں سب لوگوں کی نسبت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور ہمارے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ (نبوت سے نبوت جڑی ہوئی ہے۔)''

[٦١٣٣] ١٤٦-(٢٣٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ

[6133] معمر نے زہری سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ يُّولَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّيْطَانِ، إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ»، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [آل عمران: ٣٦].

نے فرمایا: ''پیدا ہونے والا جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کچوکا لگاتا ہے، ماسوائے حضرت ابن مریم علیہما السلام اور ان کی والدہ کے۔'' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے کہا:) ''میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

[٦١٣٤] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: «يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ»، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ «مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ».

[6134] معمر اور شعیب نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ خبر دی، دونوں نے کہا: ''(بچہ) جب پیدا ہوتا ہے تو (شیطان) اسے کچوکا لگاتا ہے اور وہ خود کو شیطان کے کچوکا لگانے سے چیخ کر روتا ہے۔'' اور شعیب کی حدیث میں (خود کو، کے بغیر صرف) ''شیطان کے کچوکا سے'' کے الفاظ ہیں۔

[٦١٣٥] ١٤٧-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَّوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا».

[6135] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس سُلیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کے ہر بیٹے کو جب اس کی ماں اسے جنم دیتی ہے، شیطان کچوکا لگاتا ہے، ماسوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے۔''

[٦١٣٦] ١٤٨-(٢٣٦٧) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ، نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ».

[6136] سہیل (بن ابی صالح) کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولادت کے وقت بچے کا رونا شیطان کے کچوکے سے ہوتا ہے۔''

فائدہ: اطبّاء کہتے ہیں کہ ولادت کے بعد بچے کے رونے سے اس کے پھیپھڑے متحرک ہو جاتے ہیں اور اس کا سانس لینے کا

عمل شروع ہو جاتا ہے۔ شیطان یہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ بچہ خود روئے یا کوئی اس کے کمر پر تھپکی دے کر اس کے پھیپھڑوں کو متحرک کرے، وہ اسے چھوتا ہے یا کچوکا لگاتا ہے۔ اس سے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدم کے ہر بیٹے کی ولادت کے بعد اس سے سب سے پہلا رابطہ اسی کا ہو۔ اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ بچہ وصول کرنے والے فرد کو، ڈاکٹر ہو یا کوئی اور، یہ کرنا چاہیے کہ پیدائش کے فوراً بعد بچے کو پاؤں سے پکڑ کر اٹھائے اور اس کی کمر پر ہلکی سی چپت لگا کر اس کے پھیپھڑے کو متحرک کر دے تاکہ شیطان کو اس کا موقع نہ ملے۔ اور والدین کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ قربت سے پہلے وہ اپنی اولاد سے شیطان کو دور رکھنے کی دعا کریں۔

[٦١٣٧] ١٤٩-(٢٣٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأٰى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَّسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ نَفْسِي».

[6137] معمر نے ہمام بن منبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: تم نے چوری کی؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا۔''

فائدہ: اللہ کے جلال اور اس کی عظمت کے سامنے جھک جانے کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے نام کی کھائی ہوئی قسم کے مقابلے میں اپنی بات کو غلط قرار دے دیا جائے۔

(المعجم ٤١) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ ﷺ) (التحفة ٤١)

باب: 41- حضرت ابراہیم خلیل ﷺ کے فضائل

[٦١٣٨] ١٥٠-(٢٣٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[6138] علی بن مسہر اور ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے روایت کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! ''اے مخلوقات میں سے بہترین انسان!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔'' (یعنی یہ ان کا لقب ہے۔)

«ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

[٦١٣٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِهِ.

[6139] ابن ادریس نے کہا: میں نے عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام مختار بن فلفل سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اسی (پچھلی حدیث) کے مانند۔

[٦١٤٠] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6140] سفیان نے مختار سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا، اسی کے مانند۔

فائدہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ نے تواضع کے طور پر اور اپنے جد امجد، اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احترام کی غرض سے کہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ سید اولادِ آدم ہیں، خلیل اللہ بھی ہیں، حبیب اللہ بھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی خیر البریہ تھے۔

[٦١٤١] ١٥١-(٢٣٧٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ، النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً، بِالْقَدُومِ».

[6141] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم نبی علیہ السلام نے اسّی سال کی عمر میں قَدوم (مقام پر تیشے یا بسولے کے ذریعے) سے ختنہ کیا۔“

فائدہ: ”قدوم“ شام میں ایک مقام ہے۔ اسی طرح تیشے یا لکڑی چھیلنے کے کسی بھی آلے کو قدوم کہتے ہیں جسے دستہ لگا ہوتا ہے۔ دونوں میں سے کوئی بھی معنی لیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں جنھوں نے ختنہ کیا۔ آپ کو اَسی برس کی عمر تک پہنچ جانے کے بعد ختنے کا حکم دیا گیا۔ آپ نے حکم ملتے ہی اس پر عمل کیا۔

[٦١٤٢] ١٥٢-(١٥١) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ

[6142] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ حق دار تھے جب انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب!

إِبْرَاهِيمَ، إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى، قَالَ: أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ». [راجع: ٣٨٢]

مجھے دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو یقین نہیں؟ تو انھوں نے کہا: کیوں نہیں! مگر صرف اس لیے (دیکھنا چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو مزید اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے! وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں قید خانے میں اتنا لمبا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا (بلاوا ملتے ہی جیل سے باہر آ جاتا۔)''

فائدہ: یہ سب باتیں رسول اللہ ﷺ نے تواضع کے طور پر اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کے فضائل واضح کرنے کے لیے فرمائیں۔ اللہ پر ایمان، صبر اور تحمل میں آپ ﷺ کا مرتبہ سب سے اونچا ہے۔

[٦١٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6143] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ سعید بن مسیّب اور ابوعبید نے انھیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یونس کی زہری سے روایت کردہ حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٦١٤٤] ١٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ أَوٰى إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ».

[6144] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے! انھوں نے مضبوط سہارے کی پناہ لی ہوئی تھی۔''

[٦١٤٥] ١٥٤ - (٢٣٧١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ، عَلَيْهِ

[6145] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا، سوائے تین (ظاہری) جھوٹوں کے (جو حقیقت میں عین سچ تھے، لیکن سننے والے جو مفہوم لے رہے تھے وہ دوسرا تھا)، دو ذاتِ الٰہی (کی توحید) کے بارے میں: آپ کا

السَّلَامُ، قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ، ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ، قَوْلُهُ: إِنِّي سَقِيمٌ وَّقَوْلُهُ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِي شَأْنِ سَارَةَ، فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَّمَعَهُ سَارَةُ، وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ، إِنْ يَّعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي، يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ، فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي، فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ، أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ قَدِمَتْ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَّا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا، فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللهَ أَنْ يُّطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَفَعَلَتْ، فَعَادَ، فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولٰى، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَفَعَلَتْ، فَعَادَ، فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، فَقَالَ: ادْعِي اللهَ أَنْ يُّطْلِقَ يَدِي، فَلَكِ اللهُ أَنْ لَّا أَضُرَّكِ، فَفَعَلَتْ، وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ، وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، وَّلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي، وَأَعْطِهَا هَاجَرَ».

یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور یہ کہنا: بلکہ (اگر یہ بولتے ہوں تو) ان کے اس بڑے نے کیا ہے اور ایک حضرت سارہ علیہا السلام کے بارے میں۔ وہ ایک جابر بادشاہ کی سرزمین پر آئے، حضرت سارہ علیہا السلام ان کے ہمراہ تھیں اور وہ سب لوگوں سے حسین ترین تھیں، آپ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ جابر انسان اگر جان گیا کہ تم میری بیوی ہو تو یہ تمھارے معاملے میں مجھ پر غلبہ چاہے گا، لہٰذا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے یہ بتانا کہ تم میری بہن ہو، کیونکہ اسلام کے حوالے سے تم میری بہن بھی ہو، اس پوری سرزمین میں مجھے اپنے اور تمھارے علاوہ کسی مسلمان کا علم نہیں (ہم صرف دو ہیں، اس لیے اخوتِ اسلام کا اطلاق ہمیں پر ہوسکتا ہے۔) جب آپ علیہ السلام اس کی زمین (ملک) میں داخل ہوئے تو اس جابر حکمران کے کسی کارندے نے ان کو دیکھا، وہ اس جابر حکمران کے پاس گیا اور اس سے کہا: تمھاری سرزمین پر ایک ایسی عورت آئی ہے جس کے لائق صرف یہی بات ہے کہ وہ تمھاری ہو۔ اس نے (اپنا کارندہ) ان (حضرت سارہ علیہا السلام) کی طرف بھیج کر انھیں منگوا لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ جب وہ (حضرت سارہ علیہا السلام) اس کے ہاں گئیں تو وہ خود پر قابو نہ رکھ سکا، ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس پر اس کا ہاتھ شدت سے جکڑ لیا گیا۔ اس نے ان سے کہا: آپ (اپنے) اللہ سے دعا کریں وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے، میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انھوں (حضرت سارہ علیہا السلام) نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلے کی نسبت زیادہ شدت سے جکڑا گیا۔ اس نے پہلے کی طرح ان سے بات کی تو انھوں نے ویسا ہی کیا، اس نے (تیسری بار) پھر وہی حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دونوں بار سے بھی زیادہ شدت سے جکڑا گیا تو اس نے ان سے کہا: اللہ سے دعا کرو، وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے، تمھیں اللہ کا عہد دیتا ہوں کہ تمھیں نقصان

نہیں پہنچاؤں گا۔ انھوں نے (ایسا ہی) کیا اور اس کا ہاتھ آزاد کر دیا گیا، اس (جابر حکمران) نے اس شخص کو بلایا جو ان کو لایا تھا تو اس سے کہا: تم میرے پاس کسی جن زاد کو لائے ہو، انسان کو نہیں لائے۔ تم اسے میری سرزمین سے باہر نکال دو اور ہاجر کو بھی اس کے سپرد کر دو۔"

قَالَ: فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي، فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا، كَفَّ اللهُ يَدَ الْفَاجِرِ، وَأَخْدَمَ خَادِمًا».

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ چلتی ہوئی آئیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں دیکھا تو (نماز سے) سلام پھیرا اور ان سے کہا: کیا گزری؟ حضرت سارہ علیہا السلام نے کہا: اچھی (گزری)، اللہ نے فاجر کا ہاتھ روک دیا اور خادمہ بھی عنایت فرمائی۔"

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ!.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آسمان سے اترنے والے پانی کی اولاد (کہلوانے والو!) یہی (ہاجر) تمھاری ماں تھیں۔

فوائد و مسائل: ① عربوں کو اس وجہ سے بنو ماء السماء کہا جاتا ہے کہ وہ بارش والے علاقے کی تلاش میں رہتے تھے اور بارش سے حاصل ہونے والے پانی اور اس سے اگنے والی گھاس پر وہ اور ان کے جانور گزارہ کرتے تھے۔ اس سے بھی بہتر وجہ تسمیہ یہ بتائی گئی ہے کہ عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ان کی پرورش زمزم کے پانی سے ہوئی جو آسمان سے آیا ہوا پانی ہے۔ ② حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام ہاجر ہے۔ ہمارے ہاں ہ کے اضافے کے ساتھ ہاجرہ معروف ہے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ مُوسٰى ﷺ) (التحفة ٤٢)

باب: 42- حضرت موسیٰ ﷺ کے فضائل

[٦١٤٦] ١٥٥-(٣٣٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ

[6146] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے ایک یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل ننگے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے تھے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرتے تھے، وہ لوگ (آپس میں) کہنے لگے: واللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے اس کے سوا اور کوئی بات نہیں روکتی کہ انھیں خصیتیں کی سوجن ہے۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے کے لیے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ

يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، قَالَ: فَجَمَحَ مُوسٰى بِأَثَرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي، حَجَرُ! ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلٰى سَوْأَةِ مُوسٰى، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ.

دیے، وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے: میرے کپڑے، پتھر! میرے کپڑے، پتھر! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جائے ستر دیکھ لی۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی تکلیف نہیں۔

فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ، حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا».

اس کے بعد پتھر ٹھہر گیا، اس وقت تک ان کو دیکھ لیا گیا تھا۔ فرمایا: انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضربیں لگانی شروع کر دیں۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ! إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ. [راجع: ٧٧٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! پتھر پر چھ یا سات زخموں کے جیسے نشان پڑ گئے، یہ پتھر کو موسیٰ علیہ السلام کی مار تھی۔

[٦١٤٧] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيِيًّا، قَالَ: فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا، قَالَ: فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ: إِنَّهُ آدَرُ، قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى، وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ: ثَوْبِي، حَجَرُ! ثَوْبِي، حَجَرُ! حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴾ [الأحزاب: ٦٩].

[6147] عبداللہ بن شقیق نے کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام باحیا مرد تھے، کہا: انھیں برہنہ نہیں دیکھا جا سکتا تھا، کہا: تو بنی اسرائیل نے کہا: انھیں خصیتین کی سوجن ہے۔ کہا: (ایک دن) انھوں نے تھوڑے سے پانی (کے ایک تالاب) کے پاس غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیے تو وہ پتھر بھاگ نکلا، آپ علیہ السلام اپنا عصا لیے اس کے پیچھے ہو لیے، اسے مارتے تھے (اور کہتے تھے:) میرے کپڑے، پتھر! میرے کپڑے، پتھر! یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے رک گیا۔ اور (اس کے حوالے سے یہ آیت) اتری: ''ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی کہی ہوئی بات سے براءت عطا کی اور وہ اللہ کے نزدیک انتہائی وجیہ (خوبصورت اور وجاہت والے) تھے۔''

فائدہ: اس حدیث سے شریعت کا یہ حکم واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی الزام سے براءت کا تقاضا ہو یا کوئی اور حقیقی ضرورت (علاج وغیرہ کی) ہو تو مرد (معالج وغیرہ) کسی مرد کے ستر کو دیکھ سکتا ہے۔ شیطان نے بنی اسرائیل کے ذریعے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو

الزام لگوایا وہ لوگوں کی نظر میں ان کی وجاہت کم کرنے اوران کی شان میں کمی لانے کے لیے تھا۔ غلامی میں زندگیاں گزارنے والے بہت سے کم نظر اور کم ہمت لوگوں کو شیطان ایسے ہی بہانوں کے ذریعے سے حق کی پیروی سے روکتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کے پیغمبر لوگوں کے سامنے اس طرح آئیں کہ ان کی شان عظیم ہو، وہ ہر طرح کے عیوب سے پاک ہوں، انتہائی خوبصورت ہوں تا کہ ان کی ذات میں کوئی ادنیٰ سی کمی بھی ان کے اتباع میں کمی کے لیے بہانہ بننے نہ پائے۔ اللّٰہ أعلم بالصواب.

[٦١٤٨] ١٥٧ -(٢٣٧٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَّهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ، بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ، سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ، لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيقِ، تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

[6148] محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے مجھے حدیث بیان کی:۔ عبد نے کہا: عبدالرزاق نے ہمیں خبر دی اور ابن رافع نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے ابن طاوس سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ (انسانی شکل اور صفات کے ساتھ) ان کے پاس آیا تو انھوں نے اسے ایک تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ اپنے رب کی طرف واپس گیا اور عرض کی: تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت نہیں چاہتا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی اور فرمایا: دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ ایک بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں، ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ان میں ہر بال کے بدلے میں ایک سال انھیں ملے گا۔ کہا: (فرشتے نے پیغام دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت ہوگی۔ تو انھوں نے کہا: پھر ابھی (آجائے)، تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انھیں ارض مقدس سے اتنا قریب کر دے جتنا ایک پتھر کے پھینکے جانے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمھیں (بیت المقدس کے) راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے نیچے ان کی قبر دکھاتا۔''

فائدہ: فرشتے کو یہ حکم تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے سے پہلے ان کی مرضی دریافت کرے۔ اس نے آکر روح قبض کرنے کے بجائے زبان سے کہا: اپنے رب کے پاس چلیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے دشمن کا آدمی خیال کرتے ہوئے تھپڑ مار دیا۔ ویسے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھتے تھے کہ ان کی موت ارضِ مقدس میں داخلے کے بعد آئے گی۔ اس کے لیے انھوں نے

اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے مطابق انھیں ارضِ مقدس کے قریب موت دی اور وہیں دفن ہوئے۔ بنی اسرائیل کو ان کی جائے تدفین کا پتہ نہ چل سکا، ورنہ عین ممکن تھا کہ وہ ان کی قبر کو پوجنا شروع کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ قبر دکھائی گئی آپ ﷺ نے معراج کے لیے بیت المقدس کا سفر کیا تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے، وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ (دیکھیے، حدیث:6158)

[٦١٤٩] ١٥٨-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ، قَالَ: فَلَطَمَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا، قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي، قَالَ: فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِي فَقُلِ: الْحَيَاةَ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ، فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوتُ، قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ، رَبِّ! أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، رَمْيَةً بِحَجَرٍ» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

[6149] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے ہمام بن منبہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں سے (ایک حدیث یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: اپنے رب کے پاس چلیں؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اس کی آنکھ نکال دی، فرمایا: ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا تھا جو موت نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس واپس جاؤ اور کہو: آپ زندگی چاہتے ہیں؟ اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھیں، جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ زندہ رہیں گے (یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر آپ کو موت آجائے گی، کہا: تو پھر ابھی جلدی ہی (موت آجائے اور دعا کی:) اے میرے پروردگار! مجھے ارض مقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے پر موت دے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اگر میں اس جگہ کے پاس ہوتا تو میں تم کو راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس ان کی قبر دکھاتا۔"

[٦١٥٠] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا

[6150] محمد بن یحییٰ نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر نے اسی حدیث کے مانند

مَعْمَرٌ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

[٦١٥١] ١٥٩-(٢٣٧٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَّهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا، كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ - شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ - قَالَ: لَا، وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ! قَالَ: فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ قَالَ: فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ لِي ذِمَّةً وَّعَهْدًا، وَّقَالَ: فُلَانٌ لَّطَمَ وَجْهِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: قَالَ - يَا رَسُولَ اللهِ! - : وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ، وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ: ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةٍ يَوْمَ الطُّورِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِي، وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

حدیث بیان کی۔

[6151] حُجین بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک بار ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا، اس کو اس کے کچھ معاوضے کی پیش کش کی گئی جو اسے بری لگی یا جس پر وہ راضی نہ ہوا — شک عبدالعزیز کو ہوا — وہ کہنے لگا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! کہا: تو انصار میں سے ایک شخص نے اس کی بات سن لی تو اس کے چہرے پر تھپڑ لگایا، کہا: تم کہتے ہو: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! جبکہ رسول اللہ ﷺ (تشریف لا چکے ہیں اور) ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کہا: تو وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! میری ذمہ داری لی گئی ہے اور ہم سے (سلامتی کا) وعدہ کیا گیا ہے اور کہا: فلاں شخص نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟'' کہا کہ اس نے کہا تھا: — اللہ کے رسول! — اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! جبکہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ کے چہرۂ مبارک سے غصے کا پتہ چلنے لگا، پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نبیوں کے مابین (انھیں ایک دوسرے پر) فضیلت نہ دیا کرو، اس لیے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو سوائے ان کے جنھیں اللہ چاہے گا آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق ہے سب کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے جسے اٹھایا جائے گا وہ میں ہوں گا یا (فرمایا:) جنھیں سب سے پہلے اٹھایا جائے گا میں ان میں ہوں گا۔ تو (میں دیکھوں

گا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے لیے یوم طور کی بے ہوشی کو شمار کیا جائے گا (اور وہ اس کے عوض اس بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں گے) یا انھیں مجھ سے پہلے ہی اٹھایا جائے گا۔ میں (یہ بھی) نہیں کہتا کہ کوئی (نبی) یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔"

[٦١٥٢] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً.

[6152] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے اسی سند سے بالکل اسی طرح بیان کیا۔

[٦١٥٣] ١٦٠-(. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ، رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ! وَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ! وَقَالَ: فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ، فَإِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ».

[6153] یعقوب کے والد ابراہیم (بن سعد) نے ابن شہاب سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: دو آدمیوں کی تکرار ہوگئی، ایک یہودیوں میں سے تھا اور ایک مسلمانوں میں سے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت دی! تو اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور اس کے اپنے اور مسلمان کے درمیان جو کچھ ہوا تھا وہ سب آپ کو بتا دیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، (جب) تمام انسان ہوش و حواس سے بے گانہ ہو جائیں گے، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک جانب (اسے) پکڑے کھڑے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے بے ہوش ہوئے تھے، اس لیے مجھ سے پہلے اٹھائے گئے یا وہ ان میں سے ہیں جنھیں اللہ نے (الّا من شاء اللّٰہ "سوائے ان کے جنھیں اللہ چاہے گا۔" کے تحت) مستثنیٰ کیا ہے۔

فائدہ: آپ ﷺ کو یہی بتایا گیا کہ صورِ اسرافیل کی بنا پر ہوش و حواس سے بیگانگی کی جو کیفیت سب پر، حتی کہ ارواح پر بھی،

طاری ہوگی وہ بلحاظِ مدت سب سے کم آپ کی ہوگی لیکن آپ آنکھیں کھول کر دیکھیں گے تو موسیٰ علیہ السلام آپ کو عرش کے پاس اسے تھامے ہوئے نظر آئیں گے۔ آپ ﷺ نے اسی سے یہ استدلال فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر دنیوی زندگی میں بھی صعقہ (بے ہوشی کا عالم) طاری ہوا تھا۔ اس کو شمار کر کے ان کی مدت زیادہ ہونے کے باوجود آپ سے پہلے ختم ہو جائے گی یا سب سے کم مدت کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو استثنا حاصل ہوگا۔

[٦١٥٤] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

[6154] شعیب نے زہری سے روایت کی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیّب نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: مسلمانوں میں سے ایک شخص اور یہودیوں میں سے ایک شخص کے درمیان تکرار ہوئی، جس طرح ابن شہاب سے ابراہیم بن سعد کی روایت کردہ حدیث ہے۔

[٦١٥٥] ١٦٢-(٢٣٧٤) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوِ اكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّورِ».

[6155] ابواحمد زبیری نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا، اس کے بعد زہری کی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (یوں) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ”مجھے معلوم نہیں وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان میں سے تھے جنھیں بے ہوشی تو ہوئی لیکن افاقہ مجھ سے پہلے ہو گیا یا کوہِ طور کا صعقہ کافی سمجھا گیا۔“

[٦١٥٦] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي.

[6156] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی۔ ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام کے درمیان کسی کو دوسرے پر بہتر قرار نہ دو۔“ اور ابن نمیر کی حدیث (کی سند) میں ہے: عمرو بن یحییٰ نے کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی۔

[٦١٥٧] ١٦٤-(٢٣٧٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَّشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَتَيْتُ - وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ: مَرَرْتُ - عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي قَبْرِهِ».

[6157] ہدّاب بن خالد اور شیبان بن فروخ نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی اور سلیمان تیمی سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معراج کی شب میں سرخ ٹیلے کے قریب آیا۔ اور ہداب کی روایت میں ہے: ۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔''

[٦١٥٨] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ». وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي».

[6158] عیسیٰ بن یونس، جریر اور سفیان نے سلیمان تیمی سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' اور عیسیٰ کی حدیث میں مزید یہ ہے: ''جس رات مجھے اسراء پر لے جایا گیا میں (موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے) گزرا۔''

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: فِي ذِكْرِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى») (التحفة ٤٣)

باب: 43-حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ''کسی بندے کے لیے لائق نہیں کہ وہ کہے: ''میں یونس بن متّٰی سے بہتر ہوں''

[٦١٥٩] ١٦٦-(٢٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ

[6159] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حمید بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ «قَالَ: - يَعْنِي اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِّي - وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: لِعَبْدِي - أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ».

کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ''اس نے فرمایا:۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے۔ کسی بندے کو جو میرا ہے۔ ابن مثنیٰ نے کہا: میرے کسی بندے کو۔ نہیں چاہیے کہ وہ کہے: میں یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

ابن ابی شیبہ نے کہا: محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کی۔

[٦١٦٠] ١٦٧-(٢٣٧٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى»، وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ.

[6160] قتادہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوالعالیہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تمھارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے مجھے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہے: میں یونس بن متّٰی علیہ السلام سے افضل ہوں۔'' آپ نے ان کے والد کی نسبت سے ان کا نام لیا۔

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ، ﷺ) (التحفة ٤٤)

باب: 44- حضرت یوسف ﷺ کے چند فضائل

[٦١٦١] ١٦٨-(٢٣٧٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَتْقَاهُمْ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ

[6161] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: آپ ﷺ سے عرض کی گئی، اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ کریم (معزز) کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہو۔'' صحابہ نے کہا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر سب سے بڑھ کر کریم) اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، وہ (ان کے والد) بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے بیٹے ہیں۔'' صحابہ نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے

تَسْأَلُونِّي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقُهُوا».

نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم قبائل عرب کے حسب ونسب کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں اگر دین کو سمجھ لیں۔''

(المعجم ٤٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا، ﷺ) (التحفة ٤٥)

باب: 45- حضرت زکریا ﷺ کے بعض فضائل

[٦١٦٢] ١٦٩-(٢٣٧٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا».

[6162] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زکریا علیہ السلام (پیشے کے اعتبار سے) بڑھئی تھے۔''

(المعجم ٤٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ، ﷺ) (التحفة ٤٦)

باب: 46- حضرت خضر ﷺ کے بعض فضائل

[٦١٦٣] ١٧٠-(٢٣٨٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، سَمِعْتُ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَامَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي

[6163] عمرو بن محمد ناقد، اسحٰق بن ابراہیم حنظلی، عبیداللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر مکی، ان سب نے ہمیں ابن عیینہ سے حدیث بیان کی — الفاظ ابن ابی عمر کے ہیں — سفیان بن عیینہ نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف (بن فضالہ) بکالی کا یہ خیال ہے کہ بنواسرائیل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں جو حضرت خضر علیہ السلام کے ہم عصر تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنواسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں سب سے زیادہ

إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، قَالَ: فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسٰى: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ لِي بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ، وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، فَحَمَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، وَّانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَفَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ، فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ، قَالَ: وَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ، فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا، وَّكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا، وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسٰى أَنْ يُّخْبِرَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، قَالَ: وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، قَالَ: يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا، حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأٰى رَجُلًا مُّسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ

جاننے والا ہوں،'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے علم کو (جو اصل میں اللہ کے پاس ہے) واپس اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیوں نہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین (دو پانیوں کے ملنے کی جگہ) پر ہے اور وہ تم سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے رب! میرے لیے ان سے ملنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو ان سے کہا گیا: ایک تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو، جہاں آپ مچھلی کو گم پائیں گے وہ وہیں ہوگا۔ وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) چل پڑے، ان کے ساتھ ان کے جوان ساتھی (خادم) بھی چل پڑے، وہ یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھیلی میں ایک مچھلی اٹھا لی، وہ اور ان کا جوان ساتھی چل پڑے یہاں تک کہ ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے، موسیٰ علیہ السلام بھی سو گئے اور ان کا جوان (خادم) بھی سو گیا، اتنے میں مچھلی تھیلی میں تڑپی، تھیلی سے نکلی اور سمندر میں جا گری۔ کہا: (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا پتہ نہ چل سکا صرف جوان نے یہ بات دیکھی۔) اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا، حتی کہ وہ پانی مچھلی کے لیے ایک طاقچے کے مانند ہو گیا اور اس کے اندر ہی مچھلی کے لیے ایک سرنگ نما راستہ تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے جوان دونوں کے لیے حیرت ناک بات تھی، ان دونوں نے دن اور رات کے باقی حصے میں سفر جاری رکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی (مچھلی کی بات) آپ کو بتانا بھول گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے صبح کی تو اپنے جوان سے کہا: ہمارا دن کا کھانا پیش کرو، ہمیں اس سفر میں خوب تھکاوٹ ہوئی ہے۔ فرمایا: وہ اس جگہ سے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا، آگے نکل جانے سے پہلے نہ تھکے تھے۔ اس (جوان) نے کہا: آپ نے دیکھا، جب ہم چٹان کے پاس رکے تھے تو میں مچھلی وہیں بھول گیا اور مجھے شیطان نے

عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ، قَالَ لَهُ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، قَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمَا، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ، فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ، فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى، قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا،

ہی یہ بات (بھی) بھلوادی کہ میں (آپ کے سامنے) اس کا ذکر کروں، اور عجیب بات (یہ) ہے کہ اس (مچھلی) نے (دوبارہ زندہ ہو کر) پانی میں راستہ پکڑ لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تو ہم تلاش کر رہے تھے، پھر وہ دونوں واپس اپنے قدموں کے نشانوں پر روانہ ہو گئے۔ فرمایا: وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں کو دیکھتے ہوئے جا رہے تھے کہ دونوں چٹان کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرد کو دیکھا جس نے اپنے اردگرد کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا، وہ بولے: اس سرزمین پر سلام کہاں سے آ گیا؟ انھوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں، پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: آپ اللہ کے علم میں سے اس علم پر ہیں جو اللہ نے آپ کو سکھایا، اسے میں نہیں جانتا اور میں اللہ کے اس علم پر ہوں جو اس نے مجھے سکھایا، آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے چلوں تاکہ آپ ہدایت کا وہ علم جو آپ کو سکھایا گیا، مجھے بھی سکھا دیں؟ انھوں نے کہا: آپ میرے ساتھ (رہتے ہوئے) ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے (جو سیکھنے کے لیے ضروری ہے)، آپ اس بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جس کی آپ کو آگاہی (تک) نہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ خضر علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلتے ہیں تو اس وقت تک مجھ سے کسی چیز کے بارے میں کوئی سوال نہ کریں جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر شروع نہ کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام سمندر کے کنارے چل پڑے۔ ایک کشتی ان دونوں کے قریب سے گزری۔ دونوں نے ان (کشتی والوں) سے بات کی کہ وہ ان دونوں کو بھی کشتی میں بٹھا لیں۔ انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ - يَقُولُ -: مَائِلٌ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا، فَأَقَامَهُ، قَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا، لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى، لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا»، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُّوسٰى نِسْيَانًا»، قَالَ: «وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ، ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ».

لیا اور دونوں کو بغیر کرایہ لیے کشتی میں بٹھا لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کی طرف رخ کیا اور اسے اکھیڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے کشتی پر بٹھایا ہے، آپ نے ان کی کشتی کی طرف رخ کر کے اسے توڑ دیا تاکہ آپ اس کے سواروں کو غرق کر دیں، آپ نے بڑا ہی عجیب کام کیا ہے۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے! انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میرے بھول جانے پر میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے (اس) کام کی وجہ سے میرے ساتھ سخت برتاؤ نہ کریں، پھر وہ دونوں کشتی سے نکلے، جب وہ ساحل پر چلے جا رہے تھے تو اچانک ایک لڑکا دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے سر سے پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اسے (جسم سے) الگ کر دیا اور اس لڑکے کو مار دیا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے کسی جان (کے قصاص) کے بغیر ایک معصوم جان کو قتل کر دیا۔ آپ نے بہت برا کام کیا۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات پہلی بات سے شدید تر تھی۔ انھوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی اور چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے عذر تک پہنچ گئے۔ وہ دونوں پھر چل پڑے، یہاں تک کہ جب ایک بستی کے لوگوں تک پہنچے تو دونوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا، ان لوگوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنا چاہتی تھی۔۔ یعنی اللہ فرماتا ہے: وہ جھکی ہوئی تھی۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اس طرح کیا اور اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے ہاں آئے تو انھوں نے ہمیں

مہمان نہ بنایا، کھانا تک نہ کھلایا، اگر آپ چاہتے تو اس کام پر اجرت لے سکتے تھے۔ انھوں نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔ جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہوسکا میں آپ کو ان کی حقیقت بتاتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! میرا دل چاہتا ہے کہ وہ صبر کر لیتے یہاں تک کہ ہمارے سامنے ان کی مزید باتیں بیان ہوتیں۔" کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے نسیان (کی بنا پر) تھی۔" فرمایا: "ایک چڑیا (اڑتی ہوئی) آئی یہاں تک کہ کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی، پھر اس نے سمندر میں چونچ ماری تو حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا: میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم (غیب) میں اس سے زیادہ کمی نہیں کی جتنی کمی اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں کی۔"

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَّكَانَ يَقْرَأُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا، وَّكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

سعید بن جبیر نے کہا: وہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اس طرح پڑھا کرتے تھے: ان سے آگے (جدھر وہ جا رہے تھے) ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو غصب کرنے کے لیے پکڑ لیتا تھا۔ اور (آگے) اس طرح پڑھا کرتے تھے: اور رہا لڑکا! تو وہ کافر تھا۔

[٦١٦٤] ١٧١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَّقَبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا يَّزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: أَسَمِعْتَهُ؟ يَا سَعِيدُ! قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ.

[6164] معتمر کے والد سلیمان تیمی نے رقبہ سے، انھوں نے ابواسحٰق سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ نوف سمجھتا ہے کہ جو موسیٰ علم کے حصول کے لیے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سعید! کیا آپ نے خود اس سے سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نوف نے جھوٹ کہا۔

فائدہ: نوف بن فضالہ بکالی یمنی الاصل تابعی تھے۔ عالم فاضل انسان تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ کعب احبار کی بیوی کے بیٹے یا

کعب کے بھتیجے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کا یہ نظریہ ان کی غلط فہمی کا شاخسانہ تھا۔ چونکہ یہ بات خلاف حقیقت تھی اور ایک پیغمبر کے حوالے سے تھی، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کو جھوٹ قرار دیا۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ جھوٹ کی بات، جو ان کی غلط فہمی پر مبنی ہے، خلافِ حقیقت ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں جھوٹا شخص قرار دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو جو تفصیلی حدیث سنائی اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نوف کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہتے تھے۔

[٦١٦٥] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ، وَأَيَّامُ اللهِ: نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ، إِذْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّ أَعْلَمَ مِنِّي، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ، أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ، إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَدُلَّنِي عَلَيْهِ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: تَزَوَّدْ حُوتًا مَّالِحًا، فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَعُمِّيَ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ، فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ، قَالَ: فَقَالَ فَتَاهُ: أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللهِ فَأُخْبِرَهُ؟ قَالَ: فَنُسِّيَ، فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ: وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا، قَالَ: فَتَذَكَّرَ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، قَالَ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَأَرَاهُ مَكَانَ

[6165] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دن موسیٰ علیہ السلام اپنے لوگوں میں بیٹھے انھیں اللہ کے دن یاد دلا رہے تھے (اور) اللہ کے دنوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں ہیں، اس وقت انھوں نے (ایک سوال کے جواب میں) کہا: میرے علم میں اس وقت روئے زمین پر مجھ سے بہتر اور مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو ان (موسیٰ علیہ السلام) سے بہتر ہے یا (فرمایا:) جس کے پاس ان سے بڑھ کر ہے۔ زمین پر ایک آدمی ہے جو آپ سے بڑھ کر عالم ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے پروردگار! مجھے اس کا پتہ بتائیں، (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ان سے کہا گیا: ایک نمکین مچھلی کا زادِ راہ لے لیں، وہ آدمی وہیں ہوگا جہاں آپ سے وہ مچھلی گم ہو جائے گی۔ فرمایا: تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کا نوجوان ساتھی چل پڑے، یہاں تک کہ وہ ایک چٹان کے پاس پہنچے تو ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام) پر ایک طرح کی بے خبری طاری ہوگئی اور وہ اپنے جوان کو چھوڑ کر آگے چلے گئے۔ مچھلی (زندہ ہوکر) تڑپی اور پانی میں چلی گئی۔ پانی اس کے اوپر اکٹھا نہیں ہو رہا تھا، ایک طاقچے کی طرح ہو گیا تھا۔ اس نوجوان نے (اس مچھلی کو پانی میں جاتا ہوا دیکھ لیا اور) کہا: کیا میں اللہ کے نبی (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس پہنچ کر انھیں اس بات کی خبر نہ دوں! فرمایا: پھر اسے بھی یہ

الْحُوتِ، قَالَ: هٰهُنَا وُصِفَ لِي، قَالَ: فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا، مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا، أَوْ قَالَ: عَلٰى حُلَاوَةِ الْقَفَا، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهِ قَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: وَمَنْ مُّوسٰى؟ قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: مَجِيءٌ مَّا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ، قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. قَالَ: فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا، قَالَ: انْتَحٰى عَلَيْهَا، قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَّلْعَبُونَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلٰى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ، فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَعْرَةً مُّنْكَرَةً، قَالَ: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسٰى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ، وَلٰكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ، قَالَ: إِنْ

بات بھلا دی گئی۔ جب وہ آگے نکل گئے تو انھوں نے اپنے جوان سے کہا: ہمارا دن کا کھانا لے آؤ، اس سفر میں ہمیں بہت تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ فرمایا: ان کو اس وقت تک تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ وہ (اس جگہ سے) آگے نکل گئے تھے۔ فرمایا: تو اس (جوان) کو یاد آ گیا اور اس نے کہا: آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے یہ بات بھلائی کہ میں اس کا ذکر کروں اور عجیب بات یہ ہے کہ اس (مچھلی) نے (زندہ ہوکر) پانی میں اپنا راستہ پکڑ لیا۔ انھوں نے فرمایا: ہمیں اسی کی تلاش تھی، پھر وہ دونوں واپس اپنے قدموں کے نشانات پر چل پڑے۔ اس نے انھیں مچھلی کی جگہ دکھائی۔ انھوں نے کہا: مجھے اسی جگہ کے بارے بتایا گیا تھا۔ وہ تلاش میں چل پڑے تو انھیں حضرت خضر علیہ السلام اپنے اردگرد کپڑا لپیٹے نظر آگئے، گُدی کے بل (سیدھے) لیٹے ہوئے تھے، یا کہا: گدی کے درمیانے حصے کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: السلام علیکم! (حضرت خضر علیہ السلام نے) کہا: وعلیکم السلام! پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہا: میں موسیٰ ہوں، پوچھا: کون موسیٰ؟ کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ پوچھا: کیسے آنا ہوا ہے؟ کہا: میں اس لیے آیا ہوں کہ صحیح راستے کا جو علم آپ کو دیا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ (خضر علیہ السلام نے) کہا: میری معیت میں آپ صبر نہ کر پائیں گے اور آپ اس بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جس کا آپ کو تجربہ ہی نہیں ہوا! ایسا کام ہوگا جس کے کرنے کا مجھے حکم ہوگا، تب آپ اسے دیکھیں گے تو صبر نہ کر پائیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: ان شاءاللہ، آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ انھوں نے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلتے ہیں تو مجھ سے اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں جب تک میں خود اس کا ذکر شروع نہ کروں،

سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا، وَّلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ» - قَالَ: وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ، «رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَخِي كَذَا، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا - فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِّئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ فَأَقَامَهُ، قَالَ: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ، قَالَ: سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا، أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ، إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ، وَّأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا، وَّكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ، فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا، فَأَرَدْنَا أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا، وَّأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو انھوں (خضر علیہ السلام) نے اس میں لمبا سا سوراخ کر دیا۔ کہا: انھوں نے کشتی پر اپنے پہلو کا زور ڈالا (جس سے اس میں درز آ گئی) موسیٰ علیہ السلام نے انھیں کہا: آپ نے اس لیے اس میں درز ڈال دی کہ اسے غرق کر دیں۔ آپ نے عجیب کام کیا۔ (خضر علیہ السلام نے) کہا: میں نے آپ سے کہا نہ تھا کہ آپ میرے ساتھ کسی صورت صبر نہ کر سکیں گے۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: میرے بھول جانے پر میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے معاملے میں مجھ سے سخت برتاؤ نہ کریں۔ دونوں (پھر) چل پڑے یہاں تک کہ وہ کچھ لڑکوں کے پاس پہنچے، وہ کھیل رہے تھے۔ وہ (خضر علیہ السلام) تیزی سے ایک لڑکے کی طرف بڑھے اور اسے قتل کر دیا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام سخت گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔ انھوں نے کہا: کیا آپ نے ایک معصوم جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر مار دیا؟'' اس مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو! اگر وہ جلد بازی نہ کرتے تو (اور بھی) عجیب کام دیکھتے، لیکن انھیں اپنے ساتھی سے شرمندگی محسوس ہوئی، کہا: اگر میں اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے اور (فرمایا:) اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو (اور بھی) عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔'' (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے شروع کرتے (فرماتے): ''ہم پر اللہ کی رحمت ہو اور ہمارے فلاں بھائی پر، ہم پر اللہ کی رحمت ہو! — پھر وہ دونوں (آگے) چل پڑے یہاں تک کہ ایک بستی کے بخیل لوگوں کے پاس آئے۔ کئی مجالس میں پھرے اور ان لوگوں سے کھانا طلب کیا لیکن انھوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، پھر انھوں نے اس (بستی) میں ایک دیوار

دیکھی جو گرنے ہی والی تھی کہ انھوں (خضر علیہ السلام) نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت (بھی) لے سکتے تھے۔ انھوں نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان مفارقت (کا وقت) ہے۔ اور انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے ان کا کپڑا تھام لیا (تاکہ وہ جدا نہ ہو جائیں اور کہا کہ مجھے ان کی حقیقت بتا دو) کہا: میں ابھی آپ کو ان (کاموں) کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ جو کشتی تھی وہ ایسے مسکین لوگوں کی تھی جو سمندر میں (ملاحی کا) کام کرتے ہیں۔'' آیت کے آخر تک۔ ''جب اس پر قبضہ کرنے والا آئے گا تو اسے سوراخ والی پائے گا اور آگے بڑھ جائے گا اور یہ لوگ ایک لکڑی (کے تختے) سے اس کو ٹھیک کر لیں گے اور جو لڑکا تھا تو جس دن اس کی سرشت (فطرت) بنائی گئی وہ کفر پر بنائی گئی۔ اس کے والدین کو اس کے ساتھ شدید لگاؤ ہے، اگر وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جاتا تو اپنی سرکشی اور کفر سے انھیں عاجز کر دیتا۔ ہم نے چاہا کہ اللہ ان دنوں کو اس کے بدلے میں پاکبازی میں بڑھ کر صلہ رحمی کے اعتبار سے بہتر بدل عطا فرما دے اور رہی دیوار تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی (اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ دفن تھا۔)'' آیت کے آخر تک۔

[٦١٦٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6166] اسرائیل نے ابواسحٰق سے تیمی کی سند کے ساتھ ابواسحٰق سے اس کی ابواسحٰق سے روایت کردہ حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦١٦٧] ١٧٣-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ

[6167] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (لَاتَّخَذْتَ کے بجائے) اس طرح پڑھا: (لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا)

[٦١٦٨] ١٧٤-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ! هَلُمَّ إِلَيْنَا، فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَاءٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَلٰى عَبْدُنَا الْخَضِرُ، قَالَ: فَسَأَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا افْتَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَسَارَ مُوسٰى مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسِيرَ، ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى، عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى

[6168] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کی کہ ان کا اور حر بن قیس بن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مباحثہ ہوا، حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے، پھر حضرت ابی بن کعب انصاری ؓ کا ان دونوں کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس ؓ نے ان کو بلایا اور کہا: ابوطفیل! ہمارے پاس آیئے، میں نے اور میرے اس ساتھی نے اس بات پر بحث کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ ساتھی کون تھے جن سے ملاقات کا طریقہ انھوں نے پوچھا تھا؟ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت اُبی ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک مجلس میں تھے اور آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ فرمایا: تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی ان کی نشانی مقرر فرمائی اور ان سے کہا گیا: جب آپ مچھلی گم پائیں تو لوٹیں، آپ کی ان سے ضرور ملاقات ہو جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے، جتنا اللہ نے چاہا، سفر کیا، پھر اپنے جوان سے کہا: ہمارا کھانا لاؤ، جب موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ مانگا تو ان کے جوان نے کہا: آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس رکے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے

الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ».

یہ بھلا دیا کہ میں (آپ کو) یہ بات بتاؤں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے فرمایا: ہم اسی کو تلاش کر رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس چل پڑے۔ دونوں کو حضرت خضر علیہ السلام مل گئے، پھر ان دونوں کے ساتھ وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا۔

إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ: فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

مگر یونس نے یہ کہا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) سمندر میں مچھلی کے آثار ڈھونڈ رہے تھے۔

تعارف کتاب فضائل الصحابة رضوان اللہ علیہم اجمعین

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل بیان ہوئے۔ان میں خلفائے راشدین، پھر نمایاں مہاجرین، اجل صحابیات اور انصار میں سے نمایاں اصحاب کے فضائل شامل ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے صحابہ انبیاء کے بعد ان لوگوں کا مجموعہ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا: ﴿ اَلَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ﴾ ''یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔'' (النساء 69:4) ان حضرات کے فضائل میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حقیقی ایمان اور حقیقی محبت، دانائی، امت کی خدمت، سخاوت، شجاعت، جاں نثاری غرض ان تمام خوبیوں کی دلآویز مثالیں سامنے آجاتی ہیں جو اہل ایمان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے سرخرو کرنے اور دنیا کی نظروں میں انتہائی عزت مند اور قابل محبت بنانے کی ضامن ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کامل ایمان اور انتہا درجے کی محبت پر مبنی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور ان کے حوالے سے یہ ارشاد فرمایا: «اِثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا» ''ایسے دو جن کے درمیان تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔'' (حدیث: 6169) آپ ﷺ نے یہ عظیم الشان سرٹیفکیٹ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوبَكْرٍ» ''مال (کے تعاون) اور (میرا) ساتھ دینے کے معاملے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔'' (حدیث: 6170) وہ صحیح معنی میں مزاج شناس نبوت تھے۔اللہ کے بعد ان کی محبت، اطاعت اور جاں نثاری کا محور رسول اللہ ﷺ تھے، اس لیے اگر بنی نوعِ انسان میں کوئی رسول اللہ ﷺ کا خلیل ہو سکتا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہوتے۔ آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سوال پر ان کو یہ بتایا کہ آپ کو انسانوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے تھی۔رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا جانشیں سمجھتے تھے اور اس حوالے سے تحریر بھی لکھوانا چاہتے تھے لیکن اللہ کا فیصلہ یہی تھا کہ آپ یہ تحریر نہ لکھ سکیں اور مسلمان اپنی شوریٰ کے ذریعے سے یہی فیصلہ کریں۔رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں پر بھی اپنے علاوہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان کی شہادت دی جن پر عام لوگ فوری طور پر یقین کرنے کے حوالے سے تأمل کا شکار ہو سکتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحبت اور رفاقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فوراً بعد آتے تھے۔دین، علم، فتوحات اور امت کی خدمت کے حوالے سے وہ بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ان کا دل اور ان کی زبان پر حق جاری رہتا تھا اور بعض اوقات اللہ کے احکام، نزول سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے محسوسات اور آپ کی ترجیحات بن جاتے۔وہ حق کے معاملے میں سخت گیر تھے، اس لیے شیطان اور اس

کے چیلے (منافقین وغیرہ) ان سے کنی کتراتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا اور انفاق فی سبیل اللہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت کے ساتھ انھیں ابتلاء و آزمائش سے بھی آگاہ فرما دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے قرابت داری اور اخوت کا عظیم شرف بھی حاصل تھا، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ ان کے ساتھ محبت کرتے تھے۔ وہ شجاعت کا پیکر تھے۔ آپ ﷺ نے آیتِ تطہیر کے نزول کے موقع پر انھیں بطور خاص اپنے اہل بیت کا حصہ قرار دیا اور پوری امت کو اپنے تمام اہل بیت کے ساتھ احترام، محبت اور عزت کا سلوک کرنے اور ہدایت اور دین میں ان سے استفادے کی تلقین فرمائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ننھیال میں سے تھے۔ السابقون الاولون میں شامل تھے۔ سولہ سال کی عمر میں ایمان سے سرفراز ہوئے، ان کی والدہ نے ان کو کفر میں واپس لانے کے لیے بھوک ہڑتال کر دی۔ انھوں نے ایمان کو ماں کی زندگی پر ترجیح دی، انھوں نے پوری زندگی رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔ احد کے دن آپ کے دفاع میں سینہ سپر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وہ جملہ بولا جو ان کے لیے سرمایۂ افتخار بن گیا: «اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» ''(سعد!) تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں!''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ، احد کے دن رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جانے والوں میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ یہ سب آپ کے چوٹی کے جاں نثاروں میں سے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر عظیم خطابات سے نوازا، طلحة الخير، طلحة الفياض اور طلحة الجود۔ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں انھوں نے 24 زخم کھائے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شَهِيدٍ يَّمْشِي عَلَى الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ» ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھ لے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔'' (جامع الترمذي، حديث: 3739) اور یہ بھی فرمایا: «طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ» ''طلحہ ان میں سے ہے جنھوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔'' (جامع الترمذي، حديث: 3202)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا حواری قرار دیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے احد کے دن آپ ﷺ کے سر پوش کے حلقے اپنے اگلے دانتوں سے نکالے تو ان کے دونوں دانت ٹوٹ گئے، ان دو دانتوں کے بغیر وہ حسین ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ انھوں نے اس امانت کی صحیح طور پر حفاظت کی تھی جس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی تھی، اس لیے «أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ» ''اس امت کے امین'' کے لقب سے سرفراز ہوئے، بلکہ «أَمِينٌ حَقَّ أَمِينٍ» قرار دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان حضرات کی زندگی ہی میں ان کے جنتی ہونے کی گواہی دے دی۔

ان کے بعد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل ہیں۔ یہ دونوں آپ ﷺ کے محبوب نواسے تھے۔ آپ نے دعا فرمائی تھی کہ جو بھی ان سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ محبت میں رسول اللہ ﷺ سے موافقت کرنا خود آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی دلیل ہے اور آپ کے ساتھ محبت ایمان کا لازمی جز ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان دونوں صاحبزادوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بطور خاص اہل بیت میں شامل فرما کر انھیں بھی آیت تطہیر کا مصداق قرار دیا۔ ان کے بعد حضرت زید بن

حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔ حضرت زید کو «حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ» ''رسول اللہ ﷺ کا محبوب'' کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زید کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بھی مجھے محبوب ہے۔'' آپ ﷺ اپنے خاندان کے لوگوں سے حد درجہ محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ یہ بات ان سب کے لیے عظیم فضیلت کا باعث ہے۔

ان حضرات کے بعد امہات المومنین میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جس طرح آپ کے ساتھ غمخواری کی، اپنا گھر بار، مال و دولت آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دی، جس طرح سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں، مشکل ترین دور میں نبوت کے مشن میں بھرپور طور پر آپ کا ساتھ دیا اور جس طرح سے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، وہ ایک بیوی ہونے کی حیثیت سے پوری انسانیت کے لیے مثال تھیں، ان سب باتوں کی وجہ سے آپ ﷺ نے انھیں پوری انسانیت کی چار کامل ترین خواتین میں سے ایک قرار دیا۔ ان کے بعد آپ ﷺ کو باقی ازواج میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت تھی اور یہ وہی ہیں جنھوں نے امہات المومنین میں سے سب سے زیادہ دین کے احکام امت تک پہنچائے۔

ان کے بعد رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر «سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ» ''خواتینِ جنت کی سردار'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے فضائل میں نمایاں ترین بات یہ ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور آپ ﷺ کو ان سے اور ان کے بچوں سے بے پناہ محبت تھی۔ وہ مثالی بیٹی، مثالی بیوی اور مثالی ماں تھیں، اس لیے «سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ» کے منصب کی سزاوار تھیں۔ پھر امہات المومنین میں سے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہا اور دو نمایاں خواتین ام ایمن اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ یہ خواتین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق، جود وسخا اور خدمت و ایثار کے حوالے سے انتہائی نمایاں تھیں۔ ان کے بعد بعض دیگر صحابہ کے فضائل ہیں۔ یہ سب ایمان، عمل صالح، استقامت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت، ایثار، علم، شجاعت اور جاں نثاری میں نمایاں تھے۔ ان صحابہ کے جو فضائل صحیح مسلم میں مذکور ہیں ان پر نظر ڈالیں تو بلال رضی اللہ عنہ ایمان و اطاعت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کا حصہ سمجھے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن اور سنت رسول ﷺ کے بہت بڑے عالم تھے۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم حاملین قرآن تھے۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے سردار اور رسول اللہ ﷺ کے ایسے جاں نثار تھے کہ ان کی موت پر عرشِ الٰہی بھی ہل گیا۔ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ شجاعت کے پیکر تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ ایسے جری شہید تھے کہ ان کا جنازہ اٹھنے تک ان پر اللہ کے ملائکہ اپنے پروں سے سایہ فگن رہے۔ جلیبیب رضی اللہ عنہ تنہا سات کافروں کو قتل کر کے شہید ہوئے، ان کا لاشہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی اور کو شریک کیے بغیر خود اپنی بانہوں پر اٹھایا اور سپرد خاک کیا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تعلق ایک رہزن قبیلے سے تھا مگر اس حق کی محبت نے، جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے، انھیں ایمان کا متلاشی ہی نہیں بنایا بلکہ ان کے ایمان کے ذریعے سے ان کے قبیلے کو بھی سربلند کر دیا۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مزاج اور انداز گفتگو ایسا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھ کر ہمیشہ تبسم فرماتے۔ وہ جب چاہتے بلا روک ٹوک بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو جاتے، آپ کی دعا نے انھیں شہسوار، سالار اور بت شکن بنا دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی سعادت مندی اور خدمت کی بنا پر انھیں ایسی دعا ملی کہ وہ اس امت کے عظیم عالم بن گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کو رسول اللہ ﷺ کے ایک چھوٹے سے فقرے نے عابد شب زندہ دار بنا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے معصوم خدمت گزار، آپ کے راز کی حفاظت کے ادب سے آگاہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایسی دعائیں ملیں کہ دنیا بھی سنور گئی اور آخرت بھی۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام سے پہلے تورات کے عالم اور اسلام لانے کے بعد قرآن وسنت کے عالم بن گئے۔ استقامت ایسی کہ رسول اللہ ﷺ نے زندگی کے آخری لمحے تک ایمان پر قائم رہنے کی نوید عطا فرمائی اور لوگوں نے کہا: پھر تو یہ چلتے پھرتے جنتی ہیں۔ اپنی تلواروں کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے والے انصار میں سے ایک نمایاں فرد جن کی زبان رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں شمشیر براں تھی۔ جس طرح تلوار سے دفاع کرنے والوں کو ملائکہ کی تائید حاصل ہوتی تھی، اسی طرح زبان سے دفاع کرنے والے حسان رضی اللہ عنہ کو جبریل امین علیہ السلام کی تائید حاصل تھی۔ حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کے آخری سالوں میں آ کر مسلمان ہوئے، لیکن فرامین رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے امانت دار اور مبلغ بن گئے۔ بدر میں شریک ہونے والے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اس بات کی مثال بنے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سادہ دل ساتھیوں کی غلطیاں کس طرح معاف فرماتے اور کیسے بلند مقامات پر پہنچا دیتے تھے۔ انھوں نے قریش کے نام خط لکھا تھا، غلطی معاف ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انھیں شاہِ روم ہرقل کے نام اپنے مکتوب گرامی کا نامہ بردار بنا دیا۔ اصحابِ بدر کی طرح اصحاب شجرہ ''بیعت رضوان کرنے والے'' بھی اللہ کے خاص بندے قرار پائے اور اللہ کے رسول ﷺ کی امید کے مطابق سب کے سب آگ سے آزاد قرار دیے گئے۔ ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما وہ خوش قسمت صحابی ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ نے بن مانگے بشارت عطا فرمائی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار اور آپ کی دعاؤں کے حقدار بنے۔ یہ اور ان کا سارا قبیلہ قرآن کی قراءت اس طرح کرتے تھے کہ خود رسول اللہ ﷺ رک کر ان کی قراءت سنا کرتے تھے۔ حضرت ابوسفیان بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہ دشمنی چھوڑ کر اپنے بنے تو ان کے مطالبے پر ان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی بنا دیا۔ حضرت جعفر طیار اور ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی بہترین مثال قرار پائے۔ سلمان، بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم حق کے متلاشی اور حق کے جاں نثار اس مقام پر فائز ہو گئے کہ ان کو ناراض کرنے والا اللہ کو ناراض کرنے کے خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے۔ انصار نے جس طرح نصرت کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر اپنا بنا لیا، آپ ﷺ نے دنیوی زندگی میں ان کی نسلوں تک کو دعاؤں سے نوازا اور آخرت میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کرنے کی نوید عطا فرمائی۔ وہ سب بھی انتہائی فضیلت کے حقدار قرار پائے جن کے پورے قبائل اسلام میں داخل ہو گئے۔ ہر وہ انسان جو اسلام سے پہلے خیر اور بھلائی کا حامل تھا، اسلام لانے کے بعد اور زیادہ اونچا ہو گیا۔ قریش اسلام سے پہلے بھی اخیار تھے، اسلام کے بعد ان کی خواتین تک کو بھی خیر کی بلندیوں پر فائز قرار دیا گیا۔ مؤاخات، تاریخ انسانی کا بے مثال واقعہ بھی اصحاب رسول ﷺ کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ یہ صحابہ امت کے لیے امان ہیں۔ یہ خود اور آگے ان سے فیض یاب ہونے والے جب تک امانت دار اور سچائی پر قائم رہے، درجہ بدرجہ امت کے لیے کامرانیوں کی ضمانت بنے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو برا کہنے سے روکا اور واضح فرمایا کہ وہ ساری امت میں سب سے افضل ہیں۔ پھر اس عظیم تابعی کے فضائل بیان ہوئے جس نے رسول اللہ ﷺ کے احکام پر عمل کو باقی ہر فضیلت سے مقدم قرار دیا۔ آپ نے اہل یمن اور اہل عمان کی تحسین فرمائی اور اہل مصر کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی۔ دوسری طرف قبیلۂ ثقیف کے ایک کذاب اور ایک تباہ کار کی خبر دے کر

واضح فرمایا کہ اسلام کی برکات سے وہی مستفید ہوگا جو دِل سے ایمان لائے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ آیندہ زمانوں میں اسلام کا نام لینے والوں میں بھی ایسے لوگ بہت کم ہوں گے، سو میں سے ایک۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٤٤ - كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

(المعجم ١) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٧)

[٦١٦٩] ١-(٢٣٨١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ: نَظَرْتُ إِلٰى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلٰى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَّا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا».

[٦١٧٠] ٢-(٢٣٨٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ

باب: 1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6169] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا، کہا: جس وقت ہم غار میں تھے، میں نے اپنے سروں کی جانب (غار کے اوپر) مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نظر کی تو وہ نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! تمھارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟'' (انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔)

[6170] امام مالک نے ابونضر سے، انھوں نے عبید بن حنین سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا:

أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ» فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَبَكَى، فَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ.

”اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا وہ جو اس کے پاس ہے تو اس نے وہ پسند کیا جو اس (اللہ) کے پاس ہے۔“ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور خوب روئے اور کہا: ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! (ہمیں ان کے رونے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔) انھوں (ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور ہم سب سے زیادہ اس بات کو جاننے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ».

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مال (کے تعاون) اور (میرا) ساتھ دینے کے معاملے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل (ہم راز یا دلی دوست) بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن (ہم دونوں کے درمیان) اسلام کی اخوت ہے۔ مسجد کی طرف (کھلنے والی) کسی کھڑکی کو باقی نہ رہنے دینا، سوائے ابوبکر (کے گھر) کی کھڑکی کے (اسے بند نہ کیا جائے۔)“

[٦١٧١] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ، أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[6171] سالم نے ابونضر سے، انھوں نے عبید بن حنین اور بسر بن سعید سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا، (اس کے بعد) مالک کی حدیث کے مانند ہے۔

[٦١٧٢] ٣-(٢٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنَّهُ أَخِي

[6172] اسماعیل بن رجاء نے کہا: میں نے عبداللہ بن ابی ہذیل کو ابواحوص سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی شخص کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور ساتھی ہیں اور تمھارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) کو اللہ عزوجل نے اپنا خلیل بنایا ہے۔“

وَصَاحِبِي، وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ، عَزَّ وَجَلَّ، صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا».

[٦١٧٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ».

[6173] شعبہ نے ابواسحٰق سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔''

[٦١٧٤] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا».

[6174] سفیان نے ابواسحٰق سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ابوعمیس نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے فرزند (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خلیل بناتا۔''

[٦١٧٥] ٦-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا، لَّاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَّلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللهِ».

[6175] واصل بن حیان نے عبداللہ بن ابی ہذیل سے، انھوں نے ابواحوص سے، انھوں نے عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں زمین پر رہنے والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا، لیکن تمھارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔''

[٦١٧٦] ٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

[6176] عبداللہ بن مرہ نے ابواحوص سے، انھوں نے

شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ».

عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن رکھو! میں ہر خلیل کی رازدارانہ دوستی سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ تمھارا صاحب (نبی کریم ﷺ) اللہ کا خلیل ہے۔''

[٦١٧٧] ٨-(٢٣٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ» قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ» فَعَدَّ رِجَالًا.

[6177] ابوعثمان سے روایت ہے، کہا: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ذات السلاسل کے لشکر کا سالار بنا کر بھیجا۔ میں (ہدایات لینے کے لیے) آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس موقع پر) میں نے (یہ بھی) پوچھا: آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے کہا: مردوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے والد۔'' میں نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''عمر۔'' پھر آپ نے کئی لوگوں کے نام لیے۔

[٦١٧٨] ٩-(٢٣٨٥) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَّوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، فَقِيلَ لَهَا: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ

[6178] ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ ان سے پوچھا گیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ کہا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ تو حضرت عائشہ نے کہا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو، یہاں آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رک گئیں۔ (مزید جواب نہ دیا۔)

عُمَرَ؟، قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلٰى هٰذَا.

[٦١٧٩] ١٠-(٢٣٨٦) حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ - قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ - قَالَ: «فَإِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ».

[6179] عباد بن موسیٰ نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے محمد بن جبیر بن مطعم سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ ــ میرے والد نے کہا: جیسے وہ آپ کی وفات کی بات کر رہی ہو ــ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔''

[٦١٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسٰى.

[6180] یعقوب بن ابراہیم نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی تو آپ ﷺ نے اسے کچھ کرنے (دوبارہ آنے) کو کہا۔ (آگے) عباد بن موسیٰ کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٦١٨١] ١١-(٢٣٨٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي مَرَضِهِ: «ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ».

[6181] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے دوران میں مجھ سے فرمایا: ''اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، مجھے یہ خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا: میں زیادہ حقدار ہوں جبکہ اللہ بھی ابوبکر کے سوا (کسی اور کی جانشینی) سے انکار فرماتا ہے اور مومن بھی۔''

[٦١٨٢] ١٢-(١٠٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

[6182] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٣٧٤]

رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے میں شامل ہوا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی آدمی میں یہ سب اوصاف اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

[٦١٨٣] ١٣-(٢٣٨٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوقُ بَقَرَةً لَّهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَّفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ».

[6183] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) نے حدیث سنائی کہ ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنی گائے کو ہانک رہا تھا، اس پر بوجھ لادا ہوا تھا۔ اس گائے نے منہ پیچھے کیا اور کہا: مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے تعجب اور حیرت سے کہا: سبحان اللہ! کیا گائے بولتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کسی اور کو یقین ہو نہ ہو) میرا، ابوبکر کا اور عمر کا اس پر ایمان ہے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَّهَا يَوْمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں (موجود) تھا کہ بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا اور ایک بکری پکڑ لی، چرواہا اس کے پیچھے لگ گیا حتی کہ اس بکری کو بھیڑیے سے بچا لیا۔ اس (بھیڑیے) نے

السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ».

کہا: اس دن اسے کون بچائے گا جب درندوں (کے حملے) کا دن آئے گا اور میرے سوا اس کا چرواہا (مالک) کوئی نہ ہوگا؟'' لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر (بھی یقین رکھتے ہیں۔)''

[٦١٨٤] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

[6184] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بکری اور بھیڑیے کا واقعہ بیان کیا اور گائے کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٦١٨٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا، وَّقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ.

[6185] سفیان بن عیینہ اور سفیان (ثوری) دونوں نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے زہری سے یونس کی روایت کے ہم معنی روایت کی۔ ان دونوں کی حدیث میں گائے اور بکری دونوں کا ذکر ہے اور دونوں نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ کہے: ''میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر (بھی یقین رکھتے ہیں۔)'' اور وہ دونوں وہاں نہیں تھے۔

[٦١٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[6186] شعبہ اور مسعر دونوں نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دانائی اور حکمت کی باتیں سمجھانے کے لیے ہر طرح کے واقعات کی مثالیں دیں۔ اس گائے کا واقعہ سنا کر آپ نے تلقین فرمائی کہ ہر چیز کو اسی کام کے لیے استعمال کیا جائے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔

② قرآن نے گواہی دی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولی سکھا دی گئی، انھوں نے ہدہد سے باقاعدہ گفتگو کی، سوال جواب کیے، جب اللہ چاہے تو انسانوں اور جانوروں کو ایک دوسرے کی بات سمجھا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ کے دونوں ساتھی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اپنے ایمان اور اللہ کی کتاب کے علم کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی اس بات پر ایک لمحہ کے لیے بھی شک نہیں کریں گے۔ ③ انسان اپنے مال ومتاع کی ہر قیمت پر حفاظت کرتا ہے، لیکن وہ مال ومتاع ہمیشہ اس کے پاس نہیں رہ سکتا۔ جب تبدیلی کا وقت آتا ہے تو انسان کچھ بھی کر سکنے کے قابل نہیں ہوتا۔

(المعجم ٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٨)

باب:2- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦١٨٧] ١٤-(٢٣٨٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ؛ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَا الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُّرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَّرَائِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ، أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ». فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا.

[6187] ابن مبارک نے عمر بن سعید بن ابوحسین سے، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے جسد خاکی) کو چارپائی پر رکھا گیا تو (جنازہ) اٹھانے سے پہلے لوگوں نے چاروں طرف سے ان کو گھر لیا، وہ دعائیں کر رہے تھے، تعریف کر رہے تھے، دعائے رحمت کر رہے تھے، میں بھی ان میں شامل تھا تو مجھے اچانک کسی ایسے شخص نے چونکا دیا جس نے پیچھے سے (آ کر) میرا کندھا تھاما۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا: آپ نے کوئی ایسا آدمی پیچھے نہ چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر اس بات میں مجھے محبوب ہو کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عملوں کے ساتھ ملوں۔ اللہ کی قسم! مجھے ہمیشہ سے یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے: ''میں، ابوبکر اور عمر آئے۔ میں، ابوبکر اور عمر اندر گئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔'' مجھے امید تھی، بلکہ مجھے ہمیشہ سے یقین رہا کہ اللہ آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔

[٦١٨٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[6188] عیسیٰ بن یونس نے عمر بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦١٨٩] ١٥-(٢٣٩٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُمْ - قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَّأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَّجُرُّهُ»، قَالُوا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الدِّينَ».

[6189] ابوامامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا: میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں، انھوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں، کسی کی قمیص چھاتی تک پہنچتی ہے، کسی کی اس سے نیچے تک پہنچتی ہے اور عمر بن خطاب گزرے تو ان پر جو قمیص ہے وہ اسے گھسیٹ رہے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین۔''

[٦١٩٠] ١٦-(٢٣٩١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ، فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ»، قَالُوا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْعِلْمَ».

[6190] یونس نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں بتایا، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میرے پاس لایا گیا۔ اس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ مجھے محسوس ہوا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر اپنا بچا ہوا دودھ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' (حاضرین نے) کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے فرمایا: ''علم۔''

[٦١٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[6191] صالح نے یونس کی سند کے ساتھ اسی کی حدیث

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦١٩٢] ١٧-(٢٣٩٢) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ، ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

[6192] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سعید بن مسیّب نے انھیں خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، میں نے اس میں سے جتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا، پھر ابن ابی قحافہ نے اس سے ایک یا دو ڈول نکالے، اللہ ان کی مغفرت کرے! ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، پھر وہ ایک بڑا ڈول بن گیا تو عمر بن خطاب نے اسے پکڑ لیا، چنانچہ میں نے لوگوں میں کوئی ایسا عبقری (غیر معمولی صلاحیت کا مالک) نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح سے پانی نکالے، حتی کہ لوگ اونٹوں کو (سیراب کر کے گھاٹ سے باہر) آرام کرنے کی جگہ پر لے گئے۔''

[٦١٩٣] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، بِإِسْنَادِ يُونُسَ، نَحْوَ حَدِيثِهِ.

[6193] صالح نے یونس کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦١٩٤] (...) حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ» بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[6194] صالح نے کہا: اعرج وغیرہ نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ابن ابی قحافہ کو ڈول کھینچتے دیکھا۔'' زہری کی حدیث کی طرح۔

[٦١٩٥] ١٨-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ، فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي، فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ، فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوٰى مِنْهُ، حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ».

[6195] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا تو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابوبکر آئے اور انھوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، انھوں نے دو ڈول پانی نکالا، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے! پھر ابن خطاب آئے تو انھوں نے ان سے ڈول لے لیا، میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض پوری طرح بھرا ہوا تھا (اس میں سے) پانی اُمڈ رہا تھا۔''

[٦١٩٦] ١٩-(٢٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللهُ، تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ، حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ».

[6196] ابوبکر بن سالم نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (خواب میں دیکھا) کہ جیسے میں ایک کنویں پر چرخی والے ڈول سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابوبکر آگئے، انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، انھوں نے کچھ کمزوری سے ڈول نکالے۔ پھر عمر آئے، انھوں نے پانی نکالا تو وہ بہت بڑا ڈول بن گیا، میں نے لوگوں میں کوئی غیر معمولی آدمی بھی ایسا نہیں دیکھا جوان جیسی طاقت کا مظاہرہ کر سکتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے جانوروں کو (سیراب کر کے) آرام کرنے کی جگہ پہنچا دیا۔''

[٦١٩٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا

[6197] موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد سے حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں نبی ﷺ کا خواب ان سب کی حدیث کی طرح

رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

روایت کیا۔

[٦١٩٨] ٢٠-(٢٣٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَّابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَا جَابِرًا يُّخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! أَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ؟. [انظر: ٦٣٢١]

[6198] محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب نے کہا ــ الفاظ انھی (زہیر) کے ہیں ــ: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو اور ابن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا (محل) ہے، میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تمھاری غیرت یاد آ گئی۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ سے غیرت کی جاتی ہے!

[٦١٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَّابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرٍ.

[6199] اسحاق بن ابراہیم، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو اور ابن منکدر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن نمیر اور زہیر کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٠] ٢١-(٢٣٩٥) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟

[6200] یونس نے کہا: ابن شہاب نے انھیں سعید بن مسیّب سے خبر دی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک عورت، ایک محل کے جانبی حصے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا (محل) ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے،

فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا».

مجھے عمر کی غیرت یاد آئی تو میں پیٹھ پھیر کر واپس آ گیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ، وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے جبکہ ہم اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

[٦٢٠١] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6201] صالح نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٢] ٢٢-(٢٣٩٦) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ، يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ»

[6202] ابراہیم بن سعد نے صالح سے، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے بتایا کہ انھیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی، ان کے والد سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری کی اجازت طلب کی، اس وقت قریش کی کچھ خواتین آپ کے پاس (بیٹھی) آپ سے گفتگو کر رہی تھیں، بہت بول رہی تھیں، ان کی آوازیں بھی اونچی تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ کھڑی ہو کر جلدی سے پردے میں جانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دی، آپ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک کو مسکراتا رکھے! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ تمھاری آواز سنی تو فوراً پردے میں چلی گئیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا زیادہ حق ہے کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر حضرت عمر کہنے لگے: اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی

قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ».

ہو؟ ان عورتوں نے کہا: ہاں، تم رسول اللہ ﷺ کی نسبت سخت اور درشت مزاج ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کبھی شیطان تمھیں کسی راستے میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو تمھارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

[٦٢٠٣] (٢٣٩٧) **حَدَّثَنَا** هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[6203] سہیل نے اپنے والد صالح سے، انھوں نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ خواتین تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ پھر انھوں نے زہری کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٢٠٤] ٢٣-(٢٣٩٨) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ [فَعُمَرُ] فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ».

[6204] ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''تم سے پہلے کی امتوں میں ایسے لوگ تھے جن سے بات کی جاتی تھیں، اگر ان میں سے کوئی میری امت میں ہے تو عمر بن خطاب انھی میں سے ہے۔''

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ: مُلْهَمُونَ.

ابن وہب نے کہا: مُحَدَّثُون کا مطلب ہے جن پر الہام کیا جاتا ہو۔

فائدہ: مُحَدَّث اسے کہتے ہیں جس کے دل میں صحیح بات ڈال دی جائے یا اسے صحیح کام کا ادراک کرا دیا جائے۔ محدَّث کے پاس وحی نہیں آتی کہ اس کے دل میں آئی ہوئی بات دوسروں کے لیے حجت ہو۔ صرف وحی حجت ہے اور وہ انبیائے کرام کے پاس

آتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت سے کاموں کا کہتے تھے، ان میں سے ایک حجاب بھی تھا، لیکن ان کے کہنے کی بنا پر حجاب فرض نہیں ہوا وہ اللہ کے فیصلے سے اسی وقت فرض ہوا جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ محدَّث لوگوں کو اللہ کی اس نعمت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے فیصلے درست ہوتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اگلی چند احادیث میں بھی کچھ مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

[٦٢٠٥] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6205] سعد بن ابراہیم نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٠٦] ٢٤-(٢٣٩٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ.

[6206] نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی، مقام ابراہیم (کو نماز کی جگہ بنانے) میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں، (کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔)''

فائدہ: یہ تین بڑے واقعات ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اسی طرح کے متعدد واقعات پیش آئے کہ جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکھتے تھے، اللہ کی طرف سے اسی کے مطابق حکم آ گیا۔

[٦٢٠٧] ٢٥-(٢٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُّعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُّكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ

[6207] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنی قمیص عنایت فرمائیں جس میں وہ اپنے باپ کو کفن دے۔ آپ نے اسے عنایت کر دی، پھر اس نے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑا اور عرض کی:

اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ [التوبة: ٨٠] وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ» قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ.

اللہ کے رسول! کیا آپ اس شخص کی نماز جنازہ پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے: ''آپ ان کے لیے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں۔ آپ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش کی دعا کریں گے (تو بھی اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا) تو میں ستر سے زیادہ بار بخشش مانگ لوں گا۔'' انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: وہ منافق ہے۔

فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [التوبة: ٨٤].

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ان میں سے کسی کی بھی، جب وہ مر جائے، کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

[٦٢٠٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

[6208] یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ ابواسامہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور مزید بیان کیا: کہا: تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

فائدہ: جب تک ذرہ برابر گنجائش باقی تھی آپ ﷺ نے کسی انسان کے لیے دعائے مغفرت ترک نہیں فرمائی۔ اس کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ مرنے والے کا خاندان، خصوصاً اس کا مومن بیٹا جو ایمان میں بھی مخلص تھا اور باپ سے بھی دلی محبت کرتا تھا، کسی مشکل میں نہ پڑے، ایمان پر اور مضبوط ہو جائے۔ یہ اصل میں اسی کی دل بستگی کے لیے تھا۔ اللہ نے آپ کے دل کو اسی طرح بنی نوع انسان پر رحمت وشفقت سے بھر دیا تھا: ﴿بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ ''مومنوں پر نہایت شفیق بڑے مہربان ہیں۔'' (التوبة 128:9) یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں عتاب کے بجائے واضح اور صریح حکم نازل فرما دیا اور ہر مسلمان پر واضح ہو گیا کہ اب اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ ساری مصلحتیں اس انداز میں موجود نہ تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھیں۔ وہ اسے سیدھے سیدھے اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے پیمانے سے پرکھ رہے تھے اور اسی کے مطابق اظہارِ رائے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل تدریج کے اصول کے عین مطابق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اظہارِ رائے کو اپنی مشیت سے سابقہ نرم موقف کے خاتمے کا ذریعہ بنایا اور اس حکم سے آیندہ کا عمل مکمل طور پر اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے اصول پر استوار ہو گیا۔

(المعجم ٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٤٩)

[٦٢٠٩] ٢٦-(٢٤٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَّسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَّأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ، أَوْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ، وَهُوَ كَذَالِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَسَوّٰى ثِيَابَهُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَّلَا أَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ - فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ، وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: «أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ».

[٦٢١٠] ٢٧-(٢٤٠٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

باب:3- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6209] محمد بن ابی حرملہ نے یسار کے دونوں بیٹوں عطاء اور سلیمان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ کی دونوں رانیں یا دونوں پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپ نے ان کو اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے، پھر آپ باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے ان کو بھی اجازت دے دی، اور آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سیدھے کر لیے ـــ محمد (بن ابی حرملہ) نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے ـــ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور کوئی بات کی، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ان کے لیے ہشاش بشاش نہیں ہوئے، نہ ان کے لیے اہتمام کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ہشاش بشاش نہیں ہوئے، نہ ان کے لیے اہتمام کیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سیدھے کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اس آدمی کا حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

[6210] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے روایت کی، انھیں سعید بن عاص نے بتایا کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، اس وقت رسول

النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، لَابِسٌ مِّرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ كَذَالِكَ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: «اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ» فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَّإِنِّي خَشِيتُ، إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَّا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ».

اللہ ﷺ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں اندر آنے کی، اجازت دے دی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کی، پھر چلے گئے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی۔ وہ بھی جس کام کے لیے آئے تھے، وہ کیا، پھر چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ کے پاس حاضری کی اجازت چاہی تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''اپنے کپڑے اپنے اوپر اکٹھے کرلو۔'' پھر میں جس کام کے لیے آیا تھا وہ کیا اور واپس آ گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اس طرح ہڑ بڑا کے اٹھے ہوں جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اٹھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان انتہائی حیادار ہیں، مجھے ڈر تھا کہ میں نے اسی حالت میں ان کو آنے کی اجازت دی تو وہ اپنی ضرورت کے بارے میں مجھ سے بات نہیں کرسکیں گے۔''

[٦٢١١] (...) حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6211] صالح بن کیسان نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید بن عاص نے بتایا، انھیں سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث سنائی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی، پھر زہری سے عقیل کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٦٢١٢] ٢٨-(٢٤٠٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

[6212] عثمان بن غیاث نے ابوعثمان نہدی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا:

عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَّرْكُزُ بِعُودٍ مَّعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ: «افْتَحْ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُونُ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! صَبْرًا، وَّاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس جو لکڑی تھی اس (کی نوک) کو پانی اور مٹی کے درمیان مار رہے تھے کہ ایک شخص نے (باغ کا دروازہ) کھولنے کی درخواست کی، آپ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اس (آنے والے) کو جنت کی خوش خبری سنا دو۔'' (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ کہا: پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اسے (بھی) جنت کی بشارت دو۔'' میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، کہا: تو آپ (سیدھے ہو کر) بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''دروازہ کھولو اور فتنے پر جو (برپا) ہوگا، انھیں جنت کی خوش خبری دے دو۔'' کہا: میں گیا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ کہا: میں نے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوش خبری دی اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا، انھیں بتایا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ! صبر عطا فرمانا اور اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

[٦٢١٣] (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَّأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ.

[6213] ایوب نے ابوعثمان نہدی سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں دروازے کی حفاظت کروں۔ (پھر) عثمان بن غیاث کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی۔)

[٦٢١٤] ٢٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ

[6214] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے شریک بن ابی نمر سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی، کہا: مجھے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں

ابْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ، وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ، حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ - يُرِيدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ

نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر آئے اور کہا: میں آج لازماً رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگ جاؤں گا اور سارا دن ہر صورت میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ کہا: وہ مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں، آپ نے اس طرف رخ کیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے پیچھے پیچھے نکل پڑا، آپ کے بارے میں پوچھتا گیا یہاں تک کہ آپ بئر اریس (کے احاطے) میں داخل ہو گئے۔ کہا: میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے، پھر وضو فرمایا، میں کھڑا ہو کر آپ کی طرف گیا تو مجھے نظر آیا کہ آپ بئر اریس کے اوپر اس کی منڈیر کے درمیان والے حصے پر بیٹھے ہیں اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انھیں کنویں کے اندر (کی طرف) لٹکایا ہوا ہے۔ کہا: میں نے آپ کو سلام کیا، پھر واپس جا کر دروازے کے قریب (اندر کی طرف) بیٹھ گیا اور (دل میں) کہا: آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، دروازے کو (کھولنے کے لیے اندر کو) دھکیلا، میں نے کہا: کون ہے؟ کہا: ابوبکر ہوں، میں نے کہا: ٹھہر جائیں، پھر میں گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دو اور جنت کی خوش خبری سناؤ۔'' کہا: میں آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اندر آجائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ ابوبکر اندر آئے اور آپ کے ساتھ منڈیر کے اندر کی طرف آپ کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، اپنے پاؤں کنویں کے اندر لٹکا لیے اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ میں واپس (اپنی جگہ پر) آ گیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو گھر پر چھوڑا تھا کہ وضو کر لے اور میرے ساتھ آ ملے۔ میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ فلاں ـــ ان کی مراد اپنے

جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقُفِّ، عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يَعْنِي أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، قَالَ: وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُكَ، قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِيءَ، فَجَلَسَ وُجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

بھائی سے تھی ۔ کو خیر عطا کرنا چاہتا ہے تو اسے یہاں لے آئے، پھر اچانک ایک آدمی دروازہ ہلانے لگا۔ میں نے کہا: کون ہے؟ کہا: عمر بن خطاب (ہوں)، میں نے کہا: آپ ٹھہریں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ کو سلام کیا اور عرض کی: یہ عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں، اجازت مانگ رہے ہیں۔ فرمایا: ''انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔'' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دی ہے اور جنت کی بشارت عطا فرما رہے ہیں۔ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، آپ کی بائیں جانب، منڈیر کے اندر کی طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیے۔ میں پھر واپس آیا، بیٹھ گیا اور کہا: اگر اللہ فلاں ۔ یعنی ان کے بھائی ۔ کو خیر عطا کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی لے آئے، پھر کوئی آدمی آیا اور دروازے کو ہلایا، میں نے کہا: کون ہیں؟ کہا: عثمان بن عفان۔ میں نے کہا: رک جائیے، کہا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دو، اور ایک آزمائش کے ساتھ، جو ان پر آئے گی، جنت کی خوش خبری دے دو۔'' میں آیا، ان سے کہا: اندر آ جائیں رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، اس کے ساتھ ایک آزمائش ہوگی جو آپ پر آئے گی۔ وہ اندر آئے، منڈیر بھری ہوئی پائی تو وہ ان کے سامنے دوسرے آدھے حصے میں بیٹھ گئے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

شریک نے کہا: سعید بن مسیّب نے بتایا کہ انھوں نے ان کی قبریں مراد لیں (کہ تینوں کی ایک ساتھ ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذراہٹ کے ان کے بالمقابل بقیع میں ہوگی۔)

[٦٢١٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[6215] سعید بن عفیر نے کہا: مجھے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ کہتے

ابْنِ أَبِي نَمِرٍ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هٰهُنَا - وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلٰى مَجْلِسِ سَعِيدٍ، نَاحِيَةَ الْمَقْصُورَةِ - قَالَ أَبُو مُوسٰى: خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ، فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا، فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس جگہ ــ اور سلیمان نے سعید بن مسیّب کے بیٹھنے کی جگہ کی جانب اشارہ کیا ــ حدیث سنائی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے نکلا۔ میں نے دیکھا کہ آپ (لوگوں کے) باغات کے اندر سے گزر کر گئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، میں نے دیکھا کہ آپ ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے ہیں، کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے ہیں اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا ہے، پھر یحییٰ بن حسان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور (اس میں) حضرت سعید بن مسیّب کا قول: ''میں نے ان کی قبریں مراد لیں'' بیان نہیں کیا۔

[٦٢١٦] (...) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

[6216] محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے سعید بن مسیّب سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی ضرورت کے لیے مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، میں آپ کے پیچھے پیچھے نکل پڑا، اور سلیمان بن بلال کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ بیان کیا کہ ابن مسیّب نے کہا: میں نے ان سے ان کی قبریں مراد لیں (جو) یہاں اکٹھی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥٠)

باب: 4- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢١٧] ٣٠-(٢٤٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

[6217] سعید بن مسیّب نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول

وَعُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ -: حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَلَقِيتُ سَعْدًا، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا، فَاسْتَكَّتَا.

سعید (بن میّب) نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ بات میں خود حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے منہ سے سنوں تو میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا اور جو حدیث مجھے عامر نے سنائی تھی، ان کے سامنے بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں نے (آپ ﷺ سے خود) یہ بات سنی تھی، میں نے کہا: آپ نے خود سنی تھی؟ کہا: تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: ہاں، ورنہ (اگر یہ بات نہ سنی ہو) تو ان دونوں کو سنائی نہ دے۔

[٦٢١٨] ٣١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

[6218] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب بنا کر پیچھے (مدینہ میں) چھوڑا۔ وہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

[٦٢١٩] (...) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ:

[6219] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے

حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

حدیث بیان کی۔

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں کے لیے کوہِ طور پر گئے تو اپنی دنیوی زندگی میں قوم سے غیر حاضری کے اس وقفے کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشیں بنا گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں تبوک کے لیے مدینہ سے غیر حاضری کے وقفے کے دوران میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشیں بنایا۔ دونوں واقعات میں یہی مشابہت ہے۔ بعد میں حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں وفات پا گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ان کے جانشیں بنے۔

[٦٢٢٠] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا : حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَّهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا، قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، ﴿نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي».

[6220] بکیر بن مسمار نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، کہا: آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کو برا کہیں۔ انھوں نے جواب دیا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے کہی تھیں، میں ہرگز انھیں برا نہیں کہوں گا۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے لیے ہوتو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہوگی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ ان سے (اس وقت) کہہ رہے تھے جب آپ ایک جنگ میں ان کو پیچھے چھوڑ کر جا رہے تھے اور علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھیں یہ پسند نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔'' اسی طرح خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا: ''اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' کہا: پھر ہم نے اس بات (کا مصداق جاننے) کے لیے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر (ہر طرف) دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علی کو میرے پاس بلاؤ۔'' انھیں شدید آشوب چشم کی حالت میں لایا گیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا

انھیں عطا فرما دیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ اور جب یہ آیت اتری: ''(تو آپ کہہ دیں: آؤ) ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلا لیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔''

فائدہ: اہل میں گھر کی خواتین، یعنی ازواج، بیٹیاں، بیٹے، پوتے اور نواسے وغیرہ شامل ہیں۔ جب اللہ کی طرف سے اپنی اولاد، اپنی خواتین اور اپنے آپ کو مباہلے کے لیے باہر لانے کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے اہل بیت میں سے اس حصے کو ساتھ لیا جس میں یہ سب شامل تھے: نواسے، اپنے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ چھوٹے عم زاد، بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ انھی سے آپ کی اولاد کا سلسلہ آگے بڑھا تھا۔ جو ازواج مطہرات موجود تھیں، ان سے اولاد نہ تھی۔ اس لیے اللہ کے حکم پر عمل کرنے کا بہترین طریقہ وہی تھا جو آپ نے اختیار فرمایا۔ ساتھ ہی یہ وضاحت فرمائی کہ ان کی پونجی یہی ہے جو امتثالِ حکم الٰہی کے لیے حاضر ہے۔

[٦٢٢١] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُّوسٰى».

[6221] ابراہیم بن سعد نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے؟''

[٦٢٢٢] ٣٣-(٢٤٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ»، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ:

[6222] سہیل کے والد (ابو صالح) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: ''کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ایک دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، کہا: میں نے اس امید میں کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے گا اپنی گردن اونچی کی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا، ان کو وہ جھنڈا دیا اور فرمایا: ''جاؤ، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، یہاں تک

«امْشِ، وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ» قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

کہ اللہ تمھیں فتح عطا کر دے۔'' کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے، پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بلند آواز سے پکار کر کہا: اللہ کے رسول! کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اگر انھوں نے ایسا کر لیا تو انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال تم سے محفوظ کر لیے، سوائے یہ کہ اسی (شہادت) کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔''

[٦٢٢٣] ٣٤-(٢٤٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ هٰذَا -: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَّفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُّعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: هُوَ، يَا رَسُولَ اللهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ،» فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ، حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَّا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ

[6223] ابوحازم نے کہا: مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح کرائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر صحابہ نے یہی کھوجتے (سوچتے اور باتیں کرتے) رات گزاری کہ یہ جھنڈا کس کو عطا ہوگا۔ جب صبح ہوئی تو سویرے سویرے تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے۔ ہر کسی کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لانے کے لیے کسی کو بھیجو۔'' انھیں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انھیں بیماری تھی ہی نہیں۔ آپ نے ان کو جھنڈا عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اس وقت تک ان سے جنگ کروں جب تک وہ ہم جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''تحمل کے ساتھ روانہ ہو جاؤ، یہاں تک کہ ان کے گھروں کے سامنے میدان میں پہنچ جاؤ، پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اسلام میں ان پر اللہ کے کیا حقوق

اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ».

ہوں گے، اللہ کی قسم! اللہ ایک انسان کو بھی تمھاری وجہ سے ہدایت عطا کر دے تو یہ تمھارے لیے اس سے زیادہ اچھا ہوگا کہ (دنیا کا بہترین مال) سرخ اونٹ تمھیں مل جائیں۔''

[٦٢٢٤] ٣٥-(٢٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ، غَدًا، رَّجُلٌ يُّحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ» فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَّمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ.

[6224] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے، انھیں آشوب چشم تھا۔ پھر انھوں نے کہا: میں تو رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہاں سے) نکلے اور نبی ﷺ سے آملے، جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا (فرمایا:) کل جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔'' پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کے بارے میں کوئی توقع نہیں تھی تو صحابہ نے کہا: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا کر دی۔

[٦٢٢٥] ٣٦-(٢٤٠٨) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -: حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، رَّأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَا ابْنَ

[6225] زہیر بن حرب اور شجاع بن مخلد نے اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوحیان نے حدیث بیان کی، کہا: یزید بن حیان نے مجھ سے بیان کیا کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (تینوں) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب ہم ان کے قریب بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، ان کی بات سنی، ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے۔ زید! ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی (کوئی) حدیث سنائیے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: بھتیجے! میری عمر زیادہ ہوگئی، زمانہ

أَخِي! وَاللهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ» فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي». فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَّآلُ عَقِيلٍ، وَّآلُ جَعْفَرٍ، وَّآلُ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

بیت گیا، رسول اللہ کی جو احادیث یاد تھیں ان میں سے کچھ بھول چکا ہوں، اب جو میں بیان کروں اسے قبول کرو۔ اور جو (بیان) نہ کر سکوں تو اس کا مجھے مکلّف نہ ٹھہراؤ۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک پانی کے کنارے جسے خُم کہا جاتا تھا، ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''اس کے بعد، لوگو! سن رکھو کہ میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا قاصد (اس کا بلاوا لے کر) میرے پاس آئے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو لے لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو!'' آپ نے کتاب اللہ پر بہت زور دیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرے اہل بیت۔ میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے معاملے میں تمھیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔'' حصین نے ان سے کہا: زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت نہیں؟ انھوں نے کہا: آپ کی ازواج آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت میں ہر وہ شخص شامل ہے جس پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ اس نے کہا: وہ کون ہیں؟ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ آلِ علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ سب صدقے سے محروم رکھے گئے ہیں؟ کہا: ہاں۔

[٦٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

[6226] سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز (سعید بن مسروق نے) ان (ابوحیان) کی حدیث کے مانند زہیر کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٢٢٧] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ، وَأَخَذَ بِهِ، كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ».

[6227] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی۔ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں جریر نے خبر دی، ان دونوں (محمد بن فضیل اور جریر) نے ابوحیان سے اسی سند کے ساتھ اسماعیل کی حدیث کے مانند بیان کیا اور (اسحٰق بن ابراہیم نے) جریر کی روایت میں مزید یہ بیان کیا: ''اللہ کی کتاب جس میں ہدایت اور نور ہے، جس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا اور اسے لے لیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اس سے ہٹ گیا وہ گمراہ ہوجائے گا۔''

[٦٢٢٨] ٣٧-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدٍ وَّهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَّقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ»، وَفِيهِ: فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: لَا، وَايْمُ اللهِ! إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا، أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

[6228] سعید بن مسروق نے یزید بن حیان سے، انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم ان (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور اُن سے عرض کی: آپ نے بہت خیر دیکھی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، اور پھر ابوحیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اس طرح) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''دیکھو، میں تمھارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے، وہ اللہ کی رسی ہے جس نے (اسے تھام کر) اس کا اتباع کیا وہ سیدھی راہ پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔'' اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ (صرف) آپ کی ازواج؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! عورت اپنے مرد کے ساتھ زمانے کا بڑا حصہ رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کے اہل بیت وہ (بھی) ہیں جو آپ کے خاندان سے ہیں، آپ کے وہ ددھیال رشتہ دار جن پر صدقہ حرام ہے۔

فائدہ: اس روایت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بات میں سے یہ حصہ کہ آپ کی بیویاں بھی اہل بیت ہیں روایت نہیں ہوا۔ حدیث: 6225 میں اس کا ذکر ہے۔ قرآن مجید میں اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے کہ اصل میں اہل بیت میاں اور بیوی

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اوران کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو پر مشتمل تھا توان سے کہا گیا: ﴿ اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ رَحۡمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ ﴾ ''کیا آپ اللہ کے فیصلے پر حیران ہوتی ہیں، اے اہل بیت! یہ تم پر اللہ کی رحمت اوراس کی برکتیں ہیں۔'' (هود 73:11) رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا مصداق، مصداقِ اول بھی آپ کی ازواج ہی کو قرار دیا گیا۔ انھی کو مخاطب کر کے کہا گیا: ﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ○ وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ○ ﴾ ''اے نبی ﷺ کی ازواج! آپ اگر تقویٰ پر رہو تو عورتوں میں سے کسی بھی عورت کی طرح نہیں ہو، اس لیے بات دب کر نہ کرو کہ دل میں مرض رکھنے والا کوئی شخص لالچ کرے (کہ آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کر سکے گا جو آپ سننا نہ چاہیں گی) اور معروف اور معقول بات کہو۔ اور وقار سے اپنے گھروں ہی میں رہو اور لوگوں کے سامنے نہ آؤ، جیسے جاہلیت کے پہلے دور میں عورتیں سامنے آیا کرتی تھیں اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، اے اہل بیت! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناشایان بات کو دور کر دے اور تمھاری پاکیزگی کو کمال تک پہنچا دے۔'' (الأحزاب 33,32:33) مختلف روایتوں میں راویوں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ سب روایتوں کو اکٹھا کیا جائے تو پوری بات یہ بنتی ہے کہ اصل میں بیویاں ہی اہل بیت ہیں، مگر صرف وہی نہیں، وہ بھی جن کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبدیل نہ ہو سکنے والا خون کا رشتہ ہے اور جو اس اعزاز میں آپ کے ساتھ شریک ہیں کہ ان کا مقام صدقات قبول کرنے سے بلند ہے، وہ بھی اہل بیت ہی میں شامل ہیں۔ ایک عام انسان کا بیویوں سے رشتہ ٹوٹ سکتا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی ازواج کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ قرآن مجید میں جہاں یہ صراحت کی گئی کہ اہل بیت بیویاں ہیں، وہیں یہ بھی صراحت کی گئی ہے کہ اب آپ ان بیویوں کو بدل بھی نہیں سکتے۔ (الأحزاب 52:33) یہ بھی ثابت ہے کہ یہ سب جنت میں بھی آپ ﷺ کی ازواج ہوں گی۔ جب وہ اہل بیت ہیں تو جن کا رشتہ ٹوٹ ہی نہیں سکتا وہ اہل بیت ہونے کے اعزاز سے کیسے محروم ہو سکتے ہیں؟

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبٰى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ

قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: «قُمْ أَبَا التُّرَابِ! قُمْ أَبَا التُّرَابِ!».

سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی ؓ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥١)

باب:5- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے فضائل

[٦٢٣٠] ٣٩-(٢٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، قَالَتْ: وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَحْرُسُكَ.

[6230] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ سو نہ سکے، آپ نے فرمایا: ''کاش! میرے ساتھیوں میں سے کوئی صالح شخص آج پہرہ دے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کا پہرہ دینے کے لیے آیا ہوں۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

[٦٢٣١] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ، لَيْلَةً، فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ» قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» فَقَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ.

[6231] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مدینہ منورہ آنے کے بعد ایک رات رسول اللہ ﷺ بے خوابی میں مبتلا ہو گئے، آپ نے فرمایا: ''کاش، میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرا پہرہ دیتا!'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے ہتھیاروں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز سنی، آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص۔ رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آپ کیسے آئے ہیں؟'' انھوں نے کہا: میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اندیشہ پیدا ہوا تو میں آیا ہوں تاکہ آپ کا پہرہ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، پھر آپ سو گئے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: فَقُلْنَا: مَنْ هٰذَا؟.

ابن رمح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہم نے کہا: یہ کون ہے؟''

[٦٢٣٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[6232] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا، کہا: میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک رات رسول اللہ ﷺ سو نہ سکے۔ (آگے) سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند (ہے۔)

[٦٢٣٣] ٤١-(٢٤١١) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ، غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ

[6233] منصور بن ابی مزاحم نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے سوا رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے اکٹھا اپنے ماں باپ کا نام نہیں

يَوْمَ أُحُدٍ: «ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!».

لیا۔ جنگ اُحد کے دن آپ بار باران سے کہہ رہے تھے: ”تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں!“

[٦٢٣٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مِّسْعَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِّسْعَرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6234] شعبہ، وکیع اور مسعر، سب نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبداللہ بن شداد سے، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٣٥] ٤٢-(٢٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَّحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

[6235] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے دن میرے لیے ایک ساتھ اپنے ماں باپ کا نام لیا۔

[٦٢٣٦] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كِلَاهُمَا عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6236] لیث بن سعد اور عبدالوہاب دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٢٣٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!»

[6237] عامر بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ایک ساتھ اپنے ماں باپ کا نام لیا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو نبی ﷺ نے سعد سے کہا: ”تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں!“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کے لیے (ترکش سے) ایک تیر کھینچا، اس

قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَّيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ، وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى نَوَاجِذِهِ.

کے پر ہی نہیں تھے، میں نے وہ اس کے پہلو میں مارا تو وہ گر گیا اور اس کی شرمگاہ (بھی) کھل گئی تو (اس کے اس طرح گرنے پر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، یہاں تک کے مجھے آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں (آپ ﷺ کھلکھلا کر ہنسے۔)

[٦٢٣٨] ٤٣-(١٧٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ: حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَّا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ، وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ، قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ، فَأَنَا أُمُّكَ، وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا.

[6238] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں حسن بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مصعب بن سعد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ قرآن مجید میں ان کے حوالے سے کئی آیات نازل ہوئیں، کہا: ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک ان سے بات نہیں کریں گی یہاں تک کہ وہ اپنے دین (اسلام) سے کفر کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں گی اور نہ پئیں گی، ان کا خیال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کی بات مانو اور میں تمھاری ماں ہوں، لہٰذا میں تمھیں اس دین کو چھوڑ دینے کا حکم دیتی ہوں۔

قَالَ: مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ، فَقَامَ ابْنٌ لَّهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ: فَسَقَاهَا، فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّإِنْ جٰهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا.

کہا: وہ تین دن اسی حالت میں رہیں یہاں تک کہ کمزوری سے بے ہوش ہوگئیں تو ان کا ایک بیٹا جو عمارہ کہلاتا تھا، کھڑا ہوا اور انھیں پانی پلایا۔ (ہوش میں آ کر) انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو بد دعائیں دینی شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ آیت نازل فرمائی: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ جس بات کو تم (درست ہی) نہیں جانتے تو تم ان کی اطاعت نہ کرو اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔''

قَالَ: وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً، فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ،

کہا: اور (دوسری آیت اس طرح اتری کہ) رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ اس میں ایک تلوار بھی تھی، میں نے وہ اٹھا لی اور اسے لے کر رسول

فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ. فَقَالَ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» فَانْطَلَقْتُ، حَتّٰى إِذَا أَرَدْتُّ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِيهِ، قَالَ: فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ: «رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ» قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ﴾ [الأنفال: ١].

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: (میرے حصے کے علاوہ) یہ تلوار مزید مجھے دے دیں، میری حالت کا تو آپ کو علم ہے ہی۔ آپ نے فرمایا: ''اسے وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھائی ہے۔'' میں چلا گیا، جب میں نے اسے مقبوضہ غنائم میں واپس پھینکنا چاہا تو میرے دل نے مجھے ملامت کی (کہ واپس کیوں کر رہے ہو؟) تو میں آپ کے پاس واپس آ گیا۔ میں نے کہا: یہ مجھے عطا کر دیجیے۔ آپ نے میرے لیے اپنی آواز کو سخت کیا اور فرمایا: ''جہاں سے اٹھائی ہے وہیں واپس رکھ دو۔'' کہا: اس پر اللہ عزوجل نے یہ نازل فرمایا: ''یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔''

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانِي، فَقُلْتُ: دَعْنِي أَقْسِمْ مَّالِي حَيْثُ شِئْتُ، قَالَ: فَأَبٰى، قُلْتُ: فَالنِّصْفَ، قَالَ: فَأَبٰى، قُلْتُ: فَالثُّلُثَ، فَسَكَتَ، فَكَانَ، بَعْدُ، الثُّلُثُ جَائِزًا.

کہا: (ایک موقع نزول وحی کا یہ تھا کہ) میں بیمار ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنا (سارا) مال جہاں چاہوں تقسیم کر دوں۔ کہا: آپ نے انکار فرما دیا۔ میں نے کہا: تو آدھا؟ آپ اس پر بھی نہ مانے، میں نے کہا: تو پھر تیسرا حصہ؟ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ کہا: اس کے بعد تیسرے حصے کی وصیت جائز ہو گئی۔

قَالَ: وَأَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ، فَقَالُوا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيكَ خَمْرًا، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ فِي حُشٍّ - وَالْحُشُّ: الْبُسْتَانُ - فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ، وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ، قَالَ: فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ، قَالَ: فَذُكِرَتِ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ، فَقُلْتُ: الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ

کہا: اور (ایک اور موقع بھی آیا:) میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس آیا، انھوں نے کہا: آؤ، ہم تمھیں کھانا کھلائیں اور شراب پلائیں اور یہ شراب حرام کیے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ کہا: میں کھجوروں کے ایک جھنڈ کے درمیان خالی جگہ میں ان کے پاس پہنچا، دیکھا تو اونٹ کا ایک بھنا ہوا سر ان کے پاس تھا اور شراب کی ایک مشک تھی۔ میں نے ان کے ساتھ کھایا، شراب پی، پھر ان کے ہاں انصار اور مہاجرین کا ذکر آ گیا۔ میں نے (شراب کی مستی میں) کہہ دیا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں تو ایک آدمی نے (اونٹ کا) ایک جبڑا پکڑا، اس سے مجھے ضرب لگائی اور میری ناک زخمی

بِأَنْفِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ - يَعْنِي نَفْسَهُ - شَأْنَ الْخَمْرِ: ﴿إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ﴾ [المائدة: ٩٠]. [راجع: ٤٥٥٦]

کردی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو یہ (ساری) بات بتائی تو اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں — ان کی مراد اپنے آپ سے تھی — شراب کے متعلق (یہ آیت) نازل فرمائی: ''بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے شیطان کے گندے کام ہیں۔''

[٦٢٣٩] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُّطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا، ثُمَّ أَوْجَرُوهَا، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ، فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَّفْزُورًا.

[6239] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سماک بن حرب سے حدیث بیان کی، انھوں نے مصعب بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں، پھر زہیر سے سماک کی حدیث کے ہم معنی بیان کیا اور شعبہ کی حدیث میں (محمد بن جعفر نے) مزید یہ بیان کیا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو لکڑی سے اس کا منہ کھولتے، پھر اس میں کھانا ڈالتے، اور انھی کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر ہڈی ماری اور ان کی ناک پھاڑ دی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پھٹی ہوئی تھی۔

[٦٢٤٠] ٤٥-(٢٤١٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ فِي ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ﴾ [الأنعام: ٥٢]. قَالَ: نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ: أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِّنْهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا: لَا تُدْنِي هٰؤُلَاءِ.

[6240] سفیان نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے (آیت:) ''اور ان (مسکین مومنوں) کو خود سے دور نہ کریں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں'' کے بارے میں روایت کی، کہا: یہ چھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما ان میں شامل تھے۔ مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا: ان لوگوں کو اپنے قریب نہ کریں۔

[٦٢٤١] ٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ،

[6241] اسرائیل نے مقدام بن شریح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے ساتھ ہم چھ شخص تھے تو مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا ''ان لوگوں کو بھگا دیجیے، یہ ہمارے سامنے

فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا.

آنے کی جرأت نہ کریں۔

قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ﴾ [الأنعام: ٥٢].

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے) کہا: (یہ ہم لوگ تھے) میں، ابن مسعود، ہذیل کا ایک شخص، بلال اور دو اور شخص جن کے نام میں نہیں لوں گا، رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا سو آیا، آپ نے اپنے دل میں کچھ کہا بھی، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ''اور ان لوگوں کو دور نہ کیجیے جو صبح، شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، صرف اس کی رضا چاہتے ہیں۔''

[٦٢٤٢] ٤٧-(٢٤١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالُوا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ. عَنْ حَدِيثِهِمَا.

[6242] معتمر کے والد سلیمان نے کہا: میں نے حضرت ابوعثمان سے سنا، کہا: ان ایام میں سے ایک میں جب رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تو جنگ کے دوران میں آپ کے ساتھ حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ (یہ میں) ان دونوں کی بتائی ہوئی بات سے (بیان کر رہا ہوں۔)

(المعجم ٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) (التحفة ٥٢)

باب: 6- حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٤٣] ٤٨-(٢٤١٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَّحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ».

[6243] سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو پکارا: (کون ہے جو ہمیں دشمنوں کے اندر کی خبر لا دے گا؟) تو زبیر رضی اللہ عنہ آگے آئے (کہا: میں لاؤں گا۔) پھر آپ نے ان کو (دوسری بار) پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، پھر ان کو (تیسری بار) پکارا تو بھی زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا حواری (خاص مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

[٦٢٤٤] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[6244] ہشام بن عروہ اور سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی۔

[٦٢٤٥] ٤٩-(٢٤١٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، يَوْمَ الْخَنْدَقِ، مَعَ النِّسْوَةِ، فِي أُطُمِ حَسَّانَ، فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ، وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ، فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ، إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ.

[6245] علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما جنگ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قلعے میں تھے، کبھی وہ میرے لیے کمر جھکا کر کھڑے ہو جاتے اور میں (ان کی کمر پر کھڑا ہو کر مسلمانوں کے لشکر کو) دیکھ لیتا، کبھی میں کمر جھکا کر کھڑا ہو جاتا اور وہ دیکھ لیتے۔ میں نے اس وقت اپنے والد کو پہچان لیا تھا جب وہ اپنے گھوڑے پر (سوار ہو کر) بنوقریظہ کی طرف جانے کے لیے گزرے۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي، فَقَالَ: وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمَئِذٍ، أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي!».

(ہشام بن عروہ نے) کہا: مجھے عبداللہ بن عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے (روایت کرتے ہوئے) بتایا، کہا: میں نے یہ بات اپنے والد کو بتائی تو انھوں نے کہا: میرے بیٹے! تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس روز رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہا تھا: ''میرے ماں باپ تم پر قربان!''

[٦٢٤٦] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِي فِيهِ

[6246] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما اس قلعے میں تھے جس میں عورتیں، یعنی نبی ﷺ کی ازواج تھیں، اس کے بعد ابن مسہر کی اسی سند کے ساتھ روایت کردہ حدیث کی

النِّسْوَةُ، يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ، وَلٰكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

طرح حدیث بیان کی اور حدیث (کی سند) میں عبداللہ بن عروہ کا ذکر نہیں کیا لیکن (ان کا بیان کیا ہوا سارا) قصہ اس روایت میں شامل کر دیا جو ہشام نے اپنے والد سے اور انھوں نے (عبداللہ) ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[٦٢٤٧] ٥٠-(٢٤١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ».

[6247] عبدالعزیز بن محمد نے سہیل (بن ابی صالح) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے۔ آپ ﷺ خود، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تو چٹان (جس پر یہ سب تھے) ہلنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

[٦٢٤٨] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْكُنْ، حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ» وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[6248] یحییٰ بن سعید نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کوہِ حراء پر تھے۔ وہ ہلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا اور کوئی نہیں۔'' اس پر نبی ﷺ تھے اور (آپ کے ساتھ) حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

[٦٢٤٩] ٥١-(٢٤١٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّعَبْدَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا

[6249] ابن نمیر اور عبدہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: أَبَوَاكَ، وَاللهِ! مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

مجھ سے فرمایا: اللہ کی قسم! تمھارے دو والد (والد زبیر اور نانا ابوبکر رضی اللہ عنہما) ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے (اُحد میں) زخم کھا لینے کے بعد (بھی) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلاوے پر لبیک کہا تھا۔

[٦٢٥٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَزَادَ: تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرَ.

[6250] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا کہ وہ ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما مراد لے رہی تھیں۔

[٦٢٥١] ٥٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

[6251] بہی نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: تمھارے دونوں والدان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلاوے پر لبیک کہا۔

(المعجم ٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٥٣)

باب: 7- حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٢٥٢] ٥٣-(٢٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَّإِنَّ أَمِينَنَا، أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ، أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ».

[6252] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے امت! ہمارے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[٦٢٥٣] ٥٤-(...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ [وَّهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ] عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا

[6253] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یمن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، انھوں نے کہا: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیے جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو آپ ﷺ نے

رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ: «هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ».

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ اس امت کے امین ہیں۔''

[٦٢٥٤] ٥٥-(٢٤٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، حَقَّ أَمِينٍ» قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

[6254] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحاق کو صلہ بن زفر سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجران آئے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک امین شخص بھیجیے، آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایسا شخص بھیجوں گا جو ایسا امین ہے جس طرح امین ہونے کا حق ہے۔'' لوگوں نے اس بات پر اپنی نگاہیں اٹھائیں (کہ اس کا مصداق کون ہے)، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

[٦٢٥٥] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6255] سفیان نے ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٤)

باب:8-حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٥٦] ٥٦-(٢٤٢١) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

[6256] احمد بن حنبل نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے نافع بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو (بھی) اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے، اس سے (بھی) محبت فرما۔''

[٦٢٥٧] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[6257] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے عبیداللہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، حَتّٰى أَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟» يَعْنِي حَسَنًا، فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعٰى، حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ».

بن ابی یزید سے، انھوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں دن کے کسی وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا، نہ آپ مجھ سے کچھ فرما رہے تھے، نہ میں آپ سے کچھ عرض کر رہا تھا یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آ گئے، پھر آپ (واپس) چل پڑے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے آئے، پھر فرمایا: ”کیا یہاں چھوٹو ہے؟ کیا یہاں چھوٹو ہے؟“ آپ کی مراد حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے تھی۔ ہم نے سمجھ لیا کہ ان کی والدہ انھیں روک رہی ہیں کہ انھیں نہلا دیں اور ان کے گلے میں (خوشبو کے لیے) لونگ وغیرہ کا کوئی ہار ڈال دیں۔ کچھ ہی دیر گزری کہ وہ بھاگتے ہوئے آئے یہاں تک کہ دونوں نے ایک دوسرے کو گلے سے لگایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔“

[٦٢٥٨] ٥٨-(٢٤٢٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

[6258] عبیداللہ کے والد معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔“

[٦٢٥٩] ٥٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ. قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

[6259] (محمد بن جعفر) غندر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر بٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔“

[٦٢٦٠] ٦٠-(٢٤٢٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ، حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ، هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.

[6260] ہمیں ایاس نے اپنے والد سے حدیث سنائی، کہا: میں نبی ﷺ اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انھیں نبی ﷺ کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور وہ (دوسرا بچہ) آپ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ٥٥)

باب:9- نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

[٦٢٦١] ٦١-(٢٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣].

[6261] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے، آپ کے جسد اطہر پر کجاووں کے نقوش والی کالی اون کی ایک موٹی چادر تھی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں چادر کے اندر لے لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی اندر داخل ہو گئے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انھیں بھی اندر لے لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انھیں بھی اندر لے لیا، پھر فرمایا (یہ آیت پڑھی:) ''اللہ چاہتا ہے کہ (ہر قسم کی) ناشایان بات کو تم سے دور رکھے، اے گھر والو! اور تمھیں اچھی طرح سے پاک کر دے۔''

فائدہ: امہات المومنین کے ساتھ، جو ان آیات کی اصل مخاطب ہیں، تم بھی اہل بیت اور ان کی تطہیر (پاکیزگی) میں شامل ہو۔

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٦)

باب:10- حضرت زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٦٢] ٦٢ - (٢٤٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[6262] قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [الأحزاب: ٥].

ہمیں یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے: ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی نام سے نہیں پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی: ''ان (متبنّٰی) کو ان کے اپنے باپوں کی نسبت سے پکارو، اللہ کے نزدیک یہی زیادہ انصاف کی بات ہے۔''

[قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُوسُفَ الدُّوَيْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ].

(اس کتاب کے ایک راوی) شیخ ابواحمد محمد بن عیسیٰ (نیشاپوری) نے کہا: ہمیں ابوعباس سراج اور محمد بن عبداللہ بن یوسف دُویری نے بیان کیا، کہا: ہمیں بھی (امام مسلم رحمہ اللہ کے استاد) قتیبہ بن سعید نے یہ حدیث بیان کی (یعنی اس کتاب کے راوی نے یہ حدیث امام مسلم کے علاوہ قتیبہ سے ان کے دو اور شاگردوں کے حوالے سے بھی سنی۔)

[٦٢٦٣] (. . .) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ، بِمِثْلِهِ.

[6263] وہیب نے کہا: موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھے سالم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٢٦٤] ٦٣-(٢٤٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ

[6264] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم نے اگر اس (اسامہ رضی اللہ عنہ) کی امارت پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! وہ بھی امارت کا اہل تھا اور بلاشبہ میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اور اس کے بعد بلاشبہ یہ (بھی) میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔''

لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا مِن أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، بَعْدَهُ».

[٦٢٦٥] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ - يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَّهَا، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَايْمُ اللهِ! إِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ - يُّرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ، فَأُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ».

[6265] سالم نے اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور (اس وقت) آپ منبر پر تھے: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کر رہے ہو ۔ آپ کی مراد حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے تھی ۔ تو اس سے پہلے تم اس کے باپ کی امارت پر (بھی) اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ اس امارت کے اہل تھے۔ اللہ کی قسم! وہ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب تھے۔ اللہ کی قسم! یہ بھی اس (امارت) کا اہل ہے ۔ آپ کی مراد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے تھی ۔ اور اللہ کی قسم! اس کے بعد یہ بھی مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میں تمھیں اس کے ساتھ ہر طرح کی اچھائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمھارے نیک ترین لوگوں میں سے ہے۔''

(المعجم ١١) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٥٧)

باب: 11- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٢٦٦] ٦٥-(٢٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِّابْنِ الزُّبَيْرِ: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلَنَا، وَتَرَكَكَ.

[6266] اسماعیل بن علیہ نے حبیب بن شہید سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمھیں یاد ہے جب ہم، میں، تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کو ملے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، (کہا:) تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور (جگہ نہ ہونے کی بنا پر) تمھیں چھوڑ دیا تھا۔

فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی روایت (3082) میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا۔ اس طرح ''آپ ﷺ نے ہمیں سوار کر لیا اور تمھیں چھوڑ دیا'' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ امام مسلم نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل میں بیان کیا ہے۔ اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ قول ابن جعفر رضی اللہ عنہما کا ہو۔ مسلم کی اس روایت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے

جواب نَعَم (ہاں) کے بعد ''قَالَ'' ہونا چاہیے۔ حافظ ابن حجر نے مسند احمد سے یہ روایت نَعَمْ کے بعد قَالَ کے ساتھ بھی نقل کی ہے۔ یہی درست ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباري: 231,230/6) ② آپ ﷺ سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو لوگ استقبال کے مشتاق ہوتے۔ آپ کے گھر کے بچے آپ کو دیکھتے ہی آپ کی طرف دوڑ پڑتے یا ان کے بڑے انھیں اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے۔ جو بچے سب سے آگے آپ کے پاس پہنچتے، آپ انھیں اپنی سواری پر بٹھا لیتے اور اسی طرح مدینہ میں داخل ہوتے۔ اس موقع پر، جس کا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے، عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم آگے تھے، پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ سوار ہو گئے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیچھے تھے، وہ سوار نہ ہو سکے۔

[٦٢٦٧] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَإِسْنَادِهِ.

[6267] ابواسامہ نے حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث کے مانند اور اسی کی سند سے حدیث بیان کی۔

[٦٢٦٨] ٦٦-(٢٤٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى؛ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، قَالَ: وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

[6268] ابومعاویہ نے عاصم احول سے، انھوں نے مورق عجلی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے آتے تو آپ کے گھر کے بچوں کو (باہر لے جا کر) آپ سے ملایا جاتا، ایک بار آپ سفر سے آئے، مجھے سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچا دیا گیا تو آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے کو لایا گیا تو انھیں آپ نے پیچھے بٹھا لیا، کہا: تو ہم تینوں کو ایک سواری پر مدینہ کے اندر لایا گیا۔

[٦٢٦٩] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ: حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا، قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ، قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ، حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

[6269] عبدالرحیم بن سلیمان نے عاصم سے روایت کی، کہا: مجھے مورق عجلی نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: نبی ﷺ جب سفر سے آتے تو ہمیں (آپ کی محبت میں) آگے لے جا کر آپ سے ملایا جاتا، کہا: مجھے اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس آگے لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، یہاں تک کہ ہم (اسی طرح) مدینہ میں داخل ہوئے۔

[٦٢٧٠] ٦٨-(٢٤٢٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَّوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا، لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ.

[6270] حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حسن بن سعد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، پھر مجھے راز داری سے ایک بات بتائی جو میں لوگوں میں سے کسی بھی شخص کو نہیں سناؤں گا۔

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) (التحفة ٥٨)

باب: 12-ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٢٧١] ٦٩-(٢٤٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ - وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ -؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ».

[6271] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع اور ابومعاویہ سے حدیث بیان کی۔ اسحق بن ابراہیم نے کہا: ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی۔ ان سب نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ــــ الفاظ حدیث ابواسامہ کے ہیں ــــ ہشام نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا، میں نے کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(اپنے دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور (اس دور کی) تمام عورتوں میں سے بہترین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔''

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَّأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

ابوکریب نے کہا: وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا (کہ ان دونوں کے درمیان بہترین خواتین یہ ہیں۔)

[٦٢٧٢] ٧٠-(٢٤٣١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[6272] حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا:

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ ، وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ» .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں اور (لیکن) عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر اسی طرح ہے جس طرح ثرید کی باقی کھانوں پر۔''

فائدہ: اس حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ صحیح مسلم کے متعدد قلمی نسخوں میں یہ حدیث اگلے باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے ضمن میں مذکور ہے اور وہی درست ترتیب ہے۔

[٦٢٧٣] ٧١-(٢٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا : حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ، وَمِنِّي ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .

[6273] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں ابن فضیل نے عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ خدیجہ ہیں، آپ کے پاس آئی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا مشروب ہے، چنانچہ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انھیں ان کے رب عزوجل کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیں اور انھیں جنت میں ایک گھر کی خوش خبری دیں جو (موتیوں کی) لمبی چھڑیوں کا بنا ہوا ہے، نہ اس میں کوئی شور ہے اور نہ تھکاوٹ کا گزر ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَلَمْ يَقُلْ : سَمِعْتُ ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ : وَمِنِّي .

ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں کہا: ''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔'' انھوں نے ''میں نے سنا'' (کا لفظ) نہیں کہا اور نہ ہی حدیث میں ''اور میری طرف سے'' (کا لفظ) کہا ہے۔

[٦٢٧٤] ٧٢-(٢٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

[6274] عبداللہ بن نمیر اور محمد بن بشر عبدی نے اسماعیل سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ ؓ کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ ؓ کو ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو (موتیوں کی) شاخوں سے بنا ہے، اس میں نہ شور وشغب ہوگا اور نہ تکان ہوگی۔

[٦٢٧٥] (...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[6275] ابو معاویہ، وکیع، معتمر بن سلیمان، جریر اور سفیان سب نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے ابن ابی اوفیٰ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی۔

[٦٢٧٦] ٧٣-(٢٤٣٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ، بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

[6276] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد ؓ کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔

[٦٢٧٧] ٧٤-(٢٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَّتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلٰى خَلَائِلِهَا.

[6277] ابواسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: مجھے کبھی کسی خاتون پر ایسا رشک نہیں آتا تھا جیسا حضرت خدیجہ ؓ پر آتا تھا، حالانکہ مجھ سے نکاح کرنے سے تین سال قبل وہ فوت ہو چکی تھیں، کیونکہ میں اکثر آپ ﷺ سے ان کا ذکر سنتی تھی، آپ کے رب عزوجل نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ ان کو جنت میں (موتیوں کی) شاخوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیں۔ اور بے شک آپ بکری ذبح کرتے، پھر اس (کے پارچوں)

کو ان کی سہیلیوں کی طرف بھیج دیتے۔

[٦٢٧٨] ٧٥-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلٰى خَدِيجَةَ، وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا.

[6278] حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر مجھے رشک نہیں آتا تھا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے، حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں دیکھا تھا۔

قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ: «أَرْسِلُوا بِهَا إِلٰى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ» قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيجَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا».

کہا: اور رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ''اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف بھیجو۔'' کہا: میں نے ایک دن آپ کو غصہ دلا دیا۔ میں نے کہا: خدیجہ؟ (آپ انھی کا نام لیتے رہتے ہیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔''

[٦٢٧٩] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، إِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

[6279] ابومعاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے اسی سند کے ساتھ بکری (ذبح کرنے) کے قصے تک ابواسامہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس کے بعد کے زائد الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٦٢٨٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسَائِهِ، مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ.

[6280] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے لیے، آپ کی کسی بیوی پر ایسا رشک نہیں ہوا جیسا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ آپ ان کو بہت کثرت سے یاد کرتے تھے، حالانکہ میں نے انھیں کبھی دیکھا تک نہ تھا۔

[٦٢٨١] ٧٧-(٢٤٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.

[6281] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اور شادی نہیں کی۔

[٦٢٨٢] ٧٨-(٢٤٣٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ» فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، فَأَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِّنْهَا!.

[6282] علی بن مسہر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: حضرت خدیجہ ﷞ کی بہن ہالہ بنت خویلد ﷞ نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے اجازت طلب کی، آپ کو حضرت خدیجہ ﷞ کا اجازت مانگنا یاد آ گیا، آپ اس بات سے اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہے۔'' مجھے ان پر رشک آیا، میں نے کہا: آپ کیا قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں، جن کا دہانہ (دانت نہ ہونے کے سبب) سرخ تھا اور (بڑھاپے کی وجہ سے) پنڈلیاں دبلی ہوگئی تھیں، زمانہ ہوا فوت ہوگئیں جبکہ اللہ نے ان کے بدلے آپ کو بہتر بیوی عطا کر دی ہے۔

(المعجم ١٣) - (بَابُ: فِي فَضَائِلِ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٥٩)

باب: 13- ام المومنین حضرت عائشہ ﷞ کے فضائل

[٦٢٨٣] ٧٩-(٢٤٣٨) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ -: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ، يَّقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ؟ فَأَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ، يُمْضِهِ».

[6283] حماد نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے تین راتوں تک خواب میں دکھائی دیتی رہی ہو، ایک فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے پر تمھیں (تمھاری تصویر کو) لے کر میرے پاس آیا۔ وہ کہتا: یہ تمھاری بیوی ہے، میں تمھارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تو وہ تم ہوتیں، میں کہتا: یہ (پیشکش) اگر اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کر دے گا۔''

[٦٢٨٤] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6284] ابن ادریس اور ابواسامہ نے ہشام سے، اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٢٨٥] ٨٠-(٢٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: وَجَدْتُّ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَّإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَّإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى، قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ» قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[6285] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے پتہ چل جاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو کہاں سے اس کا پتہ چل جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، محمد ﷺ کے رب کی قسم! اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!“ کہا: میں نے جواب دیا: ہاں، (ایسا ہی ہے) اللہ کی قسم! (لیکن) اللہ کے رسول! میں آپ کے نام کے سوا اور کسی بات کو ترک نہیں کرتی۔ (محبت، اطاعت، توجہ ہر لمحہ آپ ہی کی طرف رہتی ہے۔)

[٦٢٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلٰى قَوْلِهِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ! وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[6286] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ آپ کے فرمان: ”نہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!“ تک روایت کی اور بعد کا حصہ بیان نہیں کیا۔

[٦٢٨٧] ٨١-(٢٤٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ.

[6287] عبدالعزیز بن محمد نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، کہا: اور میری سہیلیاں میرے پاس آتی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی (آمد کی) وجہ سے (گھر کے کسی کونے میں) چھپ جاتی تھیں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ ان کو (بلا کر) میری طرف بھیج دیتے تھے۔

[٦٢٨٨] (...) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا

[6288] ابواسامہ، جریر اور محمد بن بشر سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور جریر کی حدیث میں کہا: میں آپ ﷺ کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہ (ہمارے) کھلونے ہوتی تھیں۔

الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ، وَهُنَّ اللُّعَبُ.

[٦٢٨٩] ٨٢-(٢٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6289] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کی باری) کا دن ڈھونڈا کرتے تھے، اس طرح وہ رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنا چاہتے تھے۔

[٦٢٩٠] ٨٣-(٢٤٤٢) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَّعِيَ فِي مِرْطِي، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، وَأَنَا سَاكِتَةٌ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ بُنَيَّةُ! أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟» فَقَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: «فَأَحِبِّي هٰذِهِ». قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَتْ إِلٰى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ، وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ، فَارْجِعِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولِي لَهُ:

[6290] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی (دیگر) ازواج نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انھوں نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے ان کو اجازت دی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (پوتی) کے معاملہ میں آپ سے انصاف چاہتی ہیں، میں اس وقت خاموش تھی، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟'' تو انھوں (فاطمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: ''پھر اس سے محبت کرو۔'' انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ جواب سنا تو کھڑی ہو گئیں اور واپس نبی ﷺ کی ازواج کے پاس گئیں، جو کچھ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا اور جو کچھ آپ نے (جواب میں) فرمایا تھا وہ ان کو بتا دیا، انھوں نے کہا: ہمیں نہیں لگتا کہ تم نے ہماری طرف سے ہماری کچھ بھی ترجمانی کی ہے، لہٰذا دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: آپ کی ازواج ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (پوتی) کے معاملے

إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللهِ! لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقَى لِلّٰهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَّأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَّأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِّنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا. فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِي، فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ، وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ، هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا، قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ، قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ».

میں آپ سے انصاف مانگتی ہیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: واللہ! اب میں آپ ﷺ سے اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ کی ازواج نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، وہی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مقام و مرتبے میں میرے ساتھ لگا کھاتی تھیں اور میں نے کبھی کوئی عورت نہیں دیکھی جو دین میں زینب سے بہتر ہو۔ (ان) سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ رکھتی ہو، سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہو، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتی ہو، سب سے بڑا صدقہ دیتی ہو اور ایسے کام میں جس کے ذریعے سے وہ صدقہ کر سکے اور اللہ کا قرب حاصل کر سکے اپنے آپ کو سب سے زیادہ کھپاتی ہو، سوائے تھوڑی سی تیز مزاجی کے جو ان میں تھی، جس سے وہ فوراً رجوع کر لیتی تھیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کی اجازت چاہی جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ عین اسی حالت میں جس میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں اور آپ ان کے ساتھ تھے۔ آپ نے انھیں آنے کی اجازت دی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ بنت ابی قحافہ کے بارے میں آپ سے انصاف مانگتی ہیں، کہا: پھر وہ میرے بارے میں شروع ہوگئیں اور میرے خلاف بہت کچھ کہہ ڈالا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھے جا رہی تھی، آپ کی نظر کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے ان کے بارے میں بات کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ کہا: تو حضرت زینب لگی رہیں، یہاں تک کہ مجھے پتہ چل گیا کہ آپ کو یہ بات ناپسند نہیں ہے کہ میں اپنا دفاع کروں۔ کہا: جب میں شروع ہوئی تو ان پر بوچھاڑ کرتے ہوئے میں نے ان کو (اپنا دفاع کرنے کی) مہلت بھی نہ دی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے (اور فرمایا:)

''یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔''

[٦٢٩١] (. . .) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً.

[6291] یونس نے زہری سے اسی سند کے ساتھ، معنی میں بالکل اسی کے مانند روایت کی، مگر انھوں نے یوں کہا: جب میں نے ان کے بارے بات کی تو انھیں مہلت تک نہ دی کہ میں نے غالب آ کر ان کو بے بس کر دیا۔

[٦٢٩٢] ٨٤-(٢٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: وَجَدْتُّ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» اسْتِبْطَاءً لِّيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سُحْرِي وَنَحْرِي.

[6292] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ (بیماری کے دوران میں) دریافت کرتے، فرماتے تھے: ''آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کہاں ہوں گا؟'' آپ ﷺ کو لگتا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن آ ہی نہیں رہا۔ انھوں نے کہا: جب میری باری کا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اس طرح اپنے پاس بلایا کہ آپ میرے سینے اور حلق کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔

[٦٢٩٣] ٨٥-(٢٤٤٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِيءَ عَلَيْهِ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِهَا، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ».

[6293] مالک بن انس نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ انھوں نے سنا، رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے فرما رہے تھے اور آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور انھوں نے کان لگا کر آپ ﷺ کی بات سنی، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق (اعلیٰ) کے ساتھ ملا دے۔''

[٦٢٩٤] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6294] ابواسامہ، عبداللہ بن نمیر اور عبدہ بن سلیمان، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٢٩٥] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، يَقُولُ: ﴿مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّـٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُو۟لَـٰٓئِكَ رَفِيقًا﴾ [النساء: ٦٩].

قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ.

[٦٢٩٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[٦٢٩٧] ٨٧-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ

[6295] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی فوت نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے، کہا: تو میں نے نبی ﷺ کو مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ کی آواز بھاری ہوگئی تھی، آپ فرما رہے تھے: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ) اور یہی بہترین رفیق ہیں۔''

کہا: تو میں نے سمجھ لیا کہ اس وقت آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

[6296] وکیع اور معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد (بن ابراہیم) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[6297] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم لوگوں کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کے زمانے میں فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ اسے جنت میں اپنا مقام دکھا دیا جاتا ہے، پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت آیا اور اس وقت آپ کا سر میرے زانو پر تھا، آپ پر کچھ دیر غشی طاری رہی، پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کی طرف نگاہیں اٹھائیں، پھر فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ!''

الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى».

قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِذًا لَّا يَخْتَارُنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں نہیں چنیں گے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور میں نے وہ حدیث پہچان لی جو آپ ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ آپ کے اپنے الفاظ میں بالکل صحیح تھی: ''کسی نبی کو اس وقت تک کبھی موت نہیں آئی یہاں تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اسے (موت کو قبول کرنے یا مؤخر کرانے کا) اختیار دیا جاتا ہے۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: «اللّٰهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ کا یہ فرمان: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ!'' وہ آخری بات تھی جو آپ نے کہی۔

[٦٢٩٨] ٨٨-(٢٤٤٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا خَرَجَ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ، سَارَ مَعَ عَائِشَةَ، يَتَحَدَّثُ مَعَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ قَالَتْ: بَلٰى، فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ، وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ، وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا، حَتّٰى نَزَلُوا،

[6298] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا قرعہ نکلا، وہ دونوں آپ کے ساتھ سفر پر نکلیں، جب رات کا وقت ہوتا تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سفر کرتے اور ان کے ساتھ باتیں کرتے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج رات تم میرے اونٹ پر کیوں نہیں سوار ہو جاتیں اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، پھر تم بھی دیکھو اور میں بھی دیکھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں نہیں! پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس آئے تو اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (سوار) تھیں، آپ ﷺ نے سلام کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے، حتی کہ منزل پر اُتر گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو

فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

اپنے پاس نہیں پایا تو انھیں سخت رشک آیا، جب سب لوگ اُترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے پاؤں اذخر (کی گھاس) میں مار مار کر کہنے لگیں: یا رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، وہ تیرے رسول ہیں اور میں انھیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی۔

[٦٢٩٩] ٨٩-(٢٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[6299] سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسی کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔''

[٦٣٠٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

[6300] اسماعیل بن جعفر اور عبدالعزیز بن محمد دونوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث روایت کی۔ ان دونوں کی حدیث (کی سند) میں یہ الفاظ نہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا'' اور اسماعیل کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''انھوں نے انس بن مالک سے سنا۔''

[٦٣٠١] ٩٠-(٢٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ

[6301] عبدالرحیم بن سلیمان اور یعلٰی بن عبید نے زکریا سے حدیث بیان کی، انھوں نے (عامر) شعبی سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے ان (ابوسلمہ) کو بتایا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جبرائیل تم کو سلام کہتے ہیں۔'' کہا: تو میں نے (جواب میں) کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' اور ان

اللهِ.

پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو!''

[٦٣٠٢] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[6302] (ابوبکر کوفی) مُلائی نے کہا: ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عامر (شعبی) کو یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، ان دونوں کی حدیث کے مانند۔

[٦٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[6303] اسباط بن محمد نے زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[٦٣٠٤] ٩١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَا لَا أَرٰى.

[6304] زہری نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائش! یہ جبرائیل ہیں، تمھیں سلام کہہ رہے ہیں۔'' میں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو!)

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: آپ وہ کچھ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ أُمِّ زَرْعٍ) (التحفة ٦٠)

باب: 14-ام زرع کی حدیث کا بیان

[٦٣٠٥] ٩٢-(٢٤٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسٰى- وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ -: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيهِ

[6305] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: گیارہ عورتیں (ایک جگہ) بیٹھیں، انھوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

آپس میں پکا معاہدہ کیا کہ وہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔

قَالَتِ الْأُولٰى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ، لَّا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى، وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقٰى.

پہلی نے کہا: میرا خاوند لاغر اونٹ کے گوشت کی طرح ہے (جس میں کوئی خوبی نہیں) جو ایک دشوار گزار پہاڑ کے اوپر (رکھا) ہو، نہ (اس کا راستہ) آسان ہے کہ اس پر چڑھ کر جا سکے اور نہ وہ گوشت فربہ ہے کہ اسے منتخب کر کے لایا جائے (اس خاتون نے انتہائی بلاغت سے یہ کہا کہ اس کا خاوند قلیل المنفعت، متکبر اور بے فیض ہے۔)

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَّا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

دوسری نے کہا: میرا خاوند ایسا ہے کہ اس کی خبر عام نہیں کر سکتی۔ میں ڈرتی ہوں کہ میں اس کو چھوڑ نہ بیٹھوں، اگر میں بتاؤں تو اس کے ظاہری عیب بھی بتا بیٹھوں گی اور باطنی عیب بھی بتا بیٹھوں گی (اس کے اندر عیب ہیں لیکن جیسا بھی ہے، بچوں وغیرہ کی بنا پر اسے چھوڑنا نہیں چاہتی، اگر بتایا تو ایسی باتیں ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا۔)

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ.

تیسری نے کہا: میرا خاوند حد سے زیادہ لمبا ہے (احمق اور بداخلاق ہے۔) اگر کچھ کہوں گی تو طلاق ہو جائے گی اور خاموش رہوں گی تو لٹکی رہوں گی۔ (اس کا خاوند عقل اور خیر سے عاری ہے اور وہ ایسی زندگی گزار رہی ہے کہ اسے نہ طلاق ہوتی ہے، نہ ٹھیک طرح سے گھر بس رہا ہے۔)

قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لَا حَرٌّ، وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ.

چوتھی نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی (خوش گوار) رات کی طرح ہے، نہ گرم، نہ زیادہ ٹھنڈا (اس کے ساتھ میری زندگی میں نہ اس کی بدخلقی یا کم مائیگی کا) کوئی ڈر ہے، نہ اکتاہٹ ہے (بہت آرام دہ اور اچھی زندگی گزر رہی ہے۔)

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

پانچویں نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہوتا ہے (جو بھٹ میں خوب آرام کی نیند سوتا ہے) جب باہر

نکلتا ہے تو شیر ہوتا ہے (انتہائی بہادر، معزز، غیور اور سب سے ممتاز ہوتا ہے) اور جو کچھ (گھر میں) ہوتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھتا (سب کچھ مجھ پر چھوڑ رکھا ہے۔)

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ، لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

چھٹی نے کہا: میرا خاوند اگر کھائے تو سب ڈکار جاتا ہے، اگر پیئے تو آخری بوند بھی چوس لیتا ہے، اگر سوئے تو اپنے اردگرد اچھی طرح کپڑا لپیٹ لیتا ہے، (میری طرف) ہاتھ تک نہیں بڑھاتا کہ میری تنہائی کا غم جان سکے۔ (پیٹو، سست اور مردانگی سے عاری ہے۔)

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ، طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَّهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ، أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ.

ساتویں نے کہا: میرا خاوند (اس کی صفات یہ ہیں، یا تو وہ) برائی اور ایذا میں طاق ہے یا پھر عاجز اور درماندہ ہے۔ عقل پر حماقت کی تہیں لگی ہیں، دنیا کی ہر بیماری اس کی بیماری ہے (کر یہ سکتا ہے کہ) تمھارا سر پھوڑ دے یا جسم کو زخمی کر دے یا ایک ساتھ دونوں کام کر دے۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي، الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ.

آٹھویں نے کہا: میرا خاوند اس کی خوشبو زرنب (معطر پودے) کی خوشبو جیسی ہے۔ (جسم معطر رہتا ہے یا لوگوں میں اس کی شہرت بہت اچھی ہے) اور اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم وملائم) ہے۔ (نرم مزاج اور محبت کرنے والا ہے۔)

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

نویں نے کہا: میرے خاوند کے گھر کے ستون اونچے ہیں (اونچا، بڑا اور بڑے لوگوں کے رہنے والا گھر ہے) اس کی تلوار لٹکانے والی پٹی لمبی ہے۔ (دراز قد، قوی اور بہادر ہے) اس کے کھانے پکنے کی جگہ پر راکھ کے ڈھیر ہیں۔ (سخی ہے، بہت کھانا پکواتا اور لوگوں کو کھلاتا ہے) اس کا گھر قبیلے کی مجلس کے بالکل ساتھ ہے (قبیلے کے سرکردہ مشوروں اور فیصلوں کے لیے اس کے گھر کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں کیونکہ وہی سردار ہے، دانا ہے اور اسی کی بات مانی جاتی ہے۔)

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ، وَّمَا مَالِكٌ؟

دسویں نے کہا: میرا خاوند مالک ہے اور کیا چیز ہے مالک؟

مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

اس کا جتنا اچھا بھی تعارف کرایا جائے وہ اس سے بہتر ہے۔ اس کے اونٹوں کو بٹھانے کے باڑے بہت ہیں، ان کی چراگاہیں (جہاں کھلے پھرتے رہیں) کم ہیں (مہمانوں اور قبیلے کے لوگوں کو ان کا گوشت کھلایا جائے اور دودھ پلایا جائے، اس لیے ان کی زیادہ تعداد گھر کے پاس رکھی جاتی ہے اور نسبتاً کم تعداد چراگاہوں میں بھیجی جاتی ہے) جب وہ اونٹ عود کے ساز کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال کے لیے ساز بجائے جاتے ہیں) تو جان لیتے ہیں کہ ان کو نحر کرنے کا وقت آ گیا۔

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، وَّمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجَحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَّأَطِيطٍ، وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ.

گیارہویں عورت نے کہا: میرا خاوند ابوزرع (تھا۔) کیا بات ہے ابوزرع کی! میرے دونوں کانوں کو زیوروں سے لاد دیا، (عمدہ کھانے کھلا کھلا کر) میرے دونوں کندھے چربی سے بھر دیے اور مجھے اتنی خوشیاں دیں اور شان بڑھائی کہ میں اپنی نظروں میں بھی شان والی ہوگئی، اس نے مجھے آبادی کے ایک کنارے پر چند بکریوں والے گھرانے میں دیکھا اور ایسے گھرانے میں لا کر رکھا جہاں (میں نے دیکھا کہ) گھوڑے ہنہناتے ہیں، اونٹ بلبلاتے ہیں، گاہنے والے غلہ گاہتے ہیں اور صاف کرنے والے بھوسہ الگ کرتے ہیں۔ اس کے ہاں میں بات کروں تو کوئی برائی نہیں کرتا اور سوؤں تو دن چڑھے تک سوتی رہوں اور پیوں تو سیر ہو کر بچا دوں۔

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَّبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

ابوزرع کی ماں! تو کیا ماں ہے ابوزرع کی! اس کے ظروف (بڑے بڑے صندوق، بورے، برتن) کناروں تک بھرے ہیں اور اس کا گھر دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔

ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَّضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَّتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

ابوزرع کا بیٹا! تو کیا بیٹا ہے ابوزرع کا! (ایسا چھریرا بدن اور کم سونے والا کہ) اس کے سونے کی جگہ ایسی ہے جیسے کھجور کے پتے کی ایک جانب سے دھاگا الگ کر لیا گیا ہو۔ اور (کم خور ایسا کہ) بکری کے چار ماہ کے بچے کی ایک

دستی سے سیر ہو جاتا ہے۔

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

ابوزرع کی بیٹی! کیا بیٹی ہے ابوزرع کی! باپ کی اطاعت شعار، ماں کی فرمانبردار، جسم کپڑوں کو بھر دے، ہمسائی (یا سوکن) اسے دیکھے تو غصے میں تپ جائے۔

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

ابوزرع کی خادمہ! کیا خادمہ ہے ابوزرع کی! نہ (گھر کی) بات ادھر ادھر پھیلاتی ہے، نہ ہمارا کھانا لٹاتی پھرتی ہے، نہ گھر میں کوڑا بھرا رہنے دیتی ہے۔

قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، قَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ.

اس (ام زرع) نے کہا: ابوزرع (اس وقت) گھر سے نکلا جب دودھ کے بڑے بڑے برتن (مکھن نکالنے کے لیے) بلوئے جا رہے تھے اور ایک ایسی عورت سے ملا جس کے ساتھ چیتے جیسے اس کے دو بیٹے تھے، اس کی کمر کے نیچے سے دو اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے، تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے شادی کر لی۔ میں نے بھی اس کے بعد ایک معزز سردار سے شادی کی، وہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوتا تھا، ہاتھ میں (لمبا) خطی نیزہ رکھتا تھا، اس نے ثروت سے بھری نعمتیں مجھ پر بہا دیں اور مجھے چر کر واپس گھر آنے والے جانوروں میں سے جوڑے جوڑے دیے اور کہا: ام زرع! خود بھی کھاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی بھر کے بھجواؤ (اس نے میرے اکرام کی انتہا کر دی۔)

فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

اس نے جو کچھ مجھے دیا سب اکٹھا کر لوں تو (بھی لگتا یہی ہے کہ) ابوزرع کا سب سے چھوٹا برتن بھی نہیں بھرے گا۔ (ساری نعمتوں اور عزت کے باوجود اسے ابوزرع بھولتا نہ تھا۔)

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں تمھارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔''

فائدہ: ام زرع کبھی ابوزرع کو نہ بھلا سکیں۔ اس سے بڑھ کر حال امہات المومنین، خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد باقی ساری زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزاری ہوئی زندگی کو یاد کرنے، اس

زندگی کا حسن و جمال بیان کرنے، اس کے خوبصورت تذکرے کو پھیلانے اور امت کو اسی کی طرف بلانے میں صرف کر دیا۔ فتوحات اور غنائم کی کثرت کے زمانے میں خلفائے راشدین اور بعد کے حکمرانوں (حضرت معاویہ، پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم) نے ان کی خدمت میں اتنا کچھ پیش کیا کہ شاہ زادیوں سے بہتر زندگی گزار سکتی تھیں، لیکن وہ سارا مال دونوں ہاتھوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لوگوں پر، جن کی یہ مائیں تھیں، لٹاتی رہیں اور خود کو زہد و فاقہ کی ان لذتوں سے الگ نہ کر سکیں جن کی رسول اللہ ﷺ کے گھر میں رہ کر عادی ہوئی تھیں۔

[٦٣٠٦] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، وَلَمْ يَشُكَّ، وَقَالَ: قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَقَالَ: وَصِفْرُ رِدَائِهَا، وَخَيْرُ نِسَائِهَا، وَعَقْرُ جَارَتِهَا، وَقَالَ: وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَقَالَ: وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا.

[6306] سعید بن سلمہ نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ بیان کی، مگر (ساتویں کے خاوند کے متعلق) شک کے بغیر: ''عاجز اور درماندہ ہے، عقل پر حماقت کی تہیں لگی ہوئی ہیں'' کہا۔ اور (دسویں کے خاوند کے متعلق) کہا: (اس کی اونٹنیاں) چراگاہوں میں کم بھیجی جاتی ہیں (خدام باڑے میں چارہ مہیا کرتے ہیں۔) اور (ابوزرع کی بیٹی کے بارے میں) کہا: اس کی اوڑھنے کی چادر خالی لگتی ہے (اس کا پیٹ بڑھا ہوا نہیں ہے جبکہ مِلْءُ كِسَائِهَا سے مراد ہے کہ جسم کے باقی حصے لباس کو بھر دیتے ہیں) قبیلے کی بہترین عورت ہے اور (اپنی خوبصورتی اور وقار کی بنا پر) سوکن کے لیے نیزے کا زخم (درد و تکلیف کا سبب) ہے اور (خادمہ کے بارے میں اس طرح) کہا: ''وہ ہمارا کھانا ضائع نہیں کرتی۔'' اور (''وَ أَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا'' کے بجائے) وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا (اور مجھے ہر اعلیٰ درجے کی خوشبودار چیز میں سے دگنا دگنا دیا) کہا۔

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ، بِنْتِ النَّبِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦١)

باب: 15- نبی کریم ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣٠٧] ٩٣-(٢٤٤٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ - قَالَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

[6307] لیث بن سعد نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ قرشی تیمی نے حدیث بیان کی کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بنوہشام بن مغیرہ نے

مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِّنِّي، يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

مجھ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابی طالب سے کر دیں، میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، پھر میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، پھر میں انھیں اس کی اجازت نہیں دیتا، الا یہ کہ ابن ابی طالب پسند کرے تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے شادی کر لے، کیونکہ میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، جو چیز اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے، جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔"

[٦٣٠٨] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

[6308] عمرو نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔"

[٦٣٠٩] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَايْمُ اللهِ! لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا، حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي

[6309] محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی نے کہا، ابن شہاب نے انھیں حدیث بیان کی، انھیں علی بن حسین (زین العابدین رحمہ اللہ) نے حدیث بیان کی کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد جب وہ یزید بن معاویہ کے ہاں سے مدینہ منورہ آئے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما ان سے ملے اور کہا: آپ کو مجھ سے کوئی بھی کام ہو تو مجھے حکم کیجیے۔ (حضرت علی بن حسین نے) کہا: میں نے ان سے کہا: نہیں (کوئی کام نہیں)، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار (حفاظت کے لیے) مجھے عطا کریں گے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ اس (تلوار) کے معاملے میں آپ پر غالب آنے کی کوشش کریں گے اور اللہ کی قسم! اگر آپ نے یہ تلوار مجھے دے دی تو کوئی اس تک نہیں پہنچ سکے گا یہاں تک کہ میری جان اپنی منزل پر پہنچ جائے۔ (مجھے یاد ہے کہ) جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ، عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُّحْتَلِمٌ، فَقَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا».

ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور میں ان دنوں بلوغت کو پہنچ چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ مجھ سے ہے (میرے جسم کا ٹکڑا ہے) اور مجھے اندیشہ ہے کہ اسے دین کے معاملے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا۔''

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَأَوْفٰى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَّلٰكِنْ، وَّاللهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَّاحِدًا أَبَدًا».

کہا: پھر آپ ﷺ نے بنوعبدشمس میں سے اپنے داماد (حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ) کا ذکر فرمایا اور اس کی اپنے ساتھ اس قرابت داری کی تعریف فرمائی اور اچھی طرح تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچ کہا، میرے ساتھ وعدہ کیا تو پورا کیا اور میں کسی حلال کام کو حرام قرار نہیں دیتا اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ (ایک خاوند کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہوں گی۔''

[٦٣١٠] ٩٦-(...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَّعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَّاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ.

[6310] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے علی بن حسین (زین العابدین) نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جبکہ نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس (نکاح میں) تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ سے کہا: آپ کی قوم (بنو ہاشم) کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں آتا اور یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُّضْغَةٌ مِّنِّي، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ

حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: تو آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، جب آپ نے شہادت کے الفاظ ادا کیے تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا: ''اس کے بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو رشتہ دیا تو اس نے میرے ساتھ

يَّفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا، وَاللهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ أَبَدًا».

بات کی تو سچی بات کی، بے شک فاطمہ بنت محمد ﷺ میری جان کا ایک حصہ ہے۔ مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کہ لوگ اسے آزمائش میں ڈالیں اور بات یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوں گی۔"

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

(حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

[٦٣١١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[6311] نعمان بن راشد نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٦٣١٢] ٩٧-(٢٤٥٠) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ، فَضَحِكْتُ.

[6312] عروہ بن زبیر نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کو راز داری سے (سرگوشی کرتے ہوئے) کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے پھر ان کو راز داری سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: یہ کیا بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو راز داری سے کہی اور آپ رو پڑیں، پھر دوبارہ راز داری سے بات کی تو آپ ہنس دیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے میرے کان میں بات کی اور اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر دوسری بار میرے کان میں بات کی اور مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی میں ہوں گی جو ان سے جاملوں گی تو میں ہنس دی۔

[٦٣١٣] ٩٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ

[6313] ابوعوانہ نے فراس سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ہم نبی ﷺ کی سب ازواج آپ کے پاس

عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي، مَا تُخْطِىءُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ، بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَّا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ، أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، فَأَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟» قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ.

موجود تھیں، ان میں سے کوئی (وہاں سے) غیر حاضر نہیں ہوئی تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ برابر مختلف نہ تھی۔ جب آپ نے انھیں دیکھا تو ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: ”میری بیٹی کو خوش آمدید!“ پھر انھیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا، پھر راز داری سے ان کے ساتھ بات کی تو وہ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپ نے ان کی شدید بے قراری دیکھی تو آپ نے دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ (بعد میں) میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو چھوڑ کر خاص طور پر آپ سے راز داری کی بات کی، پھر آپ روئیں (کیوں؟) جب رسول اللہ ﷺ (اس جگہ سے) تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا؟ انھوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کر دوں، پھر جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں اس کی بنا پر اصرار کرتی ہوں (اور یہ اصرار جاری رہے گا) الا یہ کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ انھوں نے کہا: اب (اگر آپ پوچھتی ہیں) تو ہاں، پہلی بار جب آپ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا: ”جبریل آپ کے ساتھ سال میں ایک یا دو بار قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور ابھی انھوں نے ایک ساتھ دو بار دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا کہ اجل (مقررہ وقت) قریب آ گیا ہے، اس لیے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صبر کرنا، میں تمھارے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔“ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اس پر میں اس طرح روئی جیسا آپ نے دیکھا، پھر جب آپ ﷺ نے میری شدید بے قراری دیکھی تو دوسری بار میرے کان میں بات کی اور فرمایا: ”فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم ایماندار عورتوں کی سردار بنو، یا (فرمایا:)

[٦٣١٤] ٩٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ - رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهَا - ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا، فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ: أَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ؟ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَّرَّةً، وَّإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ» فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: «أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟» فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ.

اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟'' کہا: تو اس پر میں اس طرح سے ہنس پڑی جیسے آپ نے دیکھا۔

[6314] زکریا نے فراس سے، انھوں نے عامر سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہیں ہوئی تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال ایسی تھی جیسی رسول اللہ ﷺ کی چال تھی۔ آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید!'' پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ نے ان کے ساتھ راز داری سے کوئی بات کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں ــ ان پر اللہ کی رضوان ہو! ــ پھر (دوبارہ) راز داری سے کچھ کہا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ روئیں کیوں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز افشا کروں۔ میں نے کہا: آج کی طرح میں نے کبھی خوشی کو غم سے اتنا قریب نہیں دیکھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر خاص طور پر آپ کے ساتھ کوئی بات کی، پھر بھی آپ روئیں؟ اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز افشا کر دوں، یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے (پھر) پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے یہ بتایا تھا: ''کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انھوں نے مجھ سے دو بار اس کا دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا اور کوئی بات نظر نہیں آتی کہ میرا (جانے کا) وقت آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے مجھے آ ملنے والی آپ سب سے پہلی ہوں گی اور آپ کا بہترین پیش رو میں ہوں گا۔'' تو میں اس پر رو پڑی، پھر آپ نے (دوبارہ) مجھ سے سرگوشی کی تو فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ

مومنوں کی عورتوں کی سردار بنو یا اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟'' تو اس بات پر میں ہنس دی۔

(المعجم ١٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٢)

باب:16-ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٥] ١٠٠-(٢٤٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ - قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ، إِنِ اسْتَطَعْتَ، أَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ.

قَالَ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هٰذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ. قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[6315] معتمر بن سلیمان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: ہمیں ابوعثمان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تمھارے بس میں ہوتو بازار میں داخل ہونے میں سب سے پہلے اور اس سے نکلنے میں سب سے آخری شخص مت بنو، کیونکہ وہ شیطان کا میدانِ کارزار ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈ نصب کرتا ہے۔

(ابوعثمان نہدی نے) کہا: اور مجھے بتایا گیا کہ جبریل علیہ السلام اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تھیں۔ کہا: تو وہ (جبریل آ کر) رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگے، پھر اٹھ (کر چلے) گئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''یہ کون تھے؟'' یا جس طرح (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: انھوں نے کہا: یہ دحیہ کلبی تھے۔ کہا: تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: واللہ! میں نے انھیں وہ (دحیہ) ہی سمجھا تھا، یہاں تک کہ میں نے اللہ کے نبی ﷺ کا خطبہ سنا، آپ ہماری خبر (جبریل کی ہمارے پاس آمد کی خبر) دے رہے تھے یا جس طرح (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا، کہا: میں (سلیمان تیمی) نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انھوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔

فائدہ: حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ یہ راز داری کا ایک

طریقہ تھا کہ لوگ انھیں دحیہ سمجھتے اور کسی تجسس میں مبتلا نہ ہوتے۔ نہ کوئی یہودی وغیرہ ہی سامری جیسی کوشش کرتا کیونکہ اس شکل میں حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد سے صحابہ کرام میں سے چند لوگ ہی آگاہ تھے۔ اس شکل میں ان کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آنا ام المومنین کی اور ان کے حجرۂ مبارک کی پاکیزگی اور طہارت کی بھی دلیل ہے اور اس بات کی بھی کہ وہ دیگر امہات المومنین کی طرح رسول اللہ ﷺ کے رازوں کی حفاظت اور امانت داری کے حوالے سے بہت بلند مقام پر فائز تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ شرف بخشا کہ وہ اس خاص صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی کی آمد اور وحی لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کا اپنے گھر کے ایک منظر کی طرح مشاہدہ کریں۔ آپ ﷺ کا آنے والے کے بارے میں پوچھنا اس لیے تھا کہ وہ بعد میں خطبہ سن کر اپنے مشاہدے کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں اور اس بات سے بھی آگاہ ہو جائیں کہ ان کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رسولِ امین حضرت جبریل علیہ السلام کے قدموں کے نشان بھی ثبت ہوتے ہیں۔

(المعجم ١٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٣)

باب: 17- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٦] ١٠١-(٢٤٥٢) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي، أَطْوَلُكُنَّ يَدًا».

[6316] عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سب سے جلدی میرے ساتھ آ ملنے والی (میری وہ اہلیہ ہوگی جو) تم میں سے سب سے لمبے ہاتھوں والی ہے۔“

قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا.

انھوں نے کہا: ہم لمبائی ناپا کرتی تھیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔

قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

انھوں نے کہا: اصل میں زینب ہم سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتیں اور (اس کی اجرت) صدقہ کرتی تھیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) (التحفة ٦٤)

باب: 18- حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

[٦٣١٧] ١٠٢-(٢٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

[6317] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی،

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ، قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ، فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، انھوں نے آپ کے ہاتھ میں ایک برتن دیا جس میں مشروب تھا۔ کہا: تو مجھے معلوم نہیں انھوں نے اچانک روزے کی حالت میں آپ ﷺ کو (وہ مشروب) پکڑا دیا تھا یا آپ اسے پینا نہیں چاہتے تھے، (آپ نے پینے میں تردد فرمایا) تو وہ آپ کے سامنے زور زور سے بولنے اور غصے کا اظہار کرنے لگیں (جس طرح ایک ماں کرتی ہے۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان کو ماں کا درجہ دیتے تھے اور یہ ان کے لیے ایک شرف عظیم تھا۔

[٦٣١٨] ١٠٣-(٢٤٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ ﷺ. فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ ﷺ، وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

[6318] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آئیں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف چلیں، انھیں مل آئیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو دیں۔ ان دونوں نے ان (ام ایمن رضی اللہ عنہا) سے کہا: آپ کس بات پر روتی ہیں؟ جو اللہ کے پاس ہے، اس کے رسول ﷺ کے لیے وہ بہتر ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے علم نہیں کہ جو اللہ کے پاس ہے، اس کے رسول کے لیے وہی بہتر ہے، بلکہ میں اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر انھوں نے ان دونوں کو بھی رلا دیا، وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگ گئے۔

فائدہ: بنی نوع انسان کو بالعموم اور اہل ایمان کو بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کے ذریعے اللہ کی طرف سے خاکی انسانوں کے ساتھ ہم کلامی کا جو شرف حاصل تھا، ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کی عظمت کا کماحقہ ادراک تھا بلکہ انھوں نے ہی پہلی بار حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے عظیم المرتب صحابہ کی توجہ اس نکتے کی طرف مبذول کرائی۔ اپنی سادگی کے باوجود اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت، مامتا اور دلی تعلق کی بنا پر انھیں مقامِ رسالت سے آگاہی کا حصہ بخشا گیا۔ آپ ﷺ انھیں جو درجہ دیتے تھے وہ صحیح معنی میں اس کی حقدار تھیں۔

(المعجم ١٩) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سُلَيْمٍ، أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَّبِلَالٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٦٥)

باب:19- حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت ام سُلَیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٣١٩] ١٠٤-(٢٤٥٥) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِيَ».

[6319] اسحٰق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، آپ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے، اس کے متعلق آپ سے بات کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی میرے ساتھ (لڑتا ہوا) شہید ہوا۔''

فائدہ: حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی رضاعی خالائیں بھی تھیں۔

[٦٣٢٠] ١٠٥-(٢٤٥٦) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَّعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ».

[6320] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے کہا: یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان ہے (جن کی کنیت ام سلیم تھی۔)''

[٦٣٢١] ١٠٦-(٢٤٥٧) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي، فَإِذَا بِلَالٌ». [راجع: ٦١٩٨]

[6321] محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، تو وہ بلال تھے۔''

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) (التحفة ٦٦)

[٦٣٢٢] ١٠٧-(٢١٤٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِّأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا أُحَدِّثُهُ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً، فَأَكَلَ وَشَرِبَ. قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ، فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ، أَلَهُمْ أَنْ يَّمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ. قَالَ: فَغَضِبَ فَقَالَ: تَرَكْتِنِي حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِي بِابْنِي! فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَارَكَ اللهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا» قَالَ: فَحَمَلَتْ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَّهِيَ مَعَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ، لَّا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ، وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ! إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ، وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ، وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرٰى. قَالَ: تَقُولُ أُمُّ

باب: 20- حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6322] بہز نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا، انھوں (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس وقت تک ان کے بیٹے (کے انتقال کی) خبر نہ دینا یہاں تک کہ میں خود ان کو نہ بتا دوں، کہا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں شام کا کھانا پیش کیا۔ انھوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے اس سے پہلے جو بہترین سنگھار کیا کرتی تھیں ویسا سنگھار کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ رات گزاری، جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ کھانے سے بھی سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ بھی وقت گزار لیا تو انھوں نے کہا: ابوطلحہ! یہ بتاؤ کہ اگر کچھ لوگ ایک گھرانے کو ادھار دی جانے والی کوئی چیز ادھار دیں، پھر وہ اپنی چیز واپس مانگ لیں تو کیا ان کو حق ہے کہ وہ ان کو منع کریں؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر تم اپنے بیٹے کے بدلے کی اللہ سے امید رکھو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے میں آ گئے اور کہا: تم نے مجھے بے خبر رہنے دیا، یہاں تک کہ میں آلودہ ہو گیا، پھر تم نے مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتایا، پھر وہ چل پڑے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور جو کچھ ہوا تھا بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری گزرنے والی رات میں اللہ تعالیٰ تمھیں برکت عطا فرمائے!“ کہا: تو وہ حاملہ ہو گئیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے، وہ آپ کے ہمراہ تھیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ

سُلَيْم: يَا أَبَا طَلْحَةَ! مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ، انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: يَا أَنَسُ! لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَّلَدَتْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيسَمَ، قَالَ: وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتّٰى ذَابَتْ، ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْظُرُوا إِلٰى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ» قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [راجع: ٥٦١٢، ٥٦١٣]

لوٹتے تو رات کو آ کر مدینہ میں دستک نہیں دیتے تھے۔ سب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو انھیں درِ دِزہ نے آ لیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اس وقت) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: میرے پروردگار! مجھے یہی اچھا لگتا ہے کہ میں بھی تیرے رسول کے ساتھ باہر نکلوں جب آپ (مدینہ سے) باہر نکلیں، اور جب آپ (مدینہ کے) اندر آئیں تو میں بھی آپ کے ساتھ اندر آؤں، (لیکن) میں اس بات کی وجہ سے روک دیا گیا ہوں جو تو دیکھ رہا ہے، کہا: تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ابوطلحہ! جو (درد) مجھے محسوس ہو رہا تھا اب محسوس نہیں ہو رہا، چلو۔ تو ہم چل پڑے۔ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب وہ دونوں آ گئے تو ان (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو درد شروع ہو گیا، انھوں نے ایک بیٹے کو جنم دیا، میری ماں نے مجھ سے کہا: اسے کوئی بھی دودھ نہیں پلائے گا یہاں تک کہ صبح کو تم اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ گے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اسے اٹھا لیا، اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ کے پاس اونٹوں پر نشان لگانے کا آلہ تھا (آپ خود بیت المال کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے)، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''معلوم ہوتا ہے کہ ام سلیم نے بچے کو جنم دیا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں۔ کہا: تو آپ ﷺ نے نشان لگانے کا آلہ رکھ دیا۔ کہا: میں اسے لے کر آگے بڑھا اور اسے آپ کی گود میں دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجوہ میں سے کچھ کھجور منگوائی، پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے دہن مبارک میں چبایا، جب وہ گھل گئی تو آپ نے اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کی کھجور سے محبت دیکھو!'' (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

[٦٣٢٣] (...) حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خِرَاشٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ. وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[6323] عمرو بن عاصم نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ فوت ہوگیا، اور اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢١) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٦٧)

باب: 21- حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٢٤] ١٠٨-(٢٤٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ، عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ، عِنْدَكَ، فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً، فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: قَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً، مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا، فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ، مَا كَتَبَ اللهُ لِيَ أَنْ أُصَلِّيَ.

[6324] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "بلال! مجھے وہ عمل بتلاؤ جو تم نے اسلام (کی حالت) میں کیا ہو، جس کے فائدے کی تمھیں سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔" کہا: بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے فائدے کی مجھے اس سے زیادہ امید ہو کہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں مکمل وضو نہیں کرتا مگر اس وضو کے ساتھ میں اتنی (رکعت) نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ نے میرے لیے لکھی ہوتی ہے۔

فائدہ: جامع ترمذی کی روایت میں ہے: دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور جب میرا وضو ٹوٹتا ہے تو اسی وقت (پھر سے) وضو کر لیتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ پر اللہ کے لیے دو رکعتیں پڑھنا لازم ہے۔ (جامع الترمذي، حديث: 3689)

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّأُمِّهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا)

(التحفة ٦٨)

باب:22- حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣٢٥] ١٠٩-(٢٤٥٩) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ - قَالَ سَهْلٌ وَّمِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟ إِذَا مَا ٱتَّقَوا۟ وَّءَامَنُوا۟﴾ [المائدة: ٩٣] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِيلَ لِي: أَنْتَ مِنْهُمْ».

[6325] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان پر جو انھوں نے کھایا پیا اس میں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ تقویٰ پر تھے اور ایمان لے آئے تھے'' آیت کے آخر تک۔ (تو) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ تم بھی انھی میں سے ہو۔''

فائدہ: شراب اور جوئے کی حرمت کے بعد اتقیائے صحابہ اس غم میں مبتلا ہو گئے کہ جب یہ چیزیں حرام ہیں تو اسلام لانے کے بعد بھی، ان کی حرمت کا علم ہونے سے پہلے، انھوں نے جو کھایا پیا ہے اس کے وبال سے وہ کیسے بچیں گے۔ اگر حرمت کا علم ہونے کے بعد وہ مسلمان ہوتے تو اسلام لانے کی وجہ سے یہ سب گناہ معاف ہو جاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ایمان اور تقویٰ کے عالم میں جو کھاتے پیتے رہے، اس کی حرمت کا علم نہ ہونے کی بنا پر وہ گناہ گار نہیں، اس میں ایمان اور تقویٰ کی شرط ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بتا کر کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو ایمان اور تقویٰ پر تھے، اللہ کی طرف سے انھیں بہت بڑی خوش خبری عطا کی اور یہ ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

[٦٣٢٦] ١١٠-(٢٤٦٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ

[6326] ابوزائدہ نے ابواسحٰق سے، انھوں نے اسود بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو کچھ عرصہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کو رسول اللہ ﷺ کے گھر بکثرت آنے جانے اور آپ کے ساتھ لگے رہنے کی

ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَكُنَّا حِينًا وَّمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَّأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ.

وجہ سے، رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے۔

فائدہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد تھے۔ ان کی والدہ بھی قدیم الاسلام تھیں۔ اسلام لانے کے بعد یہ بہ اصرار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لگ گئے، اس پر آپ ﷺ نے انھیں اپنے ساتھ لگا لیا۔ یہ آپ کے ساتھ رہتے، آپ کو نعلین مبارک پہناتے، آپ کے آگے آگے چلتے، آپ کے غسل کے لیے پردے کا انتظام کرتے، آپ کو مقررہ وقت پر بیدار کرتے۔ اس خدمت اور ملازمت کے سبب اللہ نے انھیں دین میں تفقہ عطا فرمایا۔ انھوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے سانچے میں ڈھال لیا تھا۔

[٦٣٢٧] (...) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى يَقُولُ: لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6327] یوسف نے ابو اسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے اسود کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، پھر اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٣٢٨] ١١١-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَّحْوِ هٰذَا.

[6328] سفیان نے ابو اسحٰق سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں یہ سمجھتا تھا کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ اہل بیت میں سے ہیں یا انھوں نے اسی طرح (کے الفاظ میں) بیان کیا۔

[٦٣٢٩] ١١٢-(٢٤٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَبَا مَسْعُودٍ، حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ:

[6329] ابو اسحٰق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابو احوص سے سنا، انھوں نے کہا: جس وقت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے اس وقت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے ہاں حاضری دی تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے بعد کوئی ایسا شخص چھوڑ گئے ہیں جو ان جیسا ہو؟ انھوں نے

أَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ؟ فَقَالَ: إِنْ قُلْتَ ذَاكَ، إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا، وَيَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا.

جواب دیا: جب آپ نے یہ بات کہہ دی ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انھیں اس وقت (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضری کی اجازت ہوتی تھی جب ہمیں روک لیا جاتا تھا، اور وہ اس وقت بھی حاضر رہتے تھے جب ہم موجود نہ ہوتے تھے۔

فائدہ: ان دو باتوں کی بنا پر ان کے بعد ان جیسا کوئی اور آدمی، جسے رسول اللہ ﷺ کی خلوت وجلوت کے معاملات کا اتنا زیادہ علم ہو، موجود نہ تھا۔

[٦٣٣٠] ١١٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ [هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ]، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ، وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَّا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ، لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا، وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

[6330] قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے، انھوں نے مالک بن حارث سے، انھوں نے ابواحوص سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ (بن مسعود) ؓ کے چند ساتھیوں (شاگردوں) کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ ؓ کے گھر میں تھے۔ وہ سب ایک مصحف (قرآن مجید کا نسخہ) دیکھ رہے تھے، اس اثنا میں حضرت عبداللہ (بن مسعود) ؓ اٹھ کھڑے ہوئے تو حضرت ابومسعود ؓ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد اس شخص سے، جو (ابھی) اٹھا ہے، زیادہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کو جاننے والا کوئی اور آدمی چھوڑا ہو! حضرت ابوموسیٰ ؓ نے کہا: اگر آپ نے یہ کہا ہے تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ اس وقت حاضر رہتے جب ہم موجود نہ ہوتے اور انھیں (اس وقت بھی) حاضری کی اجازت دی جاتی جب ہمیں اجازت نہ ہوتی تھی۔

فائدہ: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد ان کی علمی فضیلت کی گواہی دیتے تھے۔

[٦٣٣١] (...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ [هُوَ ابْنُ مُوسَى] عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللهِ وَأَبَا مُوسَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

[6331] ابوعبیدہ نے اعمش سے، انھوں نے زید بن وہب سے روایت کی، کہا: میں حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ ؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اور (یہی) حدیث بیان کی۔ قطبہ کی حدیث مکمل اور زیادہ ہے۔

وَهْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى - وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[٦٣٣٢] ١١٤-(٢٤٦٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١] ثُمَّ قَالَ: عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِّي أَنْ أَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِينَ سُورَةً، وَّلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ.

[6332] شقیق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے پڑھا: ''جو شخص چھپائے گا وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جسے اس نے چھپایا تھا۔'' پھر کہا: مجھے تم لوگ کس آدمی کی قراءت کے مطابق (قرآن مجید) پڑھنے کا حکم دیتے ہو؟ جبکہ میں نے ستر سے اوپر سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلاوت کیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جانتے ہیں کہ میں اللہ کی کتاب کو ان سب کی نسبت زیادہ اچھی طرح جاننے والا ہوں۔ اگر مجھے پتہ ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں سفر کر کے اس کے پاس جاؤں۔

قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي حِلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَّرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَلَا يَعِيبُهُ.

شقیق نے کہا: تو میں محمد ﷺ کے صحابہ کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے نہیں سنا کہ کسی نے ان کی اس بات کی تردید کی ہو یا (ایسا کہنے کی وجہ سے) ان پر عیب لگایا ہو۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ ہذیل سے تھا۔ قرآن مجید قریش کے لہجے کے علاوہ جن دوسرے لہجوں میں نازل ہوا، ان میں ہذیل کا لہجہ بھی تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسی لہجے کے حامل تھے۔ ان کا مصحف اسی لہجے کے مطابق اور ترتیب نزول کے مطابق تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز اور اصرار پر جمع قرآن کا فیصلہ کیا گیا تو یہ بھی طے کیا گیا کہ یہ نسخہ قریش کے لہجے کے مطابق ہوگا جو خود رسول اللہ ﷺ کا اپنا لہجہ تھا اور جس لہجے کا انتخاب اللہ عزوجل نے آپ کے قلب اطہر پر اولین نزول قرآن کے لیے کیا۔ قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے جن ماہر قرآن صحابہ کرام کا انتخاب ہوا وہ سب لہجۂ قریش کے ماہر تھے۔ انھوں نے جمع، ترتیب اور رسم الخط ہر اعتبار سے ایسا نسخہ مرتب کر دیا جس پر تمام صحابہ کا اجماع تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کام کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف نہ تھا۔ ان کا موقف یہ تھا کہ قرآن قریش کے لہجے کے علاوہ جن دوسرے لہجوں میں نازل ہوا، ان کے مطابق جو مصاحف موجود ہیں انھیں ان کے مالکوں کے پاس رہنے دیا جائے اور جس طرح خود رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ان سب لوگوں کو اپنے اپنے لہجے کے مطابق، جو سب کے سب منزل من اللہ تھے، مصاحف لکھنے اور پڑھنے کی اجازت تھی وہ اسی طرح برقرار رہنی چاہیے۔ دوسری طرف دیگر اکابر صحابہ کا موقف یہ تھا کہ قرآن مجید کے حوالے سے ہر طرح کے اختلافات ختم کرنے کے لیے سب لوگوں میں، خصوصاً اسلام میں داخل ہونے والی فوج درفوج خلقت میں صرف اور صرف قریش کا

لہجہ رائج کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دلائل اپنی جگہ قوی تھے، اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جب لوگوں کو ایک رسم الخط پر جمع کرنے کے لیے قرآن مجید پر کام کرایا تو ان کو ان کے اپنے موقف پر رہنے دیا۔ باقی صحابہ کرام اور پوری امت نے وہی موقف اختیار کر لیا جو ان کے نزدیک صحیح تر تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ان کے موقف پر رہنے دیا۔ نہ کسی نے ان کی تردید کی، نہ ہی ان پر ان کے موقف کے حوالے سے کوئی عیب لگایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امت بغیر کسی انتشار کے ایک ہی نسخے پر متفق ہوگئی اور دوسرے لہجوں پر مبنی مصاحف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ختم نہ بھی کیے جا سکے تھے، امتدادِ زمانہ کے ساتھ ختم ہو گئے۔ لہجوں کے اختلاف کے باوجود، قرآن مجید کی نص کے حوالے سے کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا۔

[٦٣٣٣] ١١٥ -(٢٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ، وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّي، تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ، لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

[6333] مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کتاب اللہ کی کوئی سورت نہیں مگر میں اس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی، اور کتاب اللہ کی کوئی آیت نہیں مگر مجھے علم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی، اور اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہے اور اونٹ اس تک پہنچ سکتے ہیں تو میں (اونٹوں پر سفر کر کے) اس کے پاس جاؤں (اور قرآن کا علم حاصل کروں۔)

[٦٣٣٤] ١١٦ -(٢٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عِنْدَهُ - فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ».

[6334] ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اعمش نے (ابووائل) شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے تھے اور ان کے ساتھ (علمی) گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور ابن نمیر نے کہا: ان کے پاس (گفتگو کیا کرتے تھے۔)۔ چنانچہ ایک دن ہم نے (ان کے سامنے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: تم نے مجھ سے اس شخص کا ذکر کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سننے کے بعد سے مسلسل اس سے محبت کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: ابن ام عبد (حضرت ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے ۔آپ

نے ابتدا ان سے کی ۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے۔"

[٦٣٣٥] ١١٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: مِّنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَّمِنْ سَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمِنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[6335] قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل (شقیق) سے، انھوں نے مسروق سے روایت کی، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (سنی ہوئی) ایک حدیث کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا: اس آدمی کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سننے کے بعد، جو آپ نے فرمائی تھی، مسلسل محبت کرتا آیا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو، ابن ام عبد (ابن مسعود) سے۔ آپ نے ان (کے نام) سے ابتدا کی۔ اور ابی بن کعب سے اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے اور معاذ بن جبل سے۔"

وَحَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَوْلُهُ: يَقُولُهُ.

اور زہیر بن حرب نے (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی طرف سے) جو ایک لفظ بیان نہیں کیا وہ ہے: جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔

[٦٣٣٦] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَّوَكِيعٍ، فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ، وَّفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ، أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ.

[6336] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے جریر اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔ ابومعاویہ سے ابوبکر کی روایت میں انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ کو ابی رضی اللہ عنہ سے مقدم رکھا اور ابوکریب کی روایت میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) معاذ رضی اللہ عنہ سے پہلے ہیں۔

[٦٣٣٧] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِهِمْ، وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ

[6337] ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر دونوں نے شعبہ سے، انھوں نے اعمش سے انھی کی سند کے ساتھ روایت کی، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں نے چاروں کی ترتیب میں اختلاف کیا ہے۔

الْأَرْبَعَةِ.

[٦٣٣٨] ١١٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِّنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[6338] ابراہیم نے مسروق سے روایت کی، کہا: لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: وہ ایسے ہیں جن سے میں رسول اللہ ﷺ سے (ایک بات) سننے کے بعد سے مسلسل محبت کرتا آیا ہوں، آپ نے فرمایا تھا: ''چار آدمیوں سے قرآن پڑھنا سیکھو: ابن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔''

[٦٣٣٩] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: بَدَأَ بِهٰذَيْنِ، لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ.

[6339] ہمیں عبیداللہ بن معاذ نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی اور کچھ مزید بیان کیا، شعبہ نے کہا: آپ نے ان دونوں کے نام سے ابتدا کی، مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں میں سے کس کا نام پہلے لیا۔

(المعجم ٢٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّجَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٦٩)

باب: 23- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل

[٦٣٤٠] ١١٩-(٢٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُولُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ، عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّأَبُو زَيْدٍ.

[6340] شعبہ نے قتادہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چار اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا اور وہ سب کے سب انصار میں سے تھے: حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم۔

قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَّنْ أَبُو زَيْدٍ؟

قتادہ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

ابوزید کون؟ فرمایا: وہ میرے ایک چچا ہیں۔

فائدہ: اہل کوفہ کے نزدیک ابوزید سے مراد سعد بن عبید بن نعمان اوسی رضی اللہ عنہ ہیں جو "سعد القاری" کہلاتے تھے۔ باقی اہل علم کہتے ہیں: ابوزید سے مراد قیس بن سکن خزرجی رضی اللہ عنہ ہیں جو شرکائے بدر میں سے تھے۔ یہ پندرہ ہجری میں جسر ابوعبید کے معرکے میں شہید ہوئے۔

[٦٣٤١] ١٢٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: مَّنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا زَيْدٍ.

[6341] ہمام نے کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قرآن مجید کس نے جمع کیا تھا؟ انھوں نے کہا: چار آدمیوں نے اور وہ چاروں انصار میں سے تھے: حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور انصار کے ایک شخص جن کی کنیت ابوزید تھی رضی اللہ عنہم۔

[٦٣٤٢] ١٢١-(٧٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اللهُ سَمَّاكَ لِي» قَالَ: فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي. [راجع: ١٨٦٤]

[6342] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے قرآن مجید پڑھوں۔" حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لے کر کہا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمھارا نام لیا۔" اس پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہوگیا۔

[٦٣٤٣] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾» [البينة: ١] قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَبَكٰى.

[6343] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے (قرآن مجید کی یہ سورت): ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (البينة 1:98) تلاوت کروں۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے) کہا: اور اللہ تعالیٰ

نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" تو وہ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ) رونے لگے۔

[٦٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيٍّ، بِمِثْلِهِ.

[6344] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اسی کے مانند (جو پچھلی روایات میں ہے۔)

(المعجم ٢٤) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٠)

باب: 24- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٤٥] ١٢٣-(٢٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ: «اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ».

[6345] ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے، جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا، فرمایا: "ان کی (موت کی) وجہ سے رحمان کا عرش جنبش میں آ گیا۔"

[٦٣٤٦] ١٢٤-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

[6346] ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے رحمٰن کا عرش جنبش میں آ گیا۔"

[٦٣٤٧] ١٢٥-(٢٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، وَجِنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ- يَعْنِي سَعْدًا -: «اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ».

[6347] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جبکہ ان کے جنازے کی چارپائی رکھی ہوئی تھی۔۔ ان کی مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے تھی۔۔ فرمایا: "اس کی وجہ سے رحمٰن کا عرش جنبش میں آ گیا۔"

[٦٣٤٨] ١٢٦-(٢٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمُسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِهَا فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ».

[6348] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحٰق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک حلہ ہدیہ کیا گیا تو آپ کے صحابہ اس کو چھونے اور اس کی گدازی پر تعجب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس حلے کی گدازی پر تعجب کرتے ہو، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہت زیادہ اچھے اور زیادہ ملائم ہیں۔''

[٦٣٤٩] (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَّقُولُ: أُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ.

[6349] احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں ابوداود نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے اسحٰق نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشم کا کپڑا لایا گیا، اور (باقی) حدیث بیان کی۔ پھر ابن عبدہ نے کہا: ہمیں ابوداود نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی سے اسی طرح یا بالکل اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٣٥٠] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ.

[6350] امیہ بن خالد نے کہا: ہمیں شعبہ نے یہ حدیث دونوں سندوں سے ابوداود کی روایت کی طرح بیان کی۔

[٦٣٥١] ١٢٧-(٢٤٦٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جُبَّةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ، وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فِي الْجَنَّةِ، أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا».

[6351] شیبان نے قتادہ سے روایت کی، کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کو سندس (باریک ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا، حالانکہ آپ ریشم (پہننے) سے منع فرماتے تھے، لوگوں کو اس (کی خوبصورتی) سے تعجب ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔''

فائدہ: آپ ﷺ کے فرمان کا مقصد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرنے کے علاوہ یہ بتانا بھی ہے کہ دنیا میں مردوں کے لیے ریشم پہننا ممنوع ہے، لیکن جنت میں مومنوں کو اس سے بدر جہا بہتر لباس مہیا کیے جائیں گے۔ جب ایسی کوئی چیز آپ کو ہدیے کے طور پر پیش کی جاتی جس کا استعمال مردوں کے لیے ممنوع ہوتا تو آپ کسی کو ہبہ فرما دیتے تا کہ اس کے گھرانے کی عورتیں اسے استعمال کر لیں یا اسے بیچ کر دوسری ضروریات پوری کر لی جائیں۔

[٦٣٥٢] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدٰى إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ.

[6352] عمر بن عامر نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دومۃ الجندل کے (بادشاہ) اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حلہ ہدیہ کیا، پھر اسی کے مانند بیان کیا، البتہ اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ''حالانکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ، سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) (التحفة ٧١)

باب: 25- حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٣] ١٢٨-(٢٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَّوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: «مَنْ يَّأْخُذُ مِنِّي هٰذَا» فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا، أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ يَّأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟» فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ: أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ.
قَالَ: فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

[6353] ثابت نے ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار (ہاتھ میں) لی اور فرمایا: ''یہ (تلوار) مجھ سے کون لے گا؟'' تو انھوں (صحابہ) نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے، ان میں سے ہر شخص کہنے لگا: میں (لیتا ہوں)، میں (لیتا ہوں۔) آپ نے فرمایا: ''اس کا حق ادا کرنے کے لیے کون لے گا؟'' تو سب رک گئے، حضرت سماک بن خرشہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کرنے کے لیے اسے لیتا ہوں۔

کہا: انھوں نے وہ (تلوار) لی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں توڑ ڈالیں۔

(المعجم ٢٦) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، وَّالِدِ جَابِرٍ، رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا) (التحفة ٧٢)

باب: 26- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٤] ١٢٩-(٢٤٧١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ. قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ، فَنَهَانِي قَوْمِي، فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: «وَلِمَ تَبْكِي؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ».

[6354] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے ابن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: جب احد کی جنگ ہوئی تو میرے والد کو کپڑے سے ڈھانپ کر لایا گیا، ان کا مثلہ کیا گیا تھا (ان کے چہرے تک کے اعضاء کاٹ دیے گئے تھے۔) میں نے چاہا کہ میں کپڑا اٹھاؤں (اور دیکھوں) تو میری قوم کے لوگوں نے مجھے روک دیا، میں نے پھر کپڑا اٹھانا چاہا تو میری قوم نے مجھے روک دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آ کر کپڑا اٹھایا، یا آپ نے حکم دیا تو کپڑا اٹھایا گیا تو (اس وقت) ایک رونے والی یا چیخنے والی کی آواز آئی۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ تو لوگوں نے بتایا: عمرو کی بیٹی (شہید ہونے والے عبداللہ کی بہن) ہے یا (کہا:) عمرو کی بہن (شہید کی پھوپھی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیوں روتی ہے؟ ان (کے جنازے) کو اٹھائے جانے تک فرشتوں نے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔“

[٦٣٥٥] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ، فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي، وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي، قَالَ: وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبْكِيهِ، أَوْ لَا تَبْكِيهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا، حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ».

[6355] شعبہ نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: احد کے دن میرے والد شہید کر دیے گئے، میں روتے ہوئے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا اور لوگ مجھے منع کرنے لگے، جبکہ رسول اللہ ﷺ مجھے منع نہیں کر رہے تھے (میری پھوپھی) حضرت فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا نے بھی ان پر رونا شروع کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان پر روؤ یا نہ روؤ، جب تک تم لوگ ان کا جنازہ نہیں اٹھاتے فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے رکھیں گے۔“

[٦٣٥٦] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ:

[6356] ابن جریج اور معمر دونوں نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، مگر ابن جریج کی حدیث میں فرشتوں اور رونے والی کے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ.

رونے کا ذکر نہیں۔

[٦٣٥٧] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[6357] عبدالکریم نے محمد بن منکدر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اُحد کے دن میرے والد کو اس طرح لایا گیا کہ ان کی ناک اور ان کے کان کاٹ دیے گئے تھے، انھیں لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، پھر ان سب کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٣)

باب: 27- حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٨] ١٣١-(٢٤٧٢) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَّهُ، فَأَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا. ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، فَاطْلُبُوهُ» فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى، فَوَجَدُوهُ إِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «قَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ».

[6358] حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ایک جنگ میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت مالِ فے عطا کیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تم اپنے لوگوں میں سے کسی کو گم پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔ فلاں، فلاں اور فلاں موجود نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: ہاں۔ فلاں، فلاں اور فلاں گم ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''لیکن میں جلیبیب کو گم پا رہا ہوں، اس کو تلاش کرو۔'' انھوں نے ان کو مقتولین میں تلاش کیا تو دیکھا کہ ان کی نعش سات آدمیوں کے پہلو میں پڑی تھی جن کو انھوں نے قتل کیا تھا، پھر بعد میں دشمنوں نے انھیں شہید کر دیا تھا، نبی ﷺ ان (کی نعش) کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اس نے سات کو قتل کیا، پھر انھوں نے اس کو قتل کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور

قَالَ: فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ، لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

میں اس سے ہوں۔" پھر آپ نے ان کی نعش کو اپنی دونوں کلائیوں پر اٹھایا، ان (کو اٹھانے) کے لیے صرف نبی ﷺ کی کلائیاں تھیں (اور کوئی شریک نہ تھا۔) کہا: پھر ان کی قبر کھودی گئی اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا، اور انھوں نے ان کو غسل دینے کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٢٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٤)

باب:28- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٥٩] ١٣٢-(٢٤٧٣) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ، وَّكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَّأُمُّنَا، فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَّنَا، فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ، فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقُلْتُ: أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَّعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ، وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ، فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا، وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِّثْلِهَا، فَأَتَيَا الْكَاهِنَ، فَخَيَّرَ أُنَيْسًا، فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا.

[6359] ہداب بن خالد ازدی نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے عبداللہ بن صامت سے خبر دی، انھوں نے کہا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی قوم بنوغفار کے ہاں سے نکلے۔ وہ لوگ حرمت والے مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے۔ میں، میرا بھائی اُنیس اور میری ماں تینوں نکلے اور اپنے ماموں کے پاس جا اترے، ہمارے ماموں نے ہماری عزت اور خاطر و مدارات کی، ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی، انھوں نے (ماموں سے) کہا: جب تم اپنی بیوی کو چھوڑ کر جاتے ہو تو انیس ان لوگوں کے پاس آتا جاتا ہے، پھر ہمارا ماموں آیا اور اس نے وہ ساری برائی ہم پر ڈال دی جو اسے بتائی گئی تھی۔ میں نے کہا: سابقہ حسن سلوک جو تم نے ہمارے ساتھ کیا، تم نے اسے مکدر (گدلا) کر دیا۔ اب اس کے بعد تمھارے ساتھ مل کر رہنا (ممکن) نہیں۔ پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے اور (سامان وغیرہ لاد کر) ان پر سوار ہو گئے۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ لیا اور رونا شروع کر دیا، پھر ہم چل پڑے اور مکہ کے پاس (آکر) اتر گئے اور (میرے بھائی) انیس نے ہمارے اور اتنے ہی بڑے اونٹوں کے (دوسرے شخص کے) گلے کی شرط پر (کہ جو جیتا دونوں گلے اسی کو مل جائیں گے، کسی آدمی

سے) منافرت (شعروں میں اپنے اپنے قبیلے اور آباء واجداد کے کارناموں پر فخر میں مسابقت) کی، دونوں (فیصلے کے لیے) ایک کاہن کے پاس آئے (اس نے دونوں کے قصائد سن کر) انیس کو ترجیح دی، تو انیس اونٹوں کے اپنے گلے اور اس کے ساتھ اس جیسے ایک اور گلے سمیت (واپس ہمارے پاس) آیا۔

قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ، يَا ابْنَ أَخِي! قَبْلَ أَنْ أَلْقٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ، قُلْتُ: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، قُلْتُ: فَأَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، أُصَلِّي عِشَاءً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ، حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ.

انھوں نے کہا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاقات سے تین سال پہلے (سے لے کر) نماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: کس کے لیے (نماز پڑھی؟) انھوں نے کہا: اللہ کے لیے۔ میں نے کہا: آپ کس طرف منہ کرتے تھے؟ کہا: جس طرف میرا رب عزوجل میرا رخ کر دیتا تھا، میں اسی طرف منہ کر لیتا تھا۔ میں رات کو نماز پڑھتا تھا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آجاتا تو میں اس طرح گر جاتا جیسے میں ایک چادر ہوں (جس میں کوئی حرکت نہ ہو) یہاں تک کہ مجھ پر دھوپ آجاتی۔

فَقَالَ أُنَيْسٌ: إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي، فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ، فَرَاثَ عَلَيَّ، ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِينِكَ، يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ، قُلْتُ: فَمَا يَقُولُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: شَاعِرٌ، كَاهِنٌ، سَاحِرٌ، وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَاءِ.

پھر انیس نے کہا: مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تم میری ذمہ داری بھی سنبھال لو۔ اُنیس روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ پہنچ گیا تو اس نے میرے پاس لوٹنے میں بہت دیر لگا دی، پھر وہ آیا تو میں نے پوچھا: تم نے (وہاں) کیا کیا؟ اس نے کہا: میں مکہ میں اس شخص سے ملا جو تمھارے دین پر ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ نے رسول بنایا ہے۔ میں نے کہا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ کہا: لوگ کہتے ہیں: وہ شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے اور انیس (خود بھی) ایک شاعر تھا۔

قَالَ أُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ، فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ، وَّاللهِ! إِنَّهُ لَصَادِقٌ، وَّإِنَّهُم لَكَاذِبُونَ.

انیس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے۔ وہ (قرآن جو وہ پیش کرتے ہیں) کاہنوں کا قول نہیں ہے۔ میں نے ان کے (پیش کردہ) قول کا سب سے زیادہ پڑھے جانے والے شعر سے موازنہ کیا ہے۔ میرے اور (میرے علاوہ) کسی اور کی زبان پر یہ بات نہیں سجتی کہ وہ شعر ہے۔ اللہ کی

قسم! وہ سچے ہیں اور بے شک وہ (سب لوگ جو انھیں نہیں مانتے) جھوٹے ہیں۔

قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ مَكَّةَ، فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَقُلْتُ: أَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِيءَ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَقَالَ: الصَّابِيءُ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَّعَظْمٍ، حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، قَالَ: فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ، كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ: وَشَرِبْتُ مِنْ مَّائِهَا، وَلَقَدْ لَبِثْتُ، يَا ابْنَ أَخِي! ثَلَاثِينَ، بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ، مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءَ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي، وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ.

(ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (اس سے) کہا: اب میری طرف سے تو (سب کام) سنبھال تاکہ میں جاؤں اور دیکھوں۔ کہا: پھر میں مکہ آیا تو میں نے ان میں سے ایک کمزور ترین آدمی ڈھونڈا اور کہا: وہ شخص کہاں ہے جسے تم صابی (اپنے باپ دادا کے دین سے نکلا ہوا) کہتے ہو؟ اس نے میری طرف اشارہ کیا: یہ صابی ہے، تو ساری وادی کے لوگ مٹی کا ہر ڈھیلا اور ہر ہڈی لے کر مجھ پر پل پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔ کہا: پھر جب میں اٹھا تو اس طرح اٹھا جیسے میں (اپنے ہی خون میں ڈوبا ہوا) ایک سرخ رنگ کا بت ہوں۔ کہا: پھر میں زمزم کے پاس آیا اور اپنے آپ سے خون دھویا اور اس (زمزم) کا پانی پیا۔ اور میں، میرے بھتیجے! تیس دن اور راتوں کے درمیان رہا کہ میرے پاس زمزم کے سوا کوئی کھانا نہ تھا، تو (بھی) میں فربہ ہو گیا حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئیں (پیٹ تن گیا) اور مجھے اپنے جگر میں بھوک کی کوئی اذیت (بھی) محسوس نہ ہوئی۔

قَالَ: فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ، إِذْ ضُرِبَ عَلٰى أَسْمِخَتِهِمْ، فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ، وَّامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَّنَائِلَةَ، قَالَ: فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ: أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرٰى، قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا، قَالَ: فَأَتَتَا عَلَيَّ، فَقُلْتُ: هَنٌ مِّثْلُ الْخَشَبَةِ، غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي، فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ: لَوْ كَانَ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَنْفَارِنَا، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَّهُمَا هَابِطَانِ، قَالَ: «مَا لَكُمَا؟» قَالَتَا:

کہا: پھر جب اہل مکہ پر ایک روشن چاندنی رات طاری تھی کہ ان کے کانوں کے سوراخوں کو بند کر دیا گیا (گہری نیند میں چلے گئے) تو کوئی شخص بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا تھا، ان میں سے (بس) دو عورتیں تھیں جو اساف اور نائلہ کو پکارتی جا رہی تھیں۔ (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: وہ اپنے طواف میں میرے پاس سے گزریں تو میں نے کہا: ان میں سے ایک کا دوسری سے نکاح تو کروا دو، کہا: پھر بھی وہ (ان بتوں کو پکارتے ہوئے) جو کچھ کہہ رہی تھیں اس سے باز نہ آئیں۔ وہ پھر (دوسری بار) میرے پاس سے گزریں تو میں نے کہا: لکڑی جیسی شرمگاہیں ہیں لیکن میں (اس وقت اشارے) کنائے میں بات نہیں کر رہا تھا (صریح گالی دی) وہ دونوں

الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا، قَالَ: «مَا قَالَ لَكُمَا؟» قَالَتَا: إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ، ثُمَّ صَلَّى، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ - قَالَ أَبُو ذَرٍّ - فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ» ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَنْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: فَأَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلٰى غِفَارٍ، فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ، فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ، وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا؟». قَالَ: قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ، بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، قَالَ: «فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي، وَمَا أَجِدُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ، قَالَ: «إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ».

چیخ کر مجھے کوستی اور کہتی ہوئی چلی گئیں: کاش! یہاں ہمارے مردوں میں سے کوئی ہوتا۔ کہا: آگے سے ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے، وہ دونوں اُترتے ہوئے آرہے تھے، آپ نے فرمایا: ''تم دونوں کو کیا ہوا؟'' انھوں نے کہا: کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک بے دین (چھپا ہوا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے تم دونوں سے کیا کہا؟'' وہ کہنے لگیں: اس نے ہم سے ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر (بند کر) دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ (آگے) آئے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی ــ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ــ تو میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو اسلام کے مطابق سلام کیا ــ میں نے کہا: اللہ کے رسول! السلام علیک (آپ پر سلامتی ہو!) آپ نے فرمایا: ''اور تم پر بھی (سلامتی ہو) اور اللہ کی رحمت ہو!'' پھر آپ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' میں نے کہا: میں قبیلہ غفار سے ہوں۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور (تعجب سے) اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھ لیں۔ میں نے دل میں کہا: آپ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں نے اپنی نسبت غفار کی طرف کی ہے۔ میں آپ کا ہاتھ تھامنے کے لیے آگے بڑھا تو ان کے ساتھی نے مجھے روک دیا۔ وہ آپ ﷺ کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پوچھا: ''تم کب سے یہاں تھے؟'' کہا: (رات اور دن گنیں تو دونوں کو ملا کر) تیس شب وروز سے یہاں ہوں۔ آپ نے کہا: ''تو تمھیں کھانا کون کھلاتا تھا؟'' کہا: میں نے کہا: زمزم کے پانی کے سوا میری کوئی غذا نہ تھی، تو (اسی سے) میں موٹا ہوگیا ہوں حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئی ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی کوئی تکلیف (تک) محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بہت برکت والا (پانی) ہے، یہ کھانے کا

کھانا ہے۔"

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَّانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا، فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ، فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا، ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِيَ أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ، لَّا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ، فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ؟ عَسَى اللهُ أَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ». فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَأَتَيْنَا أُمَّنَا، فَقَالَتْ: مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ، فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا، فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ، وَكَانَ سَيِّدَهُمْ.

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! اس کے آج رات کے کھانے (کے انتظام) کی مجھے اجازت دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ میں بھی ان دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور ہمارے لیے طائف کی کشمش کی مٹھیاں بھر بھر کر نکالنے لگے۔ تو یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے وہاں (مکہ میں) کھایا، پھر میں وہاں رہا جتنا عرصہ رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "مجھے (ہجرت کے لیے) کھجوروں والی ایک زمین کی سمت بتائی گئی ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ یثرب ہے۔ کیا تم میری طرف سے اپنی قوم تک میرا پیغام پہنچا دو گے؟ اللہ تعالیٰ جلد ہی انھیں تمھارے ذریعے سے فائدہ پہنچائے گا اور ان کے معاملے میں تمھیں اجر سے نوازے گا۔" اس کے بعد میں (اپنے بھائی) انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے یہ کیا ہے کہ میں اسلام لے آیا ہوں اور (رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دین کی) تصدیق کی ہے۔ اس نے کہا: مجھے تمھارے دین سے کوئی پرہیز نہیں، اس لیے میں بھی اسلام لاتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں، پھر ہم اپنی ماں کے پاس آئے تو اس نے بھی کہا: مجھے تمھارے دین سے کوئی پرہیز نہیں، میں بھی اسلام لاتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں، پھر ہم سوار ہو گئے حتی کہ اپنی قوم غفار میں پہنچ گئے، ان میں سے (بھی) آدھے لوگ مسلمان ہو گئے۔ ان کی امامت ایماء بن رَحَضہ غفاری کرتے تھے، وہ ان کے سردار تھے۔

وَقَالَ نِصْفُهُمْ: إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي، وَجَاءَتْ أَسْلَمُ،

اور ان میں سے (باقی) آدھے لوگوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئیں گے تو ہم بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو ان میں سے باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے، (پھر) قبیلۂ اسلم آیا،

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِخْوَتُنَا، نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا: وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

انھوں نے کہا: اللہ کے رسول یہ (بنوغفار) ہمارے بھائی ہیں، جس طرح یہ اسلام لائے اسی طرح ہم بھی اسلام لاتے ہیں، وہ سب (بھی) مسلمان ہو گئے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار! اللہ اس کی مغفرت فرمائے اور اسلم! اللہ اس کو سلامتی سے نوازے۔''

[٦٣٦٠] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ - قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ - قَالَ: نَعَمْ، وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا.

[6360] ہمیں نضر بن شمیل نے خبر دی، کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید بن ہلال نے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ابوذر رضی اللہ عنہ کے قول: — میں نے کہا: اب میری طرف سے تو (سب کام) سنبھال تا کہ میں جاؤں اور دیکھوں — کے بعد مزید یہ کہا: اس نے کہا: ہاں اور اہل مکہ سے محتاط رہنا کیونکہ وہ ان (رسول اللہ ﷺ) سے نفرت کرنے لگے ہیں اور بری طرح پیش آتے ہیں۔

[٦٣٦١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا ابْنَ أَخِي! صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ قُلْتُ: فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِي اللهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَتَنَافَرَا إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ. قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَّمْدَحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ، قَالَ: فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا إِلٰى صِرْمَتِنَا، وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ:

[6361] ابن عون نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے روایت کی، کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بھتیجے! میں نے نبی ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے سے نماز پڑھی ہے، کہا: میں نے پوچھا: آپ کس طرف رخ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رخ کر دیتا تھا۔ پھر (ابن عون نے) سلیمان بن مغیرہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور حدیث میں یہ کہا: ''ان دونوں کا آپس میں مقابلہ کاہنوں میں سے ایک آدمی کے سامنے ہوا اور میرا بھائی انیس (اشعار میں مسلسل) اس (کاہن) کی مدح کرتا رہا یہاں تک کہ اس شخص پر غالب آ گیا تو ہم نے اس کا گلہ بھی لے لیا اور اسے اپنے گلے میں شامل کر لیا۔ انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا: (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، بیت اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں۔ کہا: تو میں آپ کی

قُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَنْ أَنْتَ؟». وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: فَقَالَ: «مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هٰهُنَا؟» قَالَ: قُلْتُ: مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِيهِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

خدمت میں حاضر ہوا اور میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی طریقے سے سلام کیا۔ تو کہا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو! آپ نے فرمایا: ''اور تم پر بھی سلامتی ہو! تم کون ہو؟'' اور ان کی حدیث میں یہ بھی ہے: آپ نے پوچھا: ''تم کتنے دنوں سے یہاں ہو؟'' کہا: میں نے عرض کی: پندرہ دن سے، اور اس میں یہ (بھی) ہے کہ کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی آج رات کی میزبانی بطور تحفہ مجھے عطا کر دیجیے۔

[٦٣٦٢] ١٣٣-(٢٤٧٤) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي، فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ، حَتّٰى أَدْرَكَهُ - يَعْنِي اللَّيْلَ - فَاضْطَجَعَ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ، فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهُ وَزَادَهُ

[6362] ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں نبی ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں (جس میں مکہ آباد ہے) جاؤ اور وہاں جا کر میری خاطر اس آدمی کے متعلق معلومات حاصل کرو جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، ان کا قول سنو اور پھر میرے پاس آؤ، تو دوسرا (بھائی) روانہ ہوا حتی کہ مکہ آیا اور آپ کی بات سنی، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ گیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے، مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور (ان کے پاس) کلام ہے جو شعر نہیں (ہوسکتا۔) تو انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں جو چاہتا تھا تو نے میری وہ ضرورت پوری نہیں کی، چنانچہ انھوں نے (مکہ تک پہنچنے کا) زاد راہ لیا اور اپنا پرانا مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی تھا، حتی کہ مکہ پہنچے، مسجد (حرام) میں آئے اور آپ کی تلاش شروع کر دی، وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور انھیں یہ بات پسند نہ تھی کہ کسی سے آپ کے بارے میں پوچھیں، یہاں تک کہ ان کو آلیا__یعنی رات نے__پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (آ کر) انھیں دیکھا تو پہچان لیا کہ وہی اجنبی ہیں (جن کی تلاش میں ان کو بھیجا گیا تھا۔) جب انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے ان کو دیکھا تو ان کے پیچھے چل پڑے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کسی

إِلَى الْمَسْجِدِ، فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ، حَتّٰى أَمْسٰى، فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ، فَقَالَ: مَا آنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ، فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَّعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي؟ مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَّمِيثَاقًا لَّتُرْشِدَنِّي، فَعَلْتُ، فَفَعَلَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَّهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَّأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ، قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي». فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَّأَنَّ طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ.

چیز کے بارے میں کچھ نہ پوچھا، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر وہ اپنا چھوٹا سا مشکیزہ اور زادِ راہ اٹھا کر مسجد آ گئے۔ انھوں نے وہ دن (اسی طرح) گزارا کہ وہ نبی ﷺ کو نہیں دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ وہ اپنے سونے کی جگہ واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (پھر) ان کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا اس آدمی کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے ٹھکانے کو جان لے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اٹھایا اور انھیں اپنے ساتھ لے گئے، دونوں میں سے کوئی ایک بھی اپنے ساتھی سے کسی چیز کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ رہا تھا، یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے وہی کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ انھیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے، پھر ان سے کہا: کیا آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ آپ کو کون سا کام اس شہر میں لایا ہے؟ انھوں نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ پختہ عہد و میثاق کریں کہ آپ میری رہنمائی کریں گے تو (جو آپ کہتے ہیں وہی) کروں گا، تو انھوں نے (اپنا مقصد) بتا دیا۔ انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ان سے کہا: وہ (بات جو آپ ﷺ کہتے ہیں) سچ ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ جب آپ صبح کریں تو میرے پیچھے چلے آئیں، اگر میں نے کوئی ایسی بات دیکھی جو میں نے آپ کے لیے خطرے کی سمجھی تو میں اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے میں پانی گرا رہا ہوں اور اگر میں چلتا رہوں تو میرے پیچھے چلے آنا اور جہاں سے میں داخل ہوں تم بھی وہیں سے اندر آ جانا، انھوں نے ایسا ہی کیا، وہ ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہوگئے، وہ (ابوذر رضی اللہ عنہ) بھی ان کے ساتھ اندر داخل ہو گئے اور آپ کی بات سنی اور اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ''اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ، انھیں (اسلام کے بارے میں) بتاؤ، یہاں تک کہ تمھیں میرا (اگلا) حکم مل جائے۔'' اس پر انھوں

نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان (مشرکین) کے درمیان جا کر چیخ کر یہ (اقرار والی) بات کروں گا، پھر وہ نکل کر مسجد (حرام) آگئے اور اپنی اونچی آواز سے پکار کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ساری قوم بھڑک اٹھی، انھیں مارا اور زمین پر لٹا دیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے، ان پر جھک گئے اور کہا: تمھارا ناس ہو! تمھیں معلوم نہیں یہ قبیلۂ غفار میں سے ہے اور شام کی طرف تمھارے تاجروں کا راستہ انھی کی سرزمین پر (سے گزرتا) ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں ان سے بچایا۔ دوسرے دن انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے پھر وہی کیا۔ لوگ بھڑک کر ان کی طرف بڑھے، انھیں مارا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان پر جھک کر انھیں بچایا۔

فائدہ: عبداللہ بن صامت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ عبداللہ بن صامت کی حدیث میں واقعے کے پہلے مرحلے کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں دوسرا مرحلہ، یعنی رات کو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بعد کا مرحلہ تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ کئی شارحین نے دونوں روایتوں کو پورے واقعے کا الگ الگ بیان سمجھتے ہوئے ان کو ایک دوسرے سے متضاد روایتیں قرار دیا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ ان میں تطبیق بہت مشکل، بلکہ ناممکن ہے۔ بس یہ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک کو راجح اور دوسری کو مرجوح قرار دے دیا جائے۔ (شرح صحيح مسلم للهرري: 33-31/24) زیادہ مشکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ان الفاظ سے پیش آئی: حَتّٰى أَدْرَكَهُ ــــ يَعْنِي اللَّيْلَ ــــ اکثر حضرات نے اس کا مفہوم یہ سمجھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو رات نے آلیا۔ يعني الليل ویسے بھی کسی راوی کے الفاظ ہیں، حضرت ابن عباس کے نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پالیا۔ اگر راوی کے الفاظ کو ساتھ ملایا جائے تو بھی معنی یہی ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس رات کو پالیا جب انھوں نے آپ کے طواف اور آپ کی نماز سے جان لیا کہ آپ ہی اللہ کے رسول ہیں، ورنہ مشرکین تو طواف میں پہلے بتوں کو پکارتے تھے اور ان کی تعظیم کرتے تھے جس طرح دونوں عورتیں کر رہی تھیں۔ اس ملاقات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اگرچہ ان کے قبیلے کی وجہ سے کہ اسلام سے پہلے، جس کا پیشہ رہزنی تھا، بطور احتیاط فوری طور پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسلام کی بیعت نہیں لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کا بڑھا ہوا ہاتھ روک لیا، لیکن آپ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو مسترد بھی نہیں کیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمے لگایا کہ وہ ان کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ ان کے دل کی بات معلوم کریں، اگر وہ اخلاص کے ساتھ اسلام کی تلاش میں آئے ہیں تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے ٹھکانے پر لے آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین

راتوں تک ان کی باتیں سنیں اور ان کے احوال کا مشاہدہ کیا، پھر پوری راز داری سے انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ اس احتیاط کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ قریش ابوذر رضی اللہ عنہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ آپ ﷺ نے اسی لیے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد فوری طور پر انھیں لوٹ جانے اور پھر مدینہ میں آکر ملنے کی تلقین فرمائی، مگر ابوذر رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد اس قدر بے خوف ہو گئے کہ پہلے جن قریشیوں کے ڈر سے آپ ﷺ کا پتہ تک نہ پوچھتے تھے، بار بار ان کے درمیان جا کر اپنے اسلام کا اعلان کیا اور اس پر بخوشی مار بھی کھائی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ) (التحفة ٧٥)

باب: 29- حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٦٣] ١٣٤-(٢٤٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

[6363] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور عبدالحمید بن بیان واسطی نے خالد بن عبداللہ سے، انھوں نے بیان سے روایت کی، کہا: میں نے قیس بن ابی حازم کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب سے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اپنے حجرے سے باہر نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، آپ ہنس دیے۔

[٦٣٦٤] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا».

[6364] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں وکیع اور ابواسامہ نے اسماعیل سے حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل نے قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی گھر سے باہر نہیں روکا اور آپ نے کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہمیشہ میرے سامنے مسکرائے ہیں۔ ابن نمیر نے ابن ادریس سے اپنی روایت میں مزید یہ کہا: میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! اسے ثبات (مضبوطی) عطا کر اور اسے ہدایت پہنچانے والا،

ہدایت پانے والا بنا دے۔''

[٦٣٦٥] ١٣٦-(٢٤٧٦) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ بَيَانٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ» فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

[6365] عبدالحمید بن بیان نے کہا: ہمیں خالد نے بیان سے خبر دی، انھوں نے قیس سے، انھوں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں ایک عبادت گاہ تھی جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور اس کو کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کی اذیت سے راحت دلاؤ گے؟'' تو میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو جوانوں کے ساتھ اس کی طرف گیا۔ ہم نے اس بت خانے کو توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا ان سب کو قتل کر دیا، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر سنائی تو آپ نے ہمارے لیے اور (پورے) قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

[٦٣٦٦] ١٣٧-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا جَرِيرُ! أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» بَيْتٍ لِّخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا».

[6366] جریر نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے، انھوں نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جریر! کیا تم مجھے ذوالخَلَصَہ سے راحت نہیں دلاؤ گے؟'' یہ خثعم کا بت خانہ تھا جسے کعبہ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں ڈیڑھ سو گھڑ سوار لے کر اس کی طرف روانہ ہوا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی تو آپ نے میرے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مارا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کو (گھوڑے پر) جما دے اور اسے ہدایت پہنچانے والا، ہدایت پانے والا بنا دے۔''

قَالَ: فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُّبَشِّرُهُ، يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ، مِنَّا، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ،

(قیس بن ابی حازم نے) کہا: پھر وہ روانہ ہوئے اور اس بت خانے کو آگ لگا کر جلا دیا، پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشخبری دینے کے لیے روانہ کیا، اس کی کنیت ابوارطاۃ تھی، وہ رسول اللہ ﷺ کے

فَبَرَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا، خَمْسَ مَرَّاتٍ.

پاس آیا اور آپ سے عرض کی: میں آپ کے پاس اسی وقت حاضر ہوا ہوں جب ہم نے اس (بت خانے) کو خارش زدہ اونٹ کی طرح (دیکھنے میں مکروہ، ٹوٹا پھوٹا) کر چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

[٦٣٦٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ: فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ، يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

[6367] وکیع، عبداللہ بن نمیر، سفیان، مروان فزاری اور ابواسامہ سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور مروان کی حدیث میں کہا: تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خوش خبری دینے والے ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو خوش خبری دینے کے لیے آئے۔

(المعجم ٣٠) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٧٦)

باب: 30- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣٦٨] ١٣٨-(٢٤٧٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَّضَعَ هٰذَا؟» - فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: قَالُوا، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: قُلْتُ -: ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ! فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ».

[6368] زہیر بن حرب اور ابوبکر بن نضر نے کہا: ہمیں ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ورقاء بن عمر یشکری نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عبیداللہ بن ابی یزید کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ باہر (انسانوں سے) خالی علاقے میں تشریف لے گئے، میں نے (اس دوران میں) آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ جب آپ آئے تو آپ نے پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' ۔ زہیر کی روایت میں ہے: لوگوں نے کہا اور ابوبکر کی روایت میں ہے: میں نے کہا۔: ابن عباس نے۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے دین کا گہرا

فہم عطا کر۔"

(المعجم ٣١) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٧٧)

باب: 31- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٣٦٩] ١٣٩-(٢٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ، وَّلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرٰى عَبْدَ اللهِ رَجُلًا صَالِحًا».

[6369] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں باریک ریشم کا ایک ٹکڑا ہے اور جنت میں کوئی بھی جگہ جہاں میں جانا چاہ رہا ہوں، وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ کہا: میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میں عبداللہ (ابن عمر) کو ایک نیک آدمی دیکھتا ہوں۔"

[٦٣٧٠] ١٤٠-(٢٤٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِعَبْدٍ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذَا رَأٰى رُؤْيَا، قَصَّهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا، وَّكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ،

[6370] زہری نے سالم سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو شخص کوئی خواب دیکھتا تو وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتا، میری بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کروں۔ میں ایک غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے، میں نے دیکھا کہ دوزخ کے کنارے پر کنویں کی منڈیر کی طرح تہ در تہ منڈیر بنی ہوئی ہے اور اس کے دو ستون ہیں جس طرح کنویں کے ستون ہوتے ہیں اور اس کے اندر لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں تو میں نے کہنا شروع کر دیا: میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ

فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ».

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ، بَعْدَ ذٰلِكَ، لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

[٦٣٧١] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلٰى بِئْرٍ. فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ کہا: تو ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ آ کر ملا، اس نے مجھ سے کہا: تم مت ڈرو۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، حضرت حفصہ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ خوب آدمی ہے! اگر یہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرے۔''

سالم نے کہا: اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (زیادہ وقت نماز پڑھتے تھے۔)

[6371] عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں رات کو مسجد میں سوتا تھا، (اس وقت) میرے اہل وعیال نہ تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا ہے، پھر انھوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے ہم معنی بیان کیا جو زہری نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کی۔

(المعجم ٣٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٨)

باب: 32- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٧٢] ١٤١-(٢٤٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَادِمُكَ أَنَسٌ، اُدْعُ اللهَ لَهُ. فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

[6372] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے تو آپ نے کہا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس کو جو کچھ تو نے عطا کیا ہے، اس میں برکت عطا فرما!''

[٦٣٧٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَادِمُكَ أَنَسٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[6373] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، پھر اسی طرح بیان کیا (جس طرح پچھلی حدیث میں ہے۔)

[٦٣٧٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ: قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ؛ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[6374] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا (جس طرح پچھلی حدیث میں ہے۔)

[٦٣٧٥] ١٤٢-(٢٤٨١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي، وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! خُوَيْدِمُكَ، اُدْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ». [راجع: ١٥٠١]

[6375] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے، اس وقت گھر میں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام رضی اللہ عنہا تھیں، میری والدہ نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے، آپ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا کی، آپ نے میرے لیے جو دعا کی اس کے آخر میں آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال کو اور اولاد کو زیادہ کر اور اس میں اس کو برکت عطا فرما!''

[٦٣٧٦] ١٤٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: جَاءَتْ بِي أُمِّي، أُمُّ أَنَسٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أُنَيْسٌ، ابْنِي، أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ، فَادْعُ اللهَ لَهُ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ».

[6376] اسحاق نے کہا: مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میری والدہ ام انس مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، انھوں نے اپنی آدھی اوڑھنی سے میری کمر پر چادر باندھ دی تھی اور آدھی میرے شانوں پر ڈال دی تھی۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ انیس (انس کی تصغیر) ہے، میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کے پاس لائی ہوں تا کہ یہ آپ کی خدمت کرے۔ آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کریں تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ! إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ، الْيَوْمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی گنتی سو کے لگ بھگ ہے۔

[٦٣٧٧] ١٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللهِ! أُنَيْسٌ، فَدَعَا لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ.

[6377] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر کے قریب سے) گزرے، میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی آواز سنی، انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ انیس ہے، اس کے لیے دعا فرمائیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں، جن میں سے دو دعاؤں (کی قبولیت) کو میں نے دنیا میں دیکھ لیا اور تیسری (کی قبولیت) کے متعلق میں آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہر پیار کرنے والی ماں کی طرح اپنے بیٹے کے حق میں دعا کرانے کا کوئی موقع جانے نہ دیتی تھیں۔ ان کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کے لیے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کی دعا کی۔ آپ نے ہر باران کے مال اور ان کی اولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔ یہ دونوں دعائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پوری ہوئیں، اس وجہ سے انھیں مزید یقین ہو گیا کہ آخرت کی دعا بھی پوری ہو کر رہے گی۔

[٦٣٧٨] ١٤٥-(٢٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتٰى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ. قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلٰى حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلٰى أُمِّي، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَدًا.

[6378] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، کہا: آپ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا، تو میں اپنی والدہ کے پاس تاخیر سے پہنچا۔ جب میں آیا تو والدہ نے پوچھا: تمھیں دیر کیوں ہوئی؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ انھوں نے پوچھا: آپ کا وہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا: وہ ایک راز ہے۔ میری والدہ نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کا راز کسی پر افشا نہ کرنا۔

قَالَ أَنَسٌ: وَاللهِ! لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ، يَا ثَابِتُ!.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ثابت! اگر میں وہ راز کسی کو بتاتا تو تمھیں (جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے

طلبگار رہو) ضرور بتاتا۔

[٦٣٧٩] ١٤٦-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

[6379] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے (کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک راز میں مجھے شریک کیا، میں نے اب تک وہ راز کسی کو نہیں بتایا، میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق پوچھا تھا، میں نے وہ راز ان کو بھی نہیں بتایا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٧٩)

باب: 33- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٨٠] ١٤٧-(٢٤٨٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَّمْشِي، إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَامٍ.

[6380] عامر بن سعد نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا: بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اور متعدد صحابہ کے بارے میں یہ بات فرمائی، لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے خود اپنے کانوں سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ بات سنی۔

[٦٣٨١] ١٤٨-(٢٤٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ، فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِّنْ خُشُوعٍ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ

[6381] معاذ بن معاذ نے کہا: ہمیں عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس بن عباد سے روایت کی، کہا: میں مدینہ منورہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھا جن میں نبی ﷺ کے بعض صحابہ بھی تھے، پھر ایک شخص آیا جس کے چہرے پر خشوع کا اثر (نظر آتا) تھا، لوگوں میں سے ایک نے کہا: یہ اہل جنت میں سے ایک آدمی ہے۔ یہ اہل جنت میں سے ایک آدمی ہے۔ اس آدمی نے دو رکعت نماز پڑھی جن میں اختصار کیا، پھر چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی (اجازت

فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، وَدَخَلْتُ، فَتَحَدَّثْنَا، فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ، قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، قَالَ: وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ: رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا - وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِيَ: ارْقَهْ. فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ: الْخَادِمُ - فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِيَ: اسْتَمْسِكْ.

فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ».

لے کر) اندر گیا، پھر ہم نے آپس میں باتیں کیں۔ جب وہ میرے ساتھ کچھ مانوس ہوگئے تو میں نے ان سے کہا: جب آپ (کچھ دیر) پہلے مسجد میں آئے تھے تو آپ کے متعلق ایک شخص نے اس طرح کہا تھا۔ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کوئی بات کہے جس کا اسے پوری طرح علم نہیں اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ یہ کیونکر ہوا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور وہ خواب آپ کے سامنے بیان کیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک باغ میں دیکھا۔ انھوں نے اس باغ کی وسعت، اس کے پودوں اور اس کی شادابی کے بارے میں بتایا۔ باغ کے وسط میں لوہے کا ایک ستون تھا، اس کا نیچے کا حصہ زمین کے اندر تھا اور اس کے اوپر کا حصہ آسمان میں تھا، اس کے اوپر کی جانب ایک حلقہ تھا، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک مِنصَف آیا۔ ابن عون نے کہا: منصف (سے مراد) خادم ہے۔ اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑے تھام لیے اور انھوں (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے واضح کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے انھیں پیچھے سے اوپر اٹھایا تو میں اوپر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں ستون کی چوٹی پر پہنچ گیا اور حلقے کو پکڑ لیا تو مجھ سے کہا گیا: اس کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو اور وہ میرے ہاتھ ہی میں تھا کہ میں جاگ گیا۔ میں نے یہ (خواب) رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ (ایمان کا) مضبوط حلقہ ہے اور تم موت تک اسلام پر رہو گے۔''

قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ.

(قیس بن عباد نے) کہا: اور وہ شخص عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

[٦٣٨٢] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6382] قرہ بن خالد نے ہمیں محمد بن سیرین سے

عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ، فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَّقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُّضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، فَنُصِبَ فِيهَا، وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ، وَّفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ - وَالْمِنْصَفُ: الْوَصِيفُ - فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. فَرَقِيتُهُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى».

[٦٣٨٣] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ، قَالَ: فَتَبِعْتُهُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ

حدیث سنائی، انھوں نے کہا: قیس بن عباد نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ اہل جنت میں سے ایک شخص ہے، میں اٹھا اور ان سے کہا: آپ کے متعلق لوگ اس اس طرح کہہ رہے تھے، انھوں نے کہا: سبحان اللہ! انھیں زیبا نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انھیں (پوری طرح) علم نہ ہو۔ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک ستون تھا جو ایک سرسبز باغ کے اندر لا کر اس میں نصب کیا گیا تھا۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ تھا اور اس کے نیچے ایک منصف تھا۔۔ اور منصف خدمت گار ہوتا ہے۔۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ، میں اس پر چڑھ گیا، یہاں تک کہ حلقے کو پکڑ لیا، پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ کی موت آئے گی تو اس نے عروۂ وثقی (ایمان کا مضبوط حلقہ) تھام رکھا ہوگا۔“

[6383] خرشہ بن حر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ کی مسجد کے اندر ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا، کہا: اس میں خوبصورت ہیئت والے ایک حسین وجمیل بزرگ بھی موجود تھے۔ وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے، کہا: انھوں نے ان لوگوں کو خوبصورت احادیث سنانی شروع کر دیں۔ کہا: جب وہ اٹھ گئے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی اہل جنت میں سے ایک شخص کو دیکھنا پسند کرے تو وہ ان کو دیکھ لے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا، واللہ! میں ہر صورت ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر کا پتہ لگاؤں گا، کہا: میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شہر سے باہر نکلنے کے قریب پہنچ گئے، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ کہا: میں نے ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انھوں نے اجازت دے دی، پھر کہا: بھتیجے! تمھیں کیا کام ہے؟ کہا: میں نے ان سے عرض

عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا ابْنَ أَخِي! قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا، فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ، قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا، إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي: قُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي، قَالَ: فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا، فَقَالَ لِي: لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِينِي، فَقَالَ لِي: خُذْ هٰهُنَا، - قَالَ -: فَأَتٰى بِي جَبَلًا، فَقَالَ لِيَ: اصْعَدْ، قَالَ: فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُّ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِي، قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتٰى بِي عَمُودًا، رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ، فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِيَ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ؟ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي، فَقَالَ: فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ، قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ، قَالَ: وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَّسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ، قَالَ: وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَّمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ، وَلَنْ تَنَالَهُ، وَأَمَّا

کی: جب آپ (حلقے سے) اٹھے تو میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو کوئی اہل جنت میں سے ایک شخص کو دیکھنا پسند کرے تو وہ انھیں دیکھ لے۔ مجھے اچھا لگا کہ میں آپ کی صحبت میں بیٹھوں۔ انھوں نے کہا: اہل جنت کو اللہ زیادہ جانتا ہے اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ انھوں نے کس بنا پر ایسا کہا۔ میں نیند کی حالت میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: اٹھو، پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ اچانک میں نے اپنی بائیں جانب ایک راستہ دیکھا۔ میں اس طرف جانے ہی لگا تھا کہ اس شخص نے مجھے کہا: اس (سمت) میں نہ جاؤ کیونکہ یہ بائیں ہاتھ والوں (اہل جہنم) کے راستے ہیں، پھر میرے دائیں ہاتھ پر ایک سیدھا راستہ آ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا: یہ راستہ لے لو۔ کہا ۔۔ پھر وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ تک آیا اور اس نے مجھ سے کہا: چڑھو، کہا: پھر جب بھی میں چڑھنے لگتا تو اپنی پشت کے بل گر پڑتا۔ کہا: میں نے کئی بار ایسا کیا، پھر وہ مجھے لے کر چل پڑا یہاں تک کہ مجھے ایک ستون کے پاس لے آیا، اس کی چوٹی آسمان میں تھی اور نچلا حصہ زمین میں۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ تھا۔ اس نے کہا: اس کے اوپر چڑھو، کہا: میں بولا: اس پر کیسے چڑھوں، اس کی چوٹی تو آسمان میں ہے؟ کہا: تو اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھالا تو میں نے دیکھا کہ اس حلقے کے ساتھ چمٹا ہوا ہوں۔ کہا: پھر اس نے ستون کو ضرب لگائی تو وہ گر گیا لیکن میں حلقے کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، کہا: تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''وہ راستے جو تم نے اپنی بائیں جانب دیکھے وہ بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال پکڑنے) والوں کے راستے ہیں اور وہ راستے جو تم نے اپنی دائیں جانب دیکھے وہ دائیں ہاتھ (میں اعمال نامہ پکڑنے) والوں کے راستے ہیں اور وہ پہاڑ شہادت پانے

الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ، وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ».

والوں کی منزل ہے جوتم حاصل نہ کرسکو گے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے اورتم اپنی موت تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے۔''

(المعجم ٣٤) - (بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٠)

باب: 34- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٨٤] ١٥١-(٢٤٨٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ - قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ! نَعَمْ.

[6384] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (گھور کر) ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب اس (مسجد) میں وہ موجود تھے جو آپ سے بہت بہتر تھے، پھر وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی تائید فرما''؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٦٣٨٥] (...) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ، فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6385] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک حلقے میں کہا جس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے: ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ اس کے بعد اسی کے مانند بیان کیا۔

[٦٣٨٦] ١٥٢-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ

[6386] زہری نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے، (کہہ رہے تھے:) میں تمھارے سامنے اللہ کا نام لیتا ہوں! کیا

الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ! هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، اللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''حسان! اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے سے اس کی تائید فرما!''؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

[٦٣٨٧] ١٥٣-(٢٤٨٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُهُمْ، أَوْ هَاجِهِمْ، وَجِبْرَئِيلُ مَعَكَ».

[6387] معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان (کافروں) کی ہجو کرو، یا (فرمایا:) ہجو میں ان کا مقابلہ کرو، جبرائیل تمھارے ساتھ ہیں۔''

[٦٣٨٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[6388] محمد بن جعفر غندر اور عبدالرحمٰن (بن مہدی) دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٦٣٨٩] ١٥٤-(٢٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَبَبْتُهُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! دَعْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[6389] ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بہت کچھ کہا تھا (تہمت لگانے والوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے)، میں نے ان کو برا بھلا کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھتیجے! ان کو کچھ نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ کی طرف سے کافروں کو جواب دیتے تھے۔

[٦٣٩٠] (...) حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6390] عبدہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٣٩١] ١٥٥-(٢٤٨٨) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَّعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ

[6391] محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابوضحیٰ سے، انھوں نے مسروق سے روایت

شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَّهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَّزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَّتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

کی، کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ان کو اپنے اشعار سنا رہے تھے، اپنے کچھ اشعار میں تشبیب کا مضمون باندھا، اس کے بعد کہا: وہ پاکیزہ اور عقل مند ہیں، ان پر کسی عیب کی تہمت نہیں ہے۔ وہ اس طرح صبح کرتی ہیں کہ انھوں نے بے خبر (معصوم) خواتین کے گوشت سے اپنی بھوک نہیں مٹائی ہوتی (نہ کسی پر کوئی الزام لگایا ہوتا ہے، نہ غیبت کی ہوتی ہے۔)

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ١١]. فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: لیکن تم اس طرح نہیں (کیونکہ تم تو تہمت لگانے والوں کے ساتھ مل گئے تھے۔) مسروق نے کہا: تو میں نے ان سے کہا: آپ ان کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان لوگوں میں سے جو اس (بہتان) کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اندھا ہو جانے سے بڑا کیا عذاب ہوسکتا ہے! پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (کافروں کو) جواب دیتے تھے یا آپ کی طرف سے ان کی ہجو کا جواب ہجو سے دیتے تھے۔

[٦٣٩٢] (...) **حَدَّثَنَاهُ** ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَّزَانٌ.

[6392] ابن ابی عدی نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتے تھے، انھوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح والا حصہ) ''وہ پاکیزہ ہیں، عقل مند ہیں'' بیان نہیں کیا۔

[٦٣٩٣] ١٥٦-(٢٤٨٩) **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِي أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: «كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ؟» قَالَ:

[6393] یحییٰ بن زکریا نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ابوسفیان (مغیرہ بن حارث بن عبدالمطلب) کی ہجو کرنے کی اجازت دیجیے، آپ نے فرمایا:

وَالَّذِي أَكْرَمَكَ! لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ، فَقَالَ حَسَّانُ:

''اس کے ساتھ میری جو قرابت ہے اس کا کیا ہوگا؟'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت عطا فرمائی! میں آپ کو ان میں سے اس طرح باہر نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال کو نکال لیا جاتا ہے، پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا:

وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ، وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتَهُ هٰذِهِ.

اور آلِ ہاشم میں سے عظمت ومجد کی چوٹی پر وہ ہیں جو بنت مخزوم (فاطمہ بنت عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم) کی اولاد ہیں (ابوطالب، عبداللہ اور زبیر) اور تیرا باپ تو غلام (کنیز کا بیٹا) تھا۔

[٦٣٩٤] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ، وَقَالَ - بَدَلَ الْخَمِيرِ - الْعَجِينِ.

[6394] عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی۔ اور (عبدہ نے) ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا اور ــــ خمیر کے بجائے ــــ گندھا ہوا آٹا کہا۔

[٦٣٩٥] ١٥٧-(٢٤٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ» فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: «اهْجُهُمْ» فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ

[6395] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان کے لیے ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے۔'' پھر آپ نے حضرت (عبداللہ) ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا: ''تم (کفار) قریش کی ہجو کرو۔'' انھوں نے کفار قریش کی ہجو کی، جو آپ کو اچھی نہ لگی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، اس کے بعد حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، جب حسان آپ کے پاس آئے تو عرض کی: اب وقت آگیا ہے، آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے بھی مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے، پھر کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس

أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، فَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا، حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي» فَأَتَاهُ حَسَّانُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

طرح چمڑے کو چیرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی نہ کرو، کیونکہ قریش کے نسب کو ابوبکر سب سے زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی انھی میں ہے۔ (اس وقت تک ہجو شروع نہ کرو) یہاں تک کہ ابوبکر میرا نسب ان سے الگ نہ کر دیں۔'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، پھر لوٹ آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کو ان کے اندر سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ، مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس وقت تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتے رہو گے روح القدس مسلسل تمھاری تائید کرتے رہیں گے۔''

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى».

اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی) فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''حسان نے ان (مشرکین قریش) کی ہجو کی تو شفا دی (نفرت اور بغض کے جس ہیجان میں وہ مبتلا تھے اس کا علاج کیا) اور شفا حاصل کی (کفار کی بدزبانی سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی تھی اس کا ازالہ کر دیا۔)

قَالَ حَسَّانُ:

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے۔

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُولَ اللهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی جو ہر ایک سے نیکی کرنے والے، ہر برائی سے بچنے والے، اللہ کے رسول ہیں، ان کی سرشت ہی وفا کرنا ہے۔

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

میرا باپ، میری ماں اور میری عزت (اس) محمد ﷺ کی عزت پر قربان جو تم میں سے ہیں (اور تم اس عظمت کو مٹی میں

رول رہے ہو۔)

ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ	میں اپنی بیٹی کی موت پر روؤں، اگر تم ہمارے گھوڑوں کو (بالائی مکہ کے) مقام کداء کی دونوں جانبوں سے (حملے کے لیے آتے ہوئے) مٹی اڑاتے ہوئے نہ دیکھو۔
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ	وہ گھوڑے جو چڑھائی کرتے ہوئے لگاموں سے کھینچا تانی کرتے ہیں (اور زیادہ تیزی سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں)، ان کے کندھوں پر وہ نیزے رکھے ہوئے ہیں جو (رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے) خون کے پیاسے ہیں۔
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ	ہمارے اعلیٰ نسل کے گھوڑے (تیز رفتاری کی بنا پر) پسینہ بہاتے ہوئے آئیں گے (تم بھاگ چکے ہو گے اور) عورتیں اپنی اوڑھنیاں ان کے منہ پر ماریں گی (اور ان کو روکنے کی کوشش کریں گی۔)
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ	تم اگر ہم سے منہ پھیر لو گے تو ہم عمرہ کریں گے، فتح حاصل ہو جائے گی اور (باطل کا) پردہ چاک ہو جائے گا۔
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ يُعِزُّ اللهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ	نہیں تو پھر ایسے دن کی شمشیر زنی کے لیے صبر کرو جس میں اللہ تعالیٰ اس (فریق) کو عزت عطا کرے گا جسے وہ عزت مند بنانا چاہتا ہے۔
وَقَالَ اللهُ: قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ	اللہ نے فرمایا: میں نے ایک ایسا بندہ مبعوث کیا ہے جو سچ کہتا ہے، اس کی سچائی کا کوئی پہلو پوشیدہ نہیں۔
وَقَالَ اللهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ	اور اللہ نے فرمایا: میں نے (اپنے رسول کے لیے) ایک لشکر مہیا کیا ہے، وہ (اس کے) انصار ہیں، ان کا ہدف ہی دشمنوں کا سامنا کرنا ہے۔
يُلَاقِي كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ	(اس کی وجہ یہ ہے کہ) معد (بن عدنان) والوں کی طرف سے ہمارے لیے گالی ہے یا جنگ ہے یا ہجو ہے۔
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ	لہٰذا تم میں سے جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے یا مدح کرے یا آپ کی مدد کرے سب برابر ہے۔

وَجِـــبْــرِيـــلٌ رَّسُـــولُ اللهِ فِـــيــنَـــا
وَرُوحُ الْـــقُـــدْسِ لَـــيْـــسَ لَـــهُ كِـــفَـــاءُ

اور (روح القدس) جبریل کو اللہ کی طرف سے ہم میں بھیجا گیا ہے اور روح القدس کا (کائنات میں) کوئی مدمقابل نہیں۔

(المعجم ٣٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٨١)

باب: 35-حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٣٩٦] ١٥٨-(٢٤٩١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبٰى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ، فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَمِدَ اللهَ

[6396] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا، وہ مشرک تھیں، ایک دن میں نے انھیں اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں سنا دیں جو مجھے سخت ناپسند تھیں، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا رہتا تھا اور وہ میرے سامنے انکار کرتی تھیں۔ آج میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے مجھے آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہہ دیں جو مجھے سخت بری لگیں۔ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دے!'' میں اللہ کے نبی ﷺ کی دعا سے خوش خبری لیتا ہوا (وہاں سے) نکلا۔ جب میں (گھر) آیا اور دروازے کے قریب ہوا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی اور کہنے لگی: ابو ہریرہ وہیں رکے رہو۔ اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، کہا: انھوں نے غسل کیا: اپنی لمبی قمیص پہنی اور جلدی میں دوپٹے کے بغیر آئیں، دروازہ کھولا اور کہنے لگی: ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس ہوا، میں آپ کے پاس آیا تو خوشی سے رو رہا تھا، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول خوش خبری ہے، اللہ نے آپ کی دعا قبول فرما لی اور

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا.

ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کر دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اچھی باتیں کہیں۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُّحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ» فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَّسْمَعُ بِي، وَلَا يَرَانِي، إِلَّا أَحَبَّنِي.

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب بنا دے اور وہ (مومن) ہمیں محبوب ہوں، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو اپنے اس چھوٹے سے بندے ۔یعنی ابوہریرہ۔ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کی محبت کا سزاوار بنا دے اور مومنوں کو ان کے لیے محبوب بنا دے۔'' چنانچہ کوئی مومن پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو اور میرے ساتھ محبت نہ کی ہو۔

[٦٣٩٧] ١٥٩-(٢٤٩٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، كُنْتُ رَجُلًا مِّسْكِينًا، أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَّبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُّ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ، ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. [انظر: ٢٤٩٢ تا ٦٣٩٩]

[6397] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تم یہ سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے، اللہ ہی کے پاس پیشی ہونی ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھر جانے پر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ مہاجروں کو بازار کی گہما گہمی مشغول رکھتی تھی اور انصار کو اپنے مال (مویشی وغیرہ) کی نگہداشت مشغول رکھتی تھی، تو (جب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون اپنا کپڑا پھیلائے گا، پھر جو چیز بھی اس نے مجھ سے سنی اسے ہرگز نہیں بھولے گا۔'' تو میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے وہ (کپڑا سمیٹ کر) اپنے ساتھ لگا لیا، پھر میں نے آپ ﷺ سے جو کچھ سنا اس میں سے کوئی چیز کبھی نہ بھولا۔

[٦٣٩٨] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مَعْنٌ: أَخْبَرَنَا

[6398] مالک بن انس اور معمر نے زہری سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ» إِلٰى آخِرِهِ.

روایت کی مگر مالک کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات پر ختم ہو گئی، انھوں نے اپنی حدیث میں نبی ﷺ سے روایت کردہ یہ بات: ''کون اپنا کپڑا پھیلائے گا'' آخر تک، بیان نہیں کی۔

[٦٣٩٩] ١٦٠-(٢٤٩٣) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ. [انظر: ٧٥٠٩]

[6399] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، عروہ بن زبیر نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمھیں ابو ہریرہ (ایسا کرتے ہوئے) اچھے نہیں لگتے کہ وہ آئے، میرے حجرے کے ساتھ بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرنے لگے، وہ مجھے (یہ) احادیث سنا رہے تھے۔ میں نفل پڑھ رہی تھی تو وہ میرے نوافل ختم کرنے سے پہلے اٹھ گئے، اگر میں (نوافل ختم کرنے کے بعد) انھیں موجود پاتی تو میں ان کو جواب میں یہ کہتی کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح تسلسل سے ایک کے بعد دوسری بات ارشاد نہیں فرماتے تھے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات تو اچھی لگی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے توفیق وتصدیق کے لیے اپنی یاد کی ہوئی احادیث ام المومنین کو سنائیں، حضرت عائشہ نے ان میں سے کسی حدیث پر کوئی اعتراض نہیں کیا، نہ ہی کوئی حدیث انھیں غیر صحیح لگی، انھوں نے البتہ اپنا یہ ردعمل ظاہر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جو موقع ہوتا اس کے مطابق جو فرمانا چاہتے فرماتے۔ تم لوگ مختلف مواقع پر ارشاد فرمائی گئی آپ کی احادیث ایک تسلسل سے یکے بعد دیگرے سناتے چلے جاتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کبھی اس طرح تسلسل سے احادیث نہیں سناتی تھیں۔ موقع کے مطابق یا کسی سوال کے جواب میں حدیثِ رسول ﷺ بیان فرماتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقصود اس کے علاوہ احادیث رسول کو یاد رکھنا اور دوسرے طالبان حدیث تک منتقل کرنا بھی تھا جو انھیں لکھ لیتے تھے، اس لیے انھیں یہ انداز اختیار کرنا پڑا۔

(٢٤٩٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ:

(2492) ابن شہاب نے بیان کیا: حضرت سعید بن مسیّب نے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں: ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں اور پیشی

مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِهِمْ، وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَلَقَد قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا، ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلٰى صَدْرِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ، وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ. [راجع: ٦٣٩٧]

اللہ کے سامنے ہوتی ہے، نیز وہ کہتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ میں تم کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں: میرے انصاری بھائیوں کو ان کی زمینوں کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجر بھائیوں کو بازار کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہتا تھا، جب دوسرے لوگ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا تھا اور جن باتوں کو وہ بھول جاتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اپنا کپڑا بچھائے گا تا کہ میری یہ بات (حدیث) سنے پھر اس (کپڑے) کو اپنے سینے سے لگا لے تو اس نے جو کچھ سنا ہو گا اس میں سے کوئی چیز نہیں بھولے گا۔'' میں نے ایک چادر، جو میرے کندھوں پر تھی، پھیلا دی، یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہوئے تو میں نے اس چادر کو اپنے سینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا تو اس دن کے بعد کبھی کوئی ایسی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان فرمائی۔ اگر دو آیتیں نہ ہوتیں، جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہیں، تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا (وہ آیتیں یہ ہیں:) ''وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی کھلی باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......'' دونوں آیتوں کے آخر تک۔

[٦٤٠٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[6400] شعیب نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ آگے ان کی حدیث کی طرح (بیان کیا۔)

(المعجم ٣٦) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَأَهْلِ بَدْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٢)

[٦٤٠١] ١٦١-(٢٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، وَّهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ. قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: «ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَّعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا، فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟» قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ - قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَلِيفًا لَّهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ أَنْفُسِهَا - وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَّحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ، فَأَحْبَبْتُ، إِذْ

باب: 36- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6401] ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے ہمیں حدیث بیان کی — الفاظ عمرو کے ہیں — اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی، دوسروں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن بن محمد سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا: ''خاخ کے باغ میں جاؤ، وہاں اونٹ پر سفر کرنے والی ایک عورت ہوگی، اس کے پاس ایک خط ہے، تم وہ خط اس سے لے لو۔'' ہم لوگ روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر تیز دوڑ رہے تھے تو اچانک ہمیں وہ عورت نظر آ گئی۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکالو۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: یا تو تم خود خط نکالو گی یا تمھارے کپڑے اتار دیے جائیں گے، تو اس نے اپنی بندھی ہوئی مینڈھیوں کے اندر سے خط نکال کر دے دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس میں یہ تھا: (وہ خط) حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا۔ وہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے ایک معاملے (فتح مکہ کے لیے روانگی کے ارادے) کی خبر دے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب! یہ کیا (معاملہ) ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے خلاف فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں، میں (کسی اور قبیلے سے آ کر) قریش کے

فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ [الممتحنة: ١].

ساتھ منسلک ہونے والا شخص تھا۔ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: وہ (حاطب) ان کے حلیف تھے، ان کے اپنوں میں سے نہیں تھے۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی قرابت داریاں ہیں جن کے ذریعے سے وہ (مکہ میں باقی رہ جانے والے) اپنے لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میں ان کا ہم نسب ہونے سے محروم ہوں تو میں ان پر کوئی احسان کردوں جس کی بنا پر وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت وحفاظت کریں۔ یہ کام میں نے کفر کی بنا پر یا اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے نہیں کیا، نہ اسلام کے بعد کفر پر راضی ہو کر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے چھوڑیے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''یہ بدر میں شریک ہوا تھا، تمھیں کیا پتہ کہ شاید اللہ نے اوپر سے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور کہا: (اب) تم جو عمل چاہو، کرو۔ میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔'' اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ، وَجَعَلَهَا إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ، مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ.

ابوبکر (بن ابی شیبہ) اور زہیر کی حدیث میں اس آیت کا تذکرہ نہیں اور اسحاق نے اپنی روایت میں اسے سفیان کی تلاوت سے پیش کیا (سفیان نے حدیث سنانے کے بعد یہ آیت تلاوت کر کے بتایا کہ یہ اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔)

[٦٤٠٢] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ

[6402] ابوعبدالرحمٰن سُلَمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت ابومرثد غنوی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا، ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے، آپ نے فرمایا: ''تم خاخ کے باغ کی طرف روانہ ہو جاؤ، وہاں ایک مشرک عورت ہوگی، اس کے پاس مشرکین کے نام حاطب کا ایک خط ہوگا۔''

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ» فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

آگے عبیداللہ بن ابی رافع کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور پچھلی روایت میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا۔ اصل میں ان دونوں کو بھی حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔ کسی روایت میں حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کا نام رہ گیا اور کسی میں مقداد رضی اللہ عنہ کا۔

[٦٤٠٣] ١٦٢-(٢٤٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا، فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ».

[6403] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی (کسی بات کی) شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔''

فائدہ: حدیبیہ والوں کے بارے میں بھی قرآن مجید میں اللہ کے راضی ہو جانے کی شہادت موجود ہے۔ (الفتح 18:48)

(المعجم ٣٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٣)

باب: 37-اصحاب شجرہ، یعنی بیعت رضوان کرنے والوں رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤٠٤] ١٦٣-(٢٤٩٦) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ

[6404] ابوزبیر نے خبر دی، کہا: انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ام مبشر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ، إِنْ شَاءَ اللهُ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، أَحَدٌ مِّنَ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا» قَالَتْ: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! فَانْتَهَرَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١]. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ [مريم: ٧٢].

یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ان شاء اللہ اصحاب شجرہ (درخت والوں) میں سے کوئی ایک بھی جس نے اس کے نیچے بیعت کی تھی، جہنم میں داخل نہ ہوگا۔“ وہ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! (داخل تو ہوں گے۔) آپ ﷺ نے انھیں جھڑک دیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آیت پڑھی: ”تم میں سے کوئی نہیں مگر اس پر وارد ہونے والا ہے“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے یہ (بھی) فرمایا ہے: پھر ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو (جہنم میں گرنے سے) بچا لیں گے اور ظالموں کو اسی میں گھٹنوں کے بل پڑا رہنے دیں گے۔“

(المعجم ٣٨) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) (التحفة ٨٤)

باب: 38- حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

[٦٤٠٥] ١٦٤-(٢٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَّانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي، يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْشِرْ». فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَبِلَالٍ، كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى، فَاقْبَلَا أَنْتُمَا»

[6405] ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدو شخص آیا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا نہیں کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوش ہو جاؤ۔“ (میں نے وعدہ کیا ہے تو پورا کروں گا۔) اس بدوی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ مجھ سے بہت دفعہ ”خوش ہو جاؤ۔“ کہہ چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ غصے جیسی کیفیت میں ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اس شخص نے میری بشارت کو مسترد کر دیا ہے، اب تم دونوں میری بشارت کو قبول کر لو۔“ ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے قبول کی، پھر رسول اللہ ﷺ

فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا، وَأَبْشِرَا» فَأَخَذَا الْقَدَحَ، فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ: أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، آپ نے اس پیالے میں اپنے ہاتھ اور اپنا چہرہ دھویا اور اس میں اپنے دہن مبارک کا پانی ڈالا، پھر فرمایا: ''تم دونوں اسے پی لو اور اس کو اپنے اپنے چہرے اور سینے پر مل لو اور خوش ہو جاؤ۔'' ان دونوں نے پیالہ لے لیا اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا اسی طرح کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے ان کو آواز دے کر کہا: جو تمھارے برتن میں ہے اس میں سے کچھ اپنی ماں کے لیے بھی بچا لو، تو انھوں نے اس میں سے کچھ ان کے لیے بھی بچا لیا۔

[٦٤٠٦] ١٦٥-(٢٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ إِلٰى أَوْطَاسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ ابْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ. قَالَ: فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ، فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَّمَاكَ؟ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلٰى أَبِي مُوسٰى، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي، تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِي رَمَانِي، قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَقَصَدْتُّ لَهُ فَاعْتَمَدْتُّهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى عَنِّي ذَاهِبًا، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ، فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ، فَاخْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى أَبِي

[6406] بُرید نے ابو بردہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف روانہ کیا، انھوں نے درید بن صمہ سے مقابلہ کیا، درید بن صمہ کو قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے مجھے بھی حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا تھا، ابوعامر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھٹنے میں تیر لگ گیا، بنو جشم کے ایک آدمی نے انھیں وہ تیر مارا اور ان کے گھٹنے میں پیوست کر دیا، میں ان کے پاس گیا اور کہا: چچا! آپ کو کس نے تیر مارا؟ حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کر کے بتایا اور کہا: وہ میرا قاتل ہے، اسے دیکھ رہے ہو، اسی نے مجھے تیر مارا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس شخص کا رخ کیا، اسے نظروں میں رکھا اور اس کو جا لیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو میری طرف سے پشت پھیر کر بھاگا، میں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے (عار دلاتے ہوئے) کہنا شروع کیا: تمھیں (بھاگتے ہوئے) شرم نہیں آتی؟ تم عربی نہیں ہو! تم ڈٹ نہیں سکتے؟ وہ رک گیا تو میں نے اور اس نے دونوں نے ایک دوسرے کی

عَامِرٍ فَقُلْتُ: إِنَّ اللهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! انْطَلِقْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَ هُوَ فِي بَيْتٍ عَلٰى سَرِيرٍ مُّرْمَلٍ، وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ، وَّقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَّقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَّهُ: يَسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ، أَوْ مِنَ النَّاسِ» فَقُلْتُ: وَلِي، يَا رَسُولَ اللهِ! فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا».

طرف منہ کیا اور میں نے اور اس نے تلوار کے دو واروں کا تبادلہ کیا، میں نے اسے تلوار ماری اور قتل کر دیا، پھر میں واپس ابوعامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اللہ نے تمھیں نشانہ بنانے والے کو قتل کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا: اس تیر کو کھینچ کر نکال دو۔ میں نے اسے کھینچا تو اس (کے زخم والی جگہ) سے پانی پھوٹ کر بہنے لگا۔ انھوں نے کہا: بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا، انھیں میری طرف سے سلام کہنا اور عرض کرنا: ابوعامر کہتا ہے: آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔ کہا: اور ابوعامر رضی اللہ عنہ نے (اپنی جگہ) مجھے لوگوں پر عامل مقرر کر دیا۔ وہ تھوڑا عرصہ (زندہ) رہے، پھر وفات پا گئے۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آیا تو میں آپ کے ہاں حاضر ہوا، آپ گھر میں کھجور کے بان سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ اس پر بچھونا تھا (پھر بھی) اس کے بان نے رسول اللہ ﷺ کی کمر اور پہلوؤں پر نشان ڈال دیے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنی اور ابوعامر رضی اللہ عنہ کی خبر سنائی اور آپ سے عرض کی، انھوں نے کہا تھا: آپ ﷺ سے عرض کروں کہ آپ میرے لیے استغفار کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھا دیے اور دعا کی: ''اے اللہ عبید (بن سلیم) ابوعامر کو بخش دے!'' یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی مخلوق میں سے یا (فرمایا:) لوگوں میں سے بہت سوں پر فائق کر۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے بھی استغفار فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت کے دن باعزت مقام میں داخل فرما۔''

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ، وَّالْأُخْرٰى لِأَبِي مُوسٰى.

ابوبردہ نے کہا: ان میں سے ایک (دعا) ابوعامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٥)

باب:39- قبیلۂ اَشعر سے تعلق رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤٠٧] ١٦٦-(٢٤٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِّنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ - أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ - قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ».

[6407] ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری رفقاء جب رات کے وقت گھروں میں داخل ہوتے ہیں تو میں ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں اور رات کو ان کے قرآن پڑھنے کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچان لیتا ہوں، چاہے دن میں ان کے اپنے گھروں میں آنے کے وقت میں نے ان کے گھروں کو نہ دیکھا ہو۔ ان میں سے ایک حکیم (حکمت ودانائی والا شخص) ہے، جب وہ گھڑسواروں — یا آپ ﷺ نے فرمایا: دشمنوں — سے ملاقات کرتا ہے تو ان سے کہتا ہے: میرے ساتھی تمھیں حکم دے رہے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔''

فائدہ: یعنی ابھی مجھ سے مقابلہ کرو اور کسی بھی لمحے میرے ساتھیوں کے پہنچ جانے کا انتظار کرو۔ یہ کہہ کر وہ دشمنوں کے حوصلے پست کر دیتا ہے۔

[٦٤٠٨] ١٦٧-(٢٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ - قَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ -: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ، إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

[6408] ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری لوگ جب جہاد میں رسد کی کمی کا شکار ہو جائیں یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم پڑ جائے تو ان کے پاس جو کچھ بچا ہو اسے ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک ہی برتن سے اس کو آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (وہ میرے قریب ہیں اور میں ان سے قربت رکھتا ہوں۔)''

(المعجم ٤٠) - (بَابٌ : مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٦)

باب: 40- حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلٰى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا نَبِيَّ اللهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ : «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ : «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409] عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرمالیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار کا وہم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہوچکی تھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آگئیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب معاہدۂ حدیبیہ کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر نہ بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روایت نہیں لی۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ائمۂ حدیث ان کی پوری

طرح توثیق نہیں کرتے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ایاس بن سلمہ کو چھوڑ کر باقی تمام اساتذہ سے عکرمہ کی روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عکرمہ صدوق تو تھے لیکن اپنی احادیث میں وہم کا شکار ہو جاتے تھے۔ اس حدیث میں وہ بری طرح وہم کا شکار ہوئے۔ ان کے وہم کی وجہ وہ پیش کش بھی ہو سکتی ہے جو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کر لیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پیش کش کے پیچھے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خواہش ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پیش کش کو دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کی حرمت کی بنا پر مسترد کر دیا ہو۔ بہر حال یہ روایت عکرمہ بن عمار کے سنگین وہم پر مبنی ہے۔② اصابہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منات کا بت توڑنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس مہم کی سربراہی انھیں دے کر رسول اللہ ﷺ نے ان کا یہ مطالبہ بھی پورا فرما دیا اور ان سے ایسا کام لیا جو مسلمانوں کی نظر میں ان کی عزت میں اضافے کا سبب تھا۔

(المعجم ٤١) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَّأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، وَّأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٧)

باب: 41- حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور ان کی کشتی والوں کے فضائل

[٦٤١٠] ١٦٩-(٢٥٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي، أَنَا أَصْغَرُهُمَا، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ. - إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّإِمَّا قَالَ: ثَلَاثَةً وَّخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي - قَالَ: فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هٰهُنَا، وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، قَالَ: فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا، قَالَ: فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا، أَوْ قَالَ

[6410] بُرَید نے ابوبُردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ ہم (بھی) آپ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکل پڑے۔ میں، میرے دو بھائی جن سے میں چھوٹا تھا، ایک ابوبردہ اور دوسرا ابورہم ــ اور میری قوم میں سے پچاس سے کچھ اوپر یا کہا: ترپن یا باون لوگ (نکلے) ــ کہا: ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے ہاں جا پھینکا۔ اس کے ہاں ہم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ اکٹھے ہو گئے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہرو، کہا: ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے، حتی کہ ہم سب اکٹھے (واپس) آئے، ہم رسول اللہ ﷺ سے (عین) اس وقت آ کر ملے جب آپ نے خیبر فتح کیا، تو آپ نے ہمارا بھی حصہ نکالا یا کہا: ہمیں بھی اس مال میں سے عطا فرمایا، آپ نے کسی شخص کو بھی جو

أَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا - يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ -: نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

فتح خیبر میں موجود نہیں تھا، کوئی حصہ نہیں دیا تھا، سوائے ان لوگوں کے جو آپ کے ساتھ (فتح میں) شریک تھے، مگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ہمراہ ہماری کشتی والوں کو دیا، ان کے لیے ان (فتح میں شریک ہونے والوں) کے ساتھ ہی حصہ نکالا۔ کہا: تو ان میں سے کچھ لوگ ہمیں۔۔ یعنی کشتی والوں کو۔۔ کہتے تھے: ہم نے ہجرت میں تم سے سبقت حاصل کی۔

[٦٤١١] (٢٥٠٣) قَالَ: فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَّهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً، وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأٰى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ، وَقَالَتْ كَلِمَةً: كَذَبْتَ، يَا عُمَرُ! كَلَّا، وَاللهِ! كُنْتُمْ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ، أَوْ فِي أَرْضٍ، الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ، وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللهِ! لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ، مَا قُلْتَ، لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ، وَوَاللهِ! لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ

[6411] کہا: (تو ایسا ہوا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، وہ ان لوگوں میں تھیں جو ہمارے ساتھ آئے تھے، ملنے کے لیے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ یہ بھی نجاشی کی طرف ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے گئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو اسماء (بنت عمیس) رضی اللہ عنہا ان کے ہاں موجود تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا: یہ کون (عورت) ہیں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حبشہ والی ہیں؟ یہ سمندر والی ہیں؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم (مدینہ کی طرف) ہجرت میں تم لوگوں سے سبقت لے گئے، اس لیے ہمارا رسول اللہ ﷺ پر تمھاری نسبت زیادہ حق ہے۔ اس پر وہ غصے میں آ گئیں اور ایک (سخت) جملہ کہہ دیا: عمر! آپ نے جھوٹی بات کہی، ہرگز ایسا نہیں، اللہ کی قسم! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، وہ تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے اور نہ جاننے والے کو نصیحت فرماتے تھے، جبکہ ہم حبشہ میں دور کے ناپسندیدہ لوگوں کے وطن میں تھے اور یہ سب اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تھا۔ اللہ کی قسم! میں نہ کوئی چیز کھاؤں گی، نہ پیوں گی یہاں تک کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے میں وہ رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گی۔ ہمیں (عام لوگوں کی طرف سے) وہاں ایذا پہنچائی جاتی تھی،

اللهِ ﷺ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَّلَكُمْ أَنْتُمْ، أَهْلَ السَّفِينَةِ، هِجْرَتَانِ».

ہم خوف میں مبتلا رہتے تھے۔ یہ سب باتیں میں رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گی اور آپ سے پوچھوں گی۔ (کہ درست بات کیا ہے) اور اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ ہیر پھیر کروں گی اور نہ بات میں کوئی اضافہ کروں گی۔ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انھوں (بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اس طرح کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مجھ پر تم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (جو انھوں نے مدینہ کی طرف کی) اور تم کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں۔ (ایک حبشہ کی طرف اور دوسری ان لوگوں کی طرح مدینہ کی طرف۔)''

قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونِّي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِّمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

(حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے دیکھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی والے جوق در جوق میرے پاس آتے تھے اور اس حدیث کے لیے پوچھتے تھے۔ دنیا کی کوئی چیز اس بات سے، جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کہی تھی، ان کے لیے زیادہ خوشی کا باعث اور ان کے دلوں میں زیادہ عظمت رکھنے والی نہ تھی۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى، وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

ابوبردہ نے کہا: حضرت اسماء (بنت عمیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بار بار مجھ سے یہ حدیث سنتے تھے۔

(المعجم ٤٢) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَّصُهَيْبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)

(التحفة ٨٨)

باب: 42- حضرت سلمان، حضرت بلال اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤١٢] ١٧٠-(٢٥٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ

[6412] معاویہ بن قرہ نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ چند اور لوگوں کی موجودگی میں حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی تلواریں

فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: وَاللهِ! مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا. قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ».

فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللهُ لَكَ، يَا أَخِي!

اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ تک نہیں پہنچیں۔ کہا: اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ قریش کے شیخ اور سردار کے متعلق یہ کہتے ہو، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر! شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو اپنے رب کو ناراض کر دیا ہے۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو ناراض کر دیا؟ انھوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

[٦٤١٣] ١٧١-(٢٥٠٥) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢] بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ، وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ، لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

[6413] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی: ''جب تم میں سے دو جماعتوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا اور اللہ ان دونوں کا مددگار تھا'' یہ آیت بنوسلمہ اور بنوحارثہ کے متعلق نازل ہوئی، (اس کے اندر) اللہ کے اس فرمان: ''اللہ ان دونوں (جماعتوں) کا مددگار تھا'' کی بنا پر ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی۔

فائدہ: یہ ابواب امام نووی نے قائم کیے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ نسخہ لکھنے والے کسی کاتب نے باب کا عنوان اس حدیث سے پہلے لکھنے کے بجائے بعد میں لکھ دیا۔ اس حدیث کو اگلے باب کے تحت آنا چاہیے تھا۔

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٨٩)

باب: 43-انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

[٦٤١٤] ١٧٢-(٢٥٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ

[6414] محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن انس سے، انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے (حنین کی غنیمتیں تقسیم کرنے کے بعد

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ».

انصار کو خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما!''

[٦٤١٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6415] خالد بن حارث نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤١٦] ١٧٣-(٢٥٠٧) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ. قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ» لَا أَشُكُّ فِيهِ.

[6416] عکرمہ بن عمار نے کہا: ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے انصار کے لیے مغفرت کی دعا کی، (اسحاق نے) کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: ''اور انصار کی اولادوں اور انصار کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کی بھی (مغفرت فرما۔)'' مجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں۔

[٦٤١٧] ١٧٤-(٢٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُّقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مُمْثِلًا. فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

[6417] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (انصار کے) کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ سیدھے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میرا اللہ! (گواہ ہے) تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، میرا اللہ! (گواہ ہے) تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔'' آپ کی مراد انصار سے تھی۔

[٦٤١٨] ١٧٥-(٢٥٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ -: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى

[6418] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ہشام بن زید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: انصار میں سے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے علیحدگی میں اس کی بات سنی اور تین بار فرمایا: ''اس ذات کی

رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہو۔"

[٦٤١٩] (...) حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6419] خالد بن حارث اور ابن ادریس نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤٢٠] ١٧٦-(٢٥١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ».

[6420] ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار میرا پوٹا ہیں (جہاں پرندوں کی غذا محفوظ رہتی ہے) اور میرا قیمتی چیزیں رکھنے کا صندوق (اثاثہ) ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے۔ ان میں سے جو اچھا کام کرے اسے قبول کرو اور جو غلط کرے اس سے درگزر کرو۔"

(المعجم ٤٤) - (بَابٌ: فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٩٠)

باب: 44-انصار رضی اللہ عنہم کے بہترین گھرانے

[٦٤٢١] ١٧٧-(٢٥١١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ». فَقَالَ سَعْدٌ: مَا

[6421] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنونجار ہیں، پھر بنوعبدالاشہل ہیں، پھر بنوحارث بن خزرج ہیں، پھر بنوساعدہ ہیں اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔" حضرت سعد (بن عبادہ) رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ.

(اور لوگوں کو) ہم پر فضیلت دی ہے، تو ان سے کہا گیا: آپ کو بھی بہت لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

[٦٤٢٢] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[6422] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کر رہے تھے اور وہ نبی ﷺ سے، اسی (گزشتہ) روایت کے مانند۔

[٦٤٢٣] (...) حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

[6423] یحییٰ بن سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند روایت کی مگر انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات بیان نہیں کی۔

[٦٤٢٤] ١٧٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ». وَاللهِ! لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي.

[6424] ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ کو (ولید) ابن عتبہ (بن ابی سفیان) کے ہاں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے اور بنوعبدالاشہل کا گھرانہ ہے اور بنوحارث بن خزرج کا گھرانہ ہے اور بنوساعدہ کا گھرانہ ہے۔'' اللہ کی قسم! اگر میں (ابواسید) ان میں سے کسی کو خود ترجیح دیتا تو اپنے خاندان (بنوساعدہ) کو ترجیح دیتا۔ (لیکن میں نے اسی ترتیب سے بیان کیا جس ترتیب سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔)

[٦٤٢٥] ١٧٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا

[6425] ابوزناد نے کہا: ابوسلمہ نے گواہی دی کہ انھوں نے حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ گواہی دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں بہترین

أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ».

بنونجار ہیں، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔"

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أُتَّهَمُ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ، وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ، وَقَالَ: خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ، أَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيهِ، سَهْلٌ. فَقَالَ: أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَمُ، أَوَلَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ، فَرَجَعَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ.

ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابواُسید نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مجھ پر تہمت لگائی جا رہی ہے؟ اگر میں جھوٹا ہوتا تو اپنی قوم بنوساعدہ کا نام پہلے لیتا۔ (انھوں نے کہا:) یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو ان کو رنج ہوا اور انھوں نے کہا: ہم کو پیچھے کر دیا گیا، ہم چاروں خاندانوں کے آخر میں آ گئے، میرے گدھے پر زین کسو، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا، تو ان کے بھتیجے سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی: کیا آپ اس لیے جا رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد کر دیں؟ رسول اللہ ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں کہ آپ چار میں سے چوتھے ہوں (خیر و برکت میں شامل ہوں؟) تو وہ باز آئے اور کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ اور گدھے (کی زین کھول دینے) کے بارے میں حکم دیا تو وہ کھول دی گئی۔

[٦٤٢٦] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ». بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ، وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

[6426] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "انصار میں سے، یا (فرمایا:) انصار کے گھرانوں میں سے بہترین......" (آگے انصار کے) گھرانوں کے بارے میں ان سب (راویوں) کی حدیث کے مانند ہے۔ انھوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[٦٤٢٧] ١٨٠-(٢٥١٢) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَ

[6427] ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہا کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے

هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: «أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ» قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا، فَقَالَ: أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ؟ حِينَ سَمّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَهُمْ، فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهِ: اجْلِسْ، أَلَا تَرْضٰى أَنْ سَمّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمّٰى؟ فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى، فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سنا: رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ مسلمانوں کی ایک بڑی مجلس میں تھے، فرمایا: ''میں تم کو انصار کا بہترین گھرانہ بتاؤں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''بنوعبدالاشہل۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر بنونجار۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر بنوحارث بن خزرج۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون؟ فرمایا: ''پھر بنوساعدہ۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر کون ہیں؟ فرمایا: ''پھر انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانے کا نام لیا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غصے میں کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا ہم چاروں میں سے آخری ہیں؟ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کرنی چاہی تو ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھارے گھرانے کا نام ان چار گھرانوں میں لیا ہے جن کا آپ نے نام لیا ہے۔ حالانکہ جن گھرانوں کو آپ نے چھوڑ دیا اور ان کا نام نہیں لیا، ان کی تعداد ان سے زیادہ ہے جن کا نام لیا، پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے رک گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں پہلی تمام احادیث کے برعکس بنوعبدالاشہل کو بنونجار پر مقدم رکھا گیا ہے۔ یہ روایت زہری نے ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انھیں ابوسلمہ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی ہے تو اس میں بنونجار کا نام پہلے ہے۔ ان سے دوسرے راویوں نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے اسی ترتیب کے مطابق حدیث بیان کی ہے۔ یہی ترتیب صحیح اور راجح ہے۔ بنونجار رسول اللہ ﷺ کے دادا کے ننھیال ہیں۔ آپ ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ نے آپ کا نسب بہترین قبیلے میں رکھا ہے۔ امام زہری نے ابوسلمہ کے ساتھ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اپنی روایت لی۔ ابوسلمہ ترتیب الٹ کر بیان نہیں کر سکتے۔ اس حدیث کے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔ فضیلت کے اعتبار سے انصار کے قبائل کی صحیح ترتیب وہی ہے جو حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(المعجم ٤٥) - (بَابٌ: فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) (التحفة ٩١)

[٦٤٢٨] ١٨١-(٢٥١٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ - وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ -: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ، وَّكَانَ يَخْدُمُنِي، فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا، آلَيْتُ أَنْ لَّا أَصْحَبَ أَحَدًا مِّنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ.

زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا: وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ، وَّقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ.

باب: 45- انصار سے حسن معاشرت

[6428] نصر بن علی جہضمی، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ابن عرعرہ سے روایت کی ـــ الفاظ جہضمی کے ہیں ـــ انھوں نے کہا: مجھے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے یونس بن عبید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ثابت بنانی سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کے لیے نکلا، وہ (اس سفر میں) میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: ایسا نہ کریں، انھوں نے کہا کہ میں نے (جب) انصار کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ (خدمت و تواضع) کا سلوک کرتے ہیں تو میں نے قسم کھائی کہ میں جب بھی کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا۔

ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے اپنی اپنی حدیث میں مزید یہ بیان کیا، (ابن مثنیٰ نے کہا:) حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے، ابن بشار نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمر میں زیادہ تھے۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارٍ وَّأَسْلَمَ) (التحفة ٩٢)

[٦٤٢٩] ١٨٢-(٢٥١٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

باب: 46- بنو غفار اور اسلم کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا

[6429] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار، اللہ ان کی مغفرت کرے اور اسلم، اللہ انھیں سلامت رکھے۔''

[٦٤٣٠] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ائْتِ قَوْمَكَ» فَقُلْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا».

[6430] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوعمران جونی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس جاؤ اور (ان سے) کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے!''

[٦٤٣١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6431] ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے یہ حدیث اسی سند سے بیان کی۔

[٦٤٣٢] ١٨٤-(٢٥١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَّسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح:

[6432] محمد (بن سیرین)، محمد بن زیاد اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز ابن جریج اور معقل نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، سب نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامتی عطا کرے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے!''

وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا».

[٦٤٣٣] ١٨٥-(٢٥١٦) وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ خُثَيْمِ ابْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا، وَلٰكِنْ قَالَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ».

[6433] خُثیم بن عراک نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا کی اور غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، یہ میں نے نہیں کہا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔''

[٦٤٣٤] ١٨٦-(٢٥١٧) وَحَدَّثَنِي أَبُوالطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي صَلَاةٍ: «اللّٰهُمَّ! الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ».

[6434] حنظلہ بن علی نے حضرت خُفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ! بنولحیان، رِعل، ذکوان اور عُصیہ پر لعنت فرما جنھوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی، اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے!''

[٦٤٣٥] ١٨٧-(٢٥١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[6435] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار، اللہ نے اس کی مغفرت فرمائی اور اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا کی اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔''

[٦٤٣٦] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[6436] عبیداللہ، اسامہ اور ابوصالح سب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ

عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَّأُسَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

سے اسی کے مانند روایت کی اور صالح اور اسامہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات منبر پر ارشاد فرمائی۔

[٦٤٣٧] (...) حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَّحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، مِثْلَ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[6437] ابوسلمہ نے کہا: مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ان سب (سابقہ حدیث کے راویوں) کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کے مانند۔

(المعجم ٤٧) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَّأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَّدَوْسٍ وَّطَيِّءٍ) (التحفة ٩٣)

باب: 47- غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طے کے فضائل

[٦٤٣٨] ١٨٨-(٢٥١٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ هُوَ ابْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ، مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ».

[6438] حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور جو بھی بنوعبداللہ میں سے ہیں (ان کے علاقے میں رہنے والے)، باقی لوگوں کو چھوڑ کر میرے اپنے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں۔''

فائدہ: بنوعبداللہ کا پرانا نام بنوعبدالعزیٰ بن غطفان تھا۔ آپ ﷺ نے تبدیل کر کے بنوعبداللہ رکھ دیا۔

[٦٤٣٩] ١٨٩-(٢٥٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6439] سفیان (بن سعید) نے سعد بن ابراہیم سے،

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ، مَوَالٍ، لَّيْسَ لَهُمْ مَّوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ».

انھوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع (میرے) مددگار ہیں اور ان کا اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کوئی اور مددگار نہیں ہے۔ (انھیں خالصتاً اللہ اور اس کے رسول کی حمایت حاصل ہے۔)''

[٦٤٤٠] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا: فِيمَا أَعْلَمُ.

[6440] عبیداللہ بن معاذ کے والد نے کہا: ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند روایت کی، مگر اس حدیث میں یہ ہے کہ سعد نے ان میں سے بعض قبائل کے بارے میں کہا: ''میرے علم کے مطابق۔''

فائدہ: یعنی سعد بن ابراہیم کو بعض قبائل کے بارے میں پوری طرح یاد نہ تھا کہ عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے ان کا نام لیا تھا یا نہیں، لیکن پچھلی حدیث میں، جو شعبہ کے بجائے سفیان سے مروی ہے، تیقن سے ان سب قبائل کے نام لیے گئے ہیں اور قریش کے علاوہ باقی سب کے نام حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی موجود ہیں۔

[٦٤٤١] ١٩٠-(٢٥٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، أَوْ جُهَيْنَةُ، خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي عَامِرٍ، وَّالْحَلِيفَيْنِ، أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ».

[6441] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار اور مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں، یا آپ نے جہینہ فرمایا، بنوتمیم اور بنوعامر اور دو باہمی حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[٦٤٤٢] ١٩١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ:

[6442] ابوزناد اور صالح نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! یقیناً غفار، اسلم، مزینہ اور جو لوگ جہینہ سے ہیں یا آپ نے فرمایا: جہینہ اور جو لوگ مزینہ سے ہیں (خود آ کر اسلام

أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ أَسَدٍ وَّطَيِّءٍ وَّغَطَفَانَ».

قبول کرنے کی بنا پر) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طے اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔''

[٦٤٤٣] ١٩٢-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ، أَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ».

[6443] ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار اور مزینہ کے کچھ گھرانے اور جہینہ یا جہینہ کے کچھ گھرانے اور مزینہ، اللہ کے نزدیک ـــ کہا: میرا خیال ہے (محمد بن سیرین نے) کہا ـــ قیامت کے دن اسد، غطفان، ہوازن اور تمیم سے (جنھوں نے خود آ کر اسلام قبول نہ کیا) بہتر ہوں گے۔''

[٦٤٤٤] ١٩٣-(٢٥٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ، وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ - مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَ أَحْسِبُ - جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ

[6444] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث بیان کی، اسی طرح محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے سنا، وہ اپنے والد سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت اقرع بن حابس (تمیمی) رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ سے حاجیوں کا سامان چرانے والے (قبائل) اسلم اور غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے جہینہ (کا بھی نام لیا) ـــ محمد (بن یعقوب) ہیں جنھیں شک ہوا ـــ نے بیعت کر لی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے (آپ

وَّبَنِي عَامِرٍ وَّأَسَدٍ وَّغَطَفَانَ، أَخَابُوا وَخَسِرُوا؟» فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ.

نے فرمایا) جہینہ بنوتمیم، بنوعامر، بنواسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ (قبیلے لوگوں کی نظر میں مرتبے کے اعتبار سے) ناکام ہو جائیں گے، خسارے میں رہیں گے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ ان سے بہت بہتر ہیں۔'' ابن ابی شیبہ کی حدیث میں: ''محمد (بن یعقوب) ہیں جنھیں شک ہوا'' (کے الفاظ) نہیں۔

[٦٤٤٥] (...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: «وَجُهَيْنَةُ» وَلَمْ يَقُلْ: أَحْسِبُ.

[6445] عبدالصمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے بنوتمیم کے سردار محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث سنائی اور انھوں نے صرف جہینہ کہا۔ ''میرا خیال ہے'' (کا جملہ) نہیں کہا۔

[٦٤٤٦] ١٩٤-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّمِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَّالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ».

[6446] نصر بن علی جہضمی کے والد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ابوبشر سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بنوتمیم، بنوعامر اور دو حلیف قبیلوں بنواسد اور بنوغطفان سے بہتر ہیں۔''

[٦٤٤٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[6447] عبدالصمد اور شبابہ بن سوار نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٦٤٤٨] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

[6448] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے — اور الفاظ ابوبکر کے ہیں — حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالملک بن

ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ» وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: «فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ».

عمیر سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ کیا سمجھتے ہو اگر جہینہ، اسلم اور غفار بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں۔'' اور (پوچھتے ہوئے) آپ نے آواز بلند کی تو صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! پھر وہ (لوگوں کے نزدیک اپنی عزت بڑھانے میں) ناکام ہوں گے اور کم مرتبہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک وہ ان سے بہتر ہیں۔''

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ».

ابوکریب کی روایت میں ہے: ''تم کیا سمجھتے ہو اگر جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار'' (مزینہ کے نام کا اضافہ ہے جس طرح متعدد دوسری روایات میں بھی مزینہ کا نام شامل ہے۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بغیر اکراہ کے خود آ کر اسلام قبول کرنے والے قبائل کو ایسے قبائل سے افضل قرار دیا جو جاہلی دور میں بلند مرتبہ سمجھے جاتے تھے، لیکن انھیں خود آ کر اسلام قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ یہ فضیلت دائمی قرار پائی لیکن بنوتمیم وغیرہ قبائل کو، جو اسلام لانے میں متاخر تھے، اسلام لے آنے کے بعد اپنے طور پر بہت سی فضیلتیں حاصل ہوئیں اور انھوں نے اپنی جگہ بہت سے قابل فخر کام سرانجام دیے۔ ان تمام باتوں کو اپنی جگہ پر سراہا بھی گیا۔

[٦٤٤٩] ١٩٦-(٢٥٢٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ، صَدَقَةُ طَيِّءٍ، جِئْتَ بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[6449] عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہا: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ سے کہا: سب سے پہلا صدقہ (باقاعدہ وصول شدہ زکاۃ)، جس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے چہروں کو روشن کر دیا تھا، بنوطے کا صدقہ تھا، جس کو آپ (عدی رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے تھے۔

[٦٤٥٠] ١٩٧-(٢٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا،

[6450] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت طفیل (بن عمرو دوسی) رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے اور آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے قبیلے) دوس نے کفر کیا اور (اسلام لانے سے) انکار کیا، آپ ان کے خلاف دعا کیجیے! (بعض لوگوں کی طرف سے) کہا گیا کہ اب دوس

فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ! اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ».

ہلاک ہوگئے۔ (لیکن) آپ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو (یہاں) لے آ۔''

[٦٤٥١] ١٩٨-(٢٥٢٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِّنْ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا» قَالَ: وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ».

[6451] حارث نے ابوزرعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بنوتمیم کے ساتھ تین باتوں کی وجہ سے، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، محبت کرتا آرہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ میری امت میں سے دجال کے خلاف زیادہ سخت ہوں گے۔'' کہا: اور ان لوگوں کے صدقات (زکاۃ کے اموال) آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری اپنی قوم کے صدقات ہیں۔'' کہا: ان میں سے جنگ میں پکڑی ہوئی ایک باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''اسے آزاد کردو، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

[٦٤٥٢] (...) حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُهَا فِيهِمْ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[6452] عمارہ نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین باتوں کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں، میں بنوتمیم سے مسلسل محبت کرتا آرہا ہوں، پھر اسی (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٦٤٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ، لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ». وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

[6453] شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: تین صفات ہیں جو میں نے بنوتمیم کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنیں، اس کے بعد سے میں ان سے محبت کرتا ہوں اور (آگے) اسی معنی میں حدیث بیان کی، البتہ (شعبی نے) یہ کہا: ''وہ (مستقبل میں ہونے والی) بڑی جنگوں کے دوران میں لڑنے میں سب لوگوں سے زیادہ سخت ہوں گے۔'' اور انھوں نے دجال کا ذکر نہیں کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ خِيَارِ النَّاسِ) (التحفة ٩٤)

باب:48-بہترین لوگ

[٦٤٥٤] ١٩٩-(٢٥٢٦) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَكْرَهُهُمْ لَهُ، قَبْلَ أَنْ يَّقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [انظر: ٦٦٣٠]

[6454] ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن میسّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی کانوں کی طرح پاؤ گے، جو قومیں زمانہ جاہلیت میں بہترتھیں وہ (اوران کی اولادیں) زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہوں گی، اگر وہ دین کو سمجھ لیں گے۔ اور تمھیں اس (دین کے) معاملے میں سب لوگوں میں سے بہتر وہ نظر آئیں گے جو اس میں آجانے سے پہلے اس کو سب سے زیادہ ناپسند کیا کرتے تھے (جب وہ اس دین کی حقیقت کو پالیں گے تو سب سے زیادہ محبت بھی وہی کریں گے۔) اورتم لوگوں میں سے بدترین دو منہ والے کو پاؤ گے جو اِن لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔''

[٦٤٥٥] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ» بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ».

[6455] ابوزرعہ اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی کانوں کی طرح پاؤ گے......'' (آگے اسی طرح ہے) جس طرح زہری کی حدیث ہے، البتہ ابوزرعہ اور اعرج کی روایت میں ہے: ''تم اس (دین کے) معاملے میں سب لوگوں سے بہتر انھیں پاؤ گے جو اس (دین) میں داخل ہونے سے پہلے سب لوگوں سے بڑھ کر اس کو ناپسند کرتے تھے۔''

(المعجم ٤٩) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ) (التحفة ٩٥)

باب:49-قریش کی خواتین کے فضائل

[٦٤٥٦] ٢٠٠-(٢٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

[6456] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے

عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ - قَالَ أَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، وَّقَالَ الْآخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ابن طاوس نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان عورتوں میں سے بہترین جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں — ان دونوں (اعرج اور طاوس) میں سے ایک نے کہا: قریش کی نیک عورتیں ہیں۔ اور دوسرے نے کہا: قریش کی عورتیں ہیں — جو یتیم بچے کی کم عمری میں اس پر سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔''

[٦٤٥٧] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ» وَلَمْ يَقُلْ: يَتِيمٍ.

[6457] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان نے ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے (آپ سے روایت کرتے تھے۔) اس (سابقہ روایت) کے مانند، اور ابن طاوس نے اپنے والد سے روایت کی جو اسے نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، مگر انھوں نے اس طرح کہا: ''وہ اپنے بچے کی اس کی کم سنی میں سب سے زیادہ نگہداشت کرنے والی ہوتی ہیں۔'' انھوں نے ''یتیم (پر)'' نہیں کہا۔

[٦٤٥٨] ٢٠١-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ، وَّأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

[6458] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قریش کی عورتیں اونٹوں پر سواری کرنے والی تمام عورتوں میں سب سے اچھی ہیں، بچے پر سب سے بڑھ کر مہربان ہیں اور اپنے خاوند کے لیے اس کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔''

قَالَ: يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

(سعید بن مسیّب نے) کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد کہا کرتے تھے: مریم بنت عمران علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ اس حدیث کے عموم سے شاید کچھ لوگوں کو غلطی لگے اور وہ سمجھیں کہ اس سے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کی فضیلت متاثر ہوتی ہے، اس لیے انھوں نے وضاحت کر دی کہ اس سے مراد وہ خواتین ہیں جنھوں نے اونٹ کی سواری کی ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام چونکہ کبھی اونٹ پر سوار ہی نہیں ہوئیں بلکہ وہ گدھے پر سواری کیا کرتی تھیں، اس لیے اس حدیث سے ان کی فضیلت متاثر نہیں ہوتی۔

[٦٤٥٩] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، وَلِيَ عِيَالٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ» ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ».

[6459] معمر نے زہری سے، انھوں نے ابن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھجوایا، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بہت سے بچے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اونٹوں پر) سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین'' پھر یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا مگر یوں کہا: ''اس کی کم سنی میں بچے پر سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔''

[٦٤٦٠] ٢٠٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ، صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

[6460] معمر نے ابن طاوس سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، نیز معمر نے ہمام بن منبہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں پر سفر کرنے والی عورتوں میں سے بہترین، قریش کی نیک عورتیں ہیں جو بچے پر اس کی کم سنی میں زیادہ شفقت کرنے والی ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔''

[٦٤٦١] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

[6461] سہیل (بن ابی صالح) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے معمر کی حدیث کے مانند روایت کی۔

النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا، سَوَاءً.

(المعجم ٥٠) - (بَابُ مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) (التحفة ٩٦)

باب:50- نبی ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپس میں بھائی بنانا

[٦٤٦٢] ٢٠٣-(٢٥٢٨) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخٰى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ.

[6462] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔

[٦٤٦٣] ٢٠٤-(٢٥٢٩) حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ»؟ فَقَالَ أَنَسٌ: قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ، فِي دَارِهِ.

[6463] حفص بن غیاث نے کہا: ہمیں عاصم احول نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں حلیف بننا بنانا (جائز) نہیں''؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکان میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا تھا۔

[٦٤٦٤] ٢٠٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ، فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

[6464] عبدہ بن سلیمان نے عاصم سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں میرے گھر میں قریش اور انصار کو ایک دوسرے کا حلیف بنایا۔

فائدہ: یہ دین کے تحفظ کے لیے سب مسلمانوں کا، جو مہاجرین اور انصار ہی تھے، ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا عہد تھا۔ سارے مسلمانوں میں سے صرف دو گروہوں ہی کا باہمی حلف نہ تھا۔

[٦٤٦٥] ٢٠٦-(٢٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ،

[6465] سعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں ایک دوسرے کو حلیف بنانے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَيُّمَا حِلْفٍ، كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً».

کی ضرورت نہیں جس شخص کا جاہلیت میں جو حلف تھا، اسلام نے اس کی مضبوطی میں اور اضافہ کیا۔''

فائدہ: اسلام میں ایک دوسرے کو حلیف بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ سب مسلمان ازخود اچھائی کی ترویج اور برائی کے خاتمے کے لیے لازمی طور پر ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

(المعجم ٥١) - **(بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ لِّأَصْحَابِهِ، وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِّلْأُمَّةِ)** (التحفة ٩٧)

باب: 51- نبی ﷺ کی بقا اپنے ساتھیوں کے لیے اور آپ کے ساتھیوں کی بقا امت کے لیے امان کی ضامن تھی

[٦٤٦٦] ٢٠٧-(٢٥٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ أَبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ - عَنْ مُّجَمِّعِ ابْنِ يَحْيٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ! قَالَ: فَجَلَسْنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا؟» قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: «أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ» قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: «النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِّأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتٰى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِّأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِي مَا

[6466] سعید بن ابی بردہ نے ابوبردہ سے، انھوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا: اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ہی عشاء کی نماز پڑھیں (تو بہتر ہوگا۔) کہا: تو ہم بیٹھے رہے، پھر آپ ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم اب تک یہیں بیٹھے ہو؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں حتی کہ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ لیں، آپ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا، یا (فرمایا:) تم نے صحیح کیا۔'' پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''ستارے آسمان کے لیے امان (اور سلامتی کی ضمانت) ہیں اور جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر (پھٹنے اور ٹکڑے ہونے کا) وہ مرحلہ آجائے جس کی اسے خبر کر دی گئی ہے۔ اور میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امان ہیں۔ جب وہ چلے جائیں

يُوعَدُونَ».

گے تو میری امت پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے اس کو ڈرایا گیا ہے۔"

(المعجم ٥٢) - (بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)

(التحفة ٩٨)

باب:52- صحابہ،تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

[٦٤٦٧] ٢٠٨-(٢٥٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُّخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَّأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ».

[6467] عمرو (بن دینار) نے حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے خبر دیتے تھے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی۔ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں،تو (ان کی وجہ سے) انھیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، (ان کی وجہ سے) انھیں فتح ملے گی، پھر لوگوں کی فوجیں جنگ کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: تم میں ایسے لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ زندگی گزارنے والوں کو دیکھا ہو، وہ کہیں گے: ہاں۔تو انھیں (ان کی وجہ سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔"

[٦٤٦٨] ٢٠٩-(...) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ

[6468] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یقین تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے کوئی لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ کہیں گے: دیکھو، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی فرد ہے؟ تو ایک شخص مل جائے گا، چنانچہ اس کی وجہ سے انھیں فتح

فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَّنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَّأَى مَنْ رَّأَى أَحَدًا رَّأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

مل جائے گی، پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا تو لوگ (آپس میں) کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ تو انھیں اس (شخص) کی بنا پر فتح حاصل ہو جائے گی، پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا ان میں کوئی ایسا دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا ان میں کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو جس نے کسی ایسے آدمی کو دیکھا ہو جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والوں میں سے کسی کو دیکھا ہو؟ تو وہ آدمی مل جائے گا اور اس کی وجہ سے انھیں فتح مل جائے گی۔''

[٦٤٦٩] ٢١٠-(٢٥٣٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: «ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ».

[6469] قتیبہ بن سعید اور ہناد بن سری نے کہا: ہمیں ابواحوص نے منصور سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم بن یزید سے، انھوں نے عبیدہ سلمانی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے بہترین اس دور کے لوگ ہیں جو میرے ساتھ ہیں (صحابہ)، پھر وہ ہیں جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے (تابعین)، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے (تبع تابعین)، پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے پہلے ہوگی۔'' ہناد نے اپنی حدیث میں قرن (دور) کا ذکر نہیں کیا۔ اور قتیبہ نے کہا: ''پھر ایسی اقوام آئیں گی۔''

فائدہ: ''ان کی گواہی ان کی قسم سے پہلے ہوگی'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہیاں دیں گے، پھر قسمیں کھائیں گے اور قسمیں کھائیں گے، پھر گواہیاں دیں گے۔ گواہ کے لیے اگرچہ قسم کھانا ضروری نہیں، مگر انھیں خود احساس ہوگا کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں۔

[٦٤٧٠] ٢١١-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ

[6470] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے بہتر

عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور میں) ہوں گے، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہوں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان کی شہادت ان کی قسم سے جلدی ہوگی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے جلدی ہوگی۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَنْهَوْنَنَا، وَنَحْنُ غِلْمَانٌ، عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

ابراہیم (نخعی) نے کہا: جس وقت ہم کم عمر تھے (تو بڑی عمر کے) لوگ ہمیں قسم کھانے اور شہادت دینے سے منع کرتے تھے۔

فائدہ: صحیح بخاری کی روایت میں ہے ''یَضْرِبُونَنَا'' ''ہمیں مارتے تھے۔'' (صحيح البخاري، حديث: 2652) مقصود یہ تھا کہ خواہ مخواہ قسم کھانے کی اور بے ضرورت گواہی دیتے پھرنے کی عادت نہ ہو جائے۔

[٦٤٧١] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ، بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6471] شعبہ اور سفیان دونوں نے منصور سے ابواحوص اور جریر کی سند کے ساتھ انھی دونوں کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی، دونوں کی حدیث میں ''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا'' (کے الفاظ) نہیں۔

[٦٤٧٢] ٢١٢-(...) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ، تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

[6472] ابن عون نے ابراہیم سے، انھوں نے عبیدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں بہترین میرے دور کے لوگ (صحابہ) ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہوں گے (تابعین)، پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہوں گے (تبع تابعین۔)'' (عبیدہ سلمانی نے کہا:) مجھے یاد نہیں (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) تیسری بار کہا یا چوتھی بار: ''پھر ان کے جانشیں ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے کسی ایک کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور

اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی۔''

فائدہ: ان پر لوگوں کے اعتبار کا یہ عالم ہوگا کہ وہ شہادت دینے سے پہلے بھی قسم کھائیں گے اور شہادت دینے کے بعد بھی قسم کھائیں گے۔

[٦٤٧٣] ٢١٣-(٢٥٣٤) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، قَالَ: «ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ، يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا».

[6473] ہشیم نے ابوبشر سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے بہترین لوگ اس زمانے کے ہیں جن میں میری بعثت ہوئی ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ (کے دور کے) ہیں۔'' اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا تھا یا نہیں، فرمایا: ''پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے، وہ شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔''

فائدہ: ان کی شہادت کے پیچھے ان کی کوئی اپنی مرضی پوشیدہ ہوگی، اس لیے بغیر طلب کیے، آگے بڑھ بڑھ کر گواہی دیں گے اور ساتھ قسمیں کھائیں گے۔ یہ لوگ خیر سے عاری ہوں گے۔

[٦٤٧٤] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[6474] شعبہ اور ابوعوانہ دونوں نے ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، مگر شعبہ کی حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا (کہ آپ نے) دو بار (کہا) یا تین بار۔

[٦٤٧٥] ٢١٤-(٢٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ: حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ:

[6475] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوجمرہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب

سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا: «ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ».

سے اچھے میرے دور کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو بار فرمایا یا تین بار؟ (پھر آپ نے فرمایا:) ''پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی مطلوب نہیں ہو گی اور خیانت کریں جبکہ ان کو امانت دار نہیں بنایا جائے گا (جس مال کی ذمہ داری ان کے پاس نہیں ہوگی اس میں بھی خیانت کے راستے نکالیں گے)، وہ نذر مانیں گے لیکن اپنی نذریں پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔''

[٦٤٧٦] (...) **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ: قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ: «يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ». وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ: «يُوفُونَ» كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

[6476] یحییٰ بن سعید، بہز اور شبابہ سب نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور ان سب کی حدیث میں ہے (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے) کہا: مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا، شبابہ کی حدیث میں ہے کہ (ابوجمرہ نے) کہا: میں نے زہدم بن مضرب سے سنا، وہ گھوڑے پر سوار ہو کر میرے پاس ایک کام کے لیے آئے تھے، انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا، نیز یحییٰ (بن سعید) اور شبابہ کی حدیث میں ہے: ''وہ نذریں مانیں گے لیکن وفا نہیں کریں گے۔'' اور بہز کی حدیث میں اسی طرح ہے جس طرح ابن جعفر کی حدیث میں ہے: ''وہ (اپنی نذریں) پوری نہیں کریں گے۔''

[٦٤٧٧] ٢١٥-(...) **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

[6477] ابوعوانہ اور ہشام دونوں نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث (ان الفاظ میں) روایت کی: ''اس امت کے بہترین لوگ اس دور کے ہیں جس میں مجھے ان میں بھیجا گیا ہے، پھر وہ جو ان کے

زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِهٰذَا الْحَدِيثِ: «خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» - زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ: وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ: «وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ».

ساتھ (کے دور میں) ہوں گے۔'' ابوعوانہ کی حدیث میں مزید یہ ہے کہ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے (دور) کا ذکر کیا یا نہیں، جس طرح حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے زہدم کی روایت کردہ حدیث ہے۔اور قتادہ سے ہشام کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''وہ قسمیں کھائیں گے جبکہ ان سے قسم کھانے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔''

[٦٤٧٨] ٢١٦-(٢٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ».

[6478] عبداللہ بہی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس دور کے میں جس میں ہوں، پھر دوسرے (دور کے)، پھر تیسرے (دور کے۔)''

(المعجم ٥٣) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهِ ﷺ: «عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ مِّمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ») (التحفة ٩٩)

باب: 53- ''جو لوگ اس وقت زندہ ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں ہوگا'' کا مطلب

[٦٤٧٩] ٢١٧-(٢٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ عَلٰى رَأْسِ

[6479] معمر نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری حصے میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''کیا تم لوگوں نے اپنی اس رات کو دیکھا ہے؟ (اسے یاد رکھو) بلاشبہ اس رات سے سو سال کے بعد، جو لوگ (اس رات میں) روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں ہوگا۔''

مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ».

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ، فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ، عَنْ مِّائَةِ سَنَةٍ، وَّإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (بعض) لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئے ہیں جو اس میں سو سال کے حوالے سے مختلف باتیں کر رہے ہیں (کہ سو سال بعد زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔) رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ''آج جو لوگ روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں ہوگا۔'' آپ کا مقصود یہ تھا کہ اس قرن (اس دور میں رہنے والے لوگوں) کا خاتمہ ہو جائے گا۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ مفہوم سے یہ معلوم ہوا کہ قرن سے مراد ایک صدی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا یہی مطلب بنتا ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ موجود ہیں، چھوٹے ہوں یا بڑے، ان میں سے کوئی اس رات سے ایک سو سال بعد موجود نہیں ہوگا۔ یہی آپ کا قرن کہلائے گا۔ عملاً یہی ہوا۔ اس بات پر تمام اہل سیرت کا اتفاق ہے کہ آپ کے صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے جس رات یہ بات کہی وہ آپ کی عمر شریف کے آخری مہینے کی ایک رات تھی اور حضرت ابوطفیل کی وفات کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔ 100 ہجری میں ہوئی، یعنی آپ کی فرمائی ہوئی بات کو نوے سال ہوئے تھے۔ 101 ہجری یا 102 ہجری یا 107 ہجری یا 110 ہجری میں ہوئی (اصابہ: 133/4)۔ آخری قول بھی درست مانا جائے تو اس رات سے سو سال بعد کل مدت بنتی ہے۔ فَصَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[٦٤٨٠] (...) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ. وَّرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ، كَمِثْلِ حَدِيثِهِ.

[6480] شعیب اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر دونوں نے زہری سے معمر کی سند کے ساتھ انھی کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٦٤٨١] ٢١٨-(٢٥٣٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، قَبْلَ أَنْ

[6481] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنی وفات سے ایک مہینہ قبل یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اس کا علم صرف اور صرف اللہ

يَمُوتَ بِشَهْرٍ: «تَسْأَلُونِّي عَنِ السَّاعَةِ؟ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَأُقْسِمُ بِاللهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ». [انظر: ٦٤٨٦]

تعالیٰ کے پاس ہے (البتہ اس بات پر) میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس وقت کوئی زندہ نفس موجود نہیں جس پر سو سال پورے ہوں۔"

فائدہ: یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہیں ان میں سے ہر شخص فوت ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو چکا ہوگا۔ ان سب پر قیامت آ چکی ہوگی۔

[٦٤٨٢] (...) حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

[6482] ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ ہمیں خبر دی اور اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ (آپ نے) اپنی وفات سے ایک ماہ قبل (یہ ارشاد فرمایا تھا۔)

[٦٤٨٣] (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ - قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ: «مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ، الْيَوْمَ، تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ، وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ».

[6483] معتمر بن سلیمان نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، کہا: ابونضرہ نے ہمیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: آپ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ یا قریباً اتنا عرصہ پہلے فرمایا: "آج کوئی ایسا سانس لیتا ہوا انسان موجود نہیں کہ اس پر سو سال گزریں تو وہ اُس دن بھی زندہ ہو۔"

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ. وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: نَقْصُ الْعُمُرِ.

اور لوگوں کو پانی پلانے والے عبدالرحمان (بن آدم) سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔ عبدالرحمان نے اس کا مفہوم بتایا اور کہا: عمر کی کمی (مراد ہے۔)

فائدہ: آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ اب جو زمانہ آئے گا اس میں لوگوں کی عمریں پہلے زمانے کے لوگوں کی طرح زیادہ لمبی نہیں ہوں گی، اس لیے عمل کی فرصت کم ہے، لہٰذا آپ کی امت کے افراد کو چاہیے کہ اس کم مدت میں زیادہ سے زیادہ نیک عمل کر لیں۔

[٦٤٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ

[6484] یزید بن ہارون نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے دونوں سندوں سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، مِثْلَهُ.

[٦٤٨٥] ٢١٩-(٢٥٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ، سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ، وَّعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ».

[6485] ابونضرہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو اس کے بعد لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سو سال نہیں گزریں گے کہ آج زمین پر سانس لیتا ہوا کوئی شخص موجود ہو۔" (اس سے پہلے یہ سب ختم ہو جائیں گے۔)

[٦٤٨٦] ٢٢٠-(٢٥٣٨) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ، تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ».

[6486] حصین نے سالم سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "(آج) سانس لیتا ہوا کوئی شخص سو سال (کی مدت) تک نہیں پہنچے گا۔"

فَقَالَ سَالِمٌ: تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ، إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَّخْلُوقَةٍ يَّوْمَئِذٍ. [راجع: ٦٤٨١]

سالم نے کہا: ہم نے ان (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کی کہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس وقت پیدا ہو چکا تھا۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) (التحفة ١٠٠)

باب: 54-صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے

[٦٤٨٧] ٢٢١-(٢٥٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، لَا

[6487] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کے

تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ».

دیے ہوئے ایک مد بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پاسکتا۔"

فائدہ: ایک مُد تقریباً ساڑھے پانچ سوگرام کا ہوتا ہے۔

[٦٤٨٨] ٢٢٢-(٢٥٤١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ، فَسَبَّهُ خَالِدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ».

[6488] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان کوئی مناقشہ تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو برا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہ میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پاسکتا۔"

فائدہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی نسبت بہت پہلے سے شرفِ صحبت حاصل تھا۔ اس طرح وہ آپ کے زیادہ قریبی ساتھی تھے۔ اس کی بنا پر انھیں حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر وہی فوقیت حاصل تھی جو رسول اللہ ﷺ نے بتائی۔ یہی بات درجہ بدرجہ اور قرن بقرن آگے چلتی ہے۔ کوئی شخص جس نے ایمان کی حالت میں ایک بار ہی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، اس کو زیارت نہ کرنے والے پر وہی فوقیت حاصل ہوگی جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی۔

[٦٤٨٩] (...) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَّأَبِي مُعَاوِيَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

[6489] وکیع اور شعبہ نے اعمش سے جریر اور ابومعاویہ کی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کے مانند روایت کی، لیکن شعبہ اور وکیع کی حدیث میں عبدالرحمٰن بن عوف اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرْنِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ١٠١)

باب: 55- حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٩٠] ٢٢٣-(٢٥٤٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَّأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ: لَّا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَّهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَّقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

[6490] سلیمان بن مغیرہ نے کہا: مجھے سعید جریری نے ابونضرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اہل کوفہ ایک وفد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رحمہ اللہ کا ٹھٹھا اڑاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں قرن کے رہنے والوں میں سے کوئی ہے؟ وہ شخص (آگے) آ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تمھارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں جسے وہ چھوڑ کر آئے۔ اس (کے جسم) پر سفید (برص کے) نشان ہیں۔ اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ایک دینار یا درہم کے برابر چھوڑ کر باقی سارا نشان ہٹا دیا، وہ تم میں سے جس کو ملے (وہ اس سے درخواست کرے کہ) وہ تم لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔''

فائدہ: حضرت اُسیر بن جابر عبدی کوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تقریب میں لکھا ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل تھا، اس لیے وہ صحابی تھے۔ 85 ہجری میں کوفہ میں فوت ہوئے۔

[٦٤٩١] ٢٢٤-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، وَّلَهُ وَالِدَةٌ، وَّكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

[6491] حماد بن سلمہ نے سعید جریری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تابعین میں سب سے بہتر ایک آدمی ہے جسے اویس کہا جاتا ہے، اس کی بس والدہ ہے، اس (کے جسم) پر (برص کے) سفید نشان ہیں (جب وہ تمھیں ملے) تو اس سے کہنا کہ وہ تمھارے لیے استغفار کرے۔''

[٦٤٩٢] ٢٢٥-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِذَا أَتٰى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ، سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ، فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَّهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ». فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ.

[6492] زرارہ بن اوفیٰ نے اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی (جہاد میں حصہ لینے والے) دستے آتے تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی ہیں؟ یہاں تک کہ وہ اویس سے مل گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا: آپ اویس بن عامر ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا آپ مراد (کے قبیلے اور) اس کے بعد قرن (کی شاخ) سے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، کہا: کیا آپ کو برص (کی بیماری) تھی، پھر آپ ٹھیک ہو گئے، بس ایک درہم کے برابر جگہ رہ گئی؟ کہا: ہاں۔ کہا: آپ کی والدہ ہیں؟ کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''تمھارے پاس اہل یمن کے دستوں کے ہمراہ اویس بن عامر آئے گا، وہ قبیلۂ مراد، پھر اس کی شاخ قرن سے ہوگا، اسے برص کی بیماری ہوئی ہوگی، پھر ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر باقی ٹھیک ہوگئی ہوگی، اس کی والدہ ہے، وہ اس کا پورا فرمانبردار ہے، اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھا لے تو وہ اسے پورا کردے گا۔ اگر تم یہ کرسکو گے کہ (تمھاری درخواست پر) وہ تمھارے لیے بخشش کی دعا کرے تو یہ (درخواست) کر لینا۔'' اس لیے (اب) تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو تو انھوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوفَةَ، قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ کہا: کوفہ (کی چھاؤنی) میں۔ انھوں نے کہا: کیا میں تمھارے لیے وہاں کے عامل کو خط نہ لکھ دوں؟ کہا: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ خاک نشیں (عام) لوگوں میں رہوں۔

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِهِمْ، فَوَافَقَ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَيْكُمْ

کہا: جب اگلا سال آیا تو ان (قرنیوں) کے اشراف میں سے ایک شخص حج پر آیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے اس سے اویس رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: میں اسے ایک بوسیدہ گھر اور تھوڑی سی پونجی کے ساتھ چھوڑ کر

أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَّهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ». فَأَتٰى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: لَقِيتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهِ.

آیا ہوں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''تمھارے پاس اویس بن عامر یمن کے دستوں کے ہمراہ آئے گا، وہ قبیلۂ مراد، پھر اس کی شاخ قرن سے ہے، اسے برص کی بیماری تھی جو ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر ساری ٹھیک ہوگئی ہے، اس کی بس والدہ ہے جس کا وہ بہت فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھا لے تو وہ اسے پورا فرما دے گا۔ اگر تمھارے بس میں ہو کہ وہ تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرے تو (دعا کی درخواست) کر لینا۔'' وہ شخص حضرت اویس رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے لیے مغفرت کی دعا کر دو۔ انھوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے دعا کرو۔ اس شخص نے (پھر) کہا: میرے لیے بخشش کی دعا کر دیں۔ انھوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو، پھر (اس کا اصرار دیکھا تو) پوچھا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تھے؟ اس نے کہا: ہاں، تو انھوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی، پھر لوگ ان کے بارے میں جان گئے تو وہ کسی طرف چلے گئے۔

قَالَ أُسَيْرٌ: وَّكَسَوْتُهُ بُرْدَةً، فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟.

حضرت اسیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انھیں ایک چادر اُڑھائی تھی۔ جب بھی کوئی انسان اسے دیکھتا تو پوچھتا: اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟ (وہ ایسے تھے کہ ایک مناسب چادر بھی ان کے پاس ہونا باعثِ تعجب تھا۔)

(المعجم ٥٦) - (بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ) (التحفة ١٠٢)

باب: 56-اہل مصر کے متعلق نبی ﷺ کی وصیت

[٦٤٩٣] ٢٢٦-(٢٥٤٣) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[6493] ابن وہب نے کہا: ہمیں حرملہ بن عمران تجیبی نے عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہتے تھے: رسول

وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَّقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُّذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم عنقریب ایک زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط کا نام لیا جاتا ہوگا (یہ ان کے چھوٹے سکے کا نام ہوگا۔) تم اس سرزمین کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بات سن رکھو، کیونکہ ان کا (ہم پر) حق بھی ہے اور رشتہ بھی، پھر جب تم دو انسانوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے لیے قتال پر آمادہ دیکھو تو وہاں سے چلے آنا۔“

قَالَ: فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ، يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجَ مِنْهَا.

(حرملہ بن عمران نے) کہا: تو (عبدالرحمان بن شماسہ) حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں ربیعہ اور عبدالرحمان کے قریب سے گزرے، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے تھے تو وہ وہاں (مصر) سے نکل آئے۔

[٦٤٩٤] ٢٢٧-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلٰى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا» أَوْ قَالَ: «ذِمَّةً وَّصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَاخْرُجْ مِنْهَا». قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ، يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

[6494] جریر نے کہا: میں نے حرملہ مصری کو عبدالرحمٰن بن شماسہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے ابوبصرہ سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جلد ہی مصر کو فتح کرلو گے، وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کا نام (کثرت سے) لیا جاتا ہوگا۔ جب تم اس سرزمین کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ان کا حق بھی ہے اور رشتہ بھی۔“ یا فرمایا: ”ان کا حق ہے اور سسرالی رشتہ ہے، پھر جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو وہاں سے نکل آنا۔“ (عبدالرحمان بن شماسہ نے) کہا: پھر میں نے عبدالرحمان بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

فوائد ومسائل: ① حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجر علیہا السلام مصر سے تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر ہی سے تھیں، اس لیے ان کا خصوصاً خیال رکھنے کا حکم فرمایا۔ ② حدیث کے آخری حصے سے مقصود

یہ ہے کہ اس مرحلے پر لوگ زمین کے ساتھ بے جا محبت کرنے لگیں گے اور اپنے ذرا سے مفاد کی قربانی دینے کے روادار نہ ہوں گے۔ وہ جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کو پس پشت ڈال چکے ہوں گے۔ اس وقت وہاں رہنے والا ان کے رنگ میں رنگا جائے گا۔

(المعجم ٥٧) - **(بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ)** (التحفة١٠٣)

[٦٤٩٥] ٢٢٨-(٢٥٤٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ، جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ: سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ، فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ، مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ».

باب: 57-اہل عمان کی فضیلت

[6495] جابر بن عمرو راسبی نے کہا: میں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قبائل عرب میں سے ایک قبیلے کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے ان کو گالیاں دیں اور مارا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اہل عُمان کے پاس جاتے تو وہ تمھیں گالیاں دیتے نہ مارتے۔“

(المعجم ٥٨) - **(بَابُ ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَّمُبِيرِهَا)** (التحفة ١٠٤)

[٦٤٩٦] ٢٢٩-(٢٥٤٥) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ: أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا

باب: 58-قبیلۂ ثقیف کا کذاب اور سفاک

[6496] ہمیں اسود بن شیبان نے ابونوفل سے خبر دی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (کے جسدِ خاکی) کو شہر کی گھاٹی میں (کھجور کے ایک تنے سے لٹکا ہوا) دیکھا، کہا: تو قریش اور دوسرے لوگوں نے وہاں سے گزرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گزرے تو وہ ان (ابن زبیر رضی اللہ عنہما) کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور (انھیں مخاطب کرتے ہوئے) کہا: ابوخبیب! آپ پر سلام! ابوخبیب! آپ پر سلام! ابوخبیب! آپ پر سلام! اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ میں آپ کو اس سے روکتا تھا، اللہ کی قسم! آپ، جتنا مجھے علم ہے بہت روزے رکھنے

وَاللهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللهِ! إِنْ كُنْتَ، مَا عَلِمْتُ، صَوَّامًا، قَوَّامًا، وَّصُولًا لِّلرَّحِمِ، أَمَا وَاللهِ! لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ.

والے، بہت قیام کرنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! وہ امت جس میں آپ سب سے برے (قرار دیے گئے) ہوں، وہ امت تو پوری کی پوری بہترین ہوگی۔ (جبکہ اس میں تو بڑے بڑے ظالم، قاتل اور مجرم موجود ہیں۔ آپ کسی طور پر اس سلوک کے مستحق نہ تھے۔)

ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ: لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ، قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللهِ! لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِي بِقُرُونِي، قَالَ: فَقَالَ: أَرُونِي سِبْتَيَّ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ، وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا، وَاللهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِّنَ الدَّوَابِّ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا: «أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيرًا» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ، قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وہاں پر کھڑے ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کارندے بھیجے، ان (کے جسد خاکی) کو کھجور کے تنے سے اتارا گیا اور انھیں جاہلی دور کی یہود کی قبروں میں پھینک دیا گیا، پھر اس نے (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس کارندہ بھیجا۔ انھوں نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ یا تو تم میرے پاس آؤ گی یا پھر میں تمھارے پاس ان لوگوں کو بھیجوں گا جو تمھیں تمھارے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے آئیں گے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا: میں ہرگز تیرے پاس نہ آؤں گی یہاں تک کہ تو میرے پاس ایسے شخص کو بھیجے جو مجھے میرے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جائے۔ کہا: تو حجاج کہنے لگا: مجھے میرے جوتے دکھاؤ، اس نے جوتے پہنے اور اکڑتا ہوا تیزی سے چل پڑا، یہاں تک کہ ان کے ہاں پہنچا اور کہا: تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے تمھیں دیکھا ہے کہ تم نے اس پر اس کی دنیا تباہ کر دی جبکہ اس نے تمھاری آخرت برباد کر دی، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو اسے دو پیٹیوں والی کا بیٹا (ابن ذات النطاقین) کہتا ہے۔ ہاں، اللہ کی قسم! میں دو پیٹیوں والی ہوں۔ ایک پیٹی کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کھانا سواری کے جانور پر باندھتی تھی اور دوسری پیٹی وہ ہے جس سے کوئی عورت مستغنی نہیں ہوسکتی (سب کو لباس کے لیے اس کی

ضرورت ہوتی ہے۔) اور سنو! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا کہ بنوثقیف میں ایک بہت بڑا کذاب ہوگا اور ایک بہت بڑا سفاک ہوگا۔ کذاب (مختار ثقفی) کو تو ہم نے دیکھ لیا اور رہا سفاک تو میں نہیں سمجھتی کہ تیرے علاوہ کوئی اور ہوگا، کہا: تو وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور انھیں کوئی جواب نہ دے سکا۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ فَضْلِ فَارِسَ)

(التحفة ١٠٥)

باب: 59- اہل فارس کی فضیلت

[٦٤٩٧] ٢٣٠-(٢٥٤٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ - أَوْ قَالَ - مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ».

[6497] یزید بن اصم جزری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی فارس کا کوئی شخص — یا آپ نے فرمایا — فرزندانِ فارس میں سے کوئی شخص اس تک پہنچتا اور اسے حاصل کر لیتا۔''

[٦٤٩٨] ٢٣١-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ. فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة: ٣]. قَالَ رَجُلٌ: مَّنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ، حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ

[6498] ابوغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی ﷺ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی اور آپ نے یہ پڑھا: ﴿وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا﴾ ''ان میں اور بھی لوگ ہیں جو اب تک آ کر ان سے نہیں ملے ہیں۔'' (الجمعة 3:62) تو ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ اس نے آپ سے ایک یا دو یا تین بار سوال کیا، کہا: اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھا، پھر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیتے۔''

الثُّرَيَّا ، لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ».

فائدہ: حقیقی علم، یعنی رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو اسلامی دنیا کے کونے کونے سے حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی ترویج واشاعت کرنے میں بلادِ فارس کے لوگ سب سے آگے رہے۔ محدثین عظام کی اکثریت جن میں امام بخاری، امام مسلم نیشاپوری اور امام ترمذی رحمہم اللہ وغیرہ جیسے بڑے بڑے محدث شامل ہیں، یہ سب فارسی الاصل تھے۔

(المعجم ٦٠) - (بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «النَّاسُ كَإِبِلٍ مِّائَةٍ، لَّا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً») (التحفة١٠٦)

باب:60- لوگ (ایسے) سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہیں ملتا

[٦٤٩٩] ٢٣٢-(٢٥٤٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - وَّاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ ؛ قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِّائَةٍ، لَّا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً».

[6499] سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو ایسے سو اونٹوں کی مثل پاؤ گے کہ آدمی ان میں سے ایک بھی سواری کے لائق نہیں پاتا۔''

فائدہ: انسان نسلی طور پر ایک ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، لیکن ایسے انسان جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اسی طرح فرمانبردار ہوں جس طرح اچھی سواری اپنے سوار کے اشاروں پر چلتی ہے اور جن سے خلق خدا کو فائدہ پہنچے، سو میں سے ایک کی نسبت سے بھی کم ہیں۔ جس طرح بہت سے اونٹوں میں سواری کے لیے بڑی مشکل سے کوئی ایک کام کا نکلتا ہے، اسی طرح بہت سے انسانوں میں سے کبھی کوئی ایک کام کا نکلتا ہے۔